خطبات
ربیع النور
اس کتاب میں آپ پڑھیں گے
سب سے اعلیٰ ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
قرآن مجید اور آداب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
موئے مبارک
صحابہ کرام اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم
گستاخوں کے انجام
آنکھوں کا تارا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم
تو زندہ ہے واللہ
حسن وجمال
سماعت وبصارت
سب نے میلاد منایا
برکات میلاد صلی اللہ علیہ وسلم
معجزات • وجوہاتِ محبت • سب کچھ ملا
• خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم • درود وسلام
مصنف
استاذ الفقہ والحدیث
مفتی محمد ہاشم خان العطاری المدنی مدظلہ العالی
مکتبہ امامِ اہلسنت
0332-9292026

خوشخبری

مسلک اہلسنت و جماعت کے عقائد و نظریات۔۔۔
بد مذہبوں کے باطلہ عقائد اور ان کے رد۔۔۔
اہلسنت پر کئے جانے والے اعتراضات کے جوابات پر مشتمل کتب و رسائل، آڈیو ویڈیو بیانات اور والپیپر حاصل کرنے کے لئے تحقیقات چینل ٹیلیگرام جوائن کریں

https://t.me/tehqiqat

خطبات ربیع النور

مصنف

استاذ الفقہ والحدیث مفتی محمد ہاشم خان العطاری المدنی مد ظلہ العالی

مکتبہ امام اہلسنت: داتا دربار مارکیٹ، لاہور

فون: 0332:9292026=0332:1632626

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ

وعلی آلک واصحابک یا حبیب اللہ

کل الحقوق محفوظۃ

نام کتاب	**خطبات ربیع النور**
مصنف	مفتی محمد ہاشم خان العطاری المدنی مد ظلہ
سنِ اشاعت	صفر المظفر 1437ھ/نومبر 2015ء
صفحات	
قیمت	
ناشر	**مکتبہ امام اہلسنت**، داتا دربار، لاہور

فون: 0332:9292026=0332:1632626

ملنے کے پتے

مکتبہ قادریہ، دربار مارکیٹ لاہور	مکتبہ اعلیٰ حضرت، لاہور
حسان پرفیومرز، کراچی	مکتبہ برکات المدینہ کراچی
مکتبہ غوثیہ کراچی	مکتبہ غوثیہ راولپنڈی
مکتبہ فیضان سنت ملتان	کرماں والا بک شاپ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اجمالی فہرست

(1)**سب سے اعلیٰ ہمارا نبی** 19

(2)**قرآن مجید اورآدابِ مصطفی** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم 56

(3)**موئے مبارک** 72

(4) **صحابہ کرام اور محبتِ رسول** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم 88

(5)**گستاخوں کا انجام** 108

(6)**آنکھوں کا تارانام محمد** صلی اللہ علیہ وسلم 128

(7)**تو زندہ ہے واللہ** 145

(8)**حسن وجمال** 163

(9)**سماعت وبصارت** 186

(10)**میلاد النبی** صلی اللہ علیہ وسلم 200

(11)**سب نے میلاد منایا** 207

(12)**برکات میلاد مصطفی** صلی اللہ علیہ وسلم 226

(13)**افعالِ میلاد پر دلائل** 232

(14)**نور کی تخلیق اور منتقلی** 244

(15)**معجزات** 259

(16)**وجوہاتِ محبت** 284

(17)**سب کچھ ملا** 300

(18)**خاتم النبیین** صلی اللہ علیہ وسلم 323

(19)**درودوسلام** 347

تفصیلی فہرست

مضمون	صفحہ نمبر
(1)**سب سے اعلیٰ ہمارا نبی**	19
دلیل نمبر 1	19
دلیل نمبر 2	23
دلیل نمبر 3	24
دلیل نمبر 4	27
دلیل نمبر 5	28
دلیل نمبر 6	30
دلیل نمبر 7	30
دلیل نمبر 8	37
دلیل نمبر 9	42
دلیل نمبر 10	43
دلیل نمبر 11	44
دلیل نمبر 12	46
(2)**قرآن مجید اورآدابِ مصطفی** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم	56
تعظیم وتوقیر کرو	56
آسمان کے نیچے ایک دربار ایسا بھی ہے	56

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

عنوان	صفحہ
آگے نہ بڑھو	58
آوازیں اونچی نہ کرو	59
پردہ فرمانے کے بعد بھی	60
امام مالک اور ابوجعفر منصور	61
جو آوازیں پست رکھتے ہیں	62
جو حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں	63
''راعنا'' نہ کہو	64
باتوں میں دل نہ بہلاؤ	65
پہلے صدقہ دو	66
بلانے پر حاضر ہو جاؤ	68
نامِ اقدس سے نِدا کرنا منع ہے	69
(3)**موئے مبارک**	72
حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور نسطور پہلوان	72
حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور جبلہ بن ایہم	73
حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بال مبارک	74
مبارک بالوں کی برکت سے فتح	75
شدت کے ساتھ حملہ	76
دنیا و مافیہا سے زیادہ محبوب	77
صحابہ کا مبارک بالوں کے لیے طواف	77

عنوان	صفحہ
بلکہ خود تقسیم کرنے کا حکم دیا	78
موئے مبارک سے شِفا کا حصول	79
حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وصیت	80
حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور موئے مبارک	80
حضرت عمر بن عبدالعزیز کی وصیت	81
امام احمد بن حنبل اور موئے مبارک	81
امام احمد بن حنبل کی وصیت	82
ابن خزابہ محدث اور موئے مبارک	83
جس نے بال مبارک کو اذیت پہنچائی	83
جس نے موئے مبارک کا ادب کیا	84
اعلیٰ حضرت کی نصیحت	86
(4)**صحابہ کرام اور محبتِ رسول** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم	88
قیامت کی تیاری	88
میں نے قیصر و کسریٰ کے دربار دیکھے ہیں مگر!	89
مبارک بالوں کے لیے طواف	90
میں اس چھت پر نہیں جا سکتا	91
صحابی نے جنت میں رفاقت مانگی	92
میں طواف نہیں کروں گا	92
میں تو یہ بھی پسند نہیں کرتا	93

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

دنیا و مافیہا سے زیادہ محبوب	94
بستر پاک اور باپ ناپاک	94
ہر مصیبت ہیچ ہے اگر وہ سلامت ہیں	95
شوہر، بھائی اور باپ شہید	96
تم مدینے میں داخل نہیں ہو سکتے	96
نماز قربان کر دی	98
جان قربان کر دی	99
قسم کھائی ہے مرجائیں گے یا ماریں گے ناری کو	100
جاؤ اور اپنے باپ کو قتل کر دو	102
ہم بنی اسرائیل کی طرح نہیں	103
جس وقت آپ یاد آجاتے ہیں	104
اسی دن سے مجھے محبت ہوگئی	105
ابو قحافہ کا بیٹا اس لائق نہیں	105
میں کیسے لے سکتا ہوں؟	106
(5) گستاخوں کا انجام	108
ابولہب اور اس کی بیوی ام جمیل	109
ابولہب اور اس کی بیوی ام جمیل کا تعارف	109
دشمنی کی وجہ اور ابتدا	110
ابولہب اور ام جمیل کا ردعمل	110

ابولہب کا عبرتناک انجام	113
ام جمیل کا عبرتناک انجام	114
عتبہ بن ابی لہب	114
ولید بن مغیرہ	116
ایک کاتب وحی	118
بشر منافق	120
استہزا کرنے والے	122
کسریٰ شاہِ فارس	123
گستاخ باندی	126
(6) آنکھوں کا تارا نام محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم	128
محمد نام رکھنے کی فضیلت	128
عذاب نہیں دوں گا	131
جس نے محمد نام نہ رکھا	132
لڑکا پیدا ہونے کا وظیفہ	133
محمد نام والے بچے کے آداب	135
ابو محمد کنیت	136
نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم چومنے کی برکت	137
نام محمد پر انگوٹھے چومنا	138
ہر جگہ نام محمد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ	141

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

نام اقدس سے ندا کرنے کی ممانعت	142
(7) **تو زندہ ہے واللہ**	145
مردہ نہ کہو	145
مردہ خیال بھی نہ کرو	145
مذکورہ آیات سے وجہِ استدلال	146
اللہ کا نبی زندہ ہے	148
قبر میں نماز	148
تمام انبیا مسجدِ اقصیٰ میں	148
انبیا زندہ ہیں	149
موسیٰ اور یونس علیہما السلام کا حج کرنا	151
قبر سے جواب دوں گا	152
امت کے لیے بارش طلب کریں	153
قبر سے اذان کی آواز	154
وفات کے بعد زندگی	154
گھر سے گھر تک	155
اگر اجازت ملے تو	155
میں پتھر کے پاس نہیں آیا	156
تیری بخشش کردی گئی	156
یہ میرے شوہر اور وہ والد ہیں	157

حضور غوث اعظم کا مصافحہ کرنا	158
شیخ احمد رفاعی نے دستِ مبارک چوما	159
ابراہیم بن شیبان کا سلام سننا	159
امام بیہقی کا مؤقف	160
امام غزالی کا مؤقف	160
علامہ سمہودی کا مؤقف	161
(8) **حسن وجمال**	163
چہرۂ مبارک چاشت	163
سب سے بڑھ کر حسین وجمیل	164
گویا چاند کا ٹکڑا	165
حکایت	166
چاند سے بڑھ کر خوبصورت	167
حکایت	168
گویا چہرہ اقدس میں سورج چل رہا ہو	171
جیسا کہ موتی	171
یہ کسی جھوٹے کا چہرہ نہیں	172
حسنِ یوسف، موازنہ	172
مثلِ آئینہ	174
شمعِ رسالت کے پروانے	174

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

جس وقت آپ یاد آجاتے ہیں	175
زیارت نصیب نہ ہو تو مر جاؤں	176
میری آنکھیں واپس لے لے	176
زیارت نہ ہو تو بےقرار ہو جاتا ہوں	177
شدید پیاس میں پانی کی محبت سے بڑھ کر	178
ما اجملک ما احسنک	178
(9)**سماعت وبصارت**	181
زیرِ عرش چاند کے گرنے کی آواز کا سننا	182
میں وہ سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے	183
واللہ وہ سن لیں گے	183
حضور کی برکت سے صحابہ نے بھی آواز سن لی	184
عذابِ قبر کی آواز	185
سلام سننا	186
اہلِ محبت کا درود خود سنتے ہیں	187
یہ شان ہے ان کے غلاموں کی	187
دربانِ بارگاہِ رسالت کی سماعت	188
تمہارے کلام کو سنتے ہیں	190
بصارت کی رفعت	190
مشرق ومغرب سامنے	190

ساری دنیا ایسے جیسے ہتھیلی	191
مدینہ منورہ سے مقام موتہ	191
دنیا سے حوضِ کوثر کو دیکھنا	192
جنتی خوشہ کو دیکھا اور پکڑا	193
آگے پیچھے سے یکساں دیکھنا	193
دل کا خشوع بھی پوشیدہ نہیں	193
مستقبل کے فتنے دیکھنا	194
یہ شان ہے خدمتگاروں کی	194
اولیا کی شان	195
حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ	196
موسیٰ علیہ السلام کی نگاہ	196
(10)**میلاد النبی** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم	200
سب سے بڑی نعمت	200
فضل ورحمت ملنے پر خوشی منانے کا حکم	200
ذکرِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ذکرِ خدا عزوجل ہے	201
میلاد شکرِ نعمت	202
میلاد اور تعظیمِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم	203
مذکورہ دلائلِ میلاد پر اعلیٰ حضرت کا تبصرہ	203
(11)**سب نے میلاد منایا**	207

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

قرآن مجید اور آمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم	207
سابقہ انبیا و امتیں اور آمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم	208
میلادِ مصطفیٰ بزبان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم	211
صحابہ کرام علیہم الرضوان نے میلاد منایا	214
فرشتوں کا میلاد منانا	216
اولیاوعلما بلکہ تمام عالمِ اسلام	218
امام ابن جوزی اور میلاد	218
امام ابن حجر مکی اور میلاد	219
امام سخاوی اور میلاد	220
علامہ محمد بن یوسف شامی اور میلاد	221
امام قسطلانی اور میلاد	221
علامہ اسماعیل حقی، امام جلال الدین سیوطی اور امام تقی الدین سبکی	222
شیخ محقق اور میلاد	222
مخالفین کے اکابر اور میلاد	223
مہاجر مکی اور میلاد	223
شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور میلاد	223
شاہ عبدالرحیم اور میلاد	223
شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی اور میلاد	224
صدیق حسن بھوپالی اور میلاد	224

جانوروں نے ایک دوسرے کو خوشخبری دی	224
سوائے ابلیس کے	225
(12)**برکاتِ میلادِ مصطفی** صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ	226
ابولہب کا قصہ	226
مسلمان خوشی کرے تو	227
میلاد والوں کے لیے دلیل	228
اللہ تعالیٰ نے اس کا عمل ضائع نہ کیا	228
سارا سال امن و امان	229
شب قدر سے افضل	229
سرورِ کائنات صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّم خوش ہوتے ہیں	230
(13)**افعالِ میلاد پر دلائل**	232
جلوس نکالنے کا ثبوت	233
جھنڈے لہرانے کا ثبوت	235
چراغاں کرنے کا ثبوت	238
نعت خوانی کا ثبوت	239
محافل سجانے کا ثبوت	241
روزہ رکھنے کا ثبوت	243
کھانا وغیرہ کھلانے کا ثبوت	243
(14)**نور کی تخلیق اور منتقلی**	244

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

نورِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سب سے پہلے	244
نورِ مصطفیٰ کی عمر مبارک	245
نورِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہاں کہاں رہا؟	247
حضرت آدم علیہ السلام کے پاس	248
آباء واجداد کی پشتوں میں	249
حضرت شیث علیہ السلام کی پشت میں	251
حضرت نوح وابراہیم علیہما السلام کے پاس	252
حضرت عبدالمطلب کے پاس	253
حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس	255
حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے پاس	256
نور کی دنیا میں تشریف آوری	257
(15)**معجزات**	259
چہرۂ اقدس	260
جسم مبارک کی خوشبو	260
ہاتھ مبارک کے معجزات	263
لعاب دہن کے معجزات	269
زبان مبارک کے معجزات	271
قدم مبارک	277
طاقت رسول اللہ کی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم	278

رکانہ پہلوان	279
ابوالاسود جمحی پہلوان	281
(16)**وجوہاتِ محبت**	284
اسبابِ محبت	286
(1)حسن وجمال	286
(2)اختیارات	287
(3)علم وحکمت	290
(4)جود وسخا	291
(5)نرمی وشفقت	292
حضرت زید پر شفقت	293
(6)عبادت وریاضت	295
(7)خزانے	296
(8)اچھے اخلاق	298
(9)استاد ومرشد ہونا	298
(10)مصیبت سے نجات	299
(17)**سب کچھ ملا**	300
کچھ مثالیں	300
موازنہ	308
(18)**خاتم النبیین** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم	323

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اسمائے مبارکہ	323
اسمائے مبارکہ کی تعداد	324
حضرت زید اور مذکورہ آیت کا شانِ نزول	324
حضرت زید کا نکاح	327
حضرت زید کا طلاق دینا	328
اولادِ مقدسہ	329
حضرت ابراہیم کے انتقال پر	330
نسلِ پاک	331
اولاد کے نابالغی میں انتقال کرنے کی حکمت	333
اگر ابراہیم زندہ ہوتے	334
آخری نبی	335
میں اور قیامت	336
خوبصورت عمارت	337
حضور کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آئے گا	337
تیس جھوٹے نبی	339
تیس دجالوں میں سے ایک دجال	339
غلام احمد قادیانی کی گستاخیاں	340
مولائے کائنات نبی نہیں	342
فاروقِ اعظم نبی نہیں	343

جھوٹے نبی کی جھوٹی پیشگوئیاں	343
نبی کے نام میں غلام نہیں آتا	344
سچا نبی بے عیب ہوتا ہے	345
سچا نبی جہاں وصال فرماتا ہے وہیں دفن ہوتا ہے	345
(19)**درود وسلام**	347
احادیثِ مبارکہ	347
ارشاداتِ صحابہ وائمہ رضی اللہ عنہم اجمعین	371
حکایات وواقعات	373
درودِ پاک کے بارے میں اہم فتوی	377
ماخذ مراجع	381

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

الحمدلله رب العلمین والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین اما بعد فاعوذ بالله من الشیطن الرجیم بسم الله الرحمن الرحیم

(1)سب سے اعلیٰ ہمارا نبی

سب سے اولیٰ واعلیٰ ہمارا نبی — سب سے بالا ووالا ہمارا نبی
اپنے مولیٰ کا پیارا ہمارا نبی — دونوں عالم کا دولہا ہمارا نبی
ملکِ کونین میں انبیا تاجدار — تاجداروں کا آقا ہمارا نبی
خلق سے اولیا ،اولیا سے رُسل — اوررسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی
سارے اچھوں سے اچھا سمجھئے جسے — ہے اس اچھے سے اچھا ہمارا نبی
سارے اونچوں سے اونچا سمجھئے جسے — ہے اس اونچا سے اونچا ہمارا نبی
انبیا سے کروں عرض کیوں مالکو! — کیا نبی ہے تمہارا ہمارا نبی

امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے مذکورہ بالا اشعار میں یہ عقیدہ بیان کیا ہے کہ ہمارے آقا ومولیٰ مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام انبیاء علیہم السلام سے افضل ہیں ،تمام انبیاء ومرسلین کے سردار ہیں ،یقیناً یہ عقیدہ قرآن وحدیث سے ثابت ہے ،جس پر کچھ دلائل درج ذیل ہیں:

دلیل نمبر(1)

تمام انبیاء علیہم السلام مخصوص قوموں کی طرف مبعوث کیے گئے اور ہمارے نبی مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام مخلوقات کے رسول ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:﴿وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ ﴾ترجمۂ کنزالایمان:اورہم نے ہر رسول اس کی قوم ہی کی زبان میں بھیجا۔

(پ13سورۂ ابراہیم،آیت4)

علما فرماتے ہیں: یہ آیۂ کریمہ دلیل ہے کہ انبیائے سابقین سب خاص اپنی قوم پر رسول کر کے بھیجے جاتے۔ (فتاوی رضویہ،ج30،ص142،رضافاؤنڈیشن،لاہور)

قرآن مجید میں حضرت نوح علیہ السلام کے بارے میں ہے:﴿لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰی قَوْمِهٖ ﴾ترجمۂ کنزالایمان:بےشک ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا۔ (پ8،سورۃ الاعراف،آیت59)

قرآن مجید میں حضرت ہود علیہ السلام کے بارے میں ہے:﴿وَ اِلٰی عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا﴾ترجمۂ کنزالایمان:اورعاد کی طرف ان کی برادری سے ہود کو بھیجا۔ (پ8،سورۃ الاعراف،آیت65)

قرآن مجید میں حضرت صالح علیہ السلام کے بارے میں ہے:﴿وَ اِلٰی ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ﴾ترجمۂ کنزالایمان:اورثمود کی طرف ان کی برادری سے صالح کو بھیجا۔ (پ8،سورۃ الاعراف،آیت73)

قرآن مجید میں حضرت لوط علیہ السلام کے بارے میں ہے:﴿وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ﴾ترجمۂ کنزالایمان:اورلوط کو بھیجا جب اس نے اپنی قوم سے کہا۔ (پ8،سورۃ الاعراف،آیت80)

قرآن مجید میں حضرت شعیب علیہ السلام کے بارے میں ہے:﴿وَ اِلٰی مَدْیَنَ اَخَاهُمْ شُعَیْبًا﴾ترجمۂ کنزالایمان:اورمدین کی طرف ان کی برادری سے شعیب کو بھیجا۔ (پ8،سورۃ الاعراف،آیت85)

قرآن مجید میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں ہے:﴿ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰی بِاٰیٰتِنَآ اِلٰی فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ ﴾ترجمۂ کنزالایمان: پھران کے بعد ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیوں کے ساتھ فرعون اوراس کے درباریوں کی طرف بھیجا۔

(پ9،سورۃ الاعراف،آیت103)

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

قرآن مجید میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں ہے: ﴿وَ تِلْکَ حُجَّتُنَآ اٰتَیْنٰهَآ اِبْرٰهِیْمَ عَلٰی قَوْمِهٖ ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور یہ ہماری دلیل ہے کہ ہم نے ابراہیم کو اس کی قوم پر عطا فرمائی۔ (پ7، سورۃ الانعام، آیت83)

قرآن مجید میں حضرت یونس علیہ السلام کے بارے میں ہے: ﴿وَ اَرْسَلْنٰهُ اِلٰی مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ یَزِیْدُوْنَ ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور ہم نے اسے لاکھ آدمیوں کی طرف بھیجا بلکہ زیادہ۔ (پ23، سورۃ الصافات، آیت147)

قرآن مجید میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں ہے: ﴿وَرَسُوْلًا اِلٰی بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور رسول ہوگا بنی اسرائیل کی طرف۔ (پ3، سورۂ آل عمران، آیت49)

اسی لئے صحیح حدیث میں فرمایا: ((وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ إِلَى قَوْمِهِ خَاصَّةً)) ترجمہ: نبی خاص اپنی قوم کی طرف بھیجا جاتا۔

(صحیح بخاری، کتاب التیمم، ج1، ص74، دارطوق النجاۃ)

دوسری روایت میں فرمایا: ((كَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ إِلَى قَرْيَتِهِ وَلَا يَعْدُوهَا)) ترجمہ: نبی ایک بستی کی طرف مبعوث ہوتا جس کے آگے تجاوز نہ کرتا۔

(صحیح ابن حبان، ذکر الخصال التی فضل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، ج 14، ص309، مؤسسۃ الرسالہ، بیروت)

اور اللہ تعالیٰ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے فرماتا ہے:

﴿وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا کَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا وَّ لٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور اے محبوب ہم نے تم کو نہ بھیجا مگر ایسی رسالت سے جو تمام آدمیوں کو گھیرنے والی ہے خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا لیکن بہت لوگ نہیں جانتے۔ (پ22، سورہ سبأ، آیت28)

ایک مقام پر فرماتا ہے: ﴿قُلْ یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: تم فرماؤ اے لوگو! میں تم سب کی طرف اس اللہ کا رسول ہوں۔ (پ9سورۃ الاعراف، آیت158)

ایک اور مقام پر فرماتا ہے: ﴿تَبٰرَکَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِهٖ لِیَکُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: بڑی برکت والا ہے وہ کہ جس نے اتارا قرآن اپنے بندہ پر جو سارے جہان کو ڈر سنانے والا ہو۔

(پ18، سورۃ الفرقان، آیت1)

اسی لئے خود حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ((وَأُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً)) ترجمہ: میں تمام مخلوق الٰہی کی طرف بھیجا گیا۔

(صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، ج1، ص371، داراحیاء التراث العربی، بیروت)

حضور کی افضلیت مطلقہ کی یہ دلیل حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ارشادات سے ہے۔ دارمی، ابویعلیٰ، طبرانی، بیہقی روایت کرتے ہیں اس جناب نے فرمایا: ((إِنَّ اللّٰهَ فَضَّلَ مُحَمَّدًا صلی اللہ علیہ وسلم عَلَى الْأَنْبِيَاءِ علیہم السلام وَعَلَى أَهْلِ السَّمَاءِ)) ترجمہ: بیشک اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام انبیا و ملائکہ سے افضل کیا۔

حاضرین نے وجہ تفضیل پوچھی، فرمایا: ((قَالَ اللّٰهُ عزوجل: ﴿وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَسُولٍ إِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهِ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ﴾ وَقَالَ اللّٰهُ عزوجل لِمُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم ﴿وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِلنَّاسِ﴾ فَأَرْسَلَهُ إِلَى الْجِنِّ وَالْإِنْسِ)) ترجمہ: یعنی اللہ تعالیٰ نے دیگر رسولوں کے لیے فرمایا ہے ہم نے نہ بھیجا کوئی رسول مگر اس قوم کی زبان والا تا کہ انہیں (اللہ کی نشانیاں) بیان کرے۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا: ہم نے تمہیں نہیں بھیجا مگر رسول سب لوگوں کیلئے۔ تو حضور کو تمام جن وانس کا رسول

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بنایا۔

(سنن دارمی،باب مااعطی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم،ج1،ص193،دارالمغنی للنشر والتوزیع،عرب)

علماءفرماتے ہیں:''رسالتِ والا کا تمام جن وانس کوشامل ہونا اجماعی ہے، اور محققین کے نزدیک ملائکہ کوبھی شامل (ہے)۔''

(فتاوی رضویہ،ج30،ص145،رضافاؤنڈیشن،لاہور)

امام اہلسنت امام احمد رضاخان رحمۃ اللہ علیہ یہ قول نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

بلکہ تحقیق یہ ہے کہ حجر وشجر وارض وسماء وجبال وبحار تمام ماسوا اللہ اس کے احاطۂ عامّہ ودائرہ تامّہ میں داخل، اورخود قرآن عظیم لفظ علمین، اورروایت صحیح مسلم میں لفظ خلق وہ بھی مؤکد بکلمہ کافّۃ اس مطلب پر احسن الدلائل۔طبرانی معجم کبیر میں یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی،حضور سید المرسلین صلَّی اللہُ علیہ وسلَّم فرماتے ہیں: ((مامن شئی الا یعلم انی رسول اللہ الا کفرۃ الجن والانس)) ترجمہ: کوئی چیز نہیں جو مجھے رسول اللہ نہ جانتی ہو،مگر بے ایمان جن وآدمی کے۔

(کنز العمال بحوالہ طبرانی،الفصل الثالث فی فضائل متفرقہ الخ،ج11،ص411،مؤسسۃ الرسالہ،بیروت)

کچھ الفاظ کی تبدیلی کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی مروی ہے۔

(المعجم الکبیرالطبرانی،عن ابن عباس،ج12،ص155،مکتبہ ابن تیمیہ،القاہرہ ☆فتاوی رضویہ،ج30،ص145،رضافاؤنڈیشن،لاہور)

دلیل نمبر2:

تمام انبیا معجزات لے کر آئے اور ہمارے نبی سراپا معجزہ بن کر تشریف

لائے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں ارشاد ربانی ہے:﴿وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰی بِاٰیٰتِنَا﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور بیشک ہم نے موسیٰ کو اپنی آیتوں کے ساتھ بھیجا۔ (پ12،سورۂ ہود،آیت96)

یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام عصا، یدِ بیضاوغیرہ معجزات اورنشانیاں لے کر دنیا میں تشریف لائے۔

تمام انبیاء اوررسولوں کے بارے میں اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا:﴿جَآءُوْ بِالْبَیِّنٰتِ وَالزُّبُرِ وَ الْکِتٰبِ الْمُنِیْرِ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: صاف نشانیاں اور صحیفے اور چمکتی کتاب لے کر آئے تھے۔ (پ4،سورۂ اٰلِ عمران،آیت184)

الغرض ہر نبی کچھ نہ کچھ معجزات لے کر آیا، کوئی کم، کوئی زیادہ۔۔۔۔مگر حضور سید المرسلین رحمۃ للعلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی باری آئی تو رب عزوجل نے یہ نہیں فرمایا کہ یہ معجزہ یا معجزات لے کر آئے، دلیل یا دلائل لے کر آئے بلکہ فرمایا:﴿یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اے لوگو بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے واضح دلیل آئی۔ (پ6،سورۃ النساء،آیت174)

یعنی خود حضور سرورِ کائنات صلَّی اللہُ علیہ وسلَّم کی ذات ہی سراپا معجزہ و دلیل ہے۔

دلیل نمبر3:

اللہ جل شانہ نے قرآن مجید میں تمام انبیاء علیہم السلام کو نام سے خطاب فرمایا اور محبوب کریم صلَّی اللہُ علیہ وسلَّم کو پورے قرآن مجید میں ایک مقام پر بھی نام سے خطاب نہیں فرمایا بلکہ جب بھی خطاب فرمایا تو القابات سے فرمایا۔

اللہ رب العزت قرآن مجید میں فرماتا ہے:﴿یٰۤاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

زَوْجُکَ الْجَنَّةَ ﴾ترجمۂ کنزالایمان: اے آدم! تو اور تیرا جوڑا جنت میں رہو۔

(پ8،سورۃ الاعراف،آیت19)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿یٰنُوْحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا ﴾ترجمۂ کنزالایمان: اے نوح کشتی سے اتر ہماری طرف سے سلام کے ساتھ۔ (پ12،سورۂ ہود،آیت48)

رب عزوجل فرماتا ہے: ﴿وَنٰدَیْنٰهُ اَنْ یّٰاِبْرٰهِیْمُ o قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْیَا ﴾ترجمۂ کنزالایمان: اور ہم نے اسے ندا فرمائی کہ اے ابراہیم! بیشک تو نے خواب سچ کر دکھایا۔ (پ23،سورۃ الصافات،آیت104,105)

اللہ عزوجل فرماتا ہے: ﴿یٰمُوْسٰٓی اِنِّیْٓ اَنَا اللهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ﴾ترجمۂ کنزالایمان: اے موسیٰ! بیشک میں ہی ہوں اللہ رب سارے جہان کا۔

(پ20،سورۃالقصص،آیت30)

فرمانِ خداوندی ہے: ﴿یٰعِیْسٰٓی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ ﴾ترجمۂ کنزالایمان: اے عیسیٰ! میں تجھے پوری عمر تک پہنچاؤں گا۔ (پ3،سورۂ آلِ عمران،آیت55)

اللہ رب العٰلمین فرماتا ہے: ﴿یٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰکَ خَلِیْفَةً فِی الْاَرْضِ ﴾ترجمۂ کنزالایمان: اے داؤد! بیشک ہم نے تجھے زمین میں نائب کیا۔

(پ23،سورۂ ص،آیت26)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿یٰزَکَرِیَّآ اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلٰمٍ ﴾ترجمۂ کنزالایمان: اے زکریا! ہم تجھے خوشی سناتے ہیں ایک لڑکے کی۔

(پ16،سورۂ مریم،آیت7)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿یٰیَحْیٰی خُذِ الْکِتٰبَ بِقُوَّةٍ ﴾ترجمۂ کنزالایمان: اے یحیٰی! کتاب مضبوط تھام۔ (پ16،سورۂ مریم،آیت12)

غرض قرآن عظیم کا عام محاورہ ہے کہ تمام انبیائے کرام کو نام لے کر پکارتا ہے

مگر جہاں محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب فرمایا ہے حضور کے اوصاف جلیلہ و القاب حمیدہ ہی سے یاد کیا ہے:

﴿یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شٰهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا ﴾ترجمۂ کنزالایمان: اے غیب کی خبریں بتانے والے! بیشک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر ناظر اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا۔ (پ22،سورۃ الاحزاب،آیت45)

﴿یٰٓاَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ ﴾ترجمۂ کنزالایمان: اے رسول! پہنچا دو جو کچھ اُترا تمہیں تمہارے رب کی طرف سے۔

(پ06،سورۃ المائدہ،آیت67)

﴿یا اَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ o قُمِ اللَّیْلَ اِلَّا قَلِیلًا o﴾ترجمہ: اے جھرمٹ مارنے والے! رات میں قیام فرما سوا کچھ رات کے۔ (پ29،سورۃ المزمل ،آیت1,2)

﴿یَا اَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ o قُمْ فَاَنْذِرْ o﴾ترجمہ: اے بالاپوش اوڑھنے والے! کھڑے ہو جاؤ پھر ڈر سناؤ۔ (پ29،سورۃ المدثر،آیت1,2)

﴿یٰسٓ o وَ الْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ o اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ o ﴾ترجمہ: اے یس! یا اے سردار! مجھے قسم ہے حکمت والے قرآن کی، بے شک تو مرسلین میں سے ہے۔ (پ22،سورۂ یس،آیت1تا3)

﴿طٰهٰ o مَآ اَنْزَلْنَا عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓی o ﴾ترجمۂ کنزالایمان: اے محبوب ہم نے تم پر یہ قرآن اس لئے نہ اتارا کہ تم مشقت میں پڑو۔

(پ16،سورۂ طه،آیت1,2)

ہر ذی عقل جانتا ہے کہ جو اِن نداؤں اور ان خطابوں کو سنے گا بالبداہت حضور سید المرسلین وانبیائے سابقین کا فرق جان لے گا۔

یا آدم ست با پدر انبیا خطاب

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

یــایھــا الــنبــی خــطــاب مــحــمــد اســت

(''اے آدم!'' نبیوں کے باپ کے لیے خطاب ہے۔اور محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے خطاب ہے''اے نبی'')

امام عزالدین عبدالسلام وغیرہ علمائے کرام فرماتے ہیں بادشاہ جب اپنے تمام امرا کو نام لے کر پکارے اور ان میں خاص ایک مقرب کو یوں ندا فرمایا کرے اے مقرب حضرت، اے نائبِ سلطنت ،اے صاحبِ عزت ،اے سردارِ مملکت ۔۔۔۔تو کیا کسی طرح محلِ ریب وشک باقی رہے گا کہ یہ بندہ بارگاہ سلطانی میں سب سے زیادہ عزت ووجاہت والا اور سرکار سلطانی کو تمام عمائد وارا کین سے بڑھ کر پیارا ہے۔

دلیل نمبر 4:

نہایت یہ ہے کہ یہود مدینہ ومشرکین مکہ جو حضور سے جاہلانہ انداز میں گفتگو کرتے ۔ان مقالات خبیثہ کو بغرض رد وابطال بار ہانقل فرمایا گیا مگر ان گستاخوں کی اس بے ادبانہ ندا کا کہ نام لے کر حضور کو پکارتے محلِ نقل میں ذکر نہ آیا۔ہاں! جہاں انہوں نے وصف کریم سے ندا کی تھی ،اگر چہ ان کے زعم میں بطور استہزا تھی ،اسے قرآن مجید نقل کرلایا کہ:﴿قالو ا یایھا الذی نزل علیه الذکر﴾ترجمہ:بولے اے وہ جس پر قرآن اترا۔صلی اللہ علیہ وسلم

بخلاف انبیائے سابقین علیہم السلام کے کہ ان کے کفار کے مخاطبے ویسے ہی منقول ہیں۔

﴿ینُوحُ قَدْ جٰدَلْتَنَا﴾ترجمہ:اے نوح!تم ہم سے جھگڑے۔

(پ12،سورۃ ہود،آیت32)

﴿ءَاَنْتَ فَعَلْتَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا یٰۤاِبْرٰهِیْمُ﴾ترجمہ:کیا تم نے ہمارے خداؤں کے ساتھ یہ کام کیا؟اے ابراہیم۔ (پ17،سورہ انبیاء،آیت62)

﴿یٰمُوْسَى ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ﴾ترجمہ:اے موسیٰ ہمارے لیے اپنے رب سے دعا کرو اس عہد کے سبب جو اس کا تمہارے پاس ہے۔

(پ9،سورۃ الاعراف،آیت133)

﴿یٰصٰلِحُ ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ﴾ترجمہ:اے صالح!ہم پر لے آ ؤ جس کا تم وعدہ دے رہے ہو۔ (پ8،سورۃ اعراف،آیت77)

﴿یٰشُعَیْبُ مَا نَفْقَهُ كَثِیْرًا مِّمَّا تَقُوْلُ﴾ترجمہ:اے شعیب ہماری سمجھ میں نہیں آتیں تمہاری بہت سی باتیں۔ (پ12،سورۃ ہود،آیت91)

دلیل نمبر 5:

بلکہ پچھلی امتوں کے مطیعین بھی انبیا علیہم الصلوۃ والسلام سے یونہی خطاب کرتے ہیں اور قرآن عظیم نے اسی طرح نقل فرمایا۔

اسباط نے کہا:﴿یٰمُوْسٰى لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰى طَعَامٍ وَّاحِدٍ﴾اے موسیٰ!ہم سے تو ایک کھانے پر ہر گز صبر نہ ہوگا۔ (پ1،سورۃ البقرۃ،آیت60)

حواریوں نے کہا:﴿یٰعِیْسَى ابْنَ مَرْیَمَ هَلْ یَسْتَطِیْعُ رَبُّكَ﴾ترجمۂ کنزالایمان:اے عیسیٰ بن مریم!آپ کا رب ایسا کرسکتا ہے؟

(پ7،سورۃ المائدۃ،آیت112)

یہاں اس کا یہ بندوبست فرمایا کہ اس امت مرحومہ پر اس نبی کریم علیہ افضل الصلوۃ والسلام کا نام پاک لے کر خطاب کرنا ہی حرام ٹھہرایا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:﴿لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَیْنَكُمْ كَدُعَآءِ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بَعۡضِکُمۡ بَعۡضًا ﴾اللہ تعالیٰ نے فرمایا: رسول کا پکارنا آپس میں ایسا نہ ٹھہرالو جیسے ایک دوسرے کو پکارتے ہو۔ (پ18، سورۃالنور، آیت63)

کہ اے زید، اے عمرو۔ بلکہ یوں عرض کرو: یارسول اللہ، یا نبی اللہ، یا سید المرسلین، یا خاتم النبیین، یا شفیع المذنبین، صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم وعلیٰ آلک اجمعین۔

ابو نعیم حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس آیت کی تفسیر میں روایت کرتے ہیں، فرمایا: ((کانوا یقولون یا محمد یا اباالقاسم فنھٰھم اللہ عن ذٰلك اعظاماً لنبیه صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فقالوایا نبی اللہ، یا رسول اللہ)) ترجمہ: یعنی پہلے حضور کو یا محمد یا ابالقاسم کہا جاتا تھا اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی تعظیم کو اس سے نہی فرمائی، جب سے صحابہ کرام یا نبی اللہ، یارسول اللہ کہا کرتے۔

(دلائل النبوۃ لابی نعیم، الفصل الاول، عالم الکتب بیروت، الجزء الاول، ص۷، الدرالمنثور، تحت الآیة ۲۴/۶۳، داراحیاء التراث العربی بیروت، ۶/۲۱۱)

بیہقی امام علقمہ وامام اسود اور ابو نعیم، امام حسن بصری وامام سعید بن جبیر سے مذکورہ آیت کریمہ کی تفسیر میں روایت کرتے ہیں، یہ سب فرماتے ہیں: ((لاتقولوا یا محمد ولٰکن قولوا یا رسول اللہ، یا نبی اللہ)) ترجمہ: یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یا محمد نہ کہو بلکہ یا نبی اللہ، یارسول اللہ کہو۔

(تفسیر الحسن البصری، تحت الآیة ۲۴/۶۳، المکتبة التجاریة مکة المکرمة، ۲/۱۶۴، الدرالمنثوربحوالہ عبدبن حمید عن سعید بن جبیر والحسن تحت الآیة ۲۴/۶۳، داراحیاء التراث العربی بیروت، ۶/۲۲۱)

اسی طرح امام قتادہ تلمیذ انس بن مالک سے روایت کی، رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

ولہذا علما تصریح فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کو نام لے کر ندا کرنی حرام ہے۔

اور واقعی محل انصاف ہے جسے اس کا مالک و مولیٰ تبارک وتعالیٰ نام لے کر نہ پکارے غلام کی کیا مجال کہ راہِ ادب سے تجاوز کرے۔

دلیل نمبر 6:

خیر یہ تو خود حضور اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کا معاملہ تھا۔ حضور کے صدقہ میں اس امت مرحومہ کا خطاب بھی خطابِ امم سابقہ سے ممتاز ٹھہرا۔ اگلی امتوں کو اللہ تعالیٰ یا ایھا المساکین فرمایا کرتا۔ توریت مقدس میں جا بجا یہی لفظ ارشاد ہوا ہے۔

(نسیم الریاض، الباب الاول، الفصل الثالث، مرکز اہلسنت برکات رضا گجرات ہند، ۱/۱۸۸)

اور اس امت مرحومہ کو جب ندا فرمائی ہے ﴿یٰایھا الذین اٰمنوا﴾ (اے ایمان والو!) فرمایا گیا ہے۔

امتی کے لیے اس سے زیادہ اور کیا فضیلت ہوگی؟ سچ ہے پیارے کے علاقہ والے بھی پیارے۔ آخر نہ سنا کہ فرماتا ہے:

﴿فَاتَّبِعُوۡنِیۡ یُحۡبِبۡکُمُ اللہُ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: تو میرے فرمانبردار ہوجاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا۔ (پ3، سورہ آل عمران، آیت31)

دلیل نمبر 7:

قرآن عظیم میں جا بجا انبیا علیہم السلام سے کفار کا جاہلانہ اندازِ گفتگو مذکور ہے، جس کے مطالعہ سے ظاہر کہ وہ اشقیا طرح طرح سے انبیاء علیہم السلام کی بارگاہ میں سخت کلامی و بیہودہ گوئی کرتے اور حضرات رسل علیہم الصلوۃ و السلام اپنے حلم عظیم و فضل کریم کے لائق جواب دیتے۔

(۱) سیدنا نوح علیہ السلام سے ان کی قوم نے کہا: ﴿اِنَّا لَنَرٰیکَ فِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ﴾ ترجمہ: بیشک ہم تمھیں کھلا گمراہ سمجھتے ہیں۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

جواب میں حضرت نوح علیہ السلام نے فرمایا: ﴿یٰقَوْمِ لَیْسَ بِیْ ضَلٰلَةٌ وَّلٰكِنِّیْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴾ ترجمہ: اے میری قوم! مجھے گمراہی سے کچھ علاقہ نہیں میں تو رسول ہوں پروردگارِ عالم کی طرف سے۔

(۲) سیدنا ہود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عاد نے کہا: ﴿اِنَّا لَنَرٰىكَ فِیْ سَفَاهَةٍ وَّ اِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكٰذِبِیْنَ ﴾ ترجمہ: یقیناً ہم تمھیں حماقت میں خیال کرتے ہیں، اور ہمارے گمان میں تم بے شک جھوٹے ہو۔

جواب میں حضرت ہود علیہ السلام نے فرمایا: ﴿قَالَ یٰقَوْمِ لَیْسَ بِیْ سَفَاهَةٌ وَّلٰكِنِّیْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴾ ترجمہ: اے میری قوم! مجھ میں اصلا سفاہت نہیں، میں تو پیغمبر ہوں رب العلمین کا۔

(۳) سیدنا شعیب علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مدین نے کہا: ﴿اِنَّا لَنَرٰىكَ فِیْنَا ضَعِیْفًا وَ لَوْ لَا رَهْطُكَ لَرَجَمْنٰكَ وَ مَآ اَنْتَ عَلَیْنَا بِعَزِیْزٍ ﴾ ترجمہ: ہم تمھیں اپنے میں کمزور دیکھتے ہیں، اور اگر تمھارے ساتھ کے یہ چند آدمی نہ ہوتے تو ہم تمھیں پتھروں سے مارتے، اور تم ہماری نگاہ میں کچھ عزت والے نہیں۔

جواب میں حضرت شعیب علیہ السلام نے فرمایا: ﴿یٰقَوْمِ اَرَهْطِیْۤ اَعَزُّ عَلَیْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَ اتَّخَذْتُمُوْهُ وَرَآءَكُمْ ظِهْرِیًّا ﴾ ترجمہ: اے میری قوم! کیا میرے کنبے کے یہ معدود لوگ تمہارے نزدیک اللہ سے زیادہ زبردست ہیں اور اسے تم بالکل بھلائے بیٹھے ہو۔

(۴) سیدنا موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فرعون نے کہا: ﴿اِنِّیْ لَاَظُنُّكَ یٰمُوْسٰى مَسْحُوْرًا ﴾ ترجمہ: میرے گمان میں تو اے موسیٰ! تم پر جادو ہوا ہے۔

جواب میں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: ﴿قَالَ لَقَدْ عَلِمْتَ مَآ اَنْزَلَ

هٰۤؤُلَآءِ اِلَّا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ بَصَآىٕرَ وَ اِنِّیْ لَاَظُنُّكَ یٰفِرْعَوْنُ مَثْبُوْرًا ﴾ ترجمہ: تو خوب جانتا ہے کہ انھیں نہ اتارا مگر آسمان و زمین کے مالک نے دلوں کی آنکھیں کھولنے کو، اور میرے یقین میں تو اے فرعون! تو ہلاک ہونے والا ہے۔

مگر حضور سید المرسلین افضل المحبوبین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت والا میں کفار نے جو زبان درازی کی ہے رب تعالیٰ نے خود جوابات دیئے، اور محبوب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے خود دفاع فرمایا۔ طرح طرح حضور کی تنزیہ و پاکیزگی ارشاد فرمائی۔ جابجا رفع الزام پر قسم یاد فرمائی، یہاں تک کہ رب العلمین نے ہر جواب سے حضور کو غنی کر دیا، اور اللہ تعالیٰ کا جواب دینا حضور کے خود جواب دینے سے بدرجہا حضور کے لیے بہتر ہوا۔ اور یہ وہ مرتبہ عظمیٰ ہے کہ نہایت نہیں رکھتا۔

(۱) کفار نے کہا: ﴿وَ قَالُوْا یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْ نُزِّلَ عَلَیْهِ الذِّكْرُ اِنَّكَ لَمَجْنُوْنٌ ﴾ ترجمۂ کنز الایمان: اے وہ جن پر قرآن اترا، بیشک تم مجنون ہو۔

حق جل وعلا نے ارشاد فرمایا: ﴿نٓ وَ الْقَلَمِ وَ مَا یَسْطُرُوْنَ ۝ مَاۤ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ ﴾ ترجمہ: قسم قلم اور نوشتہائے ملائک کی تو اپنے رب کے فضل سے ہرگز مجنون نہیں۔

(۲) وحی اترنے میں جو کچھ دنوں دیر لگی کافر بولے: ''ان محمدا ودعه ربه وقلاه'' ترجمہ: بیشک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے رب نے چھوڑ دیا، اور دشمن پکڑا۔

(تفسیر بغوی، تحت الآیۃ ۹۳/۴۶۵)

حق جل وعلا نے فرمایا: ﴿وَ الضُّحٰى وَ الَّیْلِ اِذَا سَجٰى ﴾ ترجمہ: قسم ہے دن چڑھے کی، اور قسم رات کی جب اندھیری ڈالے یا قسم اے محبوب تیرے روئے روشن کی، اور قسم تیری زلف کی جب چمکتے رخساروں پر بکھر آئے۔ ﴿مَا وَدَّعَكَ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

رَبُّکَ وَ مَا قَلٰی ﴾ترجمہ: نہ تجھے تیرے رب نے چھوڑا اور نہ دشمن بنایا۔

اور یہ اشقیا بھی دل میں خوب سمجھتے ہیں کہ خدا کی تجھ پر کیسی مہربانی ہے، اس مہربانی ہی کو دیکھ دیکھ کر جلے جاتے ہیں، مگر انہیں خبر نہیں کہ: ﴿وَ لَلْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ لَّکَ مِنَ الْاُوْلٰی﴾ترجمہ: بے شک آخرت تیرے لیے دنیا سے بہتر ہے۔

وہاں جو نعمتیں تجھ کو ملیں گی نہ آنکھوں نے دیکھیں، نہ کانوں نے سنیں، نہ کسی بشر یا ملک کے خطرے میں آئیں، جن کا اجمال یہ ہے: ﴿وَ لَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی ﴾ترجمہ: قریب ہے تجھے تیرا رب اتنا دے گا کہ تو راضی ہو جائے گا۔

(۳) کفار نے کہا: ﴿لَسْتَ مُرْسَلًا﴾ترجمہ: تم رسول نہیں ہو۔

حق جل وعلا نے فرمایا: ﴿یٰسٓ ۚ وَ الْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ﴾ترجمہ: اے سردار! مجھے قسم ہے حکمت والے قرآن کی تو بیشک مرسل ہے۔

(۴) کفار نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو شاعری کا عیب لگایا۔ حق جل وعلا نے فرمایا: ﴿وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا یَنْۢبَغِیْ لَه ﴾ترجمہ: نہ ہم نے انھیں شعر سکھایا اور نہ وہ ان کے لائق تھا۔

(۵) منافقین حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخیاں کرتے اور ان میں کوئی کہتا ایسا نہ ہو کہیں ان تک خبر پہنچے۔ آگے سے کہتے: پہنچے گی تو کیا ہوگا، ہم سے پوچھیں گے ہم مکر جائیں گے، قسمیں کھا لیں گے، انھیں یقین آجائے گا، کہ ﴿ھُوَ اُذُنٌ﴾ترجمہ: وہ تو کان ہیں جیسی ہم سے سنیں گے مان لیں گے۔

حق جل وعلا نے فرمایا: ﴿اُذُنُ خَیْرٍ لَّکُمْ ﴾ترجمہ: وہ تمھارے بھلے کے

لیے کان ہیں۔ کہ جھوٹے عذر بھی قبول کر لیتے ہیں اور بکمال حلم و کرم چشم پوشی فرماتے ہیں۔ ورنہ کیا انھیں تمھارے بھیدوں اور خلوت کی چھپی باتوں پر آگاہی نہیں۔

(۶) ابن ابی شقی ملعون نے جب وہ کلمہ ملعونہ کہا: ﴿لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَی الْمَدِیْنَةِ لَیُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ ﴾ترجمہ: اگر ہم مدینہ لوٹ کر گئے تو ضرور نکال باہر کرے گا عزت والا ذلیل کو۔

حق جل وعلا نے فرمایا: ﴿وَ لِلّٰهِ الْعِزَّۃُ وَ لِرَسُوْلِهٖ وَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَ لٰکِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴾ترجمہ: عزت تو ساری خدا اور رسول و مومنین ہی کے لیے ہے، لیکن منافقین کو خبر نہیں۔

(۷) عاص بن وائل شقی نے صاحبزادہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال پُر ملال پر حضور کو ابتر یعنی نسل بریدہ کہا۔

حق جل وعلا نے فرمایا: ﴿اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ ﴾ترجمہ: بیشک ہم نے تمھیں خیر کثیر عطا فرمائی۔

کہ اولاد سے نام چلنے کو تمھاری رفعت ذکر سے کیا نسبت، کروڑوں صاحب اولاد گزرے جن کا نام تک کوئی نہیں جانتا، اور تمھاری ثنا کا ڈنکا تو قیامِ قیامت تک اکنافِ عالم و اطرافِ جہاں میں بجے گا اور تمھارے نام نامی کا خطبہ ہمیشہ ہمیشہ اطباق فلک و آفاق زمین میں پڑھا جائے گا۔ پھر اولاد بھی تمھیں نفیس و طیب عطا ہوگی جن کی بقا سے بقائے عالم مربوط رہے گی اس کے سوا تمام مسلمان تمھارے بال بچے ہیں، اور تم سا مہربان ان کے لیے کوئی نہیں، بلکہ حقیقت کار کو نظر کیجیے تو تمام عالم تمھاری اولاد معنوی ہے کہ تم نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا، اور تمھارے ہی نور سے سب کی آفرینش ہوئی۔ اسی لیے جب ابوالبشر آدم تمھیں یاد کرتے تو یوں کہتے: ((یا ابنی صورۃً ابای

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

معنیً)) ترجمہ: اے میرے ظاہری بیٹے اور حقیقت میں میرے باپ۔

(المدخل لابن الحاج ،فصل فی مولد النبی صلی الله تعالی علیه وسلم دار الکتب العربی بیروت ۳۴/۲)

پھر آخرت میں جو تمہیں ملنا ہے اس کا حال تو خدا ہی جانے۔ جب اس کی یہ عنایت بے غایت تم پر مبذول ہو۔ تو تم ان اشقیا کی زبان درازی پر کیوں ملول ہو بلکہ ﴿فصل لربک وانحر﴾ ترجمہ: رب کے شکرانہ میں اس کے لیے نماز پڑھو اور قربانی کرو۔ ﴿انّ شانئک هو الابتر﴾ ترجمہ: جو تمہارا دشمن ہے وہی نسل بریدہ ہے۔ کہ اس کی اولاد تمہارے دین حق میں آ کر بوجۂ اختلاف دین اس کی نسل سے جدا ہو کر تمہارے دینی بیٹوں میں شمار کی جائے گی۔ پھر آدمی بے نسل ہوتا تو یہی سہی کہ نام نہ چلتا، اس سے نام بد کا باقی رہنا ہزار درجہ بدتر ہے، تمہارے دشمن کا ناپاک نام ہمیشہ بدی و نفرین کے ساتھ لیا جائے گا، اور روز قیامت ان گستاخیوں کی پوری سزا پائے گا۔ والعیاذ بالله تعالیٰ۔

(۸) جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے قریبی رشتہ داروں کو جمع فرما کر وعظ و نصیحت اور اسلام و اطاعت کی طرف دعوت دی، ابولہب شقی نے کہا: ''تبّالك سائر الیوم لهذا جمعتنا '' ترجمہ: ٹوٹنا اور ہلاک ہونا تمہارے لیے ہمیشہ کو، کیا ہمیں اسی لئے جمع کیا تھا؟

(صحیح البخاری، کتاب التفسیر، سورة تبت یدا ابی لهب ۱۱۱، قدیمی کتب خانه ۲/۷۴۳، صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان من مات علی الکفرالخ، قدیمی کتب خانه کراچی ۱/۱۱۴، تفسیر المراغی، تحت الآیة ۱۱۱/۱، داراحیاء التراث العربی بیروت، ۲۶۰/۳۰)

حق جل وعلا نے فرمایا: ﴿تَبَّتْ یَدَآ اَبِیْ لَهَبٍ وَّ تَبَّ﴾ ترجمہ: ٹوٹ گئے ہاتھ ابولہب کے۔ اور وہ خود ہلاک و برباد ہوا۔ ﴿مَآ اَغْنٰی عَنْهُ مَالُه وَ مَا كَسَبَ﴾ ترجمہ: اس کے کچھ کام نہ آیا اس کا مال اور جو کمایا۔ ﴿سَیَصْلٰی نَارًا ذَاتَ

لَهَبٍ﴾ ترجمہ: اب بیٹھا چاہتا ہے بھڑکتی آگ میں۔ ﴿وَّ امْرَاَتُه حَمَّالَةَ الْحَطَبِ﴾ ترجمہ: اور اس کی جورو لکڑیوں کا گٹھا سر پر لئے۔ ﴿فِیْ جِیْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍo﴾ ترجمہ: اس کے گلے میں مونج کی رسی۔

بالجملہ اس روش کی آیتیں قرآن عظیم میں صدہا نکلیں گی۔

(۹) اسی طرح حضرت یوسف علیہ السلام اور حضرت مریم رضی اللہ عنہا اور ادھر ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے قصے اس مضمون پر شاہد عدل ہیں۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کے والد ماجد مولانا نقی علی خان رحمۃ اللہ علیہ ''سرور القلوب فی ذکر المحبوب'' میں فرماتے ہیں: ''حضرت یوسف کو دودھ پیتے بچے، اور حضرت مریم کو حضرت عیسیٰ کی گواہی سے لوگوں کی بدگمانی سے نجات بخشی، اور جب حضرت عائشہ پر بہتان اٹھا خود ان کی پاک دامنی کی گواہی دی، اور سترہ آیتیں نازل فرمائیں، اگر چاہتا ایک ایک درخت اور پتھر سے گواہی دلواتا مگر منظور یہ ہوا کہ محبوبۂ محبوب کی طہارت و پاکی پر خود گواہی دیں اور عزت و امتیاز ان کا بڑھائیں۔ (سرور القلوب فی ذکر المحبوب)

محل غور ہے کہ ارا کین سلطنت سے سرکش لوگ بے ادبی سے پیش آئیں اور بادشاہ ان کے جوابوں کو انہیں پر چھوڑ دے۔ مگر ایک سردار باوقار کے ساتھ یہ برتاؤ ہو کہ مخالفین جو زبان درازی اس کی جناب میں کریں، حضرت سلطان اس مقرب ذی شان کو کچھ نہ کہنے دے، بلکہ بہ نفس نفیس اس کی طرف سے تکلف جواب کرے۔ کیا ہر ذی عقل اس معاملہ کو دیکھ کر یقین قطعی نہ کرے گا کہ سرکار سلطانی میں جو اعزاز اس مقرب جلیل کا ہے دوسرے کا نہیں، اور جو خاص نظر اس کے حال پر ہے اوروں کا حصہ اس میں نہیں۔ والحمدلله رب العٰلمین۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

دلیل نمبر 8:

اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَ اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَاۤ اٰتَیْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّ حِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَ لَتَنْصُرُنَّهٗ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَ اَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِیْ قَالُوْۤا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوْا وَ اَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِیْنَ o فَمَنْ تَوَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ﴾ ترجمہ: اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے عہد لیا جو میں تم کو کتاب اور حکمت دوں پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا فرمایا کیوں تم نے اقرار کیا اور اس پر میرا بھاری ذمہ لیا؟ سب نے عرض کی ہم نے اقرار کیا فرمایا تو ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں آپ تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں۔ تو جو کوئی اس کے بعد پھرے تو وہی لوگ فاسق ہیں۔ (پ3، سورۂ آلِ عمران، آیت 81,82)

امام اجل ابو جعفر طبری وغیرہ محدثین نے اس آیت کی تفسیر میں حضرت مولی المسلمین امیر المومنین جناب مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت کیا ہے: ((لم یبعث اللہ نبیا من اٰدم فمن بعدہ الا اخذ علیه العهد فی محمد صلی اللہ علیہ وسلم لئن بعث وھو حی لیؤمنن بہ ولینصرنّہ ویاخذ العھد بذٰلك علی قومہ)) ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ الصلوۃ والسلام سے لے کر آخر تک جتنے انبیا بھیجے سب سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں عہد لیا گیا کہ اگر یہ اس نبی کی زندگی میں مبعوث ہو تو وہ ان پر ایمان لائے اور ان کی مدد فرمائے اور اپنی امت سے اس مضمون کا عہد لے۔

(جامع البیان (تفسیر الطبری) ۳/۸۱ داراحیاء التراث العربی بیروت ۳۸۷/۳ ☆المواهب اللدنية عن

علی المقصد الاول خذ العهد علی الانبیاء، المکتب الاسلامی بیروت، ۱/۲۶)

اسی طرح حبر الائمہ عالم القرآن حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہوا۔ (جامع البیان (تفسیر الطبری) ۳/۸۱ داراحیاء التراث العربی بیروت ۳۸۷/۳)

اس عہد ربانی کے مطابق ہمیشہ حضرات انبیا علیہم الصلوۃ والثناء نشر مناقب و ذکر مناصب حضور سید المرسلین صلوۃ اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین سے رطب اللسان رہتے اور اپنی پاک مبارک مجالس ومحافل کو حضور کی یاد ومدح سے زینت دیتے، اور اپنی امتوں سے حضور پُرنور پر ایمان لانے اور مدد کرنے کا عہد لیتے یہاں تک کہ وہ پچھلا مژدہ رساں کنواری بتول کا ستھرا بیٹا حضرت عیسیٰ علیہ السلام ﴿مُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ﴾ (اس رسول کی بشارت سناتا ہوا جو میرے بعد تشریف لائیں گے ان کا نام احمد ہے۔) کہتا تشریف لایا۔

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے: ((لم یزل اللہ یتقدم فی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی اٰدم فمن بعدہ ولم تزل الامم تتباشر بہ وتستفتح بہ حتی اخرجہ اللہ فی خیر امۃ، وفی خیر قرن وفی خیر اصحاب وفی خیر بلد)) ترجمہ: ہمیشہ اللہ تعالیٰ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں آدم اور ان کے بعد سب انبیا علیہم الصلوۃ والسلام کو خبر دیتا رہا، اور قدیم سے سب امتیں تشریف آوری حضور کی خوشیاں مناتیں اور حضور کے توسل سے اپنے اعدا پر فتح مانگتی آئیں، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو بہترین امم وبہترین قرون وبہترین اصحاب وبہترین بلاد میں ظاہر فرمایا، صلی اللہ علیہ وسلم۔

(الخصائص الکبریٰ بحوالہ ابن عساکر باب خصوصیت باخذ المیثاق الخ، مرکز اہلسنت گجرات ہند، ۱/۸،۹)

اور اس کی تصدیق قرآن عظیم میں ہے:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

﴿وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ فَلَعْنَةُ اللهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اوراس سے پہلے اسی نبی کے وسیلہ سے کافروں پر فتح مانگتے تھے تو جب تشریف لایا ان کے پاس وہ جانا پہچانا اس سے منکر ہو بیٹھے تو اللہ کی لعنت منکروں پر۔

(پ 1،سورۃالبقرۃ،آیت89)

علما فرماتے ہیں: جب یہود مشرکوں سے لڑتے دعا کرتے: ''اللھم انصرنا علیھم بالنبی المبعوث فی اٰخرالزمان الذی نجد صفتہ فی التورٰۃ'' ترجمہ: الٰہی! مدد دے ان پر، صدقہ نبی آخر الزمان کا جس کی نعت ہم توارت میں پاتے ہیں۔ (الدرالمنثور،تحت الآیۃ ۲/۸۹،داراحیاء التراث العربی بیروت، ۱/۱۹۶)

اس دعا کی برکت سے انہیں فتح دی جاتی۔

اسی پیمانِ الٰہی کا سبب ہے کہ حدیث میں آیا حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((والذی نفسی بیدہٖ لو ان موسیٰ کان حیّاً الیوم ماوسعہ الا ان یتبعنی)) ترجمہ: قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے آج اگر موسیٰ دنیا میں ہوتے تو میری پیروی کے سوا ان کو گنجائش نہ ہوتی۔

(مسند احمد بن حنبل عن جابر رضی اللہ عنہ ، المکتب الاسلامی بیروت، ۳/۳۸۷☆دلائل النبوۃ لابی نعیم ،الفصل الاول، عالم الکتب بیروت،الجزء الاول، ص۸)

اور یہی باعث ہے کہ جب قربِ قیامت میں حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام نزول فرمائیں گے باوجود اس کے کہ منصب نبوت ورسالت پر ہوں گے، حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی بن کر رہیں گے، حضور ہی کی شریعت پر عمل کریں گے، حضور کے ایک امتی و نائب یعنی امام مہدی کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔ حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ((کیف انتم اذا نزل ابن مریم

فیکم وامامکم منکم)) ترجمہ: کیسا حال ہوگا تمہارا جب ابن مریم تم میں اتریں گے اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔

(صحیح البخاری، کتاب الانبیاء ،باب نزول عیسیٰ بن مریم ، قدیمی کتب خانہ کراچی ، ۱/ ۴۹۰، صحیح مسلم، کتاب الایمان ، باب نزول عیسٰی بن مریم ، قدیمی کتب خانہ کراچی، ۱/ ۸۷)

بالجملہ مسلمان بہ نگاہ ایمان اس آیہ کریمہ کے مفاداتِ عظیمہ پر غور کرے، صاف صریح ارشاد فرمارہی ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اصل الاصول ہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم رسولوں کے رسول ہیں، امتیوں کو جو نسبت انبیا ورسل سے ہے وہ نسبت انبیا ورسل کو اس سید الکل سے ہے، امتیوں پر فرض کرتے ہیں رسولوں پر ایمان لاؤ، اور رسولوں سے عہد و پیمان لیتے ہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے گرویدگی فرماؤ۔ غرض صاف صاف جتا رہے ہیں کہ مقصود اصلی ایک وہی ہیں باقی تم سب تابع وطفیلی ع

مقصود ذات اوست دگر جملگی طفیل

(مقصود ان کی ذات ہے باقی سب طفیلی ہیں)

پھر یہ بھی دیکھنا ہے کہ اس مضمون کو قرآن عظیم نے کس قدر مہتم بالشان ٹھہرایا اور طرح طرح سے مؤکد فرمایا۔

اوّلاً انبیا علیہم الصلوۃ والثناء معصومین ہیں۔ زنہار حکم الٰہی کا خلاف ان سے متحمل نہیں۔ کافی تھا کہ رب تبارک وتعالیٰ بطریقِ امر انہیں ارشاد فرماتا اگر وہ نبی تمہارے پاس آئے اس پر ایمان لانا اور اس کی مدد کرنا، مگر اس قدر پر اکتفاء نہ فرمایا بلکہ ان سے عہد و پیمان لیا، یہ عہد عہد ﴿ الست بربکم ﴾ (کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں) کے بعد دوسرا پیمان تھا، جیسے کلمہ طیبہ میں لا الٰہ الا اللہ (اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں) کے ساتھ محمد رسول اللہ (محمد اللہ کے رسول ہیں) تا کہ ظاہر ہو کہ تمام

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ماسوائے اللہ پر پہلا فرض ربوبیت الٰہیہ کا اذعان ہے۔ پھر اس کے برابر رسالت محمدیہ پر ایمان، صلی اللہ علیہ وسلم۔

ثانیاً اس عہد کو لام قسم سے مؤکد فرمایا: ﴿لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّه ﴾ ترجمہ: تم ضرور اس کی مدد کرنا اور ضرور اس پر ایمان لانا۔

جس طرح نوابوں سے بیعتِ سلاطین پر قسمیں لی جاتی ہیں۔ امام سُبکی فرماتے ہیں: شاید سوگندِ بیعت (بیعت کا حلف) اسی آیت سے ماخوذ ہے۔

ثالثاً نون تاکید۔

رابعاً وہ بھی ثقیلہ لا کر ثقل تاکید کو اور دوبالا فرمایا۔

خامساً یہ کمال اہتمام ملاحظہ کیجئے کہ حضرات انبیا ابھی جواب نہ دینے پائے کہ خود ہی تقدیم فرما کر استفسار فرمایا: ﴿ء اقررتم ﴾ ترجمہ: کیا اس امر پر اقرار لاتے ہو؟ یعنی کمال تعجیل و تسجیل مقصود ہے۔

سادساً اس قدر پر بھی بس نہ فرمائی بلکہ ارشاد ہوا: ﴿وَاَخَذْتُمْ عَلٰی ذٰلِكُمْ اِصْرِی ﴾ یعنی خالی اقرار ہی نہیں بلکہ اس پر میرا بھاری ذمہ لو۔

سابعاً علیه یا علیٰ هٰذا کی جگہ ﴿عَلٰی ذٰلِكُمْ ﴾ فرمایا کہ بُعد اشارت عظمت ہو۔

ثامناً اور ترقی ہوئی کہ ﴿فَاشْهَدُوْا ﴾ ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ۔ حالانکہ معاذ اللہ اقرار کر کے مُکر جانا ان پاک مقدس جنابوں سے معقول نہ تھا۔

تاسعاً کمال یہ ہے کہ فقط ان کی گواہیوں پر بھی اکتفا نہ فرمایا بلکہ ارشاد فرمایا: ﴿وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴾ میں خود بھی تمہارے ساتھ گواہوں سے ہوں۔

عاشراً سب سے زیادہ نہایت کار یہ ہے کہ اس قدر عظیم جلیل تاکیدوں کے بعد باآنکہ انبیا کو عصمت عطا فرمائی، یہ سخت شدید تہدید بھی فرما دی گئی کہ: ﴿فَمَنْ تَوَلّٰی بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴾ ترجمہ: اب جو اس اقرار کے بعد پھرے گا فاسق ٹھہرے گا۔

اللہ، اللہ! یہ وہی اعتنائے تام و اہتمام ہے جو باری تعالیٰ کو اپنی توحید کے بارے میں منظور ہوا کہ ملائکہ معصومین کے حق میں ارشاد کرتا ہے: ﴿وَمَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّیْٓ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ كَذٰلِكَ نَجْزِی الظّٰلِمِيْنَ ﴾ ترجمہ: جو ان میں سے کہے گا میں اللہ کے سوا معبود ہوں اسے ہم جہنم کی سزا دیں گے، ہم ایسی ہی سزا دیتے ہیں ستم گاروں کو۔

گویا اشارہ فرمایا ہے کہ جس طرح ہمیں ایمان کے جزاول لا الہ الا اللہ کا اہتمام ہے یونہی جز دوم محمد رسول اللہ سے اعتنائے تام ہے، میں تمام جہان کا خدا کہ ملائکہ مقربین بھی میری بندگی سے سر نہیں پھیر سکتے اور میرا محبوب سارے عالم کا رسول و مقتدا کہ انبیا و مرسلین بھی اسکی بیعت و خدمت کے محیط دائرہ میں داخل ہوئے۔

دلیل نمبر 9:

اللہ جل جلالہ ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴾ ترجمہ: اے محبوب! ہم نے تجھے نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لیے۔

عالم ماسوائے اللہ کو کہتے ہیں جس میں انبیا و ملائکہ سب داخل ہیں۔ تولاجَرم حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم ان سب پر رحمت و نعمتِ رب ہوئے، اور وہ سب حضور کی سرکار عالی مدار سے بہرہ مند و فیضیاب۔ اسی لئے اولیائے کاملین و علمائے عاملین تصریحیں فرماتے ہیں کہ ازل سے ابد تک، ارض و سما میں، ابتدا و انتہا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

میں، دین و دنیا میں، روح وجسم میں، چھوٹی یا بڑی، بہت یا تھوڑی، جونعمت ودولت کسی کو ملی یا اب ملتی ہے یا آئندہ ملے گی سب حضور کی بارگاہ جہاں پناہ سے بٹی اور بٹتی ہے اور ہمیشہ بٹے گی۔ (فتاوی رضویہ،ج30،ص141،رضافاؤنڈیشن،لاہور)

امام فخر الدین رازی علیہ الرحمہ نے اس آیۂ کریمہ کے تحت لکھا:''لما کان رحمة للعالمین لزم ان یکون افضل من کل العٰلمین ''ترجمہ: جب حضور تمام عالم کے لیے رحمت ہیں واجب ہوا کہ تمام ماسوائے اللہ سے افضل ہوں۔

(مفاتیح الغیب (التفسیر الکبیر)تحت الآیة ۲/۲۵۳،دارالکتب العلمیة بیروت،۲/۱۶۵)

دلیل نمبر10:

اللہ تعالیٰ ارشادفرماتا ہے:﴿تِلْکَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰی بَعْضٍ مِنْهُمْ مَّنْ کَلَّمَ اللهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ﴾ترجمہ: یہ رسول ہیں کہ ہم نے ان میں بعض کو بعض پرفضیلت دی کچھ ان میں وہ ہیں جن سے خدا نے کلام کیا، **اور ان میں بعض کو درجوں بلند فرمایا۔**

ائمہ فرماتے ہیں یہاں اس بعض سے حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں کہ انہیں سب انبیا پر رفعت وعظمت بخشی، جیسا کہ امام بغوی، بیضاوی، نسفی، سیوطی، قسطلانی، زرقانی، شامی اور حلبی وغیرہ نے اس پر نص فرمائی ہے۔

(تفسیر البغوی،تحت الآیة ۲/۲۵۳،دارالکتب العلمیة بیروت،۱/۱۷۷☆تفسیر البیضاوی،تحت الآیة ۲/۲۵۳،دارالفکر بیروت،۱/۵۴۹، ۵۵۰ ☆ تفسیر النسفی، تحت الآیة ۲/۲۵۳،دارالکتاب العربی بیروت،۱/۱۲۷☆تفسیر جلالین، تحت الآیة ۲/۲۵۳،اصح المطابع دہلی، ص۳۹)

اور یوں مبہم ذکر فرمانے میں حضور کے ظہور افضلیت وشہرتِ سیادت کی طرف اشارۂ تامہ ہے، یعنی یہ وہ ہیں کہ نام لو یا نہ لو انہی کی طرف ذہن جائے گا، اور کوئی دوسرا خیال میں نہ آئے گا۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔

اہل محبت جانتے ہیں کہ ابہام تام میں کیا لطف ومزہ ہے۔ع

کسی کا دو قدم چلنا یہاں پامال ہوجانا

دلیل نمبر11:

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب سے فرماتا ہے:﴿لَعَمْرُکَ اِنَّهُمْ لَفِیْ سَکْرَتِهِمْ یَعْمَهُوْنَ﴾ترجمہ: تیری جان کی قسم وہ کافر اپنے نشے میں اندھے ہورہے ہیں۔ (سورۃ الحجر،آیت72)

اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:﴿لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِo وَ اَنْتَ حِلٌّ بِهٰذَا الْبَلَدِo﴾ترجمہ: مجھے اس شہر کی قسم کہ تو اس میں جلوہ فرما ہے۔ (سورۃ البلد،آیت2)

اور اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے:﴿وَقِیْلِهٖ یٰرَبِّ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ قَوْمٌ لَّا یُؤْمِنُوْنَ﴾ترجمہ: مجھے قسم ہے رسول کے اس کہنے کی کہ اے رب میرے! یہ لوگ ایمان نہیں لاتے۔ (سورۃ الزخرف،آیت88)

اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:﴿وَالْعَصْرِ﴾ترجمہ: قسم زمان برکت نشان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ (سورۃ العصر،آیت1)

اے مسلمان! یہ مرتبہ جلیلہ اس جان محبوبیت کے سوا کسے میسر ہوا کہ قرآن عظیم نے ان کے شہر کی قسم کھائی، ان کی باتوں کی قسم کھائی، ان کے زمانے کی قسم کھائی، ان کی جان کی قسم کھائی، صلی اللہ علیہ وسلم، ہاں اے مسلمان! محبوبیت کبری کے یہی معنی ہیں والحمد للہ رب العالمین۔

ابن مردویہ اپنی تفسیر میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ((ما حلف الله بحیاة احد الا بحیاة محمد صلی اللہ علیہ وسلم قال تعالی:﴿لَعَمْرُکَ اِنَّهُمْ لَفِیْ سَکْرَتِهِمْ یَعْمَهُوْنَ o﴾

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

وحیاتك یا محمد)) یعنی اللہ تعالیٰ نے کبھی کسی کی زندگی کہ قسم یاد نہ فرمائی سوائے محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے کہ آیہ: لعمرک میں فرمایا تیری جان کی قسم اے محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

(الدر المنثور بحوالہ ابن مردویہ تحت الایہ ۱۵/۷۲،دار احیاء التراث العربی بیروت ،۵/۸۰)

ابویعلی ،ابن جریر،ابن مردویہ،ابن بیہقی ،ابونعیم ،ابن عساکر،بغوی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں:((ماخلق اللہ وما ذرء وما برء نفسا اکرم علیہ من محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وما حلف اللہ بحیاۃ احد الا بحیاۃ محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ﴿لَعَمْرُکَ اِنَّھُمْ لَفِیْ سَکْرَتِھِمْ یَعْمَھُوْنَ o﴾)) ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے ایسا کوئی نہ بنایا، نہ پیدا کیا، نہ آفرینش فرمایا جو اسے محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے زیادہ عزیز ہو، نہ کبھی ان کی جان کے سوا کسی کی جان کی قسم یاد فرمائی کہ ارشاد کرتا ہے مجھے تیری جان کی قسم وہ کافر اپنی مستی میں بہک رہے ہیں۔

(الدر المنثور بحوالہ ابی یعلی و ابن جریر و ابن مردویہ و البیہقی ☆جامع البیان ☆دلائل النبوۃ لابی نعیم ،الفصل الرابع ،عالم الکتب بیروت، الجز الاول ص ۱۲)

امام حجۃ الاسلام محمد غزالی احیاء العلوم اور امام محمد بن الحاج عبدری مکی مدخل اور امام احمد محمد خطیب قسطلانی مواہب لدنیہ اور علامہ شہاب الدین خفاجی نسیم الریاض میں ناقل حضرت امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک حدیث طویل میں حضور سید المرسلین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے عرض کرتے ہیں:((بابی انت وامی یا رسول اللہ لقد بلغ من فضیلتك عند اللہ تعالی ان اقسم بحیاتك دون سائر الانبیاء ولقد بلغ من فضیلتك عندہ ان اقسم بتراب قدمیك فقال :لا اقسم بھذا البلد)) ترجمہ: یارسول اللہ! میرے ماں باپ حضور پر قربان! بیشک حضور کی بزرگی خدا تعالیٰ کے نزدیک اس حد کو پہنچی کہ حضور کی زندگی کی قسم یاد فرمائی، نہ باقی انبیاء علیہ الصلواۃ و السلام کی۔ اور تحقیق حضور کی فضلیت خدا کے یہاں اس نہایت کی ٹھہری

کہ حضور کی خاک پا کی قسم یاد فرمائی کہ ارشاد کرتا ہے مجھے قسم اس شہر کی۔

(المواھب اللدنیہ، المقصد السادس ،النوع الخامس ،الفصل الخامس ،ج 3،ص215،المکتبہ الاسلامی بیروت ☆نسیم الریاض فی شرح شفاء القاضی عیاض ،الباب الاول، الفصل الاو ل، الفصل الرابع ،ج1،ص196، مرکز اہلسنت ہند)

دلیل نمبر12:

قرآن شریف کے تفصیلی ارشادات ومحاورات ونقل اقوال وذکر احوال پر نظر کیجئے ،تو ہر جگہ اس نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی شان سب انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے بلند وبالا نظر آتی ہے:

(۱) ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام سے نقل فرمایا: ﴿وَلَا تُخْزِنِیْ یَوْمَ یُبْعَثُوْنَ﴾ ترجمہ: مجھے رسوانہ کرنا جس دن لوگ اٹھائے جائیں۔

(پ19،سورۃالشعراء،آیت87)

حبیب کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے لیے خود ارشاد ہوا: ﴿یَوْمَ لَا یُخْزِی اللّٰہُ النَّبِیَّ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَہ﴾ ترجمہ: جس دن (لوگ اٹھائے جائیں گے) خدا رسوانہ کرے گا نبی اور اسکے ساتھ والے مسلمانوں کو۔ (پ28،سورۃالتحریم،آیت8)

حضور کے صدقے میں صحابہ بھی اس بشارتِ عظمیٰ سے مشرف ہوئے۔

(۲) خلیل علیہ الصلوٰۃ والسلام سے تمنائے وصال نقل کی: ﴿اِنِّیْ ذَاھِبٌ اِلٰی رَبِّیْ سَیَھْدِیْنِ﴾ ترجمہ: بیشک میں اپنے رب کی طرف جانے والا ہوں اور وہ مجھے راہ دے گا۔ (پ23،سورۃالصافات،آیت99)

حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو خود بلا کر عطائے دولت کی خبر دی: ﴿سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ﴾ ترجمہ: پاکی ہے اسے جو اپنے بندے کو راتوں رات لے گیا۔

(پ15،سورۃالاسراء،آیت1)

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

(۳) خلیل علیہ الصلوۃ والسلام سے آرزوئے ہدایت نقل فرمائی: ﴿سَيَهْدِيْنِ﴾ ترجمہ: وہ مجھے راہ دے گا۔ (پ23، سورۃ الصافات، آیت99)

حبیب صلی اللہ علیہ وسلم سے خود ارشاد فرمایا: ﴿وَ يَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا﴾ ترجمہ: اور تمہیں سیدھی راہ دکھا دے۔ (پ26، سورۃ الفتح، آیت2)

(۴) خلیل علیہ الصلوۃ والسلام کیلئے فرمایا فرشتے ان کے معزز مہمان ہوئے: ﴿هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ الْمُكْرَمِيْنَ﴾ ترجمہ: اے محبوب! کیا تمہارے پاس ابراہیم کے معزز مہمانوں کی خبر آئی؟ (پ26، سورۃ الذاریات، آیت24)

حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے فرمایا فرشتے ان کے لشکری و سپاہی بنے: ﴿وَ اَيَّدَه بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا﴾ ترجمہ: اور ان فوجوں سے اس کی مدد کی جو تم نے نہ دیکھیں۔ (پ10، سورۃ التوبۃ، آیت40)

اور فرمایا: ﴿يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِيْنَ﴾ ترجمہ: تمہارا رب تمہاری مدد کو پانچ ہزار فرشتے نشان والے بھیجے گا۔ (پ4، سورہ آل عمران، آیت125)

اور فرمایا: ﴿وَ الْمَلٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ﴾ ترجمہ: اور اس کے بعد فرشتے مدد پر ہیں۔ (پ28، سورۃ الطلاق، آیت4)

(۵) کلیم علیہ الصلوۃ والسلام کو فرمایا، انہوں نے خدا کی رضا چاہی: ﴿وَ عَجِلْتُ اِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضٰى﴾ ترجمہ: اور اے میرے رب تیری طرف میں جلدی کر کے حاضر ہوا کہ تو راضی ہو۔ (پ16، سورہ طٰہٰ، آیت84)

حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بتایا، خدا نے ان کی رضا چاہی: ﴿فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا﴾ ترجمہ: تو ضرور ہم تمہیں پھیر دیں گے اس قبلہ کی طرف جس میں تمہاری خوشی ہے۔ (پ2، سورۃ البقرۃ، آیت144)

اور فرمایا: ﴿وَ لَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى﴾ ترجمہ: اور بیشک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔ (پ30، سورۃ الضحی، آیت5)

(۶) کلیم علیہ الصلوۃ والسلام کا بخوف فرعون مصر سے تشریف لے جانا بلفظ فرار نقل فرمایا: ﴿فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ﴾ ترجمہ: تو میں تمہارے یہاں سے نکل گیا جبکہ تم سے ڈرا۔ (پ19، سورۃ الشعراء، آیت21)

حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا ہجرت فرمانا باحسن عبارات ادا فرمایا: ﴿وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا﴾ ترجمہ: اور اے محبوب! یاد کیجئے جب کافر تمہارے ساتھ مکر کرتے تھے۔ (پ10، سورۃ الانفال، آیت30)

(۷) کلیم اللہ علیہ الصلوۃ والسلام سے طُور پر کلام کیا اور اسے سب پر ظاہر فرما دیا: ﴿وَ اَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا يُوْحٰى ٥ اِنَّنِيْٓ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِيْ وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ﴾ الی اٰخر الاٰیات۔ ترجمہ کنز الایمان: اور میں نے تجھے پسند کیا، اب کان لگا کر سن جو تجھے وحی ہوتی ہے، بیشک میں ہی ہوں اللہ کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں تو میری بندگی کر اور میری یاد کے لیے نماز قائم رکھ۔ آیات کے آخر تک۔ (پ16، سورہ طٰہٰ، آیت13,14)

حبیب صلی اللہ علیہ وسلم سے فوق السمٰوٰت مکالمہ فرمایا اور سب سے چھپایا: ﴿فَاَوْحٰٓى اِلٰى عَبْدِهٖ مَآ اَوْحٰى﴾ ترجمہ: اب وحی فرمائی اپنے بندے کو جو وحی فرمائی۔ (پ27، سورۃ النجم، آیت10)

(۸) داود علیہ الصلوۃ والسلام کو ارشاد ہوا: ﴿لَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ﴾ ترجمہ: خواہش کی پیروی نہ کرنا کہ تجھے بہکا دے خدا کی راہ سے۔ (پ23، سورہ صٓ، آیت26)

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بقسم فرمایا: ﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى0اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى﴾ ترجمہ: کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کہتا، وہ تو نہیں مگر وحی کہ القا ہوتی ہے۔ (پ27،سورۃالنجم،آیت3,4)

(۹) نوح وہود علیہما الصلوۃ والسلام سے دعا نقل فرمائی: ﴿رَبِّ انْصُرْنِيْ بِمَا كَذَّبُوْنِ﴾ ترجمہ: الٰہی! میری مدد فرما بدلا اس کا کہ انہوں نے مجھے جھٹلایا۔

(پ18،سورۃالمؤمنون،آیت26)

محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے خود ارشاد ہوا: ﴿وَّ يَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيْزًا﴾ ترجمہ: اللہ تیری مدد فرمائے گا زبردست مدد۔ (پ26،سورۃالفتح،آیت3)

(۱۰) نوح وخلیل علیہما الصلوۃ والتسلیم سے نقل فرمایا، انہوں نے اپنی امت کی دعائے مغفرت کی: ﴿رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ﴾ ترجمہ: اے ہمارے رب! مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو اور سب مسلمانوں کو جس دن حساب قائم ہوگا۔ (پ13،سورہ ابراہیم،آیت41)

(یہ لفظ دعائے خلیل علیہ الصلوۃ والسلام کے ہیں، اور دعائے نوح علیہ الصلوۃ والسلام ان لفظوں سے ہے: ﴿رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَ لِوٰلِدَيَّ وَ لِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ﴾ ترجمہ: اے میرے رب! مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو اور اسے جو ایمان کے ساتھ میرے گھرے میں ہے اور سب مسلمان مردوں اور سب مسلمان عورتوں کو۔ (پ29،سورہ نوح،آیت28)

حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو خود حکم دیا اپنی امت کی مغفرت مانگو: ﴿وَ اسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ﴾ ترجمہ: اور اے محبوب! اپنے خاصوں اور عام مسلمان مردوں اور عورتوں کے گناہوں کی معافی مانگو۔

(پ26،سورہ محمد،آیت19)

(۱۱) خلیل علیہ الصلوۃ والسلام کے لیے آیا، انہوں نے پچھلوں میں اپنا ذکر جمیل باقی رہنے کی دعا کی: ﴿وَاجْعَلْ لِّيْ لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْاٰخِرِيْنَ﴾ ترجمہ: اور میری سچی ناموری رکھ پچھلوں میں۔ (پ19،سورۃالشعراء،آیت84)

حبیب صلی اللہ علیہ وسلم سے خود فرمایا: ﴿وَ رَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ﴾ ترجمہ: اور ہم نے تمہارے لئے تمہارا ذکر بلند کر دیا۔ (پ30،سورۃ الانشراح،آیت4)

اور اس سے اعلیٰ وارفع مژدہ ملا: ﴿عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ ترجمہ: قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری حمد کریں۔ (پ15،سورۃ الاسراء،آیت79)

کہ جہاں اولین وآخرین جمع ہوں گے حضور کی حمد وثنا ہر زبان پر جاری ہو گی۔

(۱۲) خلیل علیہ الصلوۃ والسلام کے قصہ میں فرمایا، انہوں نے قوم لوط علیہ الصلوۃ والسلام سے رفع عذاب میں بہت کوشش کی: ﴿يُجَادِلُنَا فِيْ قَوْمِ لُوْطٍ﴾ ترجمہ: ہم سے لوط کے بارے میں جھگڑنے لگا۔ (پ12،سورہ ہود،آیت 74)

اور فرمایا: ﴿يٰۤاِبْرٰهِيْمُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا﴾ ترجمہ: اے ابراہیم! اس خیال سے اعراض فرمائیے۔ (پ12،سورہ ہود،آیت 76)

عرض کی: ﴿اِنَّ فِيْهَا لُوْطًا﴾ ترجمہ: اس بستی میں تو لوط ہے۔

(پ20،سورۃالعنکبوت،آیت32)

حکم ہوا: ﴿نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَنْ فِيْهَا﴾ ترجمہ: ہمیں خوب معلوم ہیں جو وہاں ہیں۔ (پ20،سورۃالعنکبوت،آیت32)

حبیب صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد ہوا: ﴿وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ﴾ ترجمہ: اللہ ان کافروں پر بھی عذاب نہ کرے گا جب تک اے رحمت عالم!

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

آپ ان میں تشریف فرما ہیں۔ (پ9،سورۃالانفال،آیت33)

(۱۳)خلیل علیہ الصلوۃ والسلام سے نقل فرمایا: ﴿رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ﴾ ترجمہ: الٰہی! میری دعا قبول فرما۔ (پ13،سورہ ابراہیم،آیت40)

حبیب صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے طفیلیوں کو ارشاد ہوا: ﴿وَ قَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ﴾ ترجمہ: تمہارا رب فرماتا ہے مجھ سے دعا مانگو میں قبول کروں گا۔ (پ24،سورۃالمؤمن،آیت60)

(۱۴)کلیم علیہ الصلوۃ والسلام کی معراج درخت دنیا پر ہوئی: ﴿نُوْدِیَ مِنْ شَاطِیءِ الْوَادِ الْاَیْمَنِ فِی الْبُقْعَةِ الْمُبٰرَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ﴾ ترجمہ: ندا کی گئی میدان کے دائیں کنارے سے برکت والے مقام میں پیڑ سے۔

(پ20،سورۃالقصص،آیت30)

حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی معراج سدرۃ المنتہٰی وفردوسِ اعلیٰ تک بیان فرمائی: ﴿عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰی0عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰی﴾ ترجمہ: سدرۃ المنتہٰی کے پاس، اس کے پاس جنت الماوٰی ہے۔ (پ27،سورۃالنجم،آیت13,14)

(۱۵)کلیم علیہ الصلوۃ والسلام نے وقت ارسال اپنے سینہ کی تنگی کی شکایت کی: ﴿وَ یَضِیْقُ صَدْرِیْ وَ لَا یَنْطَلِقُ لِسَانِیْ فَاَرْسِلْ اِلٰی هٰرُوْنَ ﴾ اور میرا سینہ تنگی کرتا ہے اور میری زبان نہیں چلتی تو تُو ہارون کو بھی رسول کر۔

(پ19،سورۃالشعراء،آیت13)

حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو خود شرحِ صدر کی دولت بخشی، اور اس سے منتِ عظمٰی رکھی۔ ﴿اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ﴾ ترجمہ: کیا ہم نے تمہارا سینہ کشادہ نہ کیا۔

(پ30،سورۃالانشراح،آیت1)

(۱۶)کلیم علیہ الصلوۃ والسلام پر حجاب نار سے تجلی ہوئی: ﴿فَلَمَّا جَآءَ هَانُوْدِیَ اَنْ بُوْرِكَ مَنْ فِی النَّارِ وَمَنْ حَوْلَهَا﴾ ترجمہ: پھر جب وہ آگ کے پاس آیا، ندا کی گئی کہ برکت دیا گیا وہ جو اس آگ کی جلوہ گاہ میں ہے (یعنی حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام)۔ (پ19،سورۃالنمل،آیت8)

حبیب صلی اللہ علیہ وسلم پر جلوۂ نور سے تجلی ہوئی اور وہ بھی غایت تفخیم و تعظیم کیلئے بالفاظ ابہام بیان فرمائی گئی: ﴿اِذْ یَغْشَی السِّدْرَةَ مَا یَغْشٰی﴾ ترجمہ: جب چھا گیا سدرہ پر جو کچھ چھایا۔ (پ27،سورۃالنجم،آیت16)

ابن ابی حاتم، ابن مردویہ، بزار، ابویعلی، بیہقی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث طویل معراج میں راوی:

((ثم انتهی الی السدرة فغشیها نور الخلاق عزوجل فکلّمه تعالیٰ عند ذلك فقال له سل)) ترجمہ: پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سدرہ تک پہنچے۔ خالق عزوجل کا نور اس پر چھایا۔ اس وقت جل جلالہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کلام کیا اور فرمایا: مانگو۔ اھ ملخصاً۔

(تفسیر ابن ابی حاتم، ج7، ص2313، مکتبہ نزار مصطفی البابی، مکۃ المکرمۃ☆جامع البیان (تفسیر طبری)، ج27، ص68، داراحیاء التراث العربی، بیروت)

(۱۷)کلیم علیہ الصلوۃ والسلام سے اپنے اور اپنے بھائی کے سوا، سب سے برأت وقطع تعلق نقل فرمایا۔ جب انہوں نے اپنی قوم کو قتل عمالقہ کا حکم دیا اور انہوں نے نہ مانا۔ عرض کی: ﴿رَبِّ اِنِّیْ لَآ اَمْلِكُ اِلَّا نَفْسِیْ وَاَخِیْ فَافْرُقْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِیْنَ﴾ ترجمہ: الٰہی! میں اختیار نہیں رکھتا مگر اپنا اور اپنے بھائی کا، تو جدائی فرمادے ہم میں اور اس گنہگار قوم میں۔ (پ6،سورۃالمائدہ،آیت25)

حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے ظلِ وجاہت میں کفار تک کو داخل فرمایا:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

﴿وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ﴾ ترجمہ: اوراللہ کا کام نہیں کہ انہیں عذاب کرے جب تک اے محبوب! تم ان میں تشریف فرما ہو۔

(پ9،سورۃالانفال،آیت33)

﴿عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ ترجمہ: قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اس جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری حمد کریں۔

(پ15،سورۃالاسراء،آیت79)

یہ شفاعت کبریٰ ہے کہ تمام اہل موقف موافق ومخالف سب کو شامل۔

(۱۸) ہارون وکلیم علیہما الصلوۃ والسلام کے لیے فرمایا، انہوں نے فرعون کے پاس جاتے وقت اپنا خوف عرض کیا: ﴿رَبَّنَاۤ اِنَّنَا نَخَافُ اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيْنَاۤ اَوْ اَنْ يَّطْغٰى﴾ ترجمہ: اے ہمارے رب! بے شک ہم ڈرتے ہیں کہ وہ ہم پر زیادتی کرے یا شرارت سے پیش آئے۔ (پ16،سورہ طٰہ،آیت45)

اس پر حکم ہوا: ﴿لَا تَخَافَاۤ اِنَّنِيْ مَعَكُمَاۤ اَسْمَعُ وَاَرٰى﴾ ترجمہ: ڈرو نہیں، میں تمہارے ساتھ ہوں، سنتا اور دیکھتا۔ (پ16،سورہ طٰہ،آیت46)

حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو خود مژدہ نگہبانی دیا: ﴿وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ﴾ ترجمہ: اوراللہ تمہاری نگہبانی کرے گا لوگوں سے۔

(پ6،سورۃالمائدہ،آیت67)

(۱۹) مسیح علیہ الصلوۃ والسلام کے حق میں فرمایا ان سے پرائی بات پر یوں سوال ہوگا: ﴿يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَ اُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ﴾ ترجمہ: اے مریم کے بیٹے عیسیٰ! کیا تو نے لوگوں سے کہہ دیا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو اللہ کے سوا دو خدا ٹھہرالو؟ (پ6،سورۃالمائدہ،آیت116)

معالم میں ہے: اس سوال پر خوف الٰہی سے حضرت روح اللہ صلوات اللہ وسلامہ

علیہ کا بند بند کانپ اٹھے گا اور ہر بُنِ مُو سے خون کا فوارہ بہے گا۔

(معالم التنزیل (تفسیرالبغوی)، تحت الآیۃ5/116، ج2، ص66، دارالکتب العلمیۃ، بیروت)

پھر جواب عرض کریں گے جس کی حق تعالیٰ تصدیق فرماتا ہے۔

حبیب صلی اللہ علیہ وسلم نے جب غزوۂ تبوک کا قصد فرمایا اور منافقوں نے جھوٹے بہانے بنا کر نہ جانے کی اجازت لے لی۔ اس پر سوال تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی ہوا مگر یہاں جو شان لطف ومحبت وکرم وعنایت ہے قابل غور ہے ارشاد فرمایا: ﴿عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ﴾ ترجمہ: اللہ تجھے معاف فرمائے، تو نے انہیں اجازت کیوں دے دی؟ (پ10،سورۃالتوبۃ،آیت43)

سبحان اللہ! سوال پیچھے ہے اور محبت کا کلمہ پہلے۔ والحمدللہ رب العالمین۔

(۲۰) مسیح علیہ الصلوۃ والسلام سے نقل فرمایا، انہوں نے اپنے امتیوں سے مدد طلب کی: ﴿فَلَمَّاۤ اَحَسَّ عِيْسٰى مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ اَنْصَارِيْۤ اِلَى اللّٰهِ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ﴾ ترجمہ: پھر جب عیسیٰ نے ان سے کفر پایا، بولا کون میرے مددگار ہوتے ہیں اللہ کی طرف۔ حواریوں نے کہا ہم دین خدا کے مددگار ہیں۔

(پ3،سورہ آل عمران،آیت52)

حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت انبیاء ومرسلین کو حکم نصرت ہوا: ﴿لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ﴾ ترجمہ: تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا۔

(پ3،سورہ آل عمران،آیت81)

غرض جو کسی محبوب کو ملا وہ سب اور اس سے افضل واعلیٰ انہیں ملا، اور جو انہیں ملا وہ کسی کو نہ ملا۔

حسن یوسف دم عیسی ید بیضا داری

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

آنچہ خوباں ہمہ دارند توتنہاداری

ترجمہ: جس قدر کمالات انبیا سابقین کی ذواتِ مقدسہ میں ودیعت فرمائے گئے تھے وہ سب بلکہ ان سے زیادہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات شریف میں موجود، یعنی جو کچھ تمام حسین باعتبار مجموعہ کے رکھتے ہیں وہ آپ تنہا رکھتے ہیں۔

نوٹ: یہ بیان امام اہل سنت کے رسالہ تجلی الیقین سے ماخوذ ہے جو کہ فتاوی رضویہ کی 30ویں جلد میں موجود ہے۔

(2) قرآن مجید اور آدابِ مصطفی

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

تعظیم وتوقیر کرو

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے: ﴿اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شٰھِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا o لِّتُؤْمِنُوْا بِاللہِ وَ رَسُوْلِہٖ وَ تُعَزِّرُوْہُ وَ تُوَقِّرُوْہُ وَ تُسَبِّحُوْہُ بُکْرَۃً وَّ اَصِیْلًا o﴾ ترجمۂ کنز الایمان: بیشک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر اور خوشی اور ڈر سناتا، تاکہ اے لوگو! **تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم وتوقیر کرو اور صبح وشام اللہ کی پاکی بولو۔** (پ26، سورۃ الفتح، آیت8,9)

آسمان کے نیچے ایک دربار ایسا بھی ہے

دنیاوی بادشاہ اپنے درباروں کے آداب اور ان میں حاضری دینے کے قوانین خود بناتے ہیں اور اپنے مقررہ حاکموں کے ذریعے رعایا سے ان پر عمل کراتے ہیں کہ جب ہمارے دربار میں آؤ تو اس طرح کھڑے ہو، اس طرح بات کرو، اس طرح سلامی دو، پھر جو آداب بجالاتا ہے بادشاہ کی طرف سے اس کو انعام ملتا ہے، جو اس کے خلاف کرتا ہے اس کو بادشاہ کی طرف سے سزا ملتی ہے۔ مگر ان کے یہ سارے قاعدے وقوانین صرف انسانوں پر ہی جاری ہوتے ہیں، جن فرشتے حیوانات وغیرہا کو ان سے کوئی تعلق نہیں کیونکہ ان پر ان کی کوئی سلطنت نہیں، اور پھر یہ سارے آداب اس وقت تک رہتے ہیں جب تک بادشاہ زندہ ہے، اس کی آنکھ بند ہوئی وہ دربار بھی ختم، سارے آداب بھی فنا، اب نیا دربار اور نئے قاعدے۔

لیکن اس آسمان کے نیچے ایک ایسا دربار بھی ہے جس کے آداب اور جس میں حاضر ہونے کے قاعدے، سلام وکلام کرنے کے طریقے خود رب تعالیٰ نے بیان

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

فرمائے ہیں، اپنی مخلوق کو بتائے ہیں کہ اے میرے بندو! جب اس دربار میں آؤ تو ان
ان آداب کا خیال رکھنا اور خود فرمایا کہ اگر تم نے اس کے خلاف کیا تو تم کو سخت سزا دی
جائے گی، پھر لطف یہ ہے کہ اب وہ شاہی دربار ہماری آنکھوں سے چھپ گیا، اس کی
چہل پہل ہماری نگاہوں سے غائب بھی ہوگئی، اس شہنشاہ نے ہم سے پردہ بھی فرمالیا
، مگر اس کے آداب اب تک وہی باقی ہیں، اس کی شان وشوکت اسی طرح برقرار ہے
، پھر اس دربار کے قوانین صرف انسانوں ہی پر جاری نہیں بلکہ وسعتِ سلطنت کا یہ
حال ہے کہ فرشتے بغیر اجازت وہاں حاضر نہ ہوسکیں، جنات جھجکتے ہوئے حاضر ہوں
، جانور سجدہ کریں، بے جان کنکر اور درخت کلمہ پڑھیں اور اشارہ پر گھومیں، چاند سورج
اشاروں پر چلیں، اشارۂ ابرو سے بادل آکر برسیں اور دوسرا اشارہ پاکر بادل چھٹ
جائیں، غرضیکہ ہر عرشی فرشی اس قاہر حکومت کا بندۂ بے زر۔ مسلمانو! معلوم ہے وہ
دربار کس کا ہے؟ وہ دوجہاں کے مختار، حبیب کردگار، کونین کے شہنشاہ، دارین کے
مالک ومولیٰ، شفیع المذنبین، رحمۃ اللعالمین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا دربار ہے
، مسلمانو! آؤ ہم تم کو قرآن کی سیر کرائیں اور دکھائیں کہ اس نے اس سچے شہنشاہ
، کونین کے دولہا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی بارگاہ کے کیا آداب سکھائے۔

(سلطنت مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم از مفتی احمد یارخان نعیمی، ص3,4، قادری پبلشرز، لاہور)

سورۂ حجرات کی ابتداء میں حافظ ابن کثیر نے تفسیر ابن کثیر میں لکھا ہے:
''ھٰذِہٖ آدَابٌ ، أَدَّبَ اللّٰہُ بِھَا عِبَادَہُ الْمُؤْمِنِینَ فِیمَا یُعَامِلُونَ بِہِ الرَّسُولَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ التَّوْقِیرِ وَالِاحْتِرَامِ وَالتَّبْجِیلِ وَالْإِعْظَامِ'' ترجمہ: یہ آداب ہیں، اللہ تعالیٰ نے اپنے ایمان والے بندوں کو سکھائے کہ وہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی توقیر، احترام، تکریم اور تعظیم کس انداز میں کریں۔

(تفسیر ابن کثیر، ج7، ص364، دارطیبہ للنشر والتوزیع)

آگے نہ بڑھو

تفاسیر میں ہے: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ کچھ لوگوں نے عیدِ اضحی کے دن سیّدِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے پہلے قربانی کرلی تو ان کو حکم دیا گیا کہ دوبارہ قربانی کریں اور درج ذیل آیت نازل ہوئی۔

(تفسیر خازن، ج4، ص175، دارالکتب العلمیہ، بیروت ☆ تفسیر بغوی، ج4، ص251، داراحیاء التراث العربی، بیروت)

اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ بعض لوگ رمضان سے ایک روز پہلے ہی روزہ رکھنا شروع کردیتے تھے، ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔

(تفسیر خازن، ج4، ص175، دارالکتب العلمیہ، بیروت ☆ تفسیر بغوی، ج4، ص252، داراحیاء التراث العربی، بیروت)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ o﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو اور اللہ سے ڈرو، بے شک اللہ سنتا جانتا ہے۔ (پ26، سورۂ حجرات، آیت1)

یعنی تمہیں لازم ہے کہ اصلاً تم سے تقدیم واقع نہ ہو، نہ قول میں، نہ فعل میں کہ تقدیم کرنا رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے ادب واحترام کے خلاف ہے، بارگاہِ رسالت میں نیازمندی وآداب لازم ہیں۔ (خزائن العرفان، تحت الآیۃ المذکورہ)

اس آیت پاک کی ایک تفسیر یہ بیان کی گئی قرآن وسنت کے خلاف نہ کرو یعنی قرآن وسنت کے مطابق زندگی گزارو، چنانچہ اس آیت کی تفسیر حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: ((لَا تَقُولُوا خِلَافَ الْکِتَابِ وَالسُّنَّۃِ)) ترجمہ: قرآن وسنت کے خلاف نہ کہو۔

(تفسیر ابن کثیر، ج7، ص364، دارطیبہ للنشر والتوزیع)

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

آوازیں اونچی نہ کرو

ایک صحابی جن کا نام قیس بن ثابت بن شماس تھا وہ کچھ اونچا سنتے تھے، جب بارگاہ رسالت میں ہوتے تو بات کرتے ہوئے ان کی آواز اونچی ہوجاتی، بھلا رب کو یہ کب منظور تھا کہ کوئی میرے حبیب کے حضور بلند آواز سے بولے۔ رب کائنات قرآن مجید میں ارشاد فرمایا: ﴿يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوٰتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمٰلُكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ o﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اس غیب بتانے والے (نبی) کی آواز سے، اور ان کے حضور بات چلّا کر نہ کہو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلّاتے ہو کہ کہیں تمہارے عمل اکارت نہ ہوجائیں اور تمہیں خبر نہ ہو۔ (پ26، سورۂ حجرات، آیت2)

تفاسیر میں ہے: ''حضرت انس اور حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہے کہ یہ آیت ثابت بن قیس بن شماس کے حق میں نازل ہوئی انہیں ثقلِ سماعت تھا اور آواز ان کی اونچی تھی، بات کرنے میں آواز بلند ہوجایا کرتی تھی، جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت ثابت اپنے گھر میں بیٹھ رہے اور کہنے لگے کہ میں اہلِ نار سے ہوں، حضور نے حضرت سعد سے ان کا حال دریافت فرمایا، انھوں نے عرض کیا کہ وہ میرے پڑوسی ہیں اور میرے علم میں انہیں کوئی بیماری تو نہیں ہوئی، پھر آکر حضرت ثابت سے اس کا ذکر کیا، ثابت نے کہا، یہ آیت نازل ہوئی اور تم جانتے ہو کہ میں تم سب سے زیادہ بلند آواز ہوں تو میں جہنّمی ہوگیا، حضرت سعد نے یہ حال خدمتِ اقدس میں عرض کیا تو حضور نے فرمایا کہ وہ اہلِ جنّت سے ہیں۔''

(تفسیر بغوی، ج4، ص253، داراحیاء التراث العربی، بیروت ☆ تفسیر خازن، ج4، ص176، دارالکتب

العلمیہ، بیروت)

یہ روایت کچھ الفاظ کی تبدیلی کے ساتھ صحیح بخاری میں بھی ہے۔

(صحیح بخاری، باب علامات النبوۃ فی الاسلام، ج4، ص201، دار طوق النجاۃ)

صدر الافاضل مفتی نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''اس آیت میں حضور کا اجلال و اکرام و ادب واحترام تعلیم فرمایا گیا اور حکم دیا گیا کہ ندا کرنے میں ادب کا پورا لحاظ رکھیں جیسے آپس میں ایک دوسرے کو نام لے کر پکارتے ہیں اس طرح نہ پکاریں بلکہ کلماتِ ادب و تعظیم و توصیف و تکریم و القابِ عظمت کے ساتھ عرض کرو جو عرض کرنا ہو کہ ترکِ ادب سے نیکیوں کے برباد ہونے کا اندیشہ ہے۔

(خزائن العرفان، تحت الآیۃ المذکورہ)

پردہ فرمانے کے بعد بھی

تفسیر ابن کثیر میں ہے: ''وَقَالَ الْعُلَمَاءُ: يُكْرَهُ رَفْعُ الصَّوْتِ عِنْدَ قَبْرِهِ، كَمَا كَانَ يُكْرَهُ فِي حَيَاتِهِ؛ لِأَنَّهُ مُحْتَرَمٌ حَيًّا وَفِي قَبْرِهِ، صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِ دَائِمًا'' ترجمہ: علماء کرام نے فرمایا: کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبرانور کے پاس آواز بلند کرنا مکروہ وناپسندیدہ ہے جیسا کہ حیات ظاہری میں مکروہ تھا کیونکہ ان کا احترام حیات ظاہری میں بھی ہے اور قبرانور میں بھی، اللہ تعالیٰ کا ان پر ہمیشہ ہمیشہ درود وسلام ہو۔ (تفسیر ابن کثیر، ج7، ص368، دار طیبہ للنشر والتوزیع)

حافظ ابن کثیر نے مذکورہ بالا قول نقل کرنے سے پہلے عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا ایک واقعہ نقل فرمایا، جو کہ صحیح بخاری میں بھی ہے، حضرت سائب بن یزید فرماتے ہیں: ((كُنْتُ قَائِمًا فِي الْمَسْجِدِ فَحَصَبَنِي رَجُلٌ، فَنَظَرْتُ فَإِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَقَالَ: اذْهَبْ فَأْتِنِي بِهَذَيْنِ، فَجِئْتُهُ بِهِمَا، قَالَ: مِنْ أَيْنَ أَنْتُمَا؟ قَالَا: مِنْ أَهْلِ الطَّائِفِ، قَالَ: لَوْ كُنْتُمَا مِنْ أَهْلِ الْبَلَدِ لَأَوْجَعْتُكُمَا، تَرْفَعَانِ أَصْوَاتَكُمَا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

فِی مَسْجِدِ رَسُولِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم)) ترجمہ: میں مسجد نبوی میں بیٹھا تھا کہ کسی شخص نے مجھ کنکری ماری، میں نے دیکھا تو وہ امیر المؤمنین عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے، انہوں نے مجھے فرمایا کہ جاؤ اور ان دو آدمیوں کو میرے پاس لے آؤ، میں ان دونوں کو لے کر حاضر ہوگیا، حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے پوچھا: تم دونوں کا تعلق کہاں سے ہے، انہوں نے جواب دیا: ہم اہل طائف سے ہیں، فرمایا: اگر تم یہاں کے ہوتے تو میں تمہیں سزا دیتا کہ تم دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں آوازوں کو بلند کرتے ہو۔ (صحیح بخاری، ج1، ص 101، دارطوق النجاۃ)

امام مالک اور ابو جعفر منصور

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے ابو جعفر منصور بادشاہ کو مسجد نبوی علیٰ صاحبہا الصلوۃ والسلام میں ارشاد فرمایا: ''یا امیر المؤمنین لاترفع صوتك فی ھذا المسجد فان اللہ عزوجل ادب قوما فقال:﴿لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ﴾الآیة و مدح قوما فقال:﴿ اِنَّ الَّذِیْنَ یَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﴾الآیة وذم قوما فقال:﴿اِنَّ الَّذِیْنَ یُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ ﴾الآیة وان حرمته میتا کحرمته حیا فاستکان لھا ابو جعفر وقال یا اباعبداللہ استقبل القبلة وادعو ام استقبل رسول اللہ؟ فقال ولم تصرف وجھك عنه وھو وسیلتك ووسیلة ابیك آدم علیہ السلام الی اللہ تعالی یوم القیامة بل استقبله واستشفع به فیشفعه اللہ عزوجل'' ترجمہ: اے مسلمانوں کے امیر! اس مسجد میں آواز بلند نہ کر کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے ایک جماعت کو ادب سکھایا اور فرمایا:﴿اِنَّ الَّذِیْنَ یَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﴾ ترجمہ کنزالایمان: اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اس غیب بتانے والے (نبی) کی آواز سے۔ (پ26، الحجرات، آیت2)

اور ایک جماعت کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا:﴿اِنَّ الَّذِیْنَ یَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰی لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ عَظِیْمٌ ﴾ترجمہ کنزالایمان: بے شک وہ جو اپنی آوازیں پست کرتے ہیں رسول اللہ کے پاس وہ ہیں جن کا دل اللہ نے پرہیزگاری کے لیے پرکھ لیا ہے ان کے لیے بخشش اور بڑا ثواب ہے۔ (پ26، الحجرات، آیت3)

اور ایک جماعت کی مذمت کرتے ہوئے فرمایا:﴿اِنَّ الَّذِیْنَ یُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ ﴾ترجمہ کنزالایمان: بے شک وہ جو تمہیں حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں ان میں اکثر بے عقل ہیں۔ (پ26، الحجرات، آیت4)

بے شک بعد از وصال حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت ایسی ہے جیسی آپ کی حیات ظاہری میں تھی۔ (یہ سن کر) ابو جعفر نے فروتنی (عاجزی) کا اظہار کیا اور کہا اے ابو عبداللہ (امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کنیت)! قبلہ رو ہو کر دعا کروں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف رخ کروں؟ امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا! تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کیوں رخ پھیرتا ہے؟ حالانکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن بارگاہ الٰہی عزوجل میں تیرے اور تیرے جد امجد آدم علیہ السلام کے وسیلہ ہیں، تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف رخ کر اور شفاعت کی درخواست کر، اللہ تعالیٰ تیرے لئے شفاعت قبول فرمائے گا۔

(الشفاء، الباب الثالث حرمته وتوقیره صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم، ج2، ص92، دارالفیحاء، عمان)

جو آوازیں پست رکھتے ہیں

تفاسیر میں ہے: آیہ ﴿یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ ﴾ کے نازل ہونے کے بعد حضرت ابو بکر صدیق و عمر فاروق رضی اللہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

تعالیٰ عنہما اور بعض اور صحابہ نے بہت احتیاط لازم کرلی اور خدمتِ اقدس میں بہت ہی پست آواز سے عرض معروض کرتے، ان حضرات کے حق میں درج ذیل آیت نازل ہوئی۔

(تفسیر بغوی،ج 4،ص254،داراحیاء التراث العربی،بیروت☆تفسیر قرطبی،ج 16، ص308، دارالکتب المصریہ،القاہرہ☆تفسیر بیضاوی،ج5،ص133،داراحیاء التراث العربی،بیروت)

اللہ تعالیٰ نے ارشادفرمایا:﴿اِنَّ الَّذِیْنَ یَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ عَظِیْمٌ o﴾ ترجمہ کنزالایمان: بے شک وہ جو اپنی آوازیں پست کرتے ہیں رسول اللہ کے پاس، وہ ہیں جن کا دل اللہ نے پرہیزگاری کے لیے پرکھ لیا ہے، ان کے لیے بخشش اور بڑا ثواب ہے۔ (پ26،سورۂ حجرات،آیت3)

جو حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں

تفاسیر میں ہے: بنو تمیم کے کچھ لوگ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دوپہر کے وقت پہنچے جب کہ حضور آرام فرمارہے تھے، ان لوگوں نے حجروں کے باہر سے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارنا شروع کیا، حضور تشریف لے آئے، ان لوگوں کے حق میں درج ذیل آیت نازل ہوئی اور اجلالِ شانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان فرمایا گیا کہ بارگاہِ اقدس میں اس طرح پکارنا جہل و بے عقلی ہے۔

(تفسیر قرطبی،ج 16،ص309،دارالکتب المصریہ،القاہرہ☆ تفسیر بیضاوی،ج 5،ص134، داراحیاء التراث العربی،بیروت)

رب العالمین جل جلالہ نے ارشادفرمایا﴿اِنَّ الَّذِیْنَ یُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ o﴾ ترجمہ: ترجمۂ کنزالایمان: بے شک وہ جو تمہیں حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں ان میں اکثر بے عقل ہیں۔

(پ26،سورۂ حجرات،آیت4)

پھر انہیں بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کا ادب سکھایا:﴿وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَیْهِمْ لَكَانَ خَیْرًا لَّهُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ o﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور اگر وہ صبر کرتے یہاں تک کہ تم آپ ان کے پاس تشریف لاتے تو یہ ان کے لیے بہتر تھا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (پ26،سورۂ حجرات،آیت5)

''راعنا'' نہ کہو

تفاسیر میں ہے: جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کو کچھ تعلیم وتلقین فرماتے تو وہ کبھی کبھی درمیان میں عرض کیا کرتے: ''رَاعِنَا یارسول الله'' اس کے یہ معنی تھے کہ یارسول اللہ ہمارے حال کی رعایت فرمائیے یعنی کلامِ اقدس کو اچھی طرح سمجھ لینے کا موقع دیجئے، یہود کی لغت میں یہ کلمہ سوءِ ادب (بے ادبی) کے معنی رکھتا تھا انہوں نے اس نیت سے کہنا شروع کیا، حضرت سعد بن معاذ یہود کی اصطلاح سے واقف تھے آپ نے ایک روز یہ کلمہ ان کی زبان سے سن کر فرمایا اے دشمنانِ خدا! تم پر اللہ کی لعنت، اگر میں نے اب کسی کی زبان سے یہ کلمہ سنا اس کی گردن ماردوں گا، یہود نے کہا ہم پر تو آپ برہم ہوتے ہیں مسلمان بھی تو یہی کہتے ہیں اس پر آپ رنجیدہ ہو کر خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے ہی تھے کہ آیت نازل ہوئی جس میں ''رَاعِنَا'' کہنے کی ممانعت فرمادی گئی اور اس معنی کا دوسرا لفظ ''اُنْظُرْنَا'' کہنے کا حکم ہوا۔

(تفسیر بغوی،تحت الآیۃ المذکورہ،ج 1،152،داراحیاء التراث العربی،بیروت☆تفسیر نیشاپوری،تحت الآیۃ المذکورہ،ج1،ص354، دارالکتب العلمیہ،بیروت)

خالقِ کائنات نے قرآن پاک میں ارشادفرمایا﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا وَ لِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴾ ترجمۂ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کنزالایمان :اے ایمان والو! راعنا نہ کہواور یوں عرض کروکہ ہم پر نظر رکھیں اور پہلے ہی سے بغور سنواور کافروں کے لیے دردناک عذاب ہے۔(پ1،سورۃ البقرۃ،آیت104)

اس سے معلوم ہوا کہ انبیا کی تعظیم وتوقیر اوران کی جناب میں کلمات ادب عرض کرنا فرض ہے اور جس کلمہ میں ترکِ ادب کا شائبہ بھی ہو وہ زبان پر لانا ممنوع۔

(خزائن العرفان،تحت الآیۃ المذکورہ)

اورفرمایاجارہاہے کہ ہمہ تن گوش ہوجاؤ تاکہ یہ عرض کرنے کی ضرورت ہی نہ رہے کہ حضور توجہ فرمائیں کیونکہ دربارِ نبوت کا یہی ادب ہے۔

(خزائن العرفان،تحت الآیۃ المذکورہ)

''لِلْکٰفِرِیْنَ'' میں اشارہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی جناب میں بےادبی کفر ہے۔

(خزائن العرفان،تحت الآیۃ المذکورہ)

باتوں میں دل نہ بہلاؤ

تفاسیر میں ہے: جب سیدِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے حضرت زینب سے نکاح کیااور ولیمہ کی عام دعوت فرمائی تو جماعتیں باری باری آتی تھیں اور کھانے سے فارغ ہوکر چلی جاتی تھیں، آخر میں تین صاحب ایسے تھے جو کھانے سے فارغ ہوکر بیٹھے رہ گئے اور انہوں نے گفتگو کا طویل سلسلہ شروع کردیا اور بہت دیر تک ٹھہرے رہے، مکان تنگ تھا اس سے گھر والوں کو تکلیف ہوئی اور حرج ہوا کہ وہ ان کی وجہ سے اپنا کام کاج کچھ نہ کرسکے، رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اٹھے اور ازواجِ مطہرات کے حجروں میں تشریف لے گئے اور دورہ فرماکر تشریف لائے، اس وقت تک یہ لوگ اپنی باتوں میں لگے ہوئے تھے حضور پھر واپس ہوگئے یہ دیکھ کر وہ لوگ روانہ ہوئے تب حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دولت سرائے میں داخل ہوئے اور دروازہ پر پردہ ڈال دیا۔ اس

پردرج ذیل آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔

(تفسیر طبری،تحت الآیۃ المذکورہ،ج20،ص305،مؤسسۃ الرسالہ،بیروت☆ تفسیر بغوی،تحت الآیۃ المذکورہ،ج3،ص657،داراحیاء التراث العربی،بیروت☆زاد المسیر فی علم التفسیر،تحت الایۃ المذکورہ،ج3،ص478،دارالکتاب العربی،بیروت)

یہ روایت بخاری ومسلم میں بھی ہے۔

(صحیح بخاری،باب قولہ: لاتدخلوابیوت النبی الخ،ج6،ص118،دار طوق النجاہ☆صحیح مسلم،باب زواج زینب بنت جحش،ج2،ص1050، داراحیاء التراث العربی،بیروت)

اللہ رب العزت نے ارشادفرمایا: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتَ النَّبِیِّ اِلَّاۤ اَنْ یُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَیْرَ نٰظِرِیْنَ اِنٰىهُ وَ لٰكِنْ اِذَا دُعِیْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَ لَا مُسْتَاْنِسِیْنَ لِحَدِیْثٍ﴾ ترجمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں نہ حاضر ہو جب تک اذن نہ پاؤ مثلاً کھانے کے لئے بلائے جاؤ نہ یوں کہ خود اس کے پکنے کی راہ تکو، ہاں! جب بلائے جاؤ تو حاضر ہواور جب کھاچکو تو متفرق ہوجاؤ نہ یہ کہ بیٹھے باتوں میں دل بہلاؤ۔

(پ22،سورۃ الاحزاب،آیت 53)

اس سے معلوم ہوا کہ بارگاہ نبوت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ میں دعوت کھانے کے آداب یہ ہیں کہ کھانا پکنے سے پہلے نہ پہنچواور جب کھانا کھاچکو تو اس کے بعد وہاں نہ بیٹھو۔ اس کی وجہ قرآن بیان فرمایارہاہے: ﴿اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ یُؤْذِی النَّبِیَّ فَیَسْتَحْیٖ مِنْكُمْ وَ اللّٰهُ لَا یَسْتَحْیٖ مِنَ الْحَقِّ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: بےشک اس میں نبی کو ایذا ہوتی تھی تو وہ تمہارا لحاظ فرماتے تھے اور اللہ حق فرمانے میں نہیں شرماتا۔

(پ22،سورۃ الاحزاب،آیت 53)

پہلے صدقہ دو

سیدِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں جب اغنیا نے عرض ومعروض کا سلسلہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

دراز کیا اور نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ فقرا کو اپنی عرض پیش کرنے کا موقع کم ملنے لگا تو (قرآن مجید میں) عرض پیش کرنے والوں کو عرض پیش کرنے سے پہلے صدقہ دینے کا حکم دیا گیا اور اس حکم پر حضرت علیِ مرتضٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے عمل کیا، ایک دینار صدقہ کر کے دس مسائل دریافت کئے۔۔۔۔ جب حضرت علیِ مرتضٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ ان سوالوں سے فارغ ہو گئے تو یہ حکم منسوخ ہو گیا۔

(تفسیر مدارک تحت الآیۃ المذکورہ، ج3، ص450، دارالکلم الطیب، بیروت ☆ تفسیر خازن، تحت الآیۃ المذکورہ، ج4، ص263، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

اللہ تعالٰی نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نَاجَیْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةً﴾ ترجمہ: اے ایمان والو جب تم رسول سے کوئی بات آہستہ عرض کرنا چاہو تو اپنی عرض سے پہلے کچھ صدقہ دے لو۔

(پ28 سورۃ المجادلہ، آیت12)

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ آیت مذکورہ کے تحت فرماتے ہیں: ''سبحان اللہ، اگر رب سے عرض و معروض کرنا ہو یعنی نماز پڑھنا ہو تو وضو کرنا کافی ہے، مگر رب کے محبوب علیہ السلام سے عرض کرنا ہو تو پہلے صدقہ و خیرات کرو، اس سے دو فائدے حاصل ہوئے، ایک یہ کہ پابندی لگانے سے غریب مسلمانوں کو بھی بارگاہ میں کچھ عرض کرنے کا موقع مل جائے گا، دوسرے یہ کہ دل میں اس بارگاہ کا ادب بیٹھ جائے گا، جو چیز کچھ خرچ اور محنت سے حاصل ہو اس کی وقعت ہوتی ہے، اگرچہ یہ آیت کریمہ بعد کو منسوخ ہو گئی، مگر بارگاہِ رسالت کی شان کا پتہ لگ ہی گیا، اپنے محبوب کو مکہ معظّمہ میں نہ رکھا بلکہ وہاں سے تین سو میل کے فاصلہ پر مدینۂ منورہ میں رکھا تا کہ کوئی شخص حج کے طفیل زیارت نہ کرے، بلکہ زیارت پاک کے لیے علیحدہ سفر کر کے حاضر ہوتا کہ اس کو زیارت کی قدر ہو۔

(سلطنتِ مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم، ص9، قادری پبلشرز، لاہور)

بلانے پر حاضر ہو جاؤ

اللہ تعالٰی نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا یُحْیِیْكُمْ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کے بلانے پر حاضر ہو جب رسول تمہیں اس چیز کے لئے بلائیں جو تمہیں زندگی بخشے گی۔ (پ9، سورۃ الانفال، آیت24)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ((انَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم خَرَجَ عَلَى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: يَا أُبَيُّ وَهُوَ يُصَلِّي، فَالْتَفَتَ أُبَيٌّ وَلَمْ يُجِبْهُ، وَصَلَّى أُبَيٌّ فَخَفَّفَ، ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: وَعَلَيْكَ السَّلَامُ، مَا مَنَعَكَ يَا أُبَيُّ أَنْ تُجِيبَنِي إِذْ دَعَوْتُكَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي كُنْتُ فِي الصَّلَاةِ قَالَ: أَفَلَمْ تَجِدْ فِيمَا أُوحِيَ إِلَيَّ أَنْ ﴿اسْتَجِيبُوا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ﴾ قَالَ: بَلَى وَلَا أَعُودُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ)) ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالٰی عنہ کی طرف تشریف لے گئے، رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پکارا: اے ابی! وہ نماز پڑھ رہے تھے، انہوں نے التفات کیا مگر جواب نہ دیا، مختصر طریقہ پر نماز مکمل کی اور بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو گئے، عرض کیا: السلام علیک یا رسول اللہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وعلیک السلام، اے ابی! ہم نے تمہیں پکارا تھا تو کس چیز نے جواب دینے سے روکا، عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نماز میں تھا، فرمایا: کیا مجھ پر جو وحی کیا گیا تم اس میں یہ نہ پایا: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا یُحْیِیْكُمْ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو!

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اللہ اور اس کے رسول کے بلانے پر حاضر ہو جب رسول تمہیں اس چیز کے لئے بلائیں جو تمہیں زندگی بخشے گی۔ عرض کیا: کیوں نہیں، اس کے بعد ان شاء اللہ ایسا نہیں ہوگا۔

(جامع ترمذی، باب ماجاء فی فضل فاتحۃ الکتاب، ج5، ص155، مصطفی البابی الحلبی، مصر☆ مسند احمد بن حنبل، مسند ابی ہریرہ، ج 15، ص 200,201، موسسۃ الرسالہ، بیروت☆ تفسیر طبری، تحت الآیۃ المذکورہ، ج13، ص463، مؤسسۃ الرسالہ، بیروت)

ابوسعید بن مُعلّٰی سے مروی ہے فرماتے ہیں: ((كُنْتُ أُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ، فَدَعَانِي رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَلَمْ أُجِبْهُ فَقُلْتُ:يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي كُنْتُ أُصَلِّي، فَقَالَ:أَلَمْ يَقُلِ اللَّهُ:﴿اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ﴾)) ترجمہ: میں مسجد میں نماز پڑھتا تھا مجھے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پکارا میں نے جواب نہ دیا، (یہاں تک کہ نماز مکمل کی، پھر میں حاضر ہوا)، میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نماز پڑھ رہا تھا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا ہے کہ اللہ اور رسول کے بلانے پر حاضر ہو۔

(صحیح بخاری، باب ماجاء فی فاتحۃ الکتاب، ج6، ص17، دارطوق النجاۃ☆ مسند احمد بن حنبل، حدیث سعید بن المعلی، ج24، ص506، مؤسسۃ الرسالہ، بیروت)

نامِ اقدس سے ندا کرنا منع ہے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نامِ اقدس سے ندا کرنا منع ہے، لہٰذا جب بھی ندا کی جائے تو یا محمد نہ کہا جائے بلکہ یوں عرض کیا جائے: یارسول اللہ، یا حبیب اللہ، یا نبی اللہ وغیرہا۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے: ﴿لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا﴾ ترجمۂ کنزالایمان: رسول کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہرالو جیسا تم میں ایک دوسرے کو پکارتا ہے۔ (پ18 سورۃ النور، آیت63)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس آیت کے تحت فرماتے ہیں:

((كَانُوا يَقُولُونَ:يَا مُحَمَّدُ، يَا أَبَا الْقَاسِمِ، فَنَهَاهُمُ اللَّهُ عَنْ ذَلِكَ؛إِعْظَامًا لِنَبِيِّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ:فَقَالُوا:يَا نَبِيَّ اللَّهِ، يَا رَسُولَ اللَّهِ)) ترجمہ: لوگ ''یا محمد، یا اباالقاسم'' کہا کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کی خاطر انہیں اس سے منع کیا، لہٰذا (اس آیت کے نزول کے بعد) وہ یوں عرض کرتے ہیں: یا نبی اللہ، یارسول اللہ، صلی اللہ علیہ وسلم۔

(دلائل النبوۃ لابی نعیم، الفصل الاول، ج1، ص43، دارالنفائس، بیروت)

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہیں: ((عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ فِي قَوْلِ اللهِ عزوجل:﴿لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا﴾، قَالَ:لَا تَقُولُوا:يَا مُحَمَّدُ!وَلَكِنْ قُولُوا:يَا رَسُولَ اللهِ أَوْ يَا نَبِيَّ الله)) ترجمہ: حضرت علقمہ اور حضرت اسود سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ﴿لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا﴾ کی تفسیر میں مروی ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ ''یا محمد'' نہ کہو بلکہ یارسول اللہ، یا نبی اللہ کہو۔

(دلائل النبوۃ للبیہقی، باب ماجاء فی تحدث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ج 5، ص490، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

تفسیر درمنثور میں ہے: ''وَأخرج ابْن أبي شيبَة وَعبد بن حميد وَابْن جرير وَابْن الْمُنْذر وَابْن أبي حَاتِم عَن مُجَاهِد فِي الْآيَة قَالَ:أَمر الله أَن يدعوهُ:يَا رَسُول الله فِي لين وتواضع وَلَا يَقُولُوا:يَا مُحَمَّد'' ترجمہ: ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن المنذر اور ابن ابی حاتم حضرت مجاہد سے اس آیت کی تفسیر میں نقل کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نرمی اور عاجزی سے یارسول اللہ کہہ کر پکاریں، یا محمد کہہ کر نہ پکاریں۔

(تفسیر درمنثور، ج6، ص231، دار الفکر، بیروت)

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

حضرت مقاتل بن حیان رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کے تحت فرماتے ہیں: ''لَا تُسَمُّوه إِذَا دَعَوتُموه: يَا مُحَمَّدُ، وَلَا تَقُولُوا: يَا بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، وَلَكِنْ شَرِّفُوه فَقُولُوا: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، يَا رَسُولَ اللَّهِ'' ترجمہ: جب تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارو تو نام اقدس کے ساتھ نہ پکارو یعنی ''یا محمد'' نہ کہو، اور ''یا ابن عبداللہ'' نہ کہو بلکہ تعظیم سے پکارو یعنی یوں عرض کرو: یا نبی اللہ، یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)۔

(تفسیر ابن کثیر، ج6، ص89، دارطیبہ للنشر والتوزیع)

تفسیر خازن میں ہے: ''ولا ینادوه کما ينادي بعضهم بعضا فيقول يا محمد بل يقولون يا رسول الله يا نبي الله'' ترجمہ: جس طرح ایک دوسرے کو نام سے پکارتے ہو ایسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ندا مت دو یعنی یا محمد مت کہو بلکہ یوں عرض کرو: یا رسول اللہ، یا نبی اللہ۔ (صلی اللہ علیہ وسلم)۔

(تفسیر خازن، ج4، ص176، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

(3) موئے مبارک

حضرت خالد اور نسطور پہلوان

جنگ یرموک میں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقابلہ میں نسطور پہلوان آیا، دونوں کا دیر تک سخت مقابلہ ہوتا رہا، یہاں تک کہ حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گھوڑا ٹھوکر کھا کر گر گیا اور آپ رضی اللہ عنہ بھی گر گئے، نسطور موقع پا کر آپ کی پشت پر آ گیا، اس موقع پر آپ کی ٹوپی گر گئی، (اس نازک وقت میں) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے ساتھیوں سے فرما رہے تھے: میری ٹوپی مجھے دو، اللہ تم پر رحم فرمائے، ایک شخص جو آپ کی قوم بنی مخزوم میں سے تھا، دوڑ کر آیا اور ٹوپی آپ کو دے دی، آپ نے اسے پہن لیا اور نسطور کا مقابلہ کیا، یہاں تک کہ اسے قتل کر دیا، لوگوں نے بعد میں آپ سے پوچھا: يا أبا سليمان أنت في مثل هذا الحال من القتال وأنت تقول قلنسوتي۔ یعنی اے ابوسلیمان! قتال میں ایسی (نازک) حالت میں آپ تھے اور کہہ رہے تھے: میری ٹوپی دو۔ حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: حجۃ الوداع کے موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حلق کروایا تھا تو میں نے کچھ بال مبارک لے لیے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا تھا کہ ان بالوں کا کیا کرو گے تو میں عرض کی تھی کہ ان سے برکت حاصل کروں گا اور جنگ میں دشمن کے مقابلے میں ان سے استعانت کروں گا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جب تک یہ تیرے پاس ہوں گے تو ہمیشہ فتح یاب رہے گا لہذا میں نے انہیں اپنی ٹوپی کے اگلے حصے میں رکھ لیا ہے، اور کیوں کہ اس ٹوپی میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک ہیں جو مجھے جان سے زیادہ محبوب ہیں، ہر جنگ میں ان بالوں کی برکت سے فتح یاب ہوتا ہوں، اس لیے بے قراری سے اپنی ٹوپی کی طلب میں تھا کہ کہیں ایسا نہ ہو

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کہ ان کی برکت میرے پاس نہ رہے اور وہ کافروں کے ہاتھ لگ جائے۔

(فتوح الشام للواقدی ملخصاً، الشعار، ج1، ص210، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

حضرت خالد اور جبلہ بن ایہم

ایک مرتبہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھوڑی سی فوج لے کر ملکِ شام میں جبلہ بن ایہم کی قوم کے مقابلے کے لیے تشریف لے گئے اور ٹوپی گھر بھول گئے، جب مقابلہ ہوا تو رومیوں کا بڑا افسر مارا گیا، اس وقت جبلہ نے تمام لشکر کو حکم دیا کہ مسلمانوں پر یکبارگی سخت حملہ کردو، حملے کے وقت صحابہ کی حالت نازک ہوگئی، یہاں تک کہ رافع بن عمر طائی نے حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ آج معلوم ہوتا ہے کہ ہماری قضا آ گئی، حضرت خالد نے فرمایا: سچ کہتے ہو، اس کی وجہ یہ ہے کہ میں آج وہ ٹوپی گھر بھول آیا ہوں جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک ہیں۔

اِدھر یہ حالت تھی، اُدھر اسی رات سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو جو اسلامی افواج کے امیر تھے، کی خواب میں تشریف لائے اور فرمایا: تم اس وقت سو رہے ہو، اٹھو اور خالد بن ولید کی مدد کو پہنچو، کفار نے ان کو گھیر لیا ہے۔

حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی وقت اٹھے اور لشکر میں اعلان کروا دیا کہ فوراً تیار ہو جاؤ! چنانچہ وہ فوراً تیار ہو کر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اور ان کے لشکر کی طرف تیزی سے چلے، راستے میں انہوں نے ایک سوار دیکھا جو گھوڑا دوڑائے ہوئے ان کے آگے جا رہا تھا، چند تیز رفتار سواروں کو حکم دیا کہ اس سوار کا حال معلوم کرو، سوار جب قریب پہنچے تو پکار کر کہا کہ اے سوار! ٹھہرو، یہ سنتے ہی وہ ٹھہر گیا، معلوم کیا تو وہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی تھیں، حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے ان سے سفر کی وجہ پوچھی تو کہا کہ اے امیر! جب رات کو میں نے سنا کہ آپ نے لشکرِ اسلام

میں اعلان کروایا ہے کہ خالد بن ولید کو دشمنوں نے گھیر لیا ہے فوراً تیار ہو جاؤ، تو میں نے خیال کیا کہ وہ کبھی ناکام نہیں ہوں گے کیونکہ ان کے ساتھ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک ہیں، لیکن جوں ہی میں نے دیکھا تو میری نظر ان کی ٹوپی پر پڑی جس میں موئے مبارک تھے، اسے وہ ادھر ہی بھول گئے ہیں تو مجھے نہایت افسوس ہوا اور اسی وقت ٹوپی لے کر چل پڑی کہ اس کو ان تک پہنچا دوں، حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: خدا تمہیں برکت دے، چنانچہ وہ بھی لشکر کے ساتھ شامل ہو گئیں، حضرت رافع بن عمیرہ جو حضرت خالد بن ولید کے ساتھ تھے، فرماتے ہیں کہ حالت یہ تھی کہ ہم اپنی زندگیوں سے بالکل مایوس ہو گئے تھے کہ اچانک تکبیر کی آواز آئی، حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ آواز کہاں سے آئی ہے، جب نظر پڑی تو کیا دیکھتے ہیں کہ رومیوں کا ایک گروہ بدحواس ہو کر بھاگ رہا ہے اور اس کے پیچھے چند سوار آ رہے ہیں، حضرت خالد گھوڑا دوڑا کر ایک سوار کے قریب پہنچے اور پوچھا: اے جوان مرد سوار! تو کون ہے؟ اس نے جواب دیا کہ اے ابوسلیمان! میں آپ کی بیوی ام تمیم ہوں، تمہاری مبارک ٹوپی لے کر آئی ہوں جس کی برکت سے آپ دشمنوں پر فتح پاتے ہیں، خدا کی قسم، آپ اسی وجہ سے اسے بھول آئے کہ یہ مصیبت آپ پر آنی تھی، الغرض وہ ٹوپی انہوں نے دی اور حضرت خالد نے اس کو پہن لیا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک بالوں سے بجلی کی طرح ایک نور نکلا، راوی کہتے ہیں کہ حضرت خالد نے ٹوپی پہن کر جب کفار پر حملہ کیا تو لشکرِ کفار کے پاؤں اکھڑ گئے اور مسلمانوں کو فتح حاصل ہو گئی۔

(فتوح الشام للواقدی ملخصاً، جبلہ یحارب خالداً، ج1، ص116، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

حضرت خالد بن ولید کے پاس بال مبارک

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

((اِعْتَمَرْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی عُمْرَۃٍ اِعْتَمَرَھَا، فَحَلَقَ شَعَرَہٗ فَاسْتَبَقَ النَّاسُ إِلَی شَعَرِہِ فَسَبَقْتُ إِلَی النَّاصِیَۃِ فَأَخَذْتُھَا، فَاتَّخَذْتُ قَلَنْسُوَۃً فَجَعَلْتُھَا فِی مُقَدَّمَۃِ الْقَلَنْسُوَۃِ فَمَا وُجِّھْتُ فِی وَجْہٍ إِلَّا فُتِحَ لِی)) ترجمہ: ہم نے نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے ساتھ عمرہ کیا، نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے حلق کروایا یعنی اپنے مبارک بال اتروائے، لوگوں نے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے بال لینے کی طرف جلدی کی، میں نے پیشانی (سرمبارک کے اگلے حصے) کے بالوں کی طرف سبقت کی پس انہیں لے لیا، پھر انہیں اپنی ٹوپی میں رکھ لیا، میں نے انہیں ٹوپی کے آگے والے حصے کی طرف رکھا، پس (ان مبارک بالوں کی برکت سے) میں جس طرف توجہ کی اللہ تعالیٰ نے مجھے فتح عطا فرمائی۔

(مسند ابی یعلی، حدیث خالد ابن ولید، ج13، ص138، دارالمأمون للتراث، دمشق☆مغازی الواقدی، حلق شعررسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، ج3، ص1108، دارالاعلمی، بیروت)

مبارک بالوں کی برکت سے فتح

حضرت جعفر سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ((انَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِیدِ فَقَدَ قَلَنْسُوَۃً لَہُ یَوْمَ الْیَرْمُوکِ فَقَالَ: اطْلُبُوھَا فَلَمْ یَجِدُوھَا، ثُمَّ طَلَبُوھَا فَوَجَدُوھَا، وَإِذَا ھِیَ قَلَنْسُوَۃٌ خَلِقَۃٌ، فَقَالَ خَالِدٌ: اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَحَلَقَ رَأْسَہُ، وَابْتَدَرَ النَّاسُ جَوَانِبَ شَعْرِہِ فَسَبَقْتُھُمْ إِلَی نَاصِیَتِہِ فَجَعَلْتُھَا فِی ھَذِہِ الْقَلَنْسُوَۃِ فَلَمْ أَشْھَدْ قِتَالًا وَھِیَ مَعِی إِلَّا رُزِقْتُ النَّصْرَ)) ترجمہ: حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی ٹوپی یرموک والے دن گم ہوگئی، انہوں نے اسے طلب کیا، نہ ملی، پھر طلب کیا تو مل گئی، اور یہ ایک بوسیدہ ٹوپی تھی۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے عمرہ کیا اور اپنے سرمبارک کا حلق کروایا اور لوگوں نے سرمبارک کے ہر

طرف کے بالوں کو لینے کے لیے جلدی کی تو میں نے سرمبارک کے اگلے حصے کے بالوں کی طرف سبقت کی اور لے کر اپنی اس ٹوپی میں رکھ لیے، میں نے جس جنگ میں بھی اس ٹوپی کے ساتھ شرکت کی ہے مجھے فتح ملی ہے۔

(المستدرک علی الصحیحین للحاکم، ذکر مناقب خالد ابن ولید، ج3، ص338، دارالکتب العلمیہ، بیروت☆(دلائل النبوۃ للبیہقی، باب ماجاء فی قلنسوۃ خالد بن ولید، ج6، ص249، دارالکتب العلمیہ، بیروت☆دلائل النبوۃ لابی نعیم، شعر الرسول الموجود فی قلنسوۃ خالد بن ولید، ج1، ص 444، دارالنفائس، بیروت)

الشفا للقاضی عیاض میں ہے: ((وَکَانَتْ شَعَرَاتٌ مِنْ شَعْرِہِ فِی قَلَنْسُوَۃِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِیدِ فَلَمْ یَشْھَدْ بِھَا قِتَالًا إِلَّا رُزِقَ النَّصْرَ)) ترجمہ: نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے کچھ بال مبارک حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ٹوپی میں تھے، وہ اس ٹوپی کے ساتھ جس جنگ میں بھی شریک ہوئے انہیں فتح حاصل ہوئی۔

(الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ، الفصل الثالث والعشرون فی کراماتہ، ج1، ص637، دارالفیحاء، عمان)

شدت کے ساتھ حملہ

شفا شریف میں ہے: ((وَکَانَتْ فِی قَلَنْسُوَۃِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِیدِ شَعَرَاتٌ مِنْ شَعَرِہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ. فَسَقَطَتْ قَلَنْسُوَتُہُ فِی بَعْضِ حُرُوبِہِ فَشَدَّ عَلَیْھَا شَدَّۃً أَنْکَرَ عَلَیْہِ أَصْحَابُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَثْرَۃَ مَنْ قُتِلَ فِیھَا. فَقَالَ: لَمْ أَفْعَلْھَا بِسَبَبِ الْقَلَنْسُوَۃِ بَلْ لِمَا تَضَمَّنَتْہُ مِنْ شَعَرِہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِئَلَّا أُسْلَبَ بَرَکَتَھَا وَتَقَعَ فِی أَیْدِی الْمُشْرِکِینَ)) ترجمہ: حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ٹوپی میں حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے بال مبارک تھے، کسی جنگ میں ان کی ٹوپی گر گئی، انہوں نے ٹوپی کو پانے کے لیے شدت کے ساتھ حملہ کیا، صحابہ کرام علیہم الرضوان نے اس حملہ میں زیادہ لوگوں کے قتل ہونے کی وجہ سے اس پر انکار کیا (کہ یہ آپ نے اچھا نہیں

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کیا)،حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ میں نے یہ صرف ٹوپی کی وجہ سے نہیں کیا بلکہ اس وجہ سے کیا ہے کہ اس ٹوپی میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک بال ہیں ،کہیں ایسا نہ ہو کہ اس کی برکت مجھ سے چلی جائے اور یہ مشرکین کے ہاتھ لگ جائے۔

(الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ ،الفصل السابع فی اعزازماله من صلة بالنبی،ج2،ص127، دارالفیحاء ،عمان)

دنیا و مافیہا سے زیادہ محبوب

صحیح بخاری میں ہے:((عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، قَالَ:قُلْتُ لِعَبِيدَةَ عِنْدَنَا مِنْ شَعَرِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم أَصَبْنَاهُ مِنْ قِبَلِ أَنَسٍ أَوْ مِنْ قِبَلِ أَهْلِ أَنَسٍ فَقَالَ:لَأَنْ تَكُونَ عِنْدِي شَعَرَةٌ مِنْهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا)) ترجمہ:امام المعبرین امام ابن سیرین تابعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:میں نے حضرت عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا کہ ہمارے پاس **حضور نبی کریم** صلی اللہ علیہ وسلم **کے بال مبارک** ہیں جو ہمیں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یا حضرت انس کے گھر والوں سے ملے ہیں۔حضرت عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (یہ سن کر)ارشاد فرمایا:میرے پاس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بال ہو یہ بات مجھے دنیا ومافیہا (دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے سب)سے زیادہ محبوب ہے۔

(صحیح بخاری،باب الماء الذی یغسل به شعر الانسان،ج1،ص45،دارطوق النجاه)

صحابہ کا مبارک بالوں کے لیے طواف

صحیح مسلم میں ہے:((عَنْ أَنَسٍ، قَالَ:لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَالْحَلَّاقُ يَحْلِقُهُ وَأَطَافَ بِهِ أَصْحَابُهُ فَمَا يُرِيدُونَ أَنْ تَقَعَ شَعْرَةٌ إِلَّا فِي يَدِ رَجُلٍ)) ترجمہ:حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے،فرماتے ہیں:میں نے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حلق کرنے والا آپ کا حلق کر رہا تھا (یعنی سر مبارک کے بال اتار رہا تھا)،اور صحابہ کرام علیہم الرضوان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اردگرد طواف کر رہے تھے یعنی گھوم رہے تھے،وہ سب یہی چاہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بال مبارک کسی نہ کسی کے ہاتھ پر ہی گرے۔

(صحیح مسلم،باب قرب النبی صلی الله علیه وسلم من الناس وتبرکهم به،ج4،ص1812، داراحیاء التراث العربی،بیروت)

بلکہ خود تقسیم کرنے کا حکم دیا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے،فرماتے ہیں:((لَمَّا رَمَى رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم الْجَمْرَةَ وَنَحَرَ نُسُكَهُ وَحَلَقَ نَاوَلَ الْحَالِقَ شِقَّهُ الْأَيْمَنَ فَحَلَقَهُ ثُمَّ دَعَا أَبَا طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيَّ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ ثُمَّ نَاوَلَهُ الشِّقَّ الْأَيْسَرَ، فَقَالَ:احْلِقْ فَحَلَقَهُ فَأَعْطَاهُ أَبَا طَلْحَةَ، فَقَالَ:اقْسِمْهُ بَيْنَ النَّاسِ)) ترجمہ:(حج کے موقع پر)جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمرہ کو کنکریاں ماریں اور قربانی کی پھر حلق کروایا(اس طرح کہ)حلق کرنے والے کو دائیں طرف والے بال پکڑائے،اس نے مبارک بال اتار دیئے،حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت **ابوطلحہ انصاری** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلایا اور انہیں وہ مبارک بال عطا فرما دیئے،پھر بائیں طرف والے بال پکڑے اور حلق کرنے والے سے فرمایا:کاٹو،اس نے مبارک بال اتار دیئے،نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ بال (بھی) حضرت **ابوطلحہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عطا فرما دیئے اور ارشاد فرمایا: **انہیں لوگوں میں تقسیم کردو۔**

(صحیح مسلم،باب بیان ان السنة یوم النحران یرمی ثم ینحرثم یحلق الخ،ج2،ص948،داراحیاء التراث العربی،بیروت)

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

موئے مبارک سے شفا کا حصول

صحیح بخاری میں ہے:((حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ، قَالَ :أَرْسَلَنِي أَهْلِي إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ وَقَبَضَ إِسْرَائِيلُ ثَلَاثَ أَصَابِعَ مِنْ قُصَّةٍ فِيهِ شَعَرٌ مِنْ شَعَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ إِذَا أَصَابَ الإِنْسَانَ عَيْنٌ أَوْ شَيْءٌ بَعَثَ إِلَيْهَا مِخْضَبَهُ، فَاطَّلَعْتُ فِي الجُلْجُلِ، فَرَأَيْتُ شَعَرَاتٍ حُمْرًا)) ترجمہ: ہم سے اسرائیل نے بیان کیا: حضرت عثمان بن عبداللہ بن موہب فرماتے ہیں کہ میرے گھر والوں نے ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس ایک چاندی کا پیالہ دے کر بھیجا، اسرائیل (راوی) نے (پیالے کے چھوٹے ہونے کو بیان کرنے کے لئے) تین انگلیاں سکیڑ لیں، اس پیالے میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بالوں میں سے ایک بال تھا، جب کسی انسان کو نظر لگ جاتی یا کچھ ہو جاتا تو وہ ام المؤمنین کے یہاں ایک برتن بھیجتا، میں نے پیالے میں جھانکا تو چند سرخ بال دکھائی دیے۔

(صحیح بخاری، باب مایذکر فی الشیب، ج7، ص160، دارطوق النجاة)

اس حدیث پاک کے تحت عمدة القاری شرح صحیح بخاری میں ہے:''ان أم سَلمَة كَانَ عِندهَا شَعرَات من شعر النَّبِی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حمر فِی شَیْء مثل الجلجل، وَكَانَ النَّاس عِند مرضهم يتبركون بهَا ويستشفون من بركتهاوَ يَأْخُذُونَ من شعره ويجعلونه فِی قدح من المَاء فيشربون المَاء الَّذِی فِيهِ الشّعْر فَيحصل لَهُم الشِّفَاء، وَكَانَ أهل عُثْمَان أخذُوا مِنهَا شَيْئا وجعلوه فِی قدح من فضَّة فَشَرِبُوا المَاء الَّذِی فِيهِ فَحصل لَهُم الشِّفَاء'' ترجمہ: ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس نلکی کی مثل کسی چیز میں حضور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کے سرخ بال مبارک تھے، لوگ اپنے امراض میں ان سے برکتیں حاصل کرتے اور ان کی برکت سے شفا حاصل کرتے تھے، بال مبارک لے کر کسی پانی کے برتن میں رکھتے اور بال مبارک والا پانی پی لیتے جس کی برکت سے انہیں شفا حاصل ہو جاتی۔ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے اہل خانہ نے اُن میں سے ایک بال مبارک لیا اور اُسے چاندی کے پیالہ میں رکھ لیا پھر اُس پیالہ کا پانی پیا تو اُنہیں شفا مل گئی۔

(عمدة القاری شرح صحیح بخاری، ج22، ص49، داراحیاء التراث العربی، بیروت)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وصیت

حضرت ثابت بنانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:((قال لی أنس بنمالك:هذه شعرة من شعر رسول اللّٰه صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فضعها تحت لسانی قال:فوضعتها تحت لسانه، فدفن وهی تحت لسانه)) ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (بوقت وصال) مجھے فرمایا: یہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے مبارک بالوں میں سے ایک بال ہے، (جب میں مر جاؤں تو) اسے میری زبان کے نیچے رکھ دینا، (جب ان کا وصال ہو گیا تو) میں نے ان کی زبان مبارک کے نیچے موئے مبارک رکھ دیا، پس انہیں اس حال میں دفن کیا گیا کہ بال مبارک ان کی زبان کے نیچے تھا۔

(میزان الاعتدال، یوسف بن عطیہ البصری الصفار، ج4، ص468، دارالمعرفہ للطباعة والنشر، بیروت ☆ الاصابة فی تمیز الصحابہ، انس بن مالك، ج1، ص276، دارالکتب العلمیہ، بیروت ☆ تہذیب التہذیب، من اسمہ یوسف، ج11، ص417، مطبعہ دائرة المعارف النظامیہ، ہند)

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور موئے مبارک

حضرت مکحول کہتے ہیں:((ولما حلق النَّبِی رأسه بِمنی دفع إِلَى مُعَاوِيَة

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

من شعره فصانه فلمّا مَاتَ مُعَاوِيَة جعل شعر النَّبى عَلَى عَيْنَيْهِ)) ترجمہ: جب نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے منیٰ میں اپنے سر مبارک کا حلق کروایا تو حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے بال مبارک دیئے، جب حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال ہوا تو (ان کی وصیت کے مطابق) نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے مبارک بال ان کی دونوں آنکھوں پر رکھے گئے۔

(تاریخ دمشق لابن عساکر، معاویہ بن صخر ابی سفیان، ج 59، ص97، دارالفکر للطباعه ولنشر والتوزیع، بیروت☆الآلی ء المصنوعه، کتاب المناقب، ج 1، ص386، دارالکتب العلمیه، بیروت☆المغنی لابن قدامه، فصل شعر الآدمی طاہر، ج1، ص59، مکتبة القاہرہ)

حضرت عمر بن عبدالعزیز کی وصیت

حضرت عبدالرحمٰن بن محمد بن عبداللہ کہتے ہیں: ''أَوصَى عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عِنْدَ الْمَوْتِ فَدَعَا بِشَعْرٍ مِنْ شَعْرِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَأَظْفَارٍ مِنْ أَظْفَارِهِ وَقَالَ: إِذَا مُتُّ فَخُذُوا الشَّعْرَ وَالْأَظْفَارَ ثُمَّ اجْعَلُوهُ فِي كَفَنِي. فَفَعَلُوا ذَلِكَ'' ترجمہ: حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے وصال کے وقت وصیت کی، انہوں نے نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے کچھ بال مبارک اور کچھ ناخن مبارک منگوائے اور فرمایا: جب میں مرجاؤں تو یہ بال اور ناخن میرے کفن میں رکھ دینا لہذا لوگوں نے ان کے وصیت کے مطابق ایسا ہی کیا۔

(طبقات ابن سعد، عمر بن عبد العزیز، ج 5، ص318، دارالکتب العلمیه، بیروت☆ تہذیب الاسماء واللغات للنووی، باب عمرو، ج 2، ص24، دارالکتب العلمیه، بیروت☆سیر اعلام النبلاء، عمر بن عبد العزیز، ج5، ص143، موسسة الرساله، بیروت)

امام احمد بن حنبل اور موئے مبارک

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے بیٹے عبداللہ اپنے والد امام احمد بن حنبل رحمۃ

اللہ علیہ کے بارے میں لکھتے ہیں: ''وَرَأَيْتُ أَبِي آخِذًا شَعْرَةً مِنْ شَعْرِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُهَا عَلَى فِيهِ يُقَبِّلُهَا، وَأَحْسِبُ أَنِّي رَأَيْتُهُ يَضَعُهَا عَلَى عَيْنَيْهِ، وَيَغْمِسُهَا فِي الْمَاءِ، ثُمَّ يَشْرَبُهُ، ثُمَّ يَسْتَشْفِي بِهَا'' ترجمہ: میں نے اپنے والد کو دیکھا کہ آپ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا بال مبارک اپنے ہونٹوں پر رکھتے اور اُسے چوم لیتے۔ اور میرا خیال یہ ہے کہ میں نے آپ کو آنکھوں پر رکھتے بھی دیکھا ہے۔ اور آپ پانی میں اُسے ڈالتے پھر اُسے پیتے اور شفا حاصل کرتے۔

(حلية الاولياء لابی نعیم، ذکر جلالته عند العلماء، ج 9، ص183، دارالکتاب العربی، بیروت☆ مسائل الامام احمد رواية ابنه عبد الله، کتابة التعویذه للقرع والحمی، ج 1، ص447، المکتب الاسلامی، بیروت☆تاریخ اسلام از ذہبی، حرف الالف، ج18، ص80، دارالکتاب العربی، بیروت)

امام احمد بن حنبل کی وصیت

حنبل کہتے ہیں: ''أَعطَى بَعْضُ وَلَدِ الفَضْلِ بنِ الرَّبِيعِ أَبَا عَبْدِ اللهِ وَهُوَ فِي الحَبْسِ ثَلاَثَ شَعرَاتٍ، فَقَالَ: هَذِهِ مِنْ شَعْرِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ. فَأَوْصَى أَبُو عَبْدِ اللهِ عِنْدَ مَوْتِهِ أَنْ يُجعَلَ عَلَى كُلِّ عَيْنٍ شَعرَةٌ، وَشَعرَةٌ عَلَى لِسَانِهِ، فَفُعِلَ ذَلِكَ بِهِ بعدَ مَوْتِهِ.'' ترجمہ: فضل بن ربیع کی اولاد میں سے کسی نے ابوعبداللہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کو تین بال دیئے جب امام احمد بن حنبل قید میں تھے، اور کہا کہ یہ نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے بال مبارک ہیں، امام احمد بن حنبل نے اپنے وصال کے وقت وصیت کی کہ ان مبارک بالوں میں سے ایک بال میری ایک آنکھ پر، دوسرا دوسری آنکھ پر اور ایک میری زبان پر رکھ دینا، لہذا ان کے وصال کے بعد ایسا ہی کیا گیا۔

(صفة الصفوه لابن جوزی، احمد بن محمد بن حنبل، ج 1، ص488، دارالحدیث، مصر☆تاریخ اسلام ازذہبی، حرف الالف، ج18، ص139، دارالکتاب العربی، بیروت☆العواصم والقواصم فی الذب عن سنة ابی القاسم، مرضه، ج4، ص255، موسسة الرساله للنشر ولتوزیع، بیروت)

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ابن خزابہ محدث اور موئے مبارک

علامہ ذہبی لکھتے ہیں: ''لَمَّا غُسِّلَ ابْنُ خِنْزَابَةَ جُعِلَ فِيهِ ثَلَاثُ شعرَاتٍ مِنْ شَعْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم ,كَانَ أَخَذَهَا بمالٍ عظيمٍ '' ترجمہ: (بعد وصال) جب (ابوالفضل) ابن خزابہ محدث کوغسل دیا گیا تو ان کے منہ میں نبی پاک صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے تین بال مبارک رکھے گئے جوانہوں نے بہت زیادہ مال دے کر حاصل کئے تھے۔

(سیر اعلام النبلاء،ابن خنزابہ،ج12،ص438،دارالحدیث،القاہرہ☆تذکرۃ الحفاظ،الطبقۃ الثالثۃ عشرۃ،ج3،ص152،دارالکتب العلمیہ، بیروت)

علامہ ذہبی نے شروع میں ان کا تعارف یوں کروایا: ''ابن خنزابہ: الإِمَامُ الحَافِظُ الثِّقَةُ ,الوَزِيْرُ الأَكْمَلُ ,أَبُو الفَضْلِ ,جَعْفَرُ ابْنُ الوَزِيْرِ أَبِي الفَتْحِ الفَضْلُ بنُ جَعْفَرِ بنِ مُحَمَّدِ بنِ مُوْسَى بنِ الحَسَنِ بنِ الفُرَاتِ البَغْدَادِيُّ, نزيلُ مِصْرَ.وُلِدَ بِبَغْدَادَ فِي ذِي الحِجَّةِ سَنَةَ ثَمَانٍ وَثَلَاثِ مائَةٍ '' ترجمہ: ابن خزابہ: امام، حافظ، ثقہ، الوزیر الاکمل ابوالفضل جعفر ابن الوزیر ابی الفتح الفضل بن جعفر بن محمد بن موسیٰ بن حسن بن فرات بغدادی، نزیل مصر، 308ھ میں ذی الحجہ کے مہینہ میں بغداد پیدا ہوئے۔ (سیر اعلام النبلاء،ابن خنزابہ،ج12،ص436،دارالحدیث،القاہرہ)

جس نے بال مبارک کو اذیت پہنچائی

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ((مَنْ آذَى شَعْرَةً مِنِّي فَقَدْ آذَانِي وَمَنْ آذَانِي فَقَدْ آذَى اللهَ)) ترجمہ: جس نے میرے ایک بال کو اذیت پہنچائی تو اس نے مجھے اذیت پہنچائی اور جس نے مجھے اذیت پہنچائی اس نے اللہ تعالیٰ کو اذیت پہنچائی۔

(جامع صغیر،حرف المیم،ج3،ص135،دارالفکر،بیروت)

حضرت علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ((سمعت رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم وھو آخذ شعرہ یقول:من آذی شعرۃ من شعری فالجنۃ علیہ حرام)) ترجمہ: میں نے رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کوفرماتے سنا، آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے اپنا بال مبارک پکڑا ہوا تھا اور فرمارہے تھے: جس نے میرے ایک بال کو (بھی) اذیت پہنچائی اس پر جنت حرام ہے۔

(کنز العمال،معجزاتہ واخبارہ بالغیب،ج12،ص349،موسسۃ الرسالہ،بیروت)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ((حدثنی رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم وھو آخذ بشعرۃ فقال:من آذی شعرۃ منی فقد آذانی ومن آذانی فقد آذی اللہ ومن آذی اللہ لعنہ اللہ ملء السماوات وملء الأرض، لا یقبل اللہ منہ صرفا ولا عدلا)) ترجمہ: رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے بال مبارک پکڑا ہوا تھا اور فرمارہے تھے کہ جس نے میرے ایک بال کو اذیت پہنچائی اس نے مجھے اذیت پہنچائی اور جس نے مجھے اذیت پہنچائی اس نے اللہ تعالیٰ کو اذیت پہنچائی اور جس نے اللہ تعالیٰ کو اذیت پہنچائی تو اس پر آسمان بھر اور زمین بھر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو اور اللہ تعالیٰ اس کا نہ کوئی فرض قبول فرمائے گا نہ کوئی نفل۔

(کنز العمال،معجزاتہ واخبارہ بالغیب،ج12،ص349،موسسۃ الرسالہ،بیروت)

جس نے موئے مبارک کا ادب کیا

بلخ کا ایک تاجر تھا جو بہت دولت مند تھا، مال و دولت کے علاوہ اس کے پاس سرورِ کائنات صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے تین بال مبارک بھی تھے، اس کے دولڑکے تھے، جب اس تاجر کا انتقال ہوگیا تو کل مال دونوں لڑکوں نے آپس میں تقسیم کیا، جب ایک ایک بال دونوں لڑکوں نے لے لیا تو بڑا لڑکا بولا کہ تیسرے بال کے دوٹکڑے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کر کے اسے بھی تقسیم کیا جائے ،اس پر چھوٹے لڑکے نے کہا کہ میں ہرگز ہرگز گوارا نہیں کروں گا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک بال کے ٹکڑے کیے جائیں،اس پر بڑا لڑکا بولا کہ اگر تمہیں موئے مبارک سے ایسی ہی محبت ہے تو ایسا کرو کہ اپنے حصے کی سب دولت مجھے دے دو اور تینوں موئے مبارک تم لے لو،چھوٹا لڑکا اس تبادلہ پر خوشی خوشی راضی ہوگیا،اور اپنا مال دے کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک بال لے لیے۔اب چھوٹے لڑکے کا یہ معمول ہوگیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک بالوں کی زیارت کرتا اور کثرت سے درود شریف پڑھتا ،ساتھ ساتھ کاروبار بھی شروع کیا،موئے مبارک کی برکت سے روز بروز اس کے مال میں اضافہ ہونے لگا اور دوسری طرف بڑے لڑے کا مال روز بروز گھٹنے لگا۔زندگی گزرتی گئی،کچھ عرصہ بعد چھوٹے لڑکے کا انتقال ہوگیا،اس زمانے کے ایک بزرگ کو حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی،حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا:لوگوں سے کہہ دو کہ جس کو اللہ تعالیٰ سے کوئی حاجت ہو تو وہ اس تاجر کی قبر پر جائے اور حاجت کے لیے دعا کرے،اس کی حاجت پوری ہوگی۔اس واقعے کے بعد لوگوں میں اس لڑکے کے مزار کی بڑی عظمت ہوگئی اور لوگ وہاں جانے لگے،یہاں تک کہ اس مزار کی عزت ہوئی کہ بڑے بڑے لوگ بھی وہاں سے سوار ہوکر نہیں گزرتے تھے بلکہ ادب کی وجہ سے سواری سے اتر کر پیدل چلتے تھے۔

(ہب النسیم علی نفحات الصلوة التسلیم از سید حسن بن نبیه حسن مدرس مدرسۂ دیوبند، ص32☆نزهة المجالس ومنتخب النفائس،باب فضل الصلوة ولتسلیم،ج 2،ص86،المطبعة الکاستلیه،مصر)

عدیم بن طاہر علوی کے پاس چودہ موئے مبارک تھے انہوں نے ان کو امیر حلب کے دربار میں پیش کیا۔امیر حلب نے خوش ہوکر اس مقدس تحفہ کو قبول کیا اور علوی

صاحب کی انتہائی تعظیم وتکریم کرتے ہوئے ان کو انعام واکرام سے مالا مال کردیا لیکن اس کے بعد جب دوبارہ علوی صاحب امیر حلب کے دربار میں گئے تو امیر نے تیوری چڑھا کر بہت ہی ترش روئی کے ساتھ بات کی اور ان کی طرف سے نہایت ہی بے التفاتی کے ساتھ منہ پھیر لیا۔علوی صاحب نے اس بے توجہی اور ترش روئی کا سبب پوچھا تو امیر حلب نے کہا کہ میں نے لوگوں کی زبانی یہ سنا ہے کہ تم جو موئے مبارک میرے پاس لائے تھے ان کی کچھ اصل اور کوئی سند نہیں ہے۔علوی صاحب نے کہا کہ آپ ان مقدس بالوں کو میرے سامنے لائیے۔جب وہ آ گئے تو انہوں نے آگ منگوائی اور موئے مبارک کو دہکتی ہوئی آگ میں ڈال دیا پوری آگ جل جل کر راکھ ہوگئی مگر موئے مبارک پر کوئی آنچ نہیں آئی بلکہ آگ کے شعلوں میں موئے مبارک کی چمک دمک اور زیادہ نکھر گئی۔یہ منظر دیکھ کر امیر حلب نے علوی صاحب کے قدموں کا بوسہ لیا اور پھر اس قدر انعام واکرام سے علوی صاحب کو نوازا کہ اہل دربار ان کے اعزاز ووقار کو دیکھ کر حیران رہ گئے۔“

(نسیم الریاض شرح الشفاء،باب المعجزات،فصل فی کراماته،جلد 3،صفحه 132،مطبوعه ملتان☆سیرت مصطفے ،معجزات کابیان،ص19-818،مکتبة المدینه، کراچی)

بعض لوگ کہتے ہیں کہ کیا پتہ یہ بال حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں یا نہیں ؟؟؟یہ انداز باعثِ محرومی ہے،یادرہے کہ موئے مبارک ہو یا کوئی اور تبرک اس کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نسبت کا مشہور ومعروف ہونا کافی ہے،باقاعدہ سند کی حاجت نہیں۔

اعلیٰ حضرت کی نصیحت

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:”ایسی جگہ ثبوت یقینی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

یا سند محدثانہ کی اصلاً حاجت نہیں اس کی تحقیق و تنقیح کے پیچھے پڑنا اور اس کے تعظیم وتبرک سے باز رہنا سخت محرومی کم نصیبی ہے، ائمہ دین نے صرف حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے اس شے کا معروف ہونا کافی سمجھا ہے۔امام قاضی عیاض شفا شریف میں فرماتے ہیں:من اعظامه واكباره صلى الله عليه وسلم اعظام جميع اسبابه و اكرام مشاهده وامكنته من مكة والمدينة ومعاهده ومالمسه عليه الصلوٰة والسلام اواعرف به ۔ترجمہ:حضور علیہ الصلوۃ والسلام سے علاقہ رکھنے والی تمام چیزیں،آپ کے متبرک مقامات، مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ کے وہ تمام مقامات جن کو آپ سے نسبت ہے نیز جن مقامات پر آپ نے بیعت فرمایا اور جن چیزوں کو آپ نے چھوا اور آپ کے نام پاک سے جو اشیا پہچانی جاتی ہوں۔ان سب اشیا کا احترام حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی تعظیم وتکریم ہے۔

(فتاوی رضویہ،جلد21،صفحہ13-412،رضافاؤنڈیشن،لاہور)

(4)صحابہ کرام اور محبتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

محمد کی محبت دین حق کی شرط اول ہے
اسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

قیامت کی تیاری

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے،فرماتے ہیں:((أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ السَّاعَةِ)) یعنی ایک صحابی بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور قیامت کے بارے میں سوال کرتے ہوئے عرض کیا:((مَتَى السَّاعَةُ؟)) یعنی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کب آئے گی؟ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:((وَمَاذَا أَعْدَدْتَ لَهَا)) یعنی تم نے قیامت کی کیا تیاری کی ہے؟اس صحابی نے عرض کی:((لاَ شَيْءَ، إِلَّا أَنِّي أُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ صلی اللہ علیہ وسلم)) یعنی اس کے سوا کچھ تیاری نہیں کی کہ میں اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہوں۔سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر ارشاد فرمایا:((أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ)) یعنی تم اطمینان رکھو کہ جس کے ساتھ محبت کرتے ہو قیامت والے دن اسی کے ساتھ ہو گے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:((فَمَا فَرِحْنَا بِشَيْءٍ،فَرَحَنَا بِقَوْلِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم:أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ)) یعنی ہمیں کسی چیز سے اتنی خوشی نہیں ہوئی جتنی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمانے سے ہوئی کہ تم جس سے محبت کرتے ہو قیامت کے دن اس کے ساتھ ہو گے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ مزید فرماتے ہیں:(((فَأَنَا أُحِبُّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم وَأَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ مَعَهُمْ بِحُبِّي إِيَّاهُمْ، وَإِنْ لَمْ أَعْمَلْ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بِمِثْلِ أَعْمَالِهِمْ)))یعنی میں نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے محبت کرتا ہوں اور مجھے امید ہے کہ میں ان سے محبت کی وجہ سے ان کے ساتھ ہوں گا اگرچہ میرے اعمال ان جیسے نہیں ہیں۔

(صحیح بخاری، باب مناقب عمربن الخطاب، ج5، ص12، مطبوعہ دارطوق النجاۃ)

پھر کے گلی گلی تباہ ٹھوکریں سب کی کھائیں کیوں
دل کو جو عقل دے خدا تیری گلی سے جائیں کیوں

جان ہے عشق مصطفیٰ روز فزوں کرے خدا
جس کو ہو درد کا مزہ نازِ دوا اٹھائے کیوں

سنگِ درِحضور سے ہم کو خدا نہ صبر دے
جانا ہے سر کو جا چکے دل کو آرام آئے کیوں

میں نے قیصر وکسریٰ کے دربار دیکھے ہیں مگر

عروہ بن مسعود صلح حدیبیہ کے موقع پر کفارِ مکہ کی طرف سے سفیر بن کر آیا اور حدیبیہ کے میدان سے واپس اپنے ساتھیوں کے پاس آتا ہے تو جو کچھ دربارِ رسالت میں دیکھا اسے کفارِ مکہ کے سامنے یوں کرتا ہے((أَيْ قَوْمِ، وَاللَّهِ لَقَدْ وَفَدْتُ عَلَى الْمُلُوكِ، وَوَفَدْتُ عَلَى قَيْصَرَ، وَكِسْرَى، وَالنَّجَاشِيِّ، وَاللَّهِ إِنْ رَأَيْتُ مَلِكًا قَطُّ يُعَظِّمُهُ أَصْحَابُهُ مَا يُعَظِّمُ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُحَمَّدًا)) ترجمہ: اے قوم! اللہ کی قسم، میں بادشاہوں کے دربار میں گیا ہوں، میں نے قیصر وکسریٰ اور نجاشی کے دربار بھی دیکھے ہیں، خدا کی قسم میں نے ہرگز کسی بادشاہ کو نہیں دیکھا کہ اس کے اصحاب اس کی اتنی تعظیم کرتے ہوں جتنی تعظیم اصحابِ محمد، محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) کی کرتے ہیں۔

((وَاللَّهِ إِنْ تَنَخَّمَ نُخَامَةً إِلَّا وَقَعَتْ فِي كَفِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ، فَدَلَكَ بِهَا وَجْهَهُ وَجِلْدَهُ)) ترجمہ: خدا کی قسم، وہ بلغم نہیں پھینکتے مگر وہ ان میں سے کسی نہ کسی کے ہاتھ پر گرتی ہے اور وہ اس کو اپنے منہ اور بدن پر مل لیتا ہے۔

((وَإِذَا أَمَرَهُمْ ابْتَدَرُوا أَمْرَهُ)) ترجمہ: جب وہ انہیں کوئی حکم کرتے ہیں تو وہ اس کی تعمیل کرنے میں بہت جلدی کرتے ہیں۔

((وَإِذَا تَوَضَّأَ كَادُوا يَقْتَتِلُونَ عَلَى وَضُوئِهِ)) ترجمہ: اور جب وہ وضو کرتے ہیں تو وضو کے پانی پر وہ اس طرح ٹوٹ پڑتے ہیں کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ لڑ مریں گے۔

((وَإِذَا تَكَلَّمَ خَفَضُوا أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهُ وَمَا يُحِدُّونَ إِلَيْهِ النَّظَرَ تَعْظِيمًا لَهُ)) ترجمہ: جب وہ (رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) کلام کرتے ہیں تو سب اپنی آوازوں کو پست کر لیتے ہیں اور ان کی تعظیم وتوقیر کی وجہ سے کوئی ان کی طرف تیز نگاہ سے نہیں دیکھ سکتا۔

(صحیح بخاری، باب الشروط فی الجہاد والمصالحۃ مع اہل الحرب، ج3، ص193، مطبوعہ دارطوق النجاۃ)

مبارک بالوں کے لیے طواف

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں((لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالْحَلَّاقُ يَحْلِقُهُ، وَأَطَافَ بِهِ أَصْحَابُهُ، فَمَا يُرِيدُونَ أَنْ تَقَعَ شَعْرَةٌ إِلَّا فِي يَدِ رَجُلٍ)) ترجمہ: میں نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو دیکھا کہ حلق کرنے والا آپ کا حلق کر رہا تھا (یعنی سر مبارک کے بال اتار رہا تھا)، اور صحابہ کرام علیہم الرضوان حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اردگرد طواف کر رہے تھے یعنی گھوم

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

رہے تھے، وہ سب یہی چاہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بال مبارک کسی نہ کسی کے ہاتھ پر ہی گرے۔

(صحیح مسلم، باب قرب النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من الناس وتبرکہم بہ، ج 4، ص1812، داراحیاء التراث العربی، بیروت)

میں اس چھت پر نہیں جا سکتا

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: ((أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ عَلَيْهِ، فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السُّفْلِ، وَأَبُو أَيُّوبَ فِي الْعِلْوِ، قَالَ: فَانْتَبَهَ أَبُو أَيُّوبَ لَيْلَةً، فَقَالَ: نَمْشِي فَوْقَ رَأْسِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَنَحَّوْا فَبَاتُوا فِي جَانِبٍ، ثُمَّ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: السُّفْلُ أَرْفَقُ، فَقَالَ: لَا أَعْلُو سَقِيفَةً أَنْتَ تَحْتَهَا، فَتَحَوَّلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعُلُوِّ، وَأَبُو أَيُّوبَ فِي السُّفْلِ)) ترجمہ: (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے تو) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکان پر قیام فرمایا، (ان کے مکان کی دو منزلیں تھیں)، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نیچے والی منزل میں جلوہ گر ہوئے اور حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے اوپر والی منزل پر قیام کر لیا، (رات کو جب سب سو گئے تو) حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کی آنکھ کھل گئی، اور کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اوپر چل پھر رہے ہیں، (یہ سوچتے ہی) آپ اُس جگہ سے ہٹ کر ایک کنارہ میں چلے گئے اور ساری رات ایک کونے میں ہو کر گزار دی،، (جب صبح ہوئی تو) نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں سارا ماجرا عرض کیا تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھے نیچے آسانی ہے، انہوں نے عرض کیا **میں اس چھت پر نہیں جا سکتا جس کے نیچے آپ تشریف**

فرما ہوں، لہٰذا (نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے غلام کی عرض کو قبول فرمایا اور) اوپر تشریف لے گئے اور حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نیچے شفٹ ہو گئے۔

(صحیح مسلم، باب اباحۃ اکل الثوم، ج3، ص1623، داراحیاء التراث العربی، بیروت)

صحابی نے جنت میں رفاقت مانگی

سیدنا ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ((كُنْتُ أَبِيتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ بِوَضُوئِهِ وَحَاجَتِهِ فَقَالَ لِي: سَلْ (ولفظ الطبرانی فقال یوماً یا ربیعة سلنی فاعطیك رجعنا الی لفظ مسلم) قال فَقُلْتُ: أَسْأَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ. قَالَ: أَوْ غَيْرَ ذَلِكَ قُلْتُ: هُوَ ذَاكَ. قَالَ: فَأَعِنِّي عَلَى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ)) ترجمہ: میں حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رات کو حاضر رہتا، ایک شب حضور کے لیے آب وضو وغیرہ ضروریات لایا (رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا بحر رحمت جوش میں آیا) ارشاد فرمایا: مانگ کیا مانگتا ہے کہ ہم تجھے عطا فرمائیں۔ میں نے عرض کی: میں حضور سے سوال کرتا ہوں کہ **جنت میں اپنی رفاقت عطا فرمائیں**۔ فرمایا: کچھ اور؟ میں نے عرض کی: میری مراد تو صرف یہی ہے۔ فرمایا: (ہم نے اپنے کرم سے تمہیں جنت تو عطا کر دی ہے اب تم) اپنے نفس پر کثرت سجود سے میری اعانت کر۔

(صحیح مسلم، کتاب الصلوۃ، باب فضل السجود، ج 1، ص193، قدیمی کتب خانہ، کراچی)☆ (سنن ابی داؤد، کتاب الصلوۃ، باب وقت قیام النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من اللیل، ج 1، ص187، آفتاب عالم پریس، لاہور)☆ (المعجم الکبیر، ج 5، ص57,58، المکتبة الفیصلیه، بیروت)

میں طواف نہیں کروں گا

صلح حدیبیہ کے موقع پر سرورِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان غنی رضی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اللہ تعالیٰ عنہ کو کفارِ مکہ کے پاس گفتگو کرنے کے لیے بھیجا تو قریشِ مکہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہنے لگے ((إِنْ شِئْتَ أَنْ تَطُوفَ بِالْبَيْتِ، فَطُفْ بِهِ)) ترجمہ: اگر آپ خانہ کعبہ کا طواف کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا ((مَا كُنْتُ لِأَفْعَلَ حَتَّى يَطُوفَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)) ترجمہ: میں اس وقت تک طواف نہیں کروں گا جب تک رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طواف نہیں کریں گے۔

(مسند امام احمد، حدیث المسور بن مخرمہ الزہری، ج31، ص212، موسسۃ الرسالہ، بیروت)

میں تو یہ بھی پسند نہیں کرتا

حضرت خبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کفارِ مکہ کی قید میں تھے، انہوں نے ان کی پھانسی کا اعلان کر دیا، مقررہ وقت پر لوگ دیکھنے کے لیے جمع ہیں ((لَمَّا رَفَعُوا خُبَيْبًا عَلَى الْخَشَبَةِ نَادَوْهُ يُنَاشِدُونَهُ أَتُحِبُّ أَنَّ مُحَمَّدًا مَكَانَكَ؟)) ترجمہ: جب حضرت خبیب کو تختہ دار پر چڑھایا گیا تو کفارِ مکہ نے آپ کو پکارتے ہوئے کہا: کیا تم پسند کرتے کہ تمہاری جگہ محمد (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ہوں یعنی ان کو (معاذ اللہ) پھانسی دی جائے اور تمہیں چھوڑ دیا جائے۔ فرمایا: ((لَا وَاللَّهِ الْعَظِيمِ مَا أُحِبُّ أَنْ يَفْدِيَنِي بِشَوْكَةٍ يُشَاكُهَا فِي قَدَمَيْهِ)) ترجمہ: نہیں! عظمت والے رب کی قسم، میں تو یہ بھی پسند نہیں کرتا کہ مجھے چھوڑ دیا جائے اور اس کے بدلے میں میرے آقا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے قدمین شریفین میں کانٹا بھی چبھے۔

(دلائل النبوۃ للبیہقی، باب غزوۃ الرجیع، ج3، ص324، دارالکتب العلمیہ، بیروت☆مغازی الواقدی، غزوۃ الرجیع فی صفر، ج1، ص360، دارالاعلمی، بیروت)

اس پر ابوسفیان (جو اس وقت تک ایمان نہیں لائے تھے) کہنے لگے: ((مَا رَأَيْنَا أَصْحَابَ رَجُلٍ قَطُّ أَشَدَّ لَهُ حُبًّا مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ بِمُحَمَّدٍ)) ترجمہ: خدا

کی قسم جتنی شدید محبت محمد (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) کے اصحاب محمد (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سے کرتے ہیں میں نے نہیں دیکھا کہ ایسی محبت کسی شخص کے اصحاب اس سے کرتے ہوں۔

(مغازی الواقدی، غزوۃ الرجیع فی صفر، ج1، ص362، دارالاعلمی، بیروت)

دنیا و مافیہا سے زیادہ محبوب

صحیح بخاری میں ہے: ((عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، قَالَ: قُلْتُ لِعَبِيدَةَ: عِنْدَنَا مِنْ شَعَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَبْنَاهُ مِنْ قِبَلِ أَنَسٍ أَوْ مِنْ قِبَلِ أَهْلِ أَنَسٍ فَقَالَ: لَأَنْ تَكُونَ عِنْدِي شَعَرَةٌ مِنْهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا)) ترجمہ: امام المعبرین امام ابن سیرین تابعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا کہ ہمارے پاس **حضور نبی کریم** صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **کے بال مبارک** ہیں جو ہمیں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یا حضرت انس کے گھر والوں سے ملے ہیں۔ حضرت عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (یہ سن کر) ارشاد فرمایا: میرے پاس رسول کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا ایک بال ہو یہ بات مجھے دنیا و مافیہا (دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے) سے زیادہ محبوب ہے۔

(صحیح بخاری، باب الماء الذی یغسل بہ شعر الانسان، ج1، ص45، دار طوق النجاہ)

بستر پاک اور باپ ناپاک

صلح حدیبیہ کا زمانہ تھا، ابوسفیان ابھی ایمان نہیں لائے تھے، مگر ان کی بیٹی حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا **مسلمان تھیں**، اور حضور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے نکاح میں تھیں، اس زمانے میں ام المؤمنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے **والد ابوسفیان** مدینہ منورہ آئے، اپنی بیٹی سے ملنے گئے، بستر پر بیٹھنے لگے تو ام المؤمنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بستر لپیٹ دیا، ابوسفیان نے پوچھا کہ اے بیٹی! یہ بستر

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

میرے لائق نہیں یا میں اس بستر کے لائق نہیں؟ ام المؤمنین نے جواب دیا: بَلْ هُوَ فِرَاشُ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَأَنْتَ مُشْرِكٌ نَجَسٌ، فَلَمْ أُحِبَّ أَنْ تَجْلِسَ عَلَى فِرَاشِهِ۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر ہے اور تم مشرک ناپاک آدمی ہو، مجھے یہ پسند نہیں کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر پر بیٹھو۔

(مغازی الواقدی، شان غزوۃ الفتح، ج2، ص792، دارالاعلمی، بیروت☆سیرت ابن ہشام، خروج ابی سفیان الی المدینہ، ج 2، ص396، مصطفی البابی، مصر☆دلائل النبوۃ للبیہقی، جماع ابواب فتح مکہ، ج 5، ص8، دارالکتب العلمیہ، بیروت☆السیرۃ النبویہ ابن کثیر، ذکر بعثہ الی کسری، ج 3، ص530، دارالمعرفہ ل لطباعۃ والنشر والتوزیع، بیروت☆تفسیر بغوی، سورۃ النصر، ج 8، ص568، دارطیبہ للنشر ولتوزیع، بیروت ☆تفسیر خازن، سورۃ النصر، ج 4، ص488، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

ہر مصیبت ہیچ ہے اگر وہ سلامت ہیں

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ((جِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ: عَلَيْكَ بِابْنِ عَمِّكَ! فَأَتَيْتُ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللهِ وَقَدْ نَزَفَ الدَّمُ، فَجَعَلْتُ أَنْضَحُ فِي وَجْهِهِ الْمَاءَ وَهُوَ مَغْشِيٌّ عَلَيْهِ، ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ: مَا فَعَلَ رَسُولُ اللهِ؟ فَقُلْتُ: خَيْرًا، هُوَ أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ. قَالَ: الْحَمْدُ لِلهِ، كُلُّ مُصِيبَةٍ بَعْدَهُ جَلَلٌ)) ترجمہ: غزوۂ احد والے دن میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا: اپنے چچازاد بھائی (حضرت طلحہ بن عبید اللہ) کے پاس جاؤ، میں حضرت طلحہ کے پاس آیا، اُن کے جسم سے بہت خون نکل چکا تھا، (جس کی وجہ سے) ان پر غشی طاری تھی، میں نے ان کے چہرے پر پانی کے چھینٹے مارے تو انہیں کچھ افاقہ ہوا، (ہوش میں آتے ہی) کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حال ہے؟ میں نے کہا کہ بہتر ہیں، انہوں نے ہی مجھے تمہاری طرف بھیجا ہے، حضرت طلحہ نے کہا: الحمدللہ، وہ سلامت ہیں تو ہر مصیبت ہیچ ہے۔

(مغازی الواقدی، غزوۂ احد، ج1، ص255، دارالاعلمی، بیروت)

شوہر، بھائی اور باپ شہید

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ((مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِامْرَأَةٍ مِنْ بَنِي دِينَارٍ، وَقَدْ أُصِيبَ زَوْجُهَا وَأَخُوهَا وَأَبُوهَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِأُحُدٍ، فَلَمَّا نُعُوا لَهَا، قَالَتْ: فَمَا فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم؟ قَالُوا: خَيْرًا يَا أُمَّ فُلَانٍ، هُوَ بِحَمْدِ اللَّهِ كَمَا تُحِبِّينَ، قَالَتْ: أَرُونِيهِ حَتَّى أَنْظُرَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: فَأُشِيرَ لَهَا إِلَيْهِ حَتَّى إِذَا رَأَتْهُ قَالَتْ: كُلُّ مُصِيبَةٍ بَعْدَكَ جَلَلٌ!)) ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر (غزوۂ احد سے واپسی پر) قبیلہ بنی دینار کی ایک عورت کے پاس سے ہوا، غزوۂ احد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں اس کا شوہر، بھائی اور باپ شہید ہوگئے تھے، جب اسے لوگوں نے اس بات کی خبر دی (کہ تیرا شوہر، بھائی اور باپ شہید ہوگئے ہیں) تو اس نے کہا (یہ بات چھوڑو مجھے یہ بتاؤ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیسے ہیں؟ لوگوں نے جواب دیا کہ اے ام فلاں! وہ الحمدللہ ٹھیک ہیں جیسا تم چاہتی ہو، وہ کہنے لگی: مجھے ان کی زیارت کراؤ، لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اشارہ کیا، اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی اور کہا: آپ سلامت ہیں تو ساری مصیبتیں ہیچ ہیں۔

(سیرۃ ابن ہشام، شأن المرأۃ الدیناریہ، ج2، ص99، مصطفی البابی، مصر☆شرف المصطفیٰ، باب ماخص بہ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، ج 4، ص 145، دارالبشائر الاسلامیہ، مکہ☆دلائل النبوۃ للبیہقی، باب ماجری بعد انقضاء الحرب، ج3، ص302، دارالکتب العلمیہ، بیروت☆ الشفا، الفصل الثالث عن السلف والائمہ، ج2، ص51، دارالفیحاء، عمان)

تم مدینے میں داخل نہیں ہوسکتے

عبداللہ بن ابیّ بن سلول تمام منافقوں کا سردار تھا، ایک جگہ سے واپسی پر اس

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

نے یہ کہہ دیا: لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلّ ،اگر ہم مدینہ واپس لوٹے تو بڑی عزت والا نہایت ذلت والے کو نکال دے گا، معاذ اللہ اس منافق نے اپنے آپ کو عزت دار اور حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کو ذلیل کہا، جس وقت اس منافق کے بیٹے حضرت عبداللہ کو اس کی خبر ہوئی جو کہ صادق الایمان مومن تھے، یہ آپے سے باہر ہوگئے اور ننگی تلوار لے کر مدینے کے دروازے پر کھڑے ہوگئے ، جب عبد اللہ بن ابی آیا تو اس کے بیٹے حضرت عبد اللہ نے کہا: پیچھو ہٹو تم مدینے داخل نہیں ہوسکتے۔ وہ کہنے لگا: تمہیں کیا ہوگیا ہے؟ بیٹے نے کہا: خدا کی قسم تم اس وقت تک یہاں سے نہیں گزر سکتے جب تک رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اجازت نہیں دیں گے، رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عزت والے ہیں اور تم ذلیل ہو۔ جب رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تشریف لائے تو عبداللہ بن ابی نے اپنے بیٹے عبد اللہ کی شکایت کی، تو بیٹے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے: اللہ کی قسم یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یہ اس وقت تک نہیں گزرے گا جب تک آپ اجازت نہیں دیں، رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے اجازت دی، تو حضرت عبداللہ نے اپنے باپ عبداللہ بن ابی سے کہا: رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے اجازت دی ہے اس لیے اب تم داخل ہوسکتے ہو۔

(تفسیر ابن کثیر، سورۃ المنافقون، ج8، ص132، دارطیبہ للنشر والتوزیع، بیروت)

ایک روایت میں یوں ہے کہ بیٹے حضرت عبداللہ نے اپنے باپ عبداللہ بن ابی سے کہا: وَاللّٰهِ لَا تَدْخُلِ الْمَدِينَةَ أَبَدًا حَتّٰى تَقُولَ: رسولُ اللّٰهِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْأَعَزُّ وَأَنَا الْأَذَلّ۔ خدا کی قسم تم مدینے میں کبھی داخل نہیں ہوسکتے جب تک یہ نہ کہو کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سب سے زیادہ عزت والے اور میں سب سے زیادہ ذلت والا ہوں۔

اس نے ایسا کہا پھر مدینے میں داخل ہونے دیا۔

(تفسیر ابن کثیر، سورۃ المنافقون، ج8، ص132، دارطیبہ للنشر والتوزیع، بیروت)

عبداللہ بن ابی منافق کے اس قول کا ذکر قرآن مجید میں بھی ہے: ﴿يَقُولُونَ لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلّ وَ لِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَ لِرَسُوْلِهٖ وَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَ لٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: کہتے ہیں ہم مدینہ پھر کر گئے تو ضرور جو بڑی عزّت والا ہے وہ اس میں سے نکال دے گا اسے جو نہایت ذلّت والا ہے اور عزّت تو اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں ہی کے لئے ہے مگر منافقوں کو خبر نہیں۔ (پ28، سورۃ المنافقون، آیت8)

نماز قربان کردی

حضرت اسما بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، مقام صہبا میں حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ران پر سر رکھ کر آرام فرمارہے تھے (ایک روایت میں ہے کہ وحی نازل ہورہی تھی)، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نمازِ عصر ادا نہیں کی تھی، سورج ڈوب رہا تھا، اگر بیدار کرتے ہیں تو نیند میں خلل آتا ہے اور اگر بیدار نہیں کرتے تو نمازِ عصر قضا ہوجائے گی، بالآخر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نمازِ عصر حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی نیند پر قربان کردی، سورج ڈوب گیا، جب حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بیدار ہوئے تو پوچھا: علی نمازِ عصر ادا کرلی؟ عرض کیا: نہیں، رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے دعا کی: اَللّٰهُمَّ إِنَّهُ كَانَ فِي طَاعَتِكَ وَطَاعَةِ رَسُوْلِكَ فَارْدُدْ عَلَيْهِ الشَّمْسَ ، ترجمہ: اے اللہ! بے شک یہ تیری اور تیرے رسول کی فرمانبرداری میں تھا، لہٰذا سورج کو لوٹا دے۔

سورج واپس لوٹ آیا، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نمازِ عصر ادا کی، پھر

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ڈوب گیا،حضرت اسما رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں:**فَرَأَيْتُهَا غَرَبَتْ ،ثُمَّ رَأَيْتُهَا طَلَعَتْ بَعْدَمَا غَرَبَتْ**،ترجمہ:اسما کہتی ہیں کہ میں نے سورج کو غروب ہوتے دیکھا پھر دیکھا کہ ڈوبا ہوا سورج دوبارہ طلوع ہوگیا۔

(شرح مشکل الآثار للطحاوی،باب مشکل ماروی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔۔الخ،ج 3،ص92،مؤسسة الرساله،بیروت☆المعجم الکبیرللطبرانی،ام جعفر بن محمدبن جعفربن ابی طالب،ج 24،ص144،مکتبه ابن تیمیه،القاہره☆مواہب اللدنیه،القسم الثالث،ج 2،ص258،المکتبة التوفیقیه،القاہره☆الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم،الفصل الثانی عشر،ج 1،ص548،دارالفیحاء،عمان☆شرح الشفاء لملاعلی قاری،ج 1،ص594،دارالکتب العلمیه،بیروت☆سیرت حلبیه،باب ذکر الاسراء ردالشمس له صلی اللہ علیه وسلم،ج 6،ص485،دارالکتب العلمیه،بیروت☆المقاصد الحسنة،کتاب الفضائل،ج 1،ص771،دارالکتاب العربی،بیروت☆ردالمحتار،کتاب الصلوة،ج 1،ص360،دارالفکر،بیروت☆تفسیر روح البیان،سورة الاسراء،ج 5،ص128،دارالفکر،بیروت☆تفسیر روح المعانی،صورةٌ ص،ج 12،ص186،دارالکتب العلمیه،بیروت)والمعراج،ج 1،ص543،دارالکتب العلمیه،بیروت☆شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیه،باب

جان قربان کردی

ہجرت کی رات حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلَّی اللہُ علیہِ وسلَّم کے ساتھ غارِ ثور پر پہنچے تو انہوں نے حضور صلَّی اللہُ علیہِ وسلَّم سے عرض کیا:**وَاللّٰهِ لَاتَدْخُلُهُ حَتّٰی أَدْخُلَ قَبْلَكَ فَإِنْ كَانَ فِيهِ شَيْءٌ أَصَابَنِي دُونَكَ**،یعنی خدا کی قسم آپ اس وقت تک غار میں داخل نہ ہوں جب تک میں آپ سے پہلے داخل نہ ہوں تا کہ اگر غار میں کوئی (موذی) چیز ہو تو مجھے نقصان پہنچائے،آپ کو نقصان نہ پہنچائے،پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ غار میں داخل ہوئے،اس کو خوب صاف کیا،غار میں کچھ سوراخ نظر آئے تو ان کو اپنی لنگی سے کپڑا پھاڑ کر بھر دیا،دو سوراخ بچ گئے،ان پر اپنی

ایڑیاں رکھ دیں،اس کے بعد رسول اللہ صلَّی اللہُ علیہِ وسلَّم سے عرض کیا کہ اب اندر تشریف لے آئیں،حضور صلَّی اللہُ علیہِ وسلَّم اندر تشریف لائے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گود میں سر رکھ کر سو گئے،ابھی حضور صلَّی اللہُ علیہِ وسلَّم آرام فرما ہی رہے تھے کہ سوراخ کے اندر سے سانپ نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاؤں پر ڈس لیا،مگر آپ نے حرکت نہ کی اور اسی طرح بیٹھے رہے کہ حضور صلَّی اللہُ علیہِ وسلَّم کی آنکھ نہ کھل جائے،مگر سانپ کے زہر کی انتہائی تکلیف کے سبب آپ کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑے جو حضور نبی کریم صلَّی اللہُ علیہِ وسلَّم کے چہرۂ اقدس پر گرے اور آپ کی آنکھ کھل گئی اور دریافت فرمایا کہ ابوبکر کیا ہوا؟عرض کیا:**لُدِغْتُ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي**،یعنی میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں مجھے سانپ نے کاٹ لیا ہے،حضور صلَّی اللہُ علیہِ وسلَّم نے اپنا لعابِ دہن ان کے زخم پر لگایا تو فوراً تکلیف جاتی رہی۔

(مشکوۃ المصابیح،باب مناقب ابی بکر،الفصل الثانی،ج3،ص1700،المکتب الاسلامی،بیروت)

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے ان دونوں واقعات کو بڑے خوبصورت انداز میں ان اشعار کے اندر بیان کیا ہے،فرماتے ہیں:

مولیٰ علی نے واری تیری نیند پر نماز　　اور وہ بھی عصر سب سے جو اعلیٰ خطر کی ہے
صدیق بلکہ غار میں جان ان پہ دے چکے　　اور حفظِ جاں تو جان فروضِ غرر کی ہے
ہاں تو نے انہیں جان،انہیں پھیر دی نماز　　پر وہ تو کر چکے تھے جو کرنی بشر کی ہے
ثابت ہوا کہ جملہ فرائض فروع ہیں　　اصل الاصول بندگی اس تاجور کی ہے

قسم کھائی ہے مرجائیں گے یا ماریں گے ناری کو

حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے،فرماتے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ہیں:((بَيْنَا أَنَا وَاقِفٌ فِي الصَّفِّ يَوْمَ بَدْرٍ، فَنَظَرْتُ عَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي، فَإِذَا أَنَا بِغُلاَمَيْنِ مِنَ الأَنْصَارِ حَدِيثَةٍ أَسْنَانُهُمَا، تَمَنَّيْتُ أَنْ أَكُونَ بَيْنَ أَضْلَعَ مِنْهُمَا ،فَغَمَزَنِي أَحَدُهُمَا فَقَالَ:يَا عَمِّ هَلْ تَعْرِفُ أَبَا جَهْلٍ؟ قُلْتُ :نَعَمْ، مَا حَاجَتُكَ إِلَيْهِ يَا ابْنَ أَخِي؟ قَالَ:**أُخْبِرْتُ أَنَّهُ يَسُبُّ رَسُولَ اللَّهِ** صلی اللہ علیہ وسلم، **وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَئِنْ رَأَيْتُهُ لاَ يُفَارِقُ سَوَادِي سَوَادَهُ حَتَّى يَمُوتَ الأَعْجَلُ مِنَّا**، فَتَعَجَّبْتُ لِذَلِكَ، فَغَمَزَنِي الآخَرُ، فَقَالَ لِي مِثْلَهَا، فَلَمْ أَنْشَبْ أَنْ نَظَرْتُ إِلَى أَبِي جَهْلٍ يَجُولُ فِي النَّاسِ، قُلْتُ:أَلاَ إِنَّ هَذَا صَاحِبُكُمَا الَّذِي سَأَلْتُمَانِي، فَابْتَدَرَاهُ بِسَيْفَيْهِمَا، فَضَرَبَاهُ حَتَّى قَتَلاَهُ، ثُمَّ انْصَرَفَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم، فَأَخْبَرَاهُ فَقَالَ:أَيُّكُمَا قَتَلَهُ؟، قَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا:أَنَا قَتَلْتُهُ، فَقَالَ :هَلْ مَسَحْتُمَا سَيْفَيْكُمَا؟، قَالاَ:لاَ، فَنَظَرَ فِي السَّيْفَيْنِ، فَقَالَ:كِلاَكُمَا قَتَلَهُ)) ترجمہ: غزوۂ بدر والے دن میں مجاہدین کی صف میں کھڑا تھا، میری نظر دائیں بائیں پڑی تو میں نے دیکھا کہ میرے دائیں بائیں دو کمسن انصاری لڑکے (معاذ اور معوذ) کھڑے ہیں، میں نے تمنا کی کہ کاش میں ان سے زیادہ طاقتوروں کے درمیان ہوتا، ان میں سے ایک نے میری طرف توجہ کی اور مجھ سے پوچھا: اے چچا جان! کیا آپ ابوجہل کو پہچانتے ہیں؟ میں نے کہا: ہاں پہچانتا ہوں بھتیجے! (مگر) تمہیں اس سے کیا کام ہے؟ وہ لڑکا کہنے لگا: **مجھے معلوم ہوا کہ وہ رسول اللہ** صلی اللہ علیہ وسلم **کو گالیاں دیتا ہے، اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اگر میں نے اسے دیکھ لیا تو میں اس سے جدا نہیں ہوں گے جب تک کہ ہم میں سے کسی کو موت نہ آجائے۔**

قسم کھائی ہے مر جائیں یا ماریں گے ناری کو — سنا ہے گالیاں دیتا ہے وہ محبوب باری کو

حضرت عبد الرحمٰن بن عوف کہتے ہیں کہ مجھے تعجب ہوا، دوسرے نے بھی میری طرف متوجہ ہو کر یہی کہا، اس کے بعد ابھی میں نے کچھ کلام نہ کیا تھا کہ میری نظر ابوجہل پر پڑی جو لوگوں میں گھوم رہا تھا، میں نے (اشارہ کرتے ہوئے) کہا کہ یہ تمہارا مطلوبہ شخص (ہدف) ہے جس کے بارے میں تم سوال کر رہے ہو، ان دونوں نے جلدی سے اس پر تلوار سے جھپٹے اور دونوں نے اسے (تلوار سے) مارا اور قتل کر دیا، پھر وہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور اس کے بارے میں بتایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ تم دونوں میں سے کس نے اسے قتل کیا ہے؟ ان دونوں میں سے ہر ایک کہنے لگا کہ میں نے اسے قتل کیا ہے، پھر پوچھا: کیا تم دونوں نے اپنے تلواروں کو صاف کر لیا ہے؟ عرض کیا: نہیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں کی تلواروں کو دیکھا تو فرمایا: تم دونوں نے اسے قتل کیا ہے۔

(صحیح بخاری، باب من لم یخمس الاسلاب ومن قتل قتیلاً، ج 4، ص91، دارطوق النجاۃ☆صحیح مسلم، باب استحقاق القاتل سلب القتیل، ج3، ص 1372، داراحیاء التراث العربی، بیروت)

جاؤ اور اپنے باپ کو قتل کر دو

حضرت طلحہ بن براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے، تو عرض کی:((يَا رَسُولَ اللَّهِ، مُرْنِي بِمَا أَحْبَبْتَ، فَلَا أَعْصِي لَكَ أَمْرًا)) ترجمہ: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جو چاہیں مجھے حکم کریں میں آپ کی حکم عدولی نہیں کروں گا یعنی جو فرمائیں گے پورا کروں گا۔

((فَعَجِبَ لِذَلِكَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ غُلَامٌ)) ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے اس طرح کہنے سے تعجب ہوا کیونکہ آپ ابھی (کم عمر) لڑکے تھے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

آزمائش کے لیے فرمایا:((اذْهَبْ فَاقْتُلْ أَبَاك)) ترجمہ: جاؤ اور جاکر اپنے (مشرک) باپ کو قتل کردو۔

راوی کہتے ہیں:((فَخَرَجَ مُوَلِّيًا لِيَفْعَلَ فَدَعَاهُ)) ترجمہ: وہ اس کام کو پورا کرنے کے ارادے سے نکل پڑے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے واپس بلالیا۔

اور ارشاد فرمایا: ادھر آؤ،((فَإِنِّي لَمْ أُبْعَثْ بِقَطِيعَةِ رَحِمٍ))ترجمہ: میں قطع رحمی کے لیے مبعوث نہیں کیا گیا۔

(المعجم الاوسط،من بقية من اول اسمه ميم،ج 8،ص125،دارالحرمين،القاہرہ☆السنن الکبری للبیہقی،باب المسلم یتوقی فی الحرب قتل ابیہ ،ج9، ص 46،دارالکتب العلمیہ،بیروت)

ہم بنی اسرائیل کی طرح نہیں

حضرت مقداد بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غزوۂ بدر کے موقع پر یوں عرض کیا کہ یارسول اللہ صلَّی اللہُ علَیہِ وَسلَّم ہم کبھی بھی وہ بات اپنے منہ سے نہ نکالیں گے جو بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہی تھی کہ ﴿فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَآ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ﴾ ترجمہ کنزالایمان: تو آپ جائیے اور آپ کا رب،تم دونوں لڑو ہم یہاں بیٹھے ہیں۔ (پ6،المائدہ،آیت24)

آپ جو بھی چاہیں فیصلہ کریں ہم آپ کے ساتھ ہیں۔

(صحیح بخاری،باب قوله فاذهب الخ،ج6،ص51،دارطوق النجاۃ)

قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ صلَّی اللہُ علَیہِ وَسلَّم کو حق کے ساتھ بھیجا ہم آپ کے ساتھ جائیں گے اور جہاں آپ جائیں گے آپ کے ساتھ مل کر مردانہ وار لڑیں گے۔ (مدارج النبوت،قسم سوم،باب دوم، مذکور جنگ بدر،ج2،ص83)

جس وقت آپ یاد آجاتے ہیں

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں:((جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ صلَّی اللہُ علَیہِ وَسلَّم فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّكَ لَأَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي، وَإِنَّكَ لَأَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَهْلِي، وَإِنَّكَ لَأَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ وَلَدِي، وَإِنِّي لَأَكُونُ فِي الْبَيْتِ فَأَذْكُرُكَ فَمَا أَصْبِرُ حَتَّى آتِيَكَ فَأَنْظُرَ إِلَيْكَ، فَإِذَا ذَكَرْتُ مَوْتِي وَمَوْتَكَ عَرَفْتُ أَنَّكَ إِذَا دَخَلْتَ الْجَنَّةَ رُفِعْتَ مَعَ النَّبِيِّينَ، وَإِنِّي وَإِنْ أُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ خَشِيتُ أَنْ لَا أَرَاكَ. فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صلَّی اللہُ علَیہِ وَسلَّم شَيْئًا حَتَّى نَزَلَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِهَذِهِ الْآيَةِ ﴿وَمَنْ يُطِعِ اللهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَئِكَ رَفِيقًا﴾ ترجمہ: ایک شخص نے رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ یارسول اللہ عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم آپ یقیناً میرے نزدیک میری جان اور میری اولاد سے بھی زیادہ محبوب ہیں،جس وقت آپ صلَّی اللہُ علَیہِ وَسلَّم یاد آجاتے ہیں تو جب تک آپ صلَّی اللہُ علَیہِ وَسلَّم کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کو دیکھ نہ لوں قرار نہیں آتا،لیکن اس دنیا سے رخصت ہونے کے بعد جنت میں داخل ہو کر آپ انبیائے کرام علیہم السلام کے ساتھ بلند مقام میں ہونگے اور میں نیچے درجے میں ہونے کے سبب اندیشہ کرتا ہوں کہ کہیں آپ کو نہ دیکھ سکوں۔ یہ سن کر حضور صلَّی اللہُ علَیہِ وَسلَّم خاموش رہے،اتنے میں حضرت جبریل علیہ السلام یہ آیت لے کر حاضر ہوئے:﴿وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا﴾ ترجمہ کنزالایمان: اور جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانے تو اسے ان کا ساتھ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ملے گا جن پر اللہ نے فضل کیا یعنی انبیا اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں۔ (پ5،النساء ،69)(حلیۃ الاولیاء ،ج4،ص239،دارالکتاب العربی،بیروت)

اسی دن سے مجھے محبت ہوگئی

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک درزی نے رسول اللہ عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کی کھانے کی دعوت کی، میں بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گیا، جو کی روٹی اور شوربہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لایا گیا جس میں کدو اور خشک کیا ہوا نمکین گوشت تھا، کھانے کے دوران میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ پیالے کے کناروں سے کدو کی قاشیں تلاش کر رہے ہیں، فَلَمْ أَزَلْ أُحِبُّ الدُّبَّاءَ مِنْ يَوْمِئِذٍ، اسی لیے میں اس دن سے کدو سے محبت کرنے لگا۔

(صحیح بخاری،باب ذکر الخیاط،ج3،ص61،دارطوق النجاۃ)

ابو قحافہ کا بیٹا اس لائق نہیں

صحیح بخاری میں سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبیلہ بنی عمرو بن عوف میں صلح کرانے کے واسطے تشریف لے گئے۔ جب نماز کا وقت ہوا مؤذن نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کیا آپ لوگوں کو نماز پڑھائیں گے تاکہ میں اقامت کہوں، فرمایا: ہاں! اور انھوں نے امامت کی، اس عرصہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف لے آئے اور صف میں قیام فرمایا، جب نمازیوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو تصفیق کی (بائیں ہاتھ کی پشت پر دائیں ہاتھ کی انگلیاں اس طرح مارنا کہ آواز پیدا ہو، تصفیق کہلاتا ہے۔) اس غرض سے کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ خبردار ہو جائیں کیونکہ ان کی عادت تھی کہ نماز میں کسی طرف توجہ نہ کرتے تھے جب صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تصفیق کی آواز سنی تو

گوشہ چشم سے دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں، لہذا پیچھے ہٹنے کا قصد کیا اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ سے فرمایا کہ اپنی ہی جگہ پر قائم رہو، صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دونوں ہاتھ اٹھائے اس نوازش پر کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے امامت کا حکم فرمایا، اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور پیچھے ہٹ کر صف میں کھڑے ہو گئے اور رسول اللہ عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم آگے بڑھے۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: يَا أَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَثْبُتَ إِذْ أَمَرْتُكَ، ترجمہ: ابوبکر! جب میں خود تمھیں حکم کر چکا تھا تو تم کو اپنی جگہ پر کھڑے رہنے سے کون سی چیز مانع تھی؟ عرض کیا: مَا كَانَ لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم، ترجمہ: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ابو قحافہ کا بیٹا اس لائق نہیں کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم سے آگے بڑھ کر نماز پڑھائے۔

(صحیح بخاری،باب من دخل لیؤم الناس،فجاء الامام،ج1،ص137،دارطوق النجاۃ)

میں کیسے لے سکتا ہوں؟

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ((أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم رَأَى خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فِي يَدِ رَجُلٍ، فَنَزَعَهُ فَطَرَحَهُ، وَقَالَ: يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ إِلَى جَمْرَةٍ مِنْ نَارٍ فَيَجْعَلُهَا فِي يَدِهِ، فَقِيلَ لِلرَّجُلِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: خُذْ خَاتِمَكَ انْتَفِعْ بِهِ، قَالَ: لَا وَاللهِ، لَا آخُذُهُ أَبَدًا وَقَدْ طَرَحَهُ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم)) ترجمہ: رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے ایک شخص کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو نکال کر پھینک دیا اور فرمایا: کیا تم میں کوئی چاہتا ہے کہ آگ کا انگارا اپنے ہاتھ میں ڈالے۔ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کے تشریف لے جانے کے بعد

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کسی نے اس شخص سے کہا تو اپنی انگوٹھی اٹھا اور (بیچ کر) اس سے فائدہ اٹھا، اس نے جواب دیا نہیں اللہ عزوجل کی قسم میں اسے کبھی نہیں لوں گا جب رسول خدا عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اسے پھینک دیا ہے تو میں اسے کیسے لے سکتا ہوں؟

(صحیح مسلم، باب طرح خاتم الذہب، ج3، ص1655، داراحیاء التراث العربی، بیروت)

(5) گستاخوں کا انجام

مٹ گئے مٹتے ہیں مٹ جائیں گے اعدا تیرے

نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ﴿إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُهِينًا﴾ ترجمۂ کنزالایمان: بیشک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور اللہ نے ان کے کئے ذلّت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ (پ22، سورۃ الاحزاب، آیت57)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ((مَنْ آذَى شَعْرَةً مِنِّي فَقَدْ آذَانِي وَمَنْ آذَانِي فَقَدْ آذَى الله)) ترجمہ: جس نے میرے ایک بال کو اذیت پہنچائی تو اس نے مجھے اذیت پہنچائی اور جس نے مجھے اذیت پہنچائی اس نے اللہ تعالیٰ کو اذیت پہنچائی۔

(جامع صغیر، حرف المیم، ج3، ص135، دارالفکر، بیروت)

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ((سمعت رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم وهو آخذ شعره يقول: من آذى شعرة من شعري فالجنة عليه حرام)) ترجمہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا بال مبارک پکڑا ہوا تھا اور فرما رہے تھے: جس نے میرے ایک بال کو (بھی) اذیت پہنچائی اس پر جنت حرام ہے۔

(کنز العمال، معجزاته واخباره بالغيب، ج12، ص349، موسسة الرسالہ، بیروت)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ((حدثني رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم وهو آخذ بشعرة فقال: من آذى شعرة مني فقد آذاني ومن آذاني فقد آذى الله ومن آذى الله لعنه الله ملء السماوات وملء

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

الأرض، لا یقبل الله منه صرفا ولا عدلا)) ترجمہ: رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے بال مبارک پکڑا ہوا تھا اور فرما رہے تھے کہ جس نے میرے ایک بال کو اذیت پہنچائی اس نے مجھے اذیت پہنچائی اور جس نے مجھے اذیت پہنچائی اس نے اللہ تعالیٰ کو اذیت پہنچائی اور جس نے اللہ تعالیٰ کو اذیت پہنچائی تو اس پر آسمان بھر اور زمین بھر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو اور اللہ تعالیٰ اس کا نہ کوئی فرض قبول فرمائے گا نہ کوئی نفل۔

(کنز العمال، معجزاته واخباره بالغیب، ج12، ص349، موسسة الرساله، بیروت)

ابولہب اور اس کی بیوی ام جمیل

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے ﴿تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ ٥ مَا أَغْنَى عَنْهُ مَالُهُ وَمَا كَسَبَ ٥ سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ٥ وَامْرَأَتُهُ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ٥ فِي جِيدِهَا حَبْلٌ مِنْ مَسَدٍ ٥﴾ ترجمۂ کنز الایمان: تباہ ہو جائیں ابولہب کے دونوں ہاتھ اور وہ تباہ ہو ہی گیا، اسے کچھ کام نہ آیا اس کا مال اور نہ جو کمایا، اب دھنستا ہے لپٹ مارتی آگ میں وہ اور اس کی جورو (بیوی) لکڑیوں کا گٹھا سر پر اٹھاتی، اس کے گلے میں کھجور کی چھال کا رسّا۔ (پ30، سورۂ لہب، مکمل)

ابولہب اور اس کی بیوی ام جمیل کا تعارف

ابولہب کا نام عبدالعزیٰ ہے یہ عبدالمطلب بن ہاشم کا بیٹا اور سیّدِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا چچا تھا بہت ہی گورا خوبصورت آدمی تھا اسی لئے اس کی کنّیت ابولہب ہے اور اسی کنّیت سے وہ مشہور تھا۔

(تفسیر خازن، سورۂ لہب کے تحت، ج4، ص494، دارالکتب العلمیه، بیروت)

ابولہب کی بیوی ام جمیل تھی، جو کہ حرب بن امیہ کی بیٹی اور ابوسفیان کی بہن تھی، جس کو قرآن نے ''حمالۃ الحطب'' (یعنی لکڑیوں کا گٹھا سر پر اٹھانے والی

)فرمایا۔ (تفسیر بغوی، سورۂ لہب کے تحت، ج5، ص328، داراحیاء التراث العربی، بیروت)

دشمنی کی وجہ اور ابتدا

تفسیر خازن میں اس کا شانِ نزول لکھا ہے: حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں: جب یہ آیت پاک ﴿وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ﴾ (اور اے محبوب اپنے قریب تر رشتہ داروں کو ڈراؤ) نازل ہوئی، تو نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کوہِ صفا پر تشریف لے گئے اور قریش کی مختلف شاخوں کو پکارا: یا بنی فہر! یا بنی عدی وغیرہ وغیرہ، یہاں تک کہ وہ لوگ جمع ہو گئے، جو نہ آ سکتا تھا اس نے اپنا قاصد بھیج دیا کہ دیکھے کیا ہوا ہے، ابولہب اور دیگر قریش آئے، تو نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اگر میں تمہیں کہوں کہ وادی میں ایک لشکر ہے جو تم پر حملہ کرنے والا ہے تو کیا تم میری بات مان لوگے؟ سب بولے: جی ہاں، ہم نے آپ کو ہمیشہ سچ بولتے ہی دیکھا ہے۔ تو نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے (اسلام و توحید کی دعوت دیتے ہوئے) فرمایا: میں تمہیں عذاب شدید سے ڈراتا ہوں۔ اس پر ابولہب بولا: تم تباہ ہو جاؤ (معاذ اللہ)، کیا ہمیں اس لیے جمع کیا ہے؟ تو اس پر یہ نازل ہوئی ﴿تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ ٥﴾ ترجمۂ کنز الایمان: تباہ ہو جائیں ابولہب کے دونوں ہاتھ اور وہ تباہ ہو ہی گیا۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے محبوب کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی طرف سے جواب دیا۔

(تفسیر خازن، سورۂ لہب کے تحت، ج4، ص494، دارالکتب العلمیه، بیروت)

ابولہب اور ام جمیل کا ردِ عمل

مروی ہے کہ ابولہب نے جب پہلی آیت سنی تو کہنے لگا کہ جو کچھ میرے بھتیجے کہتے ہیں اگر سچ ہے تو میں اپنی جان کے لئے اپنے مال و اولاد کو فدیہ کر دوں گا، اس پر یہ آیت ﴿مَا أَغْنٰى عَنْهُ مَالُهُ وَمَا كَسَبَ﴾ نازل ہوئی، اس آیت میں اس کا رد

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

فرمایا گیا کہ یہ خیال غلط ہے اس وقت کوئی چیز کام آنے والی نہیں۔

(تفسیر بغوی، سورۂ لہب کے تحت، ج5، ص327، داراحیاء التراث العربی، بیروت☆تفسیر خزائن العرفان تحت سورۂ تبت یدا ابی لہب)

حضرت ربیعہ بن عباد دیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے اسلام لانے سے پہلے کا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ذوالمجاز کے بازار میں دیکھا کہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد جمع ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے فرمارہے ہیں: ((یَآ اَیُّھَا النَّاسُ قُوْلُوا: لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ تُفْلِحُوا)) ترجمہ: اے لوگو! لا الٰہ الا اللہ کہو فلاح پا جاؤ گے۔ جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ایک صاف چہرے اور بھینگی آنکھوں والا شخص کھڑا تھا جس کے سر پر دو چوٹیاں تھیں اور وہ لوگوں سے کہہ رہا تھا: (معاذ اللہ) یہ بے دین جھوٹا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جہاں جاتے یہ بھی پیچھے پیچھے جاتا۔ میں نے لوگوں سے پوچھا کہ یہ کون ہے تو انہوں نے بتایا کہ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چچا ابولہب ہے۔

(مسند احمد بن حنبل، حدیث ربیعة بن عبادالدیلی، ج31، ص342، مؤسسة الرسالہ، بیروت)

تفسیر کبیر میں ہے: حضرت اسما رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں کہ جب سورۂ لہب نازل ہوئی تو ام جمیل انتہائی غصے میں پتھر اٹھائے ہوئے آئی، مسجد میں داخل ہوئی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے، اور ان کے ساتھ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی موجود تھے، ام جمیل یہ کہہ رہی تھی: مُذَمَّمًا قَلَيْنَا ... وَدِينَهُ أَبَيْنَا وَحُكْمَهُ عَصَيْنَا، (یعنی ہمیں قابلِ مذمت (نعوذ باللہ) شخص سے نفرت ہے، اُس کے لائے ہوئے دین کو ہم نہیں مانتے اور اُس کے احکام کی ہم مخالفت کرتے ہیں) ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: وہ آپ کی طرف آرہی ہے، مجھے اندیشہ ہے کہ وہ آپ کو دیکھ لے گی، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ مجھے نہیں دیکھ سکے گی، اور یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿وَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ جَعَلْنَا

بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ حِجَابًا مَسْتُورًا﴾ ترجمہ: اور اے محبوب تم نے قرآن پڑھا ہم نے تم پر اور ان میں کہ آخرت پر ایمان نہیں لاتے ایک چھپا ہوا پردہ کر دیا۔ (پ15، سورۂ بنی اسرائیل، آیت45)

وہ قریب آکر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہنے لگی: مجھے معلوم ہوا ہے کہ تمہارے صاحب نے میری ہجو کی ہے، تو ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ربِ کعبہ کی قسم انہوں نے تمہاری ہجو نہیں کی۔ وہ یہ کہتے ہوئے واپس ہوئی قریش جانتا ہے کہ میں اس کے سردار کی بیٹی ہوں۔

(تفسیر کبیر، سورۂ لہب کے تحت، ج32، ص354، داراحیاء التراث العربی، بیروت)

تفسیر روح البیان میں ہے:

جب سورۂ تبت یدا ابی لہب کی خبر ام جمیل تک پہنچی تو وہ اپنے بھائی ابوسفیان کے پاس اس کے گھر میں آئی، غصے سے بھری ہوئی تھی، بھائی کو کہنے لگی کہ اے بہادر! تمہیں یہ بات غضبناک نہیں کرتی کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے میری ہجو کی ہے؟ ابوسفیان نے کہا: ٹھہرو میں اس کی خبر لیتا ہوں پھر تلوار لے کر باہر نکلا، فوراً ہی واپس لوٹ آیا، ام جمیل نے کہا کہ کیا تم نے اسے قتل کر دیا؟ تو ابوسفیان نے کہا کہ میری بہن! کیا تمہیں یہ پسند آئے گا کہ تمہارے بھائی کا سر اژدھے کے منہ میں چلا جائے، ام جمیل نے جواب دیا نہیں، تو ابوسفیان کہنے لگا کہ بخدا قریب تھا کہ اس وقت میرا سر اژدھے کے منہ میں ہوتا یعنی اگر وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب جاتا تو اژدھا اسے اپنا لقمہ بنالیتا۔ پھر بعد میں ابوسفیان اسلام لے آئے اور ام جمیل کا کفر پر خاتمہ ہوا اور یہ تمام اللہ تعالیٰ کے حکم سابق سے ہے۔

(تفسیر روح البیان، سورۂ لہب کے تحت، ج10، ص532، دارالفکر، بیروت)

تفسیر خازن میں ہے:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اُمِّ جمیل بنتِ حرب رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے نہایت عناد وعداوت رکھتی تھی (اور باوجود یہ کہ بہت دولتمند اور بڑے گھرانے کی تھی لیکن سیّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی عداوت میں انتہا کو پہنچی تھی کہ) خود اپنے سر پر کانٹوں کا گٹھا لاکر رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے راستہ میں ڈالتی تا کہ حضور کو اور حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے اصحاب کو ایذا و تکلیف ہو اور حضور کی ایذا رسانی اس کو اتنی پیاری تھی کہ وہ اس کام میں کسی دوسرے سے مدد لینا بھی گوارا نہ کرتی تھی۔

(تفسیر خازن، سورۂ لہب کے تحت، ج4، ص495، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

ابولہب کا عبرتناک انجام

غزوۂ بدر کے سات دن کے بعد ہی اللہ تعالیٰ نے ابولہب کو عدسہ بیماری میں مبتلا کر کے ہلاک کر دیا، (عَدَسَہ طاعون کی قسم کی ایک زہریلی پھنسی ہے جو پہلے چھوٹی سے نکلتی ہے، پھر اس کا زہر سارے جسم میں پھیل جاتا ہے اور آدمی مر جاتا ہے)، جب اس گندی بیماری میں مبتلا ہو کر مر گیا تو اس کے بیٹوں نے اسے دو یا تین دن پڑے رہنے دیا اور دفن نہ کیا کیونکہ قریش عدسہ بیماری سے بہت زیادہ ڈرتے تھے وہ اسے طاعون کی طرح متعدی سمجھتے تھے، بالآخر قریش کے ایک آدمی نے اس کے بیٹوں کو کہا کہ تمہارا بیڑا غرق ہو، کیا تمہیں شرم نہیں آتی کہ تمہارا باپ گھر میں پڑا سڑ رہا ہے اور تم اسے دفن نہیں کرتے، وہ کہنے لگے کہ ہمیں اس کی بیماری کے زخموں سے ڈر لگتا ہے (کہ کہیں اس کی وجہ سے ہمیں یہ بیماری نہ لگ جائے)، اس نے کہا چلو میں تمہاری مدد کرتا ہوں، پھر ان لوگوں نے غسل کے نام پر دور ہی سے پانی پھینک دیا اور کوئی بھی قریب نہ گیا، اس کے بعد اٹھا کر وادیٔ مکہ کے بالائی حصے پر لے گئے، جہاں ایک دیوار کے سہارے کھڑا کر دیا اور اس پر پتھر پھینکتے رہے، یہاں تک کہ وہ ان پتھروں

کے نیچے دفن ہو گیا۔ یہی معنی ہیں اس آیت کریمہ کے کہ رب فرماتا ہے: ﴿مَآ اَغْنٰی عَنْهُ مَالُهٗ وَ مَا كَسَبَ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اسے کچھ کام نہ آیا اس کا مال اور نہ جو کمایا۔

(تفسیر کبیر، سورۂ لہب کے تحت، ج 32، ص352,353، داراحیاء التراث العربی، بیروت ☆ دلائل النبوۃ للبیہقی، باب وقوع الخبر بمکۃ وقدوم عمیر بن وہب، ج 3، ص146، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

امِ جمیل کا عبرتناک انجام

اُمِّ جمیل بنتِ حرب رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے نہایت عناد وعداوت رکھتی تھی اور باوجود یہ کہ بہت دولتمند اور بڑے گھرانے کی تھی لیکن سیّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی عداوت میں انتہا کو پہنچی تھی کہ خود اپنے سر پر کانٹوں کا گٹھا لاکر رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے راستہ میں ڈالتی تا کہ حضور کو اور حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے اصحاب کو ایذا و تکلیف ہو اور حضور کی ایذا رسانی اس کو اتنی پیاری تھی کہ وہ اس کام میں کسی دوسرے سے مدد لینا بھی گوارا نہ کرتی تھی۔

ایک روز یہ بوجھ اٹھا کر لا رہی تھی کہ تھک کر آرام لینے کے لئے ایک پتّھر پر بیٹھ گئی، ایک فرشتے نے بحکمِ الٰہی اس کے پیچھے سے اس گٹھے کو کھینچا وہ گرا اور رسی سے گلے میں پھانسی لگ گئی اور وہ مر گئی۔

(تفسیر خازن، سورۂ لہب کے تحت، ج4، ص495، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

عتبہ بن ابی لہب

اعلانِ نبوت سے پہلے حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی صاحبزادی حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا ابولہب کے بیٹے عُتَیبہ کے نکاح میں تھیں، ابھی رخصتی نہیں ہوئی تھی، (جب اعلان نبوت فرمایا یا جب سورۂ تبت یدا ابی لہب نازل ہوئی تو) عُتَیبہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

نے حضرت ام کلثوم کو طلاق دے دی، اور حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے انتہائی گستاخانہ انداز میں پیش آیا، کہنے لگا: "کفرت بدينك و فارقت ابنتك" میں نے آپ کے دین کا انکار کیا اور آپ کی بیٹی کو چھوڑا۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر جھپٹ پڑا اور قمیص مبارک پھاڑ ڈالی۔

اللہ تعالیٰ کے محبوب نے اس کے خلاف دعا کی: ((اَللّٰهُمَّ سَلِّطْ عَلَيْهِ كَلْبًا مِنْ كِلَابِكَ)) اے اللہ اس پر اپنے کتوں (درندوں) میں سے ایک کتا اس پر مسلط فرما۔ ابوطالب اس وقت موجود تھے، وہ عتیبہ سے کہنے لگے: میرے بھتیجے کی دعا سے بے پروا نہ ہونا کہ وہ مستجاب الدعوات ہیں۔ (بعض روایات میں ہے کہ عتیبہ یہ سن کر کانپ گیا، آ کر ابولہب کو بتایا، ابولہب بولا: اب میرے بیٹے عتیبہ کی خیر نہیں کہ محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) کی دعا ضرور اس کے پیچھے پڑ گئی ہے، ہر طرح کی نگرانی رکھنے لگا۔ مدارج النبوۃ)۔

ابولہب اور عتیبہ ایک مرتبہ تجارتی قافلے کے ساتھ ملک شام کی طرف گئے تو رات کے وقت ایک راہب کے پاس مقامِ زرقا میں ٹھہرے، راہب نے قافلے والوں کو بتایا کہ یہاں درندے بہت ہیں اس لیے تمام لوگ ہوشیار ہو کر سوئیں، یہ سن کر ابولہب نے قافلے والوں سے کہا کہ اے لوگو! محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) نے میرے بیٹے عُتیبہ کے لیے ہلاکت کی دعا کی ہے، لہٰذا تم لوگ تمام تجارتی سامان کو اکٹھا کر کے اس کے اوپر عتیبہ کا بستر لگا دو اور سب لوگ اس کے ارد گرد سو جاؤ تا کہ میرا بیٹا درندوں کے حملے سے محفوظ رہے، چنانچہ قافلے والوں نے عتیبہ کی حفاظت کا پورا بندوبست کیا لیکن رات کے وقت اچانک ایک شیر آیا اور سب کو سونگھتے ہوئے کود کر عتیبہ کے بستر پر پہنچا اور اس کے سر کو چبا ڈالا، اور چلا گیا، لوگوں نے شیر کو تلاش کیا مگر کچھ بھی پتا نہ چل

سکا کہ شیر کہاں سے آیا تھا اور کہاں گیا۔

(مواهب اللدنيه و شرح الزرقاني على المواهب، الفصل الثاني في ذكر اولاده الكرام، ج4، ص325,326، دارالكتب العلميه، بيروت)

ولید بن مغیرہ

ولید بن مغیرہ نے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی بارگاہ میں گستاخی کرتے ہوئے آپ کو مجنون (دیوانہ) کہا، اس کی گستاخی سے قلبِ اطہر کو صدمہ پہنچا، اللہ رب العزت نے سورۂ قلم اولاً تو اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے فضائل اور خوبیاں بیان کر کے ان کو خوش کیا۔

(تفسير روح البيان مفهوماً، سورۂ بقره، آيت12، ج1، ص58، دارالفكر، بيروت)

چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے: ﴿مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ ۝ وَ اِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ ۝ وَ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ۝﴾ ترجمۂ کنز الایمان: تم اپنے رب کے فضل سے مجنون نہیں، اور ضرور تمہارے لئے بے انتہا ثواب ہے، اور بے شک تمہاری خوبو بڑی شان کی ہے۔

(پ29، سورة القلم، آيت2تا4)

پھر اس کی گستاخی پر توجہِ غضب فرمائی اور اس کے عیوب بیان فرمائے۔

(تفسير روح البيان، سورۂ بقره، آيت12، ج1، ص58، دارالفكر، بيروت)

چنانچہ ارشاد ہوتا ہے: ﴿وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ ۝ هَمَّازٍ مَّشَّآءٍ بِنَمِيْمٍ ۝ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ۝ عُتُلٍّ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ ۝﴾ ترجمہ: اور ہر ایسے کی بات نہ سننا جو بڑا قسمیں کھانے والا، ذلیل، بہت طعنے دینے والا بہت ادھر کی اُدھر لگاتا پھرنے والا، بھلائی سے بڑا روکنے والا، حد سے بڑھنے والا گنہگار، درشت خو (بدمزاج و بدزبان)، اس سب پر طُرّہ یہ کہ اس کی اصل میں خطا ہے۔

(پ29، سورة القلم، آيت10تا13)

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو ولید بن مغیرہ نے اپنی ماں سے جا
کر کہا کہ محمد (مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) نے میرے حق میں نو(9) باتیں فرمائیں ہیں
، میں ان سب کو جانتا ہوں (کہ مجھ میں موجود ہیں) لیکن نویں بات (اصل میں خطا
ہونے کی) اس کا حال مجھے معلوم نہیں یا تو تو مجھے سچ سچ بتادے ورنہ میں تیری گردن
ماردوں گا اس پر اس کی ماں نے کہا کہ تیرا باپ نامرد تھا مجھے اندیشہ ہوا کہ وہ مرجائے گا
تو اس کا مال غیر لے جائیں گے تو میں نے ایک چرواہے کو بلا لیا۔ تو اُسی سے ہے۔

(تفسیر الجمل، سورۃ القلم، ج8، ص75، قدیمی کتب خانہ، کراچی)

امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ اُن 9 عیوب کو شمار کرتے ہوئے فرماتے ہیں:
(1) بڑا قسمیں کھانے والا (2) ذلیل و حقیر (3) بہت طعنہ دینے والا (4) بہت
اِدھر کی اُدھر لگانے والا یعنی چغلیاں کرنے والا (5) بھلائی سے بڑا روکنے والا
(6) حد سے بڑھنے والا (7) بڑا گنہگار (8) بدمزاج اور بدزبان (9) اس کی اصل
میں خطا ہے یعنی ولید بن مغیرہ ولدالزنا ہے۔

(التفسیر الکبیر، سورۃ القلم، ج10، ص604-603، مکتبہ علوم اسلامیہ، لاہور)

حضرت ابن قتیبہ فرماتے ہیں: جس طرح اللہ تعالیٰ نے ولید بن مغیرہ کے
عیوب بیان فرمائے اس کی مثل کسی کے بیان نہیں کئے، اس کے سبب اس کو وہ عار
لاحق ہوگئی جو دنیا و آخرت میں اس سے جدا نہ ہوگی۔

(تفسیر خازن، سورۃ القلم، ج4، 325، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

پھر ارشاد ہوا: ﴿سَنَسِمُہٗ عَلَی الْخُرْطُوْمِ﴾ ترجمہ: قریب ہے کہ ہم اس
کی سور کی سی تھوتھنی پر داغ لگا دیں گے۔ (پ29، سورۃ القلم، آیت16)

یعنی اس کا چہرہ بگاڑ دیں گے اور اس کی بد باطنی کی علامت اس کے چہرہ پر
نمودار کردیں گے تا کہ اس کیلئے سببِ عار ہو آخرت میں تو یہ سب کچھ ہوگا ہی مگر دنیا

میں بھی یہ خبر پوری ہو کر رہی اور اس کی ناک داغیلی ہوگئی۔

(خزائن العرفان، تحت الآیۃ المذکورہ)

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کے تحت فرماتے ہیں: "اب بھی
حضور کے گستاخوں کے چہروں پر ایمانی رونق نہیں ہوتی، بعض گستاخوں کے منہ پر
مکھیاں بھنکتی اور آخر میں شکل بگڑتے دیکھی ہے نعوذ باللہ منہ۔

(سلطنت مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، ص11، قادری پبلشرز، لاہور)

ایک کاتب وحی

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ((کَانَ رَجُلٌ
نَصْرَانِیًّا فَأَسْلَمَ، وَقَرَأَ الْبَقَرَۃَ وَآلَ عِمْرَانَ فَکَانَ یَکْتُبُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ،
فَعَادَ نَصْرَانِیًّا، فَکَانَ یَقُولُ: مَا یَدْرِی مُحَمَّدٌ إِلَّا مَا کَتَبْتُ لَہُ فَأَمَاتَہُ اللّٰہُ
فَدَفَنُوہُ فَأَصْبَحَ وَقَدْ لَفَظَتْہُ الْأَرْضُ، فَقَالُوا: ہَذَا فِعْلُ مُحَمَّدٍ وَأَصْحَابِہِ لَمَّا ہَرَبَ
مِنْہُمْ، نَبَشُوا عَنْ صَاحِبِنَا فَأَلْقَوْہُ، فَحَفَرُوا لَہُ فَأَعْمَقُوا، فَأَصْبَحَ وَقَدْ لَفَظَتْہُ
الْأَرْضُ، فَقَالُوا: ہَذَا فِعْلُ مُحَمَّدٍ وَأَصْحَابِہِ، نَبَشُوا عَنْ صَاحِبِنَا لَمَّا ہَرَبَ مِنْہُمْ
فَأَلْقَوْہُ، فَحَفَرُوا لَہُ وَأَعْمَقُوا لَہُ فِی الْأَرْضِ مَا اسْتَطَاعُوا، فَأَصْبَحَ وَقَدْ لَفَظَتْہُ
الْأَرْضُ، فَعَلِمُوا: أَنَّہُ لَیْسَ مِنَ النَّاسِ، فَأَلْقَوْہُ)) ترجمہ: ایک نصرانی آدمی نے اسلام
قبول کیا، اس نے سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران پڑھی، وہ نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے
لیے وحی لکھا کرتا تھا، وہ نصرانیت کی طرف پھر گیا یعنی مرتد ہوگیا، اور وہ (گستاخ
) لوگوں سے کہتا تھا کہ (معاذ اللہ) محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) اتنا ہی جانتے ہیں جتنا میں
انہیں لکھ کر دیتا ہوں، جب وہ مر گیا تو لوگوں نے اسے دفنا دیا، جب صبح ہوئی تو کیا
دیکھتے ہیں کہ زمین نے اسے باہر پھینک دیا تھا، لوگ کہنے لگے کہ محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم)

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اوران کے اصحاب نے ایسا کیا ہے کیونکہ یہ ان سے بھاگ کر آیا ہے اس لیے انہوں نے ایسا کیا ہے، لہٰذا انہوں نے گہری قبر کھودی اوراس میں اسے دفن کر دیا، جب صبح ہوئی تو دیکھا کہ زمین نے اسے باہر پھینک دیا ہے، کہنے لگے یہ محمد (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم) اوران کے اصحاب کا فعل ہے، کیونکہ یہ ان کی طرف سے بھاگ کر آیا ہے اس لیے انہوں نے اس کی قبر کھود کر اسے زمین پر ڈال دیا ہے، لہٰذا انہوں نے اس کے لیے جتنی استطاعت تھی اتنی گہری قبر کھودی، جب صبح ہوئی تو دیکھا کہ زمین نے اسے باہر پھینک دیا ہے، لوگوں نے جان لیا کہ یہ کسی انسان کا کام نہیں، لہٰذا اسے وہیں زمین پر ہی ڈال دیا۔

(صحیح بخاری، باب علامات النبوة، ج4، ص202، دارطوق النجاة☆صحیح مسلم، کتاب صفات، ج4، ص2145، داراحیاء التراث العربی، بیروت)

مشکوۃ المصابیح میں یہ روایت ان الفاظ کے ساتھ ہے: ((انَّ رَجُلًا كَانَ يَكْتُبُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم فَارْتَدَّ عَنِ الْإِسْلَامِ وَلَحِقَ بِالْمُشْرِكِينَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم: إِنَّ الْأَرْضَ لَا تَقْبَلُهُ . فَأَخْبَرَنِي أَبُو طَلْحَةَ أَنَّهُ أَتَى الْأَرْضَ الَّتِي مَاتَ فِيهَا فَوَجَدَهُ مَنْبُوذًا فَقَالَ: مَا شَأْنُ هَذَا؟ فَقَالُوا: دَفَنَّاهُ مِرَارًا فَلَمْ تَقْبَلْهُ الْأَرْضُ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)) ترجمہ: ایک شخص نبی پاک صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے لیے وحی لکھا کرتا تھا، پھر اسلام سے پھر گیا (مرتد ہو گیا) اور مشرکین کے ساتھ مل گیا، نبی پاک صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے اس کے لیے فرمایا: بے شک زمین اسے قبول نہیں کرے گی، حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں اطلاع دی کہ وہ اس زمین (یعنی ملک) میں گئے جہاں وہ مرتد مرا تھا، تو انہوں نے اسے بغیر دفن ہوئے زمین کے اوپر پڑا پایا، پوچھا: اس کا کیا معاملہ ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ ہم نے اسے کئی مرتبہ دفنایا ہے مگر زمین نے اسے قبول نہیں کیا، اس حدیث پاک کو بخاری و مسلم دونوں نے روایت کیا ہے۔

(مشکاة المصابیح، باب فی المعجزات، الفصل الاول، ج3، ص1655، المکتب الاسلامی، بیروت)

بِشر منافق

تفسیر نسفی وغیرہ میں ہے:

بِشر نامی ایک منافق اور یہودی کے درمیان جھگڑا ہو گیا، یہودی کہنے لگا کہ نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے پاس فیصلہ کرانے کے لیے چلتے ہیں کیونکہ وہ حق پر تھا اور جانتا تھا کہ حضور نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم رشوت نہیں لیتے، اور منافق (چونکہ حق پر نہ تھا اس لیے) کہتا تھا کہ کعب بن اشرف یہودی کے پاس فیصلہ کے لیے چلتے ہیں کیونکہ وہ جانتا تھا کہ وہ رشوت لیتا ہے، (اور رشوت سے میرا کام بن جائے گا)، بالآخر یہودی کے مجبور کرنے پر وہ نبی پاک صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے، نبی پاک صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے یہودی کے حق میں فیصلہ کر دیا، اس پر منافق راضی نہ ہوا، کہنے لگا آؤ (حضرت) عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے پاس معاملہ لے کر چلتے ہیں ان سے فیصلہ کرواتے ہیں، یہودی راضی ہو گیا، دونوں حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں معاملہ لے کر پہنچ گئے، ابتدا ہی میں یہودی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہنے لگا کہ رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے ہمارا فیصلہ کر دیا ہے اور میرے حق میں کیا ہے مگر یہ شخص (مسلمان کہلانے والا) ان کے فیصلہ سے راضی نہیں ہے، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس منافق سے پوچھا: کیا واقعی ایسا ہی ہے؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں، عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: تم دونوں اپنی جگہ کھڑے رہو میں اندر گھر سے ہو کر آتا ہوں، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ گھر میں داخل ہوئے، تلوار پکڑی، پھر گھر سے نکلے اور اس منافق کی گردن پر تلوار مار کر سر تن سے جدا کر دیا اور فرمایا جو اللہ اور رسول (عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے فیصلہ سے راضی نہیں اس کے لیے عمر کا یہی فیصلہ ہے، اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: ﴿أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُمْ آمَنُوا بِمَا أُنْزِلَ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

إِلَيْكَ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيدُونَ أَنْ يَتَحَاكَمُوا إِلَى الطَّاغُوتِ وَقَدْ أُمِرُوا أَنْ يَكْفُرُوا بِهِ وَيُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُضِلَّهُمْ ضَلَالًا بَعِيدًا o وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللهُ وَ اِلَى الرَّسُوْلِ رَاَيْتَ الْمُنٰفِقِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًا o فَكَيْفَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ثُمَّ جَآءُوْكَ يَحْلِفُوْنَ بِاللهِ اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّآ اِحْسَانًا وَّتَوْفِيْقًا ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جن کا دعوی ہے کہ وہ ایمان لائے اس پر جو تمہاری طرف اترا اور اس پر جو تم سے پہلے اترا پھر چاہتے ہیں کہ شیطان کو اپنا پنچ (فیصلہ کرنے والا) بنائیں اور اُن کو تو حکم یہ تھا کہ اُسے اصلاً نہ مانیں اور ابلیس یہ چاہتا ہے کہ انہیں دور بہکاوے، اور جب ان سے کہا جائے کہ اللہ کی اُتاری ہوئی کتاب اور رسول کی طرف آؤ تو تم دیکھو گے کہ منافق تم سے منہ موڑ کر پھر جاتے ہیں ،کیسی ہوگی جب ان پر کوئی افتاد (مصیبت) پڑے (جیسا کہ بشر منافق پر پڑی کہ اس کو حضرت عمر نے قتل کر دیا، خزائن) بدلہ اس کا جو ان کے ہاتھوں نے آگے بھیجا پھر اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اللہ کی قسم کھاتے کہ ہمارا مقصود تو بھلائی اور میل ہی تھا (جیسا کہ بشر منافق کے مارے جانے کے بعد اُس کے اولیا اُس کے خُون کا بدلہ طلب کرنے آئے اور بے جا معذرتیں کرنے اور باتیں بنانے لگے اللہ تعالٰی نے اس کے خون کا کوئی بدلہ نہیں دلایا، خزائن)۔ (پ5، سورۃ النساء، آیت60)

اور جبریل علیہ السلام نے کہا: ان عمر فرق بين الحق والباطل فقال له رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أنت الفاروق ۔ترجمہ: بے شک عمر نے حق و باطل کے درمیان فرق کیا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر سے فرمایا: تم فاروق ہو۔

(تفسیر نسفی، ج1، ص368، دارالکلم الطیب، بیروت ☆ تفسیر مقاتل بن سلیمان، سورة

النساء، ج1، ص383، داراحیاء التراث العربی، بیروت)

استہزا کرنے والے

اللہ تعالٰی ارشاد فرماتا ہے: ﴿اِنَّا كَفَيْنٰكَ الْمُسْتَهْزِءِيْنَ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: بیشک ان ہنسنے والوں پر ہم تمہیں کفایت کرتے ہیں۔

(پ14، سورۃ الحجر، آیت95)

اس آیت پاک کے تحت صدر الافاضل سید نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر خازن کے حوالے سے فرماتے ہیں:

کُفّارِ قریش کے پانچ سردار (۱) عاص بن وائل سہمی اور (۲) اسود بن مطلب اور (۳) اسود بن عبد یغوث اور (۴) حارث بن قیس اور ان سب کا افسر (۵) ولید ابن مغیرہ مخزومی۔

یہ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت ایذا دیتے اور آپ کے ساتھ تمسخر و استہزا کرتے تھے۔ اسود بن مطلب کے لئے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی تھی کہ یارب اس کو اندھا کر دے۔ ایک روز سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم مسجدِ حرام میں تشریف فرما تھے، یہ پانچوں آئے اور انہوں نے حسبِ دستور طعن و تمسخر کے کلمات کہے اور طواف میں مشغول ہوگئے۔ اسی حال میں حضرت جبریلِ امین حضرت کی خدمت میں پہنچے اور انہوں نے ولید بن مغیرہ کی پنڈلی کی طرف اور عاص کے کفِ پا کی طرف اور اسود بن مطلب کی آنکھوں کی طرف اور اسود بن عبد یغوث کے پیٹ کی طرف اور حارث بن قیس کے سر کی طرف اشارہ کیا اور کہا میں ان کا شر دفع کروں گا چنانچہ تھوڑے عرصہ میں یہ ہلاک ہوگئے۔ ولید بن مغیرہ تیر فروش کی دوکان کے پاس سے گزرا اس کے تہہ بند میں ایک پیکان چبھا مگر اس نے تکبّر سے اس کو نکالنے کے لئے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

سر نیچا نہ کیا اس سے اس کی پنڈلی میں زخم آیا اور اسی میں مر گیا۔ عاص ابنِ وائل کے پاؤں میں کانٹا لگا اور نظر نہ آیا اس سے پاؤں ورم کر گیا اور یہ شخص بھی مر گیا۔ اسود بن مطلب کی آنکھوں میں ایسا درد ہوا کہ دیوار میں سر مارتا تھا اسی میں مر گیا اور یہ کہتا مرا کہ مجھ کو محمّد نے قتل کیا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) اور اسود بن عبد یغوث کو استسقا ہوا اور کلبی کی روایت میں ہے کہ اس کو لُو لگی اور اس کا منہ اس قدر کالا ہو گیا کہ گھر والوں نے نہ پہچانا اور نکال دیا اسی حال میں یہ کہتا مر گیا کہ مجھ کو محمّد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) کے ربّ نے قتل کیا اور حارث بن قیس کی ناک سے خون اور پیپ جاری ہوا، اسی میں ہلاک ہو گیا۔ انہیں کے حق میں یہ آیت نازِل ہوئی۔

(خزائن العرفان، تحت الآیۃ المذکورہ☆تفسیر خازن، تحت سورۃ الحجر، آیت95، ج3، ص64، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

کسریٰ شاہ فارس

سرکارِ دو عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے حضرت عبداللہ بن حذافہ سہمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فارس کے بادشاہ کسریٰ (خسرو پرویز) کی طرف روانہ فرمایا کہ وہ اسے اسلام کی دعوت دیں، ساتھ ہی دعوتِ اسلام پر مشتمل ایک مکتوب بھی دیا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے خسرو پرویز کو رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا مکتوب دیا، وہ مکتوب اس کے سامنے پڑھا گیا، اس نے لے کر (معاذ اللہ) اس مکتوب مبارک کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔

جب یہ بات رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو معلوم ہوئی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اس کے خلاف یوں دعا کی: ((اَللّٰھُمَّ مَزِّقْ مُلْکَہٗ)) ترجمہ: اے اللہ! اس کے ملک (بادشاہت) کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے۔

ادھر کسریٰ نے یمن کے گورنر باذان کو لکھا کہ حجاز میں رہنے والے اس شخص کے پاس اپنے دو طاقتور جوان بھیجو تا کہ وہ اسے پکڑ کر میرے پاس لے آئیں۔ باذان نے دو آدمی بھیج دیئے اور ان کے ساتھ خط بھی بھیج دیا، ان دونوں نے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی بارگاہ میں پہنچ کر باذان کا خط آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے حوالے کر دیا، رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے تبسم فرمایا اور ان دونوں کو اسلام کی دعوت دی اور فرمایا تم دونوں ابھی جاؤ، کل میرے پاس آنا میں تمہیں اپنا ارادہ بتاؤں گا۔

اگلے دن جب وہ دونوں حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ان سے ارشاد فرمایا: باذان کو جا کر بتاؤ کہ گزشتہ رات فلاں ساعت میں میرے رب نے اس کے رب کسریٰ کو قتل کر دیا ہے، اللہ تعالیٰ نے اس کے بیٹے شِیرُوَیہ کو اس پر مسلط کر دیا اور اس نے اسے قتل کر دیا۔ وہ دونوں باذان کے پاس لوٹ آئے اور ساری باتیں باذان کو بتا دیں، ابھی تھوڑی دیر نہ گزری تھی کہ باذان کے پاس شیرویہ کا خط آ گیا، جس میں اس نے اپنے باپ کو قتل کرنے اور اپنے بادشاہ بننے کی خبر دی۔ باذان یہ سب کچھ دیکھ کر اپنے بیٹوں سمیت مسلمان ہو گیا۔

(الطبقات الکبری، ذکر بعثۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، ج1، ص199، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

امامِ اہلِ سنت امام احمد رضا خان مذکورہ بالا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

جب حضور پرنور رسید یوم النشور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ہدایت اسلام کے فرامین بنام سلاطین جہاں نافذ فرمائے قیصر ملک روم نے تصدیق نبوت کی مگر بجہت دنیا اسلام نہ لایا مقوقش بادشاہ مصر نے شقہ والا کی کمال تعظیم کی اور ہدایا حاضر بارگاہ رسالت کئے سگ ایران خسرو پرویز قتلہ اللہ نے فرمان اقدس چاک کر دیا اور باذان

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

صوبہ یمن کو لکھا دو مضبوط آدمی بھیج کر انھیں یہاں بلائے۔ باذان نے اپنے داروغہ بانویہ اور ایک پارسی خرخسرہ نامی کو مدینہ طیبہ روانہ کیا۔ انھما حین دخلا علی رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کانا قد حلق لحاھما واعفیا شواربھما فکرہ النظر الیھما وقال ویلکما من امرکما بھذا قالا ربنا یعنیان کسرٰی فقال رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لکن ربی امرنی باعفاء لحیتی وقص شواربی۔ یہ دونوں جب بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے داڑھیاں منڈائے اور مونچھیں بڑھائے ہوئے تھے سید عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو ان کی طرف نظر فرماتے کراہت آئی اور فرمایا خرابی ہو تمھارے لئے کس نے تمھیں اس کا حکم دیا؟ وہ بولے ہمارے رب یعنی خسرو پرویز خبیث نے۔ حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا مگر مجھے میرے رب نے داڑھی بڑھانے اور لبیں تراشنے کا حکم فرمایا۔

(تاریخ الخمیس، کتاب النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم الی کسرٰی، ج2، ص35، مؤسسۃ شعبان، بیروت)

مسلمان اس حدیث کو یاد رکھیں کہ بانویہ، خرخسرہ اس وقت تک نہ اسلام لائے تھے نہ احکام اسلام سے آگاہ تھے ان کی یہ وضع دیکھ کر حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ان کی صورت دیکھنے سے کراہت کی تو جو مسلمان احکام حضور جان کر مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے خلاف مجوسیوں کے موافق ایسی گندی صورت بنائے وہ کس قدر حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی کراہیت و بیزاری کا باعث ہوگا؟ آدمی جس حال پر مرتا ہے اسی حال پر اٹھتا ہے۔ اگر روز قیامت رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے یہ مجوس کی صورت دیکھ کر نگاہ فرمانے سے کراہیت فرمائی تو یقین جان کہ تیرا ٹھکانا کہیں نہ رہا، مسلمان کی پناہ، امان، نجات، رستگاری جو کچھ ہے ان کی نظر رحمت میں ہے، اللہ کی پناہ اس بری گھڑی سے کہ وہ نظر فرماتے کراہیت لائیں۔ والعیاذ باللہ ارحم الراحمین، اس کے بعد

حدیث میں معجزہ مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا ظہور خسرو پرویز مردود کا ہلاک باذان و بانویہ و خرخسرہ وغیرہم بہت اہل یمن کا مشرف باسلام ہونا مذکور ہے۔

(فتاوی رضویہ، ج22، ص647,648، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

گستاخ باندی

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں:

((انَّ أَعْمَی کَانَتْ لَہُ أُمُّ وَلَدٍ تَشْتُمُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، وَتَقَعُ فِیہِ، فَیَنْھَاھَا، فَلَا تَنْتَھِی، وَیَزْجُرُھَا فَلَا تَنْزَجِرُ، قَالَ:فَلَمَّا کَانَتْ ذَاتَ لَیْلَۃٍ، جَعَلَتْ تَقَعُ فِی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، وَتَشْتُمُہُ، فَأَخَذَ الْمِغْوَلَ فَوَضَعَہُ فِی بَطْنِھَا، وَاتَّکَأَ عَلَیْھَا فَقَتَلَھَا، فَوَقَعَ بَیْنَ رِجْلَیْھَا طِفْلٌ، فَلَطَّخَتْ مَا ھُنَاکَ بِالدَّمِ، فَلَمَّا أَصْبَحَ ذُکِرَ ذٰلِکَ لِرَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، فَجَمَعَ النَّاسَ فَقَالَ :أَنْشُدُ اللّٰہَ رَجُلًا فَعَلَ مَا فَعَلَ لِی عَلَیْہِ حَقٌّ إِلَّا قَامَ ، فَقَامَ الْأَعْمَی یَتَخَطَّی النَّاسَ وَھُوَ یَتَزَلْزَلُ حَتَّی قَعَدَ بَیْنَ یَدَیِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ:یَا رَسُولَ اللّٰہِ، أَنَا صَاحِبُھَا، کَانَتْ تَشْتُمُکَ، وَتَقَعُ فِیکَ، فَأَنْھَاھَا فَلَا تَنْتَھِی، وَأَزْجُرُھَا، فَلَا تَنْزَجِرُ، وَلِی مِنْھَا ابْنَانِ مِثْلُ اللُّؤْلُؤَتَیْنِ، وَکَانَتْ بِی رَفِیقَۃً، فَلَمَّا کَانَ الْبَارِحَۃَ جَعَلَتْ تَشْتُمُکَ، وَتَقَعُ فِیکَ، فَأَخَذْتُ الْمِغْوَلَ فَوَضَعْتُہُ فِی بَطْنِھَا، وَاتَّکَأْتُ عَلَیْھَا حَتَّی قَتَلْتُھَا، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ :أَلَا اشْھَدُوا أَنَّ دَمَھَا ھَدَرٌ)) ترجمہ: ایک نابینا شخص کی ام ولد باندی تھی، وہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو (معاذ اللہ) سب وشتم کیا کرتی (گالیاں دیا کرتی) تھی اور بُرا بھلا کہا کرتی تھی، وہ نابینا صحابی اسے منع کرتے مگر وہ باز نہ آتی، وہ اسے جھڑکتے مگر وہ نہ رکتی، ایک رات جب اس نے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو بُرا بھلا کہنا شروع کیا تو اس نابینا صحابی نے بھالا (یعنی دھاری دار آلہ) لے کر اس کے پیٹ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

میں پیوست کرڈالا اور اتنی زور سے دبایا کہ اسے قتل کرڈالا، اُس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان سے بچہ بھی برآمد ہوا جس سے وہ خون میں آلودہ ہوگئی، جب صبح ہوئی تو اس بات کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو جمع کرکے ارشاد فرمایا: میں اسے اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں جس نے بھی ایسا کیا ہے، اس پر میرا اس پر حق ہے کہ وہ کھڑا ہوجائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ بات سن کر وہ نابینا صحابی کھڑے ہوگئے اور لوگوں کی گردنیں پھلانگتے ہوئے ڈگمگاتے قدموں سے آگے بڑھے، یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاکر بیٹھ گئے، اور عرض گزار ہوئے: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں اس لونڈی کا مالک تھا، وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیتی تھی، میں اسے منع کرتا مگر وہ نہ مانتی، میں اسے جھڑکتا مگر وہ باز نہ آتی، اس کے بطن سے میرے دو موتیوں کی مانند بیٹے ہیں اور وہ مجھ پر بہت مہربان تھی، مگر جب گزشتہ رات وہ آپ کو گالیاں دینے لگی تو میں نے بھالا لے کر اس کے پیٹ میں پیوست کرڈالا اور اس زور سے دبایا کہ اسے قتل کردیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سب گواہ ہوجاؤ کہ اس کا خون رائیگاں ہوگیا۔

(سنن ابی داؤد، باب الحکم فیمن سب النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم، ج 4، ص 129، المکتبة العصریه، بیروت)

(6) آنکھوں کا تارا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم

محمد نام رکھنے کی فضیلت

☆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ((مَنْ وُلِدَ لَهُ مَوْلُودٌ فَسَمَّاهُ مُحَمَّدًا تَبَرُّكًا بِهِ كَانَ هُوَ وَمَوْلُودُهُ فِي الْجَنَّةِ)) ترجمہ: جس کے ہاں بچہ پیدا ہوا اور اس نے میرے نام سے برکت لیتے ہوئے اس کا نام محمد رکھا تو وہ اور اس کا بچہ جنت میں جائیں گے۔

(المواہب اللدنیہ، ج 2، ص 376، المکتبة التوفیقیہ، القاہرہ مصر ☆ اللآلی ء المصنوعة للسیوطی، کتاب المبتداء، ج 1، ص 97، دارالکتب العلمیہ، بیروت ☆ سیرتِ حلبیہ، باب تسمیہ صلی اللہ تعالی علیہ سلم محمداً، ج 1، ص 121، دارالکتب العلمیہ، بیروت ☆ شرح زرقانی علی المواہب، الفصل الرابع مااختص بہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، ج 7، ص 305، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

اس حدیث پاک کے بارے میں امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ''هذا أمثل حديث ورد في هذا الباب، وإسناده حسن'' ترجمہ: یہ حدیث اس باب میں وارد شدہ احادیث میں سے بہترین ہے اور اس کی اِسناد حسن ہے۔

(اللآلی ء المصنوعة للسیوطی، کتاب المبتداء، ج 1، ص 97، دارالکتب العلمیہ، بیروت ☆ شرح زرقانی علی المواہب، الفصل الرابع مااختص بہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، ج 7، ص 305، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

☆ حدیث پاک ہے: ((وَمَا كَانَ اسْمُ مُحَمَّدٍ فِي بَيْتٍ إلا جَعَلَ اللَّهُ فِي ذَلِكَ الْبَيْتِ بَرَكَةً)) ترجمہ: جس گھر میں محمد نام کا شخص ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس گھر کو بابرکت بنادیتا ہے۔

(سیرتِ حلبیہ، باب تسمیہ صلی اللہ تعالی علیہ سلم محمداً، ج 1، ص 122، دارالکتب العلمیہ،

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بیروت☆اللآلی ء المصنوعة للسیوطی، کتاب المبتداء، ج1، ص98، دارالکتب العلمیه، بیروت)

☆رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشادفرمایا:((إِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِين، عبادتها على كُلِّ دَارٍ فِيهَا أَحْمَدُ أَوْ مُحَمَّدٌ، إِكْرَامًا منهم لمحمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ)) ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ کے سیاحت کرنے والے فرشتے ہیں، محمد مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے اکرام کے باعث (اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے) ان کی عبادت (یعنی ان کی ڈیوٹی) ہراس گھر میں ہوتی ہے جس میں احمد یا محمد نامی شخص ہو۔

(الشفابتعریف حقوق المصطفیٰ، الفصل الاول مکانته صلی الله تعالیٰ علیه وسلم، ج1، ص339، دارالفیحاء، عمان)

☆ایک روایت میں ہے:((إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ نَادَى مُنَادٍ: أَلَا لِيَقُمْ مَنِ اسْمُهُ مُحَمَّدٌ فَلْيَدْخُلِ الْجَنَّةَ لِكَرَامَةِ اسْمِهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ)) ترجمہ: جب قیامت کا دن ہوگا تو ایک منادی ندا کرے گا: جس کا نام محمد ہے وہ اٹھے اور جنت میں داخل ہو جائے، یہ نامِ محمد مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے اکرام کی وجہ سے ہوگا۔

(الشفابتعریف حقوق المصطفیٰ، الفصل الاول مکانته صلی الله تعالیٰ علیه وسلم، ج1، ص341، دارالفیحاء، عمان)

☆نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشادفرمایا:((مَا ضَرَّ أَحَدَكُمْ أَنْ يَكُونَ فِي بَيْتِهِ مُحَمَّدٌ وَمُحَمَّدَانِ وَثَلَاثَةٌ)) ترجمہ: تمہارا کیا نقصان ہے کہ تمہارے گھر میں ایک محمد، دو محمد یا تین محمد ہوں۔

(الشفابتعریف حقوق المصطفیٰ، الفصل الاول مکانته صلی الله تعالیٰ علیه وسلم، ج1، ص342، دارالفیحاء، عمان☆جامع صغیر مع فیض القدیر، ج5، ص453، المکتبة التجاریة الکبری، مصر☆شرح زرقانی علی المواهب، الفصل الرابع مااختص به صلی الله تعالیٰ علیه وسلم، ج7، ص307، دارالکتب العلمیه، بیروت)

☆حضرت جابر بن عبداللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے، رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشادفرمایا:((مَا طعم عَلَى مائدة وَلَا جلسَ عَلَيْهَا وفيهَا اسْمِي إِلَّا

قدسوا كل يَوْمٍ مرَّتَيْنِ)) ترجمہ: جس بھی دسترخوان پر کھانا کھایا جاتا ہے، بیٹھا جاتا ہے اور اس میں میرا نام کا کوئی شخص بیٹھتا ہے تو ان دسترخوان والوں کو دن میں دومرتبہ مقدس کیا جاتا ہے (برکت دی جاتی ہے)۔

(اللآلی ء المصنوعة للسیوطی، کتاب المبتداء، ج1، ص93، دارالکتب العلمیه، بیروت)

اس روایت کے بارے میں امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا: ''هَذَا الْإِسْنَاد رِجَاله ثِقَات'' ترجمہ: اس اسناد کے رجال ثقہ ہیں۔

(اللآلی ء المصنوعة للسیوطی، کتاب المبتداء، ج1، ص93، دارالکتب العلمیه، بیروت)

☆حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے، رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشادفرمایا:((لَا يَدْخُلُ الْفَقْرُ بَيْتًا فِيهِ اسْمِي)) ترجمہ: اس گھر میں فقر داخل نہیں ہوگا جس گھر میں میرے نام کا کوئی شخص ہوگا۔

(الکامل لعدی، محمد بن عبد الملك الانصاری، ج7، ص352، الکتب العلمیه، بیروت)

☆حضرت علی المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے، رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشادفرمایا:((مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ قَطُّ فِي مَشُورَةٍ فِيهِمْ رَجُلٌ اسْمُهُ مُحَمَّد، لَمْ يُدْخِلُوهُ فِي مَشُورَتِهِمْ إِلا لَمْ يُبَارَكْ لَهُمْ فِيه)) ترجمہ: جولوگ کسی مشاورت کے لئے اکھٹے ہوئے اور اپنے مشورہ میں کسی محمد نامی شخص کو شامل نہ کیا تو اللہ تعالیٰ اُن کے اِس مشورہ میں برکت نہ دے گا۔

(الکامل لعدی، احمد بن کنانه شامی، ج1، ص275، الکتب العلمیه، بیروت)

☆حضرت علی المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں:((ما من مائدة وضعت فحضر عليها من اسمه أحمد أو محمد إلاقدس الله ذلك المنزل كل يوم مرتين)) ترجمہ: جس گھر میں دسترخوان بچھایا گیا اور اُس پر احمد یا محمد نامی شخص کھانے کے لئے حاضر ہوا تو اللہ ربُّ العزت اُس گھر کی روزانہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

دوبار پاکی بیان فرمائے گا۔ (المواہب اللدنیہ،ج2،ص377،المکتبۃ التوفیقیہ،القاہرہ مصر)

☆امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:''سَمِعْتُ أَھْلَ مَکَّۃَ یَقُولُونَ:مَا مِنْ بَیْتٍ فیه اسم محمد إلا نمی، وَرُزِقُوا، وَرُزِقَ جِیرَانُھُم''ترجمہ:میں نے اہل مکہ کو کہتے سُنا: کہ جس گھر میں نام محمد ہو اُس میں برکت ہوتی ہے،اہلِ خانہ کو رزق ملتا ہے اور اُن کے پڑوسیوں کو بھی رزق دیا جاتا ہے۔

(الشفابتعریف حقوق المصطفیٰ،الفصل الاول مکانتہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم،ج1،ص342،دارالفیحاء،عمان)

☆امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:''ما کان فی أھل بیت اسم محمد إلا کثرت برکته''ترجمہ:جس گھر والوں میں محمد نامی شخص ہوتا ہے اس گھر میں کثیر برکت ہوتی ہے۔

(فیض القدیر شرح جامع صغیر،حرف المیم،ج 5، ص453،المکتبۃ التجاریۃ الکبری،مصر☆شرح زرقانی علی المواہب،الفصل الرابع مااختص بہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، ج 7، ص307،دارالکتب العلمیہ،بیروت)

☆امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:''ومما اختص به صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم أن التسمی باسمه میمون ونافع فی الدنیا والآخرۃ''ترجمہ:حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے خصائص میں سے ہے کہ آپ کے نام پر نام رکھنا باعث برکت اور دنیا وآخرت میں نفع بخش ہے۔ (المواہب اللدنیہ،ج2،ص376،المکتبۃ التوفیقیہ،القاہرہ مصر)

عذاب نہیں دوں گا

☆حضرت نُبَیط رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے،حدیث قدسی میں نبی مکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ارشاد فرماتے ہیں:((قال اللہ تعالی :وعزتی وجلالی لأعذب أحدا تسمی باسمك فی النار)) ترجمہ:اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:میری عزت اور

میرے جلال کی قسم،جس جس کا نام تیرے نام پر رکھا گیا میں ان میں سے کسی ایک کو بھی عذاب نہیں دوں گا۔

(الفردوس بمأثور الخطاب،باب الیاء،ج 5،ص485،دارالکتب العلمیہ،بیروت☆المواہب اللدنیہ،ج 2،ص377،المکتبۃ التوفیقیہ،القاہرہ مصر☆سیرتِ حلبیہ،باب تسمیہ صلی اللہ تعالی علیہ سلم محمداً ،ج 1، ص121،دارالکتب العلمیہ،بیروت☆شرح زرقانی علی المواہب،الفصل الرابع مااختص بہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم،ج7،ص306،دارالکتب العلمیہ،بیروت)

☆حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے،رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:((یُوقَفُ عَبْدَانِ بَیْنَ یَدَیِ اللّٰہِ تَعَالَی فَیَأْمُرُ بِھِمَا إِلَی الْجَنَّۃِ فَیَقُولانِ رَبَّنَا بِمَ اسْتَأْھَلْنَا الْجَنَّۃَ وَلَمْ نَعْمَلْ عَمَلا تُجَازِینَا بِہِ فَیَقُولُ لَھُمَا عَبْدَیَّ ادْخُلا الْجَنَّۃَ فَإِنِّی آلَیْتُ عَلَی نَفْسِی أَنْ لَا أُدْخِلَ النَّارَ مَنِ اسْمُہُ أَحْمَدُ وَلا مُحَمَّدٌ)) ترجمہ:دو شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کھڑے کئے جائیں گے(ان میں سے ایک کا نام احمد اور دوسرے کا نام محمد ہوگا)ان کے بارے جنت کا حکم دیا جائے گا،وہ عرض کریں گے،ہم جنت کے مستحق کیونکر ہوئے حالانکہ ہم نے ایسا کوئی عمل نہیں کیا جس کی جزا جنت ہو؟اللہ تعالیٰ فرمائے گا:تم جنت میں داخل ہو جاؤ،بے شک میں نے اپنے ذمہ کرم پر لازم کیا ہے کہ جس کا نام احمد یا محمد ہوگا اسے جہنم میں داخل نہیں کروں گا۔

(سیرتِ حلبیہ،باب تسمیہ صلی اللہ تعالی علیہ سلم محمداً،ج1،ص121،دارالکتب العلمیہ،بیروت☆فیض القدیر شرح جامع صغیر،حرف المیم،ج 5، ص453،المکتبۃ التجاریۃ الکبری،مصر☆شرح زرقانی علی المواہب،الفصل الرابع مااختص بہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم،ج7،ص305،دارالکتب العلمیہ،بیروت)

جس نے محمد نام نہ رکھا

☆حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے،حضور نبی کریم صَلَّی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:((مَنْ وُلِدَ لَهُ ثَلَاثَةُ أَوْلَادٍ فَلَمْ يُسَمِّ أَحَدَهُمْ مُحَمَّدًا فَقَدْ جَهِلَ)) ترجمہ: جس کے تین بچے ہیں اور اس نے ان میں سے ایک کا نام بھی محمد نہ رکھا تو اس نے جہالت والا فعل کیا ہے۔

(مسند حارث، باب فی الاسماء، ج2، ص793، مرکز خدمة السنة والسیرة النبویة، مدینہ منورہ ☆المعجم الکبیر للطبرانی، مجاہد عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما، ج 11، ص71، مکتبہ ابن تیمیہ، القاہرہ ☆الکامل لعدی، لیث بن ابی سلیم کوفی اموی، ج7، ص236، الکتب العلمیہ، بیروت ☆اللآلی ء المصنوعة للسیوطی، کتاب المبتداء، ج 1، ص93، دارالکتب العلمیہ، بیروت ☆سیرتِ حلبیہ، باب تسمیہ صلی اللہ تعالی علیہ سلم محمداً، ج1، ص 121,122، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

☆ایک روایت میں ہے:((مَنْ وُلِدَ لَهُ ثَلَاثَةٌ فَلَمْ يُسَمِّ أَحَدَهُمْ مُحَمَّدًا فَهُوَ مِنَ الْجَفَاءِ)) ترجمہ: جس کے تین بچے ہوں اور وہ ان میں سے کسی کا نام محمد نہ رکھے تو یہ جفا ہے۔

(الکامل لعدی، خالد بن یزید العمری المکی، ج 3، ص437، الکتب العلمیہ، بیروت ☆اللآلی ء المصنوعة للسیوطی، کتاب المبتداء، ج 1، ص94، دارالکتب العلمیہ، بیروت ☆سیرتِ حلبیہ، باب تسمیہ صلی اللہ تعالی علیہ سلم محمداً، ج1، ص122، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

☆ایک اور روایت میں ہے:((فقد جفانی)) ترجمہ: تحقیق اس نے مجھ پر جفا کی۔

(سیرتِ حلبیہ، باب تسمیہ صلی اللہ تعالی علیہ سلم محمداً، ج1، ص122، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

لڑکا پیدا ہونے کا وظیفہ

☆حدیث پاک میں ہے:((من أراد أن یکون حمل زوجته ذکرا فلیضع یده علی بطنها ولیقل إن کان هذا الحمل ذکرا فقد سمیته محمدا فإنه یکون ذکرا)) ترجمہ: جو چاہے کہ اس کی زوجہ کا حمل مذکر ہو یعنی لڑکا

پیدا ہو تو اسے چاہئے کہ اپنا ہاتھ اپنی زوجہ کے پیٹ پر رکھے اور کہے کہ اگر میرا یہ حمل مذکر ہوا تو میں نے اس کا نام محمد رکھوں گا، اس کی برکت سے اس کا لڑکا پیدا ہوگا۔

(سیرتِ حلبیہ، باب تسمیہ صلی اللہ تعالی علیہ سلم محمداً، ج 1، ص122، دارالکتب العلمیہ، بیروت ☆شرح زرقانی علی المواہب، الفصل الرابع مااختص به صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، ج 7، ص307، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

☆حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:((مَا مِنْ مُسْلِمٍ دَنَا مِنْ زَوْجَتِهِ وَهُوَ يَنْوِي إِنْ حَمَلَتْ مِنْهُ يُسَمِّيهِ مُحَمَّدًا إِلا رَزَقَهُ اللَّهُ ذَكَرًا)) ترجمہ: اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے صحبت کرے اس نیت سے کہ اگر وہ حاملہ ہوئی تو پیدا ہونے والی اولاد کا نام محمد رکھے گا تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو مذکر اولاد عطا فرمائے گا۔

(اللآلی ء المصنوعة للسیوطی، کتاب المبتداء، ج1، ص98، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

☆امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:((من کان له حمل فنوی أن یسمیه محمدا حوّله الله تعالی ذکرا وإن کان أنثی)) ترجمہ: جس شخص (کی بیوی) حاملہ ہو اور اُس کی یہ نیت ہو کہ (کہ جب ولادت ہوگی تو) اُس کا نام "محمد" رکھے گا تو وہ حمل خواہ مؤنث کی صورت میں ہو اللہ تعالیٰ اُس کو مذکر میں تبدیل فرما دیگا

(سیرتِ حلبیہ، باب تسمیہ صلی اللہ تعالی علیہ سلم محمداً، ج 1، ص122، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

☆حضرت عطا تابعی فرماتے ہیں:((ما سمی مولود فی بطن أمه محمدا إلا کان ذکرا)) ترجمہ: جس مولود (پیدا ہونے والے) کا نام اپنی ماں کے پیٹ میں محمد رکھا گیا تو لڑکا ہی پیدا ہوا۔

(سیرتِ حلبیہ، باب تسمیہ صلی اللہ تعالی علیہ سلم محمداً، ج 1، ص122، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

☆حدیث پاک میں ہے:((وشکت إلیه صلی الله علیه وسلم امرأة بأنها لا یعیش لها ولد، فقال لها:اجعلی لله علیك أن تسمیه أی الولد الذی ترزقینه محمدا، ففعلت فعاش ولدها)) ترجمہ:ایک عورت نے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی بارگاہ میں درخواست کی کہ میرا کوئی بچہ زندہ نہیں رہتا،آپ نے اُس سے فرمایا:اللہ کی رضا کے لئے اپنے اوپر یہ لازم کرلے کہ اللہ تجھے جو بچہ دے اُس کا نام محمد رکھوں گی۔اُس نے ایسا ہی کیا تو اُس کا جو بچہ پیدا ہوا اُس نے زندگی پائی۔

(سیرتِ حلبیہ،باب تسمیہ صلی اللہ تعالی علیہ سلم محمداً،ج1،ص122،دارالکتب العلمیہ،بیروت)

محمد نامی بچے کے آداب

☆حضرت ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے،وہ فرماتے ہیں:((سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُولُ:إِذَا سَمَّیْتُمْ مُحَمَّدًا فَلَا تَضْرِبُوهُ وَلَا تَحْرِمُوهُ)) ترجمہ:میں نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو فرماتے سنا:جب تم اپنے بچے کا نام محمد رکھو تو اسے نہ مارو اور نہ محروم کرو۔

(مسند بزار،ما اسند ابورافع مولی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم،ج9،ص327،مکتبۃ العلوم والحکم،المدینۃ المنورہ ☆سیرتِ حلبیہ،باب تسمیہ صلی اللہ تعالی علیہ سلم محمداً،ج1،ص121،دارالکتب العلمیہ،بیروت☆شرح زرقانی علی المواہب،الفصل الرابع مااختص بہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم،ج7،ص307،دارالکتب العلمیہ،بیروت)

☆حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے،رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:((إِذَا سَمَّیْتُمُ الْوَلَدَ مُحَمَّدًا فَأَكْرِمُوهُ وَأَوْسِعُوا لَهُ فِي الْمَجْلِسِ وَلَا تُقَبِّحُوا لَهُ وَجْهًا)) ترجمہ:جب تم بچے کا نام محمد رکھو تو اس کا اکرام کرو،اس کے لیے مجلس میں جگہ کشادہ کرو اور اس کے چہرے کو برا مت کہو۔

(تاریخ بغداد،ج4،ص153،دارالغرب الاسلامی،بیروت☆اللآلی ء المصنوعۃ للسیوطی،کتاب

المبتداء،ج1،ص95،دارالکتب العلمیہ، بیروت☆شرح زرقانی علی المواہب،الفصل الرابع مااختص بہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم،ج7،ص306،دارالکتب العلمیہ،بیروت)

☆حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے،رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:((تُسَمُّونَ أَوْلَادَكُمْ مُحَمَّدًا ثُمَّ تَلْعَنُونَهُمْ)) ترجمہ:تم اپنی اولاد کا نام محمد رکھتے ہو پھر ان پر لعنت کرتے ہو،یعنی محمد نام رکھو تو ان پر لعنت نہ کرو۔

(مسند ابی یعلی،ثابت البنانی عن انس رضی اللہ عنہ،ج6،ص116،دارالمأمون للتراث،دمشق☆المستدرک علی الصحیحین للحاکم،واما حدیث سالم بن عبیدالنخعی،ج4،ص325،دارالکتب العلمیہ،بیروت☆شرح زرقانی علی المواہب،الفصل الرابع مااختص بہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم،ج7،ص307،دارالکتب العلمیہ،بیروت)

ابو محمد کنیت

☆حدیث پاک میں ہے:((وَكَانَ آدَمُ يُكَنَّى بِأَبِي مُحَمَّد)) ترجمہ:آدم علیہ السلام کی کنیت ابو محمد رکھی گئی۔

(الشفابتعریف حقوق المصطفیٰ،الفصل الاول مکانتہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم،ج1،ص339،دارالفیحاء،عمان)

☆حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے،رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:((أَهْلُ الْجَنَّةِ لَيْسَتْ لَهُمْ كُنًى إِلَّا آدَمُ فَإِنَّهُ يُكَنَّى بِأَبِي محمد توقیرا وتعظیما)) ترجمہ:آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علاوہ کسی جنتی کی کنیت نہیں کیونکہ آپ کی کنیت ابو محمد ہے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی تعظیم وتوقیر کی وجہ سے۔

(دلائل النبوۃ للبیہقی،باب ماجاء فی تحدث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم،ج5،ص489،دارالکتب العلمیہ،بیروت☆سیرتِ حلبیہ،باب تسمیہ صلی اللہ تعالی علیہ سلم محمداً،ج1،ص122،دارالکتب العلمیہ،بیروت)

☆امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:((مِمَّا يَدُلُّ عَلَى فَضْلِهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

وَسَلَّمَ، مَا وَرَدَ بِهِ الْخَبَرُ مِنْ أَنَّ آدَمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ يكَنَّى فِي الْجَنَّةِ أَبَا مُحَمَّدٍ، فَلَوْلَا أَنَّهُ أَفْضَلُ النَّبِيِّينَ لَمَا خُصَّ عِنْدَ الْقَصْدِ إِلَى أَنْ يُكَنَّى بِاسْمِ أَحَدِهِمِ اسْمُ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَكَنَّى بِهِ دُونَ اسْمِ غَيْرِه)) ترجمہ: میرے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے باقی انبیا سے افضل ہونے کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ جنت میں بھی آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کنیت ابومحمد رکھی گئی ۔اگر آپ باقی انبیائے کرام سے افضل نہ ہوتے تو جب انبیائے کرام میں سے کسی کے نام کے ذریعے آدم علیہ السلام کی کنیت رکھنے کا قصد فرمایا جارہا تھا تو حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے نامِ اقدس کو مخصوص کرکے اس کے ساتھ کنیت نہ رکھی جاتی ۔

(شعب الایمان،فصل فی براء ۃ نبیناصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم،ج3،ص74،مکتبۃ الرشد للنشر والتوزیع،ریاض)

نامِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم چومنے کی برکت

حضرت وہب بن منبہ سے روایت ہے،فرماتے ہیں:((كَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ رَجُلٌ عَصَى اللهَ مِائَتَيْ سَنَةٍ ثُمَّ مَاتَ، فَأَخَذُوا بِرِجْلِهِ فَأَلْقُوهُ عَلَى مِزْبَلَةٍ، فَأَوْحَى اللهُ إِلَى مُوسَى عَلَیْہِ السَّلَامُ أَنِ اخْرُجْ فَصَلِّ عَلَيْهِ .قَالَ:يَا رَبِّ، بَنُو إِسْرَائِيلَ شَهِدُوا أَنَّهُ عَصَاكَ مِائَتَيْ سَنَةٍ، فَأَوْحَى اللهُ إِلَيْهِ:هَكَذَا كَانَ، إِلَّا أَنَّهُ كَانَ كُلَّمَا نَشَرَ التَّوْرَاةَ وَنَظَرَ إِلَى اسْمِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَبَّلَهُ وَوَضَعَهُ عَلَى عَيْنَيْهِ، وَصَلَّى عَلَيْهِ، فَشَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ، وَغَفَرْتُ ذُنُوبَهُ، وَزَوَّجْتُهُ سَبْعِينَ حَوْرَاء)) ترجمہ: بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جس نے دوسو سال اللہ کی نافرمانی کی ، پھر اس کا انتقال ہو گیا۔لوگوں نے اُس کے پاؤں پکڑے اور اُسے کوڑا کرکٹ جمع ہونے کی جگہ پر ڈال دیا۔اللہ عزوجل نے موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی جانب وحی فرمائی کہ اے موسیٰ! جاؤ اور اُس کی نمازِ جنازہ پڑھو۔حضرت موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے

عرض کی: اے میرے رب عزوجل! بنی اسرائیل اس بات کے گواہ ہیں کہ اس شخص نے دوسو سال تیری نافرمانی کی ہے۔تو اللہ عزوجل نے وحی فرمائی کہ اے موسیٰ! معاملہ ایسا ہی تھا مگر جب بھی اُس نے تورات کھولی اور نامِ محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) کو دیکھا تو اُسے چوما، اپنی آنکھوں سے لگایا اور محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) پر درود بھیجا۔تو میں نے اس کی جزا یہ دی کہ اُس کے تمام گناہوں کو بخش دیا اور ستر حوروں کے ساتھ اُس کا نکاح کر دیا۔

(حلیۃ الاولیاء لابی نعیم،وہب بن منبہ،ج 4،ص42،دارالکتاب العربی،بیروت☆سیرتِ حلبیہ،باب تسمیہ صلی اللہ تعالی علیہ سلم محمداً،ج1،ص122,123،دارالکتب العلمیہ،بیروت)

نامِ محمد پر انگوٹھے چومنا

امام سخاوی نے ''الفردوس للدیلمی'' کے حوالے سے نقل کیا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب مؤذن کو یہ کہتے سنا: اشهد ان محمدا رسول الله ،تو انہوں نے ایسا ہی کہا اور اپنی شہادت کی انگلیاں چوم کر آنکھوں سے لگائیں تو رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:((مَنْ فَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ خَلِيلِي فَقَدْ حَلَّتْ عَلَيْهِ شَفَاعَتِي)) ترجمہ: جس طرح میرے خلیل نے کیا ہے جو ایسا کرے گا اس کے لیے میری شفاعت ہے۔

(المقاصد الحسنہ،حرف المیم،ج1،ص605،دارالکتاب العربی،بیروت)

امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ ''موجبات الرحمۃ وعزائم المغفر ۃ'' کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:((عن الخضر علیہ السلام أنه:من قال حين يسمع المؤذن يقول أشهد أن محمدا رسول اللّٰه:مرحبا بحبيبي وقرة عيني محمد بن عبد اللّٰه صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، ثم يقبل إبهاميه ويجعلهما على عينيه لم يرمد أبدا)) ترجمہ:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

حضرت خضر علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت ہے: کہ جس نے مؤذن سے ''أشهد ان محمدا رسول اللّٰه'' سُن کر یہ پڑھا ''مرحبا بحبيبي وقرة عيني محمد بن عبد اللّٰه صلی اللہ علیہ وسلم'' پھر اپنے انگوٹھے چوم کر اپنی آنکھوں پر رکھ لئے تو اُس کی آنکھوں میں کبھی تکلیف نہ ہوگی۔

(المقاصد الحسنہ، حرف المیم، ج1، ص605، دارالکتاب العربی، بیروت)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ((مَنْ قَبَّلَ ظُفْرَيْ إِبْهَامِهِ عِنْدَ سَمَاعِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فِي الْأَذَانِ أَنَا قَائِدُهُ وَمُدْخِلُهُ فِي صُفُوفِ الْجَنَّةِ)) ترجمہ: جس نے اذان کے دوران مؤذن سے أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ سُنا اور نام اقدس سُن کر اپنے انگوٹھے کے ناخن کو چوما تو میں ایسے شخص کو لے جا کر جنت کی صفوں میں داخل کردوں گا۔

(ردالمحتار بحوالہ کتاب الفردوس، فائدۃ التسلیم بعد الاذان، ج1، ص398، دارالفکر، بیروت)

خاتم المحققین علامی امین ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا کہ اذان میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام سن کر انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر لگانا مستحب ہے اور ایسا کرنے والے کے لیے لکھا: ''فَإِنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَكُونُ قَائِدًا لَهُ إِلَى الْجَنَّةِ، كَذَا فِي كَنْزِ الْعِبَادِ'' ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جنت کی طرف اس کے قائد ہوں گے، ایسا ہی کنز العباد میں ہے۔

(ردالمحتار، فائدۃ التسلیم بعد الاذان، ج1، ص398، دارالفکر، بیروت)

شمس الدین امام محمد بن عبدالرحمٰن سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''حكى الشمس محمد بن صالح المدني إمامها وخطيبها في تاريخه عن المجد أحد القدماء من المصريين أنه سمعه يقول: من صلى على النبي صلی اللہ علیہ وسلم إذا سمع ذكره في الأذان وجمع أصبعيه المسبحة والإبهام وقبلهما

ومسح بهما عينيه لم يرمد أبدا، قال ابن صالح: وسمعت ذلك أيضا من الفقيه محمد بن الزرندي عن بعض شيوخ العراق أو العجم أنه يقول عندما يمسح عينيه: صلى اللّٰه عليك يا سيدي يا رسول اللّٰه يا حبيب قلبي ويا نور بصري ويا قرة عيني، وقال لي كل منهما: منذ فعله لم ترمد عيني، قال ابن صالح: وأنا وللّٰه الحمد والشكر منذ سمعته منهما استعملته فلم ترمد عيني، وأرجو أن عافيتهما تدوم، وأني أسلم من العمى إن شاء اللّٰه، قال وروى عن الفقيه محمد بن سعيد الخولاني قال: أخبرني الفقيه العالم أبو الحسن علي ابن محمد بن حديد الحسيني أخبرني الفقيه الزاهد البلالي عن الحسن أنه قال: من قال حين يسمع المؤذن يقول أشهد أن محمدا رسول اللّٰه: مرحبا بحبيبي وقرة عيني محمد بن عبد اللّٰه صلی اللہ علیہ وسلم ويقبل إبهاميه ويجعلهما على عينيه لم يعم ولم يرمد، وقال الطاوسي: إنه سمع من الشمس محمد ابن أبي نصر البخاري خواجه حديث: من قبل عند سماعه من المؤذن كلمة الشهادة ظفري إبهاميه ومسهما على عينيه يعم'' ترجمہ: سیدنا محمد بن صالح مدنی نے اپنی تاریخ میں حضرت مجد مصری سے نقل کیا (وہ بیان کرتے ہیں) کہ میں نے مجد مصری کو فرماتے ہوئے سُنا: جو شخص اذان کے دوران نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر خیر سُنے اور آپ پر درود پاک پڑھ کر اپنی شہادت والی اُنگلی اور انگوٹھے کو ملا کر چومے اور اپنی آنکھوں سے لگالے تو اُس کی آنکھیں کبھی نہ دُکھیں گی۔ ابن صالح بیان کرتے ہیں کہ میں نے فقیہ محمد بن زرندی سے بھی یہ سُنا اور وہ عراق یا عجم کے بعض مشائخ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ اپنی آنکھوں سے لگاتے وقت یہ پڑھے صلی اللّٰه عليك

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

یا سیدی یا رسول اللّٰہ یا حبیبَ قلبی ویا نورَ بَصَری ویا قُرَّۃَ عَینِی ۔ابن صالح فرماتے ہیں ان میں سے ہر شیخ نے مجھ سے کہا جب سے میں یہ عمل کر رہا ہوں میری آنکھیں نہیں دکھیں۔ ابن صالح فرماتے ہیں کہ الحمدللہ جب سے میں نے ان دونوں حضرات سے سُنا ہے، میری آنکھوں میں کبھی تکلیف نہ ہوئی۔اور مجھے امید ہے کہ میری آنکھیں ہمیشہ عافیت میں رہیں گی اور ان شاءاللہ تعالیٰ میں اندھے پن سے بھی محفوظ رہوں گا۔ ابن صالح مزید فرماتے ہیں: فقیہ محمد بن سعید خولانی سے روایت ہے انہوں نے کہا مجھے فقیہ ابوحسن علی حسینی انہیں فقیہ زاہد بلالی نے سیدنا حسن سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا کہ حسن نے بیان کیا کہ جو شخص موذن کو أشهد أن محمدا رسول اللّٰہ کہتا سنے پھر کہے مرحبا بحبیبی وقرۃ عینی محمد بن عبد اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اور اپنے دونوں انگوٹھوں کو چوم کر آنکھوں سے لگائے وہ نہ اندھا ہوا اور نہ ہی اس کی آنکھیں دکھیں گی۔ طاؤسی نے فرمایا کہ انہوں نے محمد بن نصر بخاری سے سنا کہ جو شخص موذن سے کلمہ شہادت سن کر اپنے انگوٹھوں کے ناخن چوم کر آنکھوں سے لگائے وہ اندھا نہ ہوگا۔

(المقاصد الحسنه،حرف المیم،ج1،ص605,606،دارالکتاب العربی،بیروت)

ہر جگہ نام محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

ابو محمد مکی اور فقیہ ابو اللیث سمرقندی وغیرہما سے مروی ہے:((أَنَّ آدَمَ عِنْدَ مَعْصِيَتِهِ قَالَ اللّٰهُمَّ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي و يروى وتقبل تَوْبَتِي . فَقَالَ لَهُ اللّٰهُ:مِنْ أَيْنَ عَرَفْتَ محمدا؟ .قال:رَأَيْتُ فِي كُلِّ مَوْضِعٍ مِنَ الْجَنَّةِ مَكْتُوبًا:لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ.وَيُرْوَى:مُحَمَّدٌ عَبْدِي وَرَسُولِي فَعَلِمْتُ أَنَّهُ أَكْرَمُ خَلْقِكَ عَلَيْكَ .فَتَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَغَفَرَ لَه)) ترجمہ: آدم علیہ

السلام نے اپنی لغزش کے وقت عرض کی: اے اللہ! محمد مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے طفیل میری خطا معاف فرمادے، اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرمائی اور ان سے فرمایا: تم نے محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو کہاں سے پہچانا؟ عرض کی: میں نے جنت میں ہر جگہ پر لکھا ہوئے دیکھا: لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ، اور ایک روایت میں ہے کہ (میں نے جنت میں ہر جگہ لکھا ہوا دیکھا:) محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم میرے بندے اور میرے رسول ہیں، تو میں نے جان لیا کہ محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم تیرے نزدیک مخلوق میں سب سے زیادہ عزت والے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرمائی اور ان کی مغفرت فرمادی۔

(الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ،الفصل الاول مکانته صلی الله تعالیٰ علیه وسلم،ج1، ص338، دارالفیحاء،عمان)

نام اقدس سے ندا کرنے کی ممانعت

حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو نام اقدس سے ندا کرنا منع ہے، لہٰذا جب بھی ندا کی جائے تو یا محمد نہ کہا جائے بلکہ یوں عرض کیا جائے: یارسول اللہ، یا حبیب اللہ، یا نبی اللہ وغیرہا۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے: ﴿لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا﴾ ترجمۂ کنزالایمان: رسول کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہرا لو جیسا تم میں ایک دوسرے کو پکارتا ہے۔ (پ18سورۃ النور،آیت63)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس آیت کے تحت فرماتے ہیں: ((كَانُوا يَقُولُونَ:يَا مُحَمَّدُ، يَا أَبَا الْقَاسِمِ، فَنَهَاهُمُ اللّٰهُ عَنْ ذَلِكَ؛إِعْظَامًا لِنَبِيِّهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم قَالَ:فَقَالُوا:يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، يَا رَسُولَ اللّٰهِ)) ترجمہ: لوگ ''یا محمد، یا ابا القاسم'' کہا کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی عظمت کی خاطر انہیں اس سے منع کیا، لہٰذا (اس آیت کے نزول کے بعد) وہ یوں عرض کرتے ہیں: یا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdfFactory.com

نبی اللہ، یارسول اللہ، صلی اللہ علیہ وسلم۔

(دلائل النبوۃ لابی نعیم،الفصل الاول،ج1،ص43،دارالنفائس،بیروت)

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہیں:((عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ فِي قَوْلِ اللهِ عزوجل:﴿لَا تَجْعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا﴾، قَالَ:لَا تَقُولُوا:يَا مُحَمَّدُ!وَلَكِنْ قُولُوا:يَا رَسُولَ اللهِ أَوْ يَا نَبِيَّ الله)) ترجمہ: حضرت علقمہ اور حضرت اَسود رضی اللہ عنہما اللہ عزوجل کے فرمان (ترجمۂ کنزالایمان) رسول کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہرالو جیسا تم میں ایک دوسرے کو پکارتا ہے۔ کی تفسیر میں فرماتے ہیں: یعنی تم ''یامحمد'' نہ کہو بلکہ ''یارسول اللہ'' یا ''یانبی اللہ'' کہو۔

(دلائل النبوۃ للبیہقی،باب ماجاء فی تحدث رسول الله صلی الله علیه وسلم،ج 5، ص490، دارالکتب العلمیہ،بیروت)

تفسیر درمنثور میں ہے:''وَأخرج ابْن أبي شيبَة وَعبد بن حميد وَابْن جرير وَابْن الْمُنْذر وَابْن أبي حَاتِم عَن مُجَاهِد فِي الْآيَة قَالَ:أمر الله أَن يَدعُوهُ :يَا رَسُول الله فِي لين وتواضع وَلَا يَقُولُوا:يَا مُحَمَّد ''ترجمہ: ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن المنذر اور ابن ابی حاتم حضرت مجاہد سے اس آیت کی تفسیر میں نقل کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نرمی اور عاجزی سے یارسول اللہ کہہ کر پکاریں، یا محمد کہہ کر نہ پکاریں۔

(تفسیر درمنثور،ج6،ص231،دار الفکر،بیروت)

حضرت مقاتل بن حیان رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کے تحت فرماتے ہیں:''لَا تُسَمُّوهُ إِذَا دَعَوْتُمُوهُ:يَا مُحَمَّدُ، وَلَا تَقُولُوا:يَا بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، وَلَكِنْ شَرِّفُوهُ فَقُولُوا:يَا نَبِيَّ اللَّهِ، يَا رَسُولَ اللَّهِ ''ترجمہ: جب تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارو تو

نام اقدس کے ساتھ نہ پکارو یعنی ''یامحمد'' نہ کہو، اور ''یا ابن عبد اللہ'' نہ کہو بلکہ تعظیم سے پکارو یعنی یوں عرض کرو: یانبی اللہ، یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)۔

(تفسیر ابن کثیر،ج6،ص89،دارطیبہ للنشر والتوزیع)

تفسیر خازن میں ہے:''ولا ینادوہ کما ینادی بعضهم بعضا فيقول يا محمد بل يقولون يا رسول الله يا نبي الله ''ترجمہ: جس طرح ایک دوسرے کو نام سے پکارتے ہو ایسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کوندامت کرو یعنی یا محمد مت کہو بلکہ یوں عرض کرو: یارسول اللہ، یانبی اللہ۔ (صلی اللہ علیہ وسلم)۔

(تفسیر خازن،ج4،ص176،دارالکتب العلمیہ،بیروت)

تفسیر روح البیان میں ہے:''ومعنی محمد کثیر الحمد فان اهل السماء والأرض حمدوه ''ترجمہ: محمد کا معنی ہے ''جس کی بہت تعریف کی گئی ہو'' کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آسمان و زمین والوں نے تعریف کی۔

(تفسیر روح البیان،سورۃ الفتح،آیت 29،ج9،ص55،دارالفکر،بیروت)

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

(7) تو زندہ ہے واللہ

رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اور تمام انبیائے کرام حیاتِ حقیقی دنیاوی روحانی جسمانی سے زندہ ہیں، اپنے مزاراتِ طیبہ میں نمازیں پڑھتے ہیں، روزی دیئے جاتے ہیں، جہاں چاہیں تشریف لے جاتے ہیں، زمین وآسمان کی سلطنت میں تصرف فرماتے ہیں۔ (فتاوی رضویہ، ج14، ص685، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

تمام انبیاعلیہم السلام اپنی اپنی قبروں میں اُسی طرح بحیاتِ حقیقی زندہ ہیں، جیسے دنیا میں تھے، کھاتے پیتے ہیں، جہاں چاہیں آتے جاتے ہیں، تصدیقِ وعدہ الٰہیہ کے لیے ایک آن کو اُن پر موت طاری ہوئی، پھر بدستور زندہ ہوگئے، اُن کی حیات، حیاتِ شہدا سے بہت ارفع واعلیٰ ہے، فلہٰذا شہید کا ترکہ تقسیم ہوگا، اُس کی بی بی بعدِ عدت نکاح کرسکتی ہے بخلاف انبیا کے، کہ وہاں یہ جائز نہیں۔''

(بہار شریعت، حصہ1، ص58تا60، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

مردہ نہ کہو

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے ﴿وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْيَاءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور جو خدا کی راہ میں مارے جائیں انہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں ہاں تمہیں خبر نہیں۔

(پ2، سورۃالبقرۃ، آیت154)

مردہ خیال بھی نہ کرو

ایک دوسرے مقام پر ارشاد فرماتا ہے ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور جو اللہ کی راہ میں مارے گئے ہرگز انہیں مردہ نہ خیال کرنا بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ

ہیں روزی پاتے ہیں۔ (پ4، سورہ آلِ عمران، آیت169)

مذکورہ آیات سے وجہِ استدلال

مذکورہ آیات سے فقہا ومحدثین نے نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی حیات پر دوطریقوں سے استدلال کیا ہے:

(1) جب شہید زندہ ہیں تو انبیا علیہم السلام تو بدرجۂ اولیٰ زندہ ہیں۔

(2) اللہ تعالیٰ نے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو بھی شہادت سے سرفراز فرمایا ہے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال زہر آلودہ بکری کھانے کی وجہ سے ہوا، لہٰذا آپ بھی اس آیت کے عموم میں داخل ہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں: ((كَانَ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم يَقُوْلُ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ: يَا عَائِشَةُ مَا أَزَالُ أَجِدُ أَلَمَ الطَّعَامِ الَّذِيْ أَكَلْتُ بِخَيْبَرَ، فَهٰذَا أَوَانُ وَجَدْتُ انْقِطَاعَ أَبْهَرِيْ مِنْ ذٰلِكَ السُّمِّ)) ترجمہ: نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اپنے مرضِ وفات میں فرمایا کرتے تھے: اے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا! میں نے خیبر میں جو زہر آلود کھانا کھایا تھا اس کی تکلیف ہمیشہ محسوس کرتا رہا ہوں، اور اس وقت میں محسوس کر رہا ہوں کہ اس زہر سے میری رگِ جان منقطع ہو رہی ہے۔

(صحیح بخاری، باب مرض النبی صلی اللہ علیہ وسلم ووفاتہ، ج6، ص9، دارطوق النجاۃ)

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ((لَأَنْ أَحْلِفَ تِسْعًا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم قُتِلَ قَتْلًا، أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَحْلِفَ وَاحِدَةً أَنَّهُ لَمْ يُقْتَلْ، وَذٰلِكَ بِأَنَّ اللّٰهَ جَعَلَهُ نَبِيًّا، وَاتَّخَذَهُ شَهِيْدًا)) ترجمہ: نو مرتبہ اس بات پر حلف اٹھانا کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم شہید کیے گئے میرے نزدیک اس

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں ایک مرتبہ اس بات پر حلف اٹھاؤں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہید نہیں ہوئے، کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نبوت اور شہادت دونوں سے سرفراز فرمایا ہے۔

(مسند احمد بن حنبل،مسند عبد الله ابن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه،ج6،ص115،مؤسسة الرساله،بیروت☆المستدرك للحاكم ،كتاب المغازی والسرايا،ج 3، ص 60،دارالكتب العلميه، بيروت☆المعجم الكبير للطبرانی،باب من روی عن ابن مسعود انه لم يكن مع الخ،ج 10، ص109، مكتبه ابن تيميه،القاهره☆مسند ابی يعلی الموصلی،مسند عبد الله ابن مسعود رضی الله عنه، ج9،ص132،دارالمأمون للتراث،دمشق)

امام حاکم اور امام ذہبی نے اس روایت کو بخاری و مسلم کی شرط پر صحیح قرار دیا ہے۔ (المستدرك للحاكم ،كتاب المغازی والسرايا،ج3،ص60،دارالكتب العلميه،بيروت)

فقیہ و محدث علامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں "فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ فِي حَقِّ الشُّهَدَاءِ مِنْ أُمَّتِهِ ﴿بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ﴾ فَكَيْفَ سَيِّدُهُمْ بَلْ رَئِيسُهُمْ :لِأَنَّهُ حَصَلَ لَهُ أَيْضًا مَرْتَبَةُ الشَّهَادَةِ مَعَ مَزِيدِ السَّعَادَةِ بِأَكْلِ الشَّاةِ الْمَسْمُومَةِ وَعُودِ سُمِّهَا الْمَغْمُومَةِ" ترجمہ: امت محمدیہ کے شہدا کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: (بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں، روزی پاتے ہیں) تو ان کے سردار بلکہ ان کے رئیس کے لیے کیا مرتبہ ہوگا کیونکہ انہیں دیگر فضیلتوں کے ساتھ ساتھ شہادت کا مرتبہ بھی حاصل ہوا ہے کہ ایک دفعہ زہر آلود بکری کا گوشت تناول فرمالیا تھا جس کا زہر آخری عمر میں لوٹ آیا تھا۔

(مرقاة المفاتيح،باب الجمعة ،ج 3،ص 1020،دارالفكر،بيروت)

عظیم محدث امام جلال الدین سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کو لکھ کر فرماتے ہیں "وَالْأَنْبِيَاءُ أَوْلَى بِذَلِكَ، فَهُمْ أَجَلُّ وَأَعْظَمُ، وَمَا نَبِيٌّ إِلَّا وَقَدْ جَمَعَ مَعَ النُّبُوَّةِ وَصْفَ الشَّهَادَةِ، فَيَدْخُلُونَ فِي عُمُومِ لَفْظِ الْآيَةِ" ترجمہ: انبیا

بدرجۂ اولیٰ زندہ ہیں کہ وہ مرتبے میں ان سے بڑھ کر ہیں، (بلکہ) کوئی ایسا نبی نہیں جس کے وصفِ نبوت کے ساتھ شہادت جمع نہ ہوئی ہو پس انبیا بھی اس آیت کے عموم میں داخل ہوں گے۔

(الحاوی للفتاوی،الانبیاء الاذکیاء بحیاة الانبیاء،ج2،ص180،دارالفکر،بیروت)

اللہ کا نبی زندہ ہے

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ((إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ، فَنَبِيُّ اللَّهِ حَيٌّ يُرْزَقُ)) ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیا علیہم السلام کے اجسام کھانے کو حرام کردیا ہے، پس اللہ کا نبی زندہ ہے رزق دیا جاتا ہے۔

(سنن ابن ماجه،باب ذكر وفاته صلى الله تعالىٰ عليه وسلم،ج1،ص524،داراحياء الكتب العربيه، بيروت)

قبر میں نماز

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ((مَرَرْتُ عَلَى مُوسَى وَهُوَ يُصَلِّي فِي قَبْرِهِ)) ترجمہ: (معراج کی رات) میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا وہ اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے۔

(صحيح مسلم،باب من فضائل موسىٰ عليه السلام،ج 4،ص1845،داراحياء التراث العربی، بيروت)

تمام انبیا مسجد اقصیٰ میں

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: ((ثُمَّ دَخَلْتُ بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَجُمِعَ لِيَ الْأَنْبِيَاءُ عليهم السلام فَقَدَّمَنِي

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

جِبْرِیلُ حَتَّی أَمَمْتُهُم)) ترجمہ: پھر میں بیت المقدس میں داخل ہوا، پس میرے لیے انبیاء علیہم السلام کو جمع کیا گیا، تو مجھے جبریل علیہ السلام نے آگے کیا یہاں تک کہ میں نے سب کی امامت کروائی۔

(سنن نسائی، فرض الصلوة وذکر الاختلاف، ج1، ص221، مکتب المطبوعات الاسلامیہ، حلب)

انبیا زندہ ہیں

امام بزار ''مسند بزار'' میں، امام ابو یعلیٰ موصلی ''مسند ابی یعلیٰ'' میں اور امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ''حیاۃ الانبیاء فی قبورہم'' میں روایت نقل کرتے ہیں: ((اَلْاَنْبِیَاءُ فِی قُبُوْرِهِمْ أَحْیَاءٌ یُصَلُّوْن)) ترجمہ: انبیاء علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں، نمازیں پڑھتے ہیں۔

(مسند بزار، مسند ابی حمزہ انس، ج 13، ص62، مکتبۃ العلوم والحکم، المدینۃ المنورہ☆مسند ابی یعلیٰ، ثابت البنانی عن انس رضی اللہ عنہ، ج 6، ص147، دارالمأمون للتراث، دمشق☆حیاۃ الانبیاء فی قبورہم للبیہقی، باب الانبیاء فی قبورہم احیاء یصلون، ج 1، ص74، مکتبۃ العلوم والحکم، المدینۃ المنورہ)

علامہ ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ نے ''مجمع الزوائد'' میں یہ حدیث پاک نقل کرنے کے بعد اس کے بارے میں لکھا: ''رَوَاهُ أَبُو یَعْلَی وَالْبَزَّارُ، وَرِجَالُ أَبِی یَعْلَی ثِقَاتٌ'' ترجمہ: اسے امام ابو یعلیٰ، امام بزار نے روایت کیا ہے اور ابو یعلیٰ کے راوی ثقہ ہیں۔ (مجمع الزوائد، باب ماجاء فی الخضر، ج8، ص211، مکتبۃ القدسی، القاہرہ)

امام ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں: ''وَقَدْ جَمَعَ الْبَیْهَقِیُّ کِتَابًا لَطِیفًا فِی حَیَاةِ الْأَنْبِیَاءِ فِی قُبُورِهِمْ أَوْرَدَ فِیهِ حَدِیثَ أَنَسٍ الْأَنْبِیَاءُ أَحْیَاءٌ فِی قُبُورِهِمْ یُصَلُّونَ'' ترجمہ: امام بیہقی نے انبیاء علیہم السلام کے قبروں میں زندہ ہونے پر ایک لطیف کتاب لکھی ہے اور اس میں حدیث انس وارد کی ہے کہ انبیاء علیہم السلام اپنی قبروں میں

زندہ ہیں نمازیں پڑھتے ہیں۔

(فتح الباری شرح صحیح بخاری، ج6، ص487، دارالمعرفہ، بیروت)

امام ابن حجر عسقلانی نے اس مقام پر اس حدیث پاک کے تمام راویوں کی ثقاہت بیان کی ہے۔ (فتح الباری شرح صحیح بخاری، ج6، ص487، دارالمعرفہ، بیروت)

مزید فرماتے ہیں: ''صَحَّحَهُ الْبَیْهَقِیّ'' ترجمہ: امام بیہقی نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ (فتح الباری شرح صحیح بخاری، ج6، ص487، دارالمعرفہ، بیروت)

امام جلال الدین شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس روایت کو صحیح قرار دیا، فرماتے ہیں: ((وَصَحَّ أَنَّهُ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: الْأَنْبِیَاءُ أَحْیَاءٌ یُصَلُّون)) ترجمہ: یہ حدیث پاک صحیح ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انبیاء علیہم السلام زندہ ہے، نمازیں پڑھتے ہیں۔

(الحاوی للفتاوی، کتاب الاعلام بحکم عیسیٰ علیہ السلام، ج2، ص197، دارالفکر للطباعۃ والنشر، بیروت)

علامہ سمہودی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 911ھ) اس حدیث پاک کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں: ''ورواه أبو یعلی برجال ثقات، ورواه البیهقی وصححه'' ترجمہ: اس کو امام ابو یعلی نے ثقہ راویوں سے روایت کیا ہے اور اس کو امام بیہقی نے بھی روایت کیا ہے اور اس کو صحیح قرار دیا ہے۔

(وفاء الوفاء باخبار دار المصطفیٰ، الفصل الثانی فی بقیۃ ادلۃ الزیارۃ، ج 4، ص179، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

علامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس کو صحیح قرار دیا ہے، فرماتے ہیں ''وَصَحَّ خَبَرُ: الْأَنْبِیَاءُ أَحْیَاءٌ فِی قُبُورِهِمْ یُصَلُّونَ'' ترجمہ: یہ حدیث صحیح ہے کہ انبیاء علیہم السلام اپنی قبور میں زندہ ہیں نماز پڑھتے ہیں۔

(مرقاۃ المفاتیح، باب الجمعۃ، ج 3، ص 1020، دارالفکر، بیروت)

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''صحیح حدیث میں نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فرماتے ہیں: ((الانبیاء احیاء فی قبورھم یصلون))انبیا اپنے مزارات طیبہ میں زندہ ہیں نمازیں پڑھتے ہیں صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

(فتاوی رضویہ، ج14، ص648، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

انبیا کو بھی اجل آنی ہے   مگر ایسی کہ فقط آنی ہے
پھر اسی آن کے بعد ان کی حیات   مثل سابق وہی جسمانی ہے

موسیٰ اور یونس علیہما السلام کا حج کرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ((انَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِوَادِی الْاَزْرَقِ، فَقَالَ:أَيُّ وَادٍ هٰذَا؟ فَقَالُوا:هٰذَا وَادِي الْاَزْرَقِ، قَالَ:كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ هَابِطًا مِنَ الثَّنِيَّةِ، وَلَهُ جُؤَارٌ إِلَى اللهِ بِالتَّلْبِيَةِ، ثُمَّ أَتَى عَلَى ثَنِيَّةِ هَرْشَى، فَقَالَ:أَيُّ ثَنِيَّةٍ هٰذِهِ؟ قَالُوا:ثَنِيَّةُ هَرْشَى، قَالَ:كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى يُونُسَ بْنِ مَتَّى عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى نَاقَةٍ حَمْرَاءَ جَعْدَةٍ عَلَيْهِ جُبَّةٌ مِنْ صُوفٍ، خِطَامُ نَاقَتِهِ خُلْبَةٌ وَهُوَ يُلَبِّي)) ترجمہ: رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وادی ارزق سے گزرے تو فرمایا: یہ کون سی وادی ہے، لوگوں نے عرض کیا: یہ وادیٔ ارزق ہے، فرمایا: گویا کہ میں موسیٰ علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ گھاٹی میں اتر رہے ہیں، آپ کو اللہ سے قرب ہے، تلبیہ میں مشغول ہیں، پھر حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ہرشی کی گھاٹی پر تشریف لائے، فرمایا: یہ کون سے گھاٹی ہے، لوگوں نے عرض کیا کہ یہ ہرشی کی پہاڑی ہے، فرمایا کہ گویا میں یونس علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں جو سرخ اونٹنی پر ہیں آپ پر اونی جبہ ہے آپ کے ناقہ کی مہار کھجور کی کھال کی ہے، تلبیہ کہہ رہے ہیں۔

(صحیح مسلم، باب الاسراء برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ج1، ص152، داراحیاء التراث

العربی، بیروت)

اس حدیث پاک کے تحت شارح صحیح مسلم علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک سوال قائم کیا کہ انبیا علیہم السلام تو وصال فرما چکے ہیں تو وہ حج کیسے کرتے ہیں اور تلبیہ کیسے پڑھتے ہیں؟ اس کا جواب دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: ''انَّهُمْ كَالشُّهَدَاءِ بَلْ هُمْ أَفْضَلُ مِنْهُمْ وَالشُّهَدَاءُ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ فَلَا يَبْعُدُ أَنْ يَحُجُّوا وَيُصَلُّوا كَمَا وَرَدَ فِي الْحَدِيثِ الْآخَرِ'' ترجمہ: انبیا علیہم السلام شہدا کی طرح ہیں بلکہ وہ شہدا سے افضل ہیں اور شہدا اپنے رب کے نزدیک زندہ ہیں، (جب انبیا علیہم السلام زندہ ہیں) تو ان کا حج کرنا اور نمازیں پڑھنا بعید نہیں، جیسا کہ دوسری حدیث میں (نمازوں کے بارے میں) وارد ہے۔

(شرح النووی علی مسلم، باب الاسراء برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ج 2، ص228، داراحیاء التراث العربی، بیروت)

قبر سے جواب دوں گا

امام ابو یعلی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مسند میں اور امام جلال الدین سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ الحاوی للفتاوی میں فرماتے ہیں واللفظ للآخر ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيَنْزِلَنَّ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ، ثُمَّ لَئِنْ قَامَ عَلَى قَبْرِي، فَقَالَ:يَا مُحَمَّدُ لَأُجِيبَنَّهُ)) ترجمہ: ابو یعلی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو فرماتے سنا: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے ضرور بالضرور عیسیٰ بن مریم آئیں گے پھر وہ میری قبر پر کھڑے ہو کر مجھے یا محمد کہہ کر خطاب کریں گے تو میں ضرور انہیں جواب دوں گا۔

(مسند ابی یعلیٰ، شہر بن حوشب عن ابی ہریرہ، ج11، ص462، دارالمأمون للتراث، دمشق ☆

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

(الحاوی للفتاوی،الانبیاء الاذکیاء بحیاۃ الانبیاء،ج2،ص179،دارالفکر،بیروت)

تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ
میرے چشمِ عالم سے چھپ جانے والے

امت کے لیے بارش طلب کریں

حضرت مالک الدار سے روایت ہے،فرماتے ہیں:((اَصَابَ النَّاسَ قَحْطٌ فِي زَمَنِ عُمَرَ، فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ:**يَا رَسُولَ اللَّهِ!** اسْتَسْقِ لِأُمَّتِكَ فَإِنَّهُمْ قَدْ هَلَكُوا، فَأَتَى الرَّجُلَ فِي الْمَنَامِ فَقِيلَ لَهُ:ائْتِ عُمَرَ فَأَقْرِئْهُ السَّلَامَ، وَأَخْبِرْهُ أَنَّكُمْ مُسْتَقِيمُونَ وَقُلْ لَهُ:عَلَيْكَ الْكَيْسُ، عَلَيْكَ الْكَيْسُ "، فَأَتَى عُمَرَ فَأَخْبَرَهُ فَبَكَى عُمَرُ ثُمَّ قَالَ:يَا رَبِّ لَا آلُو إِلَّا مَا عَجَزْتُ عَنْهُ))ترجمہ:حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں لوگوں پر قحط پڑھ گیا۔ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک پر آیا اور کہا **یارسول اللہ** صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ عزوجل سے اپنی امت کے لئے بارش طلب کریں کہ یہ ہلاک ہورہے ہیں۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُس آدمی کے خواب میں تشریف لائے اور فرمایا عمر کو میرا سلام کہنا اور اسے خبر دینا کہ بارش ہوگی،اور یہ بھی کہنا کہ نرمی اختیار کرے،اس شخص نے حاضر ہوکر خبر دی تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ سن کر روئے،پھر کہا:اے میرے رب!میں کوتاہی نہیں کرتا مگر اس چیز میں جس سے میں عاجز ہوں۔

(مصنف ابن شیبہ،کتاب الفضائل،ماذکر فی فضل عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، جلد12،صفحہ32،الدار السلفیۃ،الہندیۃ)

اس روایت کی سند کو حافظ ابن حجر عسقلانی نے صحیح کہا ہے،الفاظ یہ ہیں"وروى ابن أبي شيبة بإسناد صحيح"ترجمہ:ابن ابی شیبہ نے اسنادِ صحیح کے ساتھ اسے روایت کیا ہے۔

(فتح الباری،باب سوال الناس الامام الاستسقاء،ج2،ص495،دارالمعرفہ،بیروت)

حافظ ابن کثیر نے بھی مصنف ابن ابی شیبہ والی سند کے ساتھ روایت بیان کر کے لکھا ہے"وَهَذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ"ترجمہ:یہ سند صحیح ہے۔

(البدایۃ النہایۃ،ج7،ص105،داراحیاء التراث العربی،بیروت)

قبر سے اذان کی آواز

دلائل النبوۃ لابی نعیم اور الحاوی للفتاوی میں ہے((عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ:لَقَدْ رَأَيْتُنِي لَيَالِيَ الْحَرَّةِ وَمَا فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَيْرِي وَمَا يَأْتِي وَقْتُ صَلَاةٍ إِلَّا سَمِعْتُ الْأَذَانَ مِنَ الْقَبْرِ))ترجمہ:ابونعیم نے دلائل النبوۃ میں سعید بن مسیّب سے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے واقعۂ حرہ کی راتوں میں اپنے آپ کو دیکھا حال یہ ہوتا تھا کہ میرے سوا مسجد میں کوئی نہیں ہوتا تھا،جب بھی نماز کا وقت آتا میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبرِ انور سے اذان کی آواز سنتا۔

(دلائل النبوۃ لابی نعیم،الفصل الثامن والعشرون،ج1،س567،دارالنفائس،بیروت☆الحاوی للفتاوی،الانبیاء الاذکیاء بحیاۃ الانبیاء،ج2،ص179،دارالفکر،بیروت)

تھوڑے سے الفاظ کی تبدیلی کے ساتھ یہ روایت سنن دارمی میں بھی موجود ہے۔

(سنن دارمی،باب اکرم اللہ تعالیٰ نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم،ج1،ص227،دارالمغنی للنشر والتوزیع،عرب)

وفات کے بعد زندگی

صحیح بخاری میں ہے:جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کی خبر پہنچی تو آپ خبر ملتے ہی جسدِ اطہر کے پاس پہنچے،((فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهِ، ثُمَّ أَكَبَّ عَلَيْهِ، فَقَبَّلَهُ، ثُمَّ بَكَى، فَقَالَ:بِأَبِي أَنْتَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ، لَا يَجْمَعُ اللَّهُ عَلَيْكَ مَوْتَتَيْنِ))ترجمہ:پس حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

عنہ نے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے چہرۂ انور سے کپڑا ہٹایا، پھر آپ پر جھکے اور آپ کو بوسہ دیا پھر رو پڑے اور کہا: یا نبی اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ! میرے والد آپ پر قربان، اللہ تعالیٰ آپ پر دو موتیں جمع نہیں فرمائے گا۔

(صحیح بخاری، باب الدخول علی المیت، ج2، ص71، دارطوق النجاۃ)

امام قسطلانی اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں: ''لأنہ یحیا فی قبرہ ثم لا یموت'' ترجمہ: کیونکہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اپنی قبر میں زندہ ہیں پھر (دوبارہ) آپ پر وفات طاری نہیں ہوگی۔

(ارشاد الساری للقسطلانی، ج2، ص376، المطبعۃ الکبری الامیریہ، مصر)

گھر سے گھر تک

رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ((اَوْلِیَاءُ اللّٰہِ لَا یَمُوْتُوْنَ وَلٰکِنْ یُنْقَلُوْنَ مِنْ دَارٍ اِلٰی دَارٍ)) ترجمہ: اللہ کے اولیا مرتے نہیں، وہ تو ایک گھر سے دوسرے گھر کی طرف منتقل ہوتے ہیں۔

(تفسیر کبیر، سورۂ آل عمران، ج9، ص427، داراحیاء التراث العربی، بیروت)

اگر اجازت ملے تو

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وصیت کی کہ جب میرا انتقال ہو جائے تو میری میت کو اس حجرۂ اقدس کے دروازے کے سامنے رکھ دینا جس میں حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا مزار پر انوار ہے، پھر دروازے پر دستک دینا، اگر اجازت ملے تو مجھے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے پہلو میں دفن کر دینا ورنہ نہیں ((لَمَّا حُمِلَتْ جِنَازَتُہُ اِلٰی بَابِ قَبْرِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنُوْدِیَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ہٰذَا اَبُوْ بَکْرٍ بِالْبَابِ فَاِذَا الْبَابُ قَدِ انْفَتَحَ وَاِذَا بِہَاتِفٍ یَہْتِفُ مِنَ

الْقَبْرِ اَدْخِلُوا الْحَبِیْبَ اِلَی الْحَبِیْبِ)) ترجمہ: جب صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جنازہ کو مزار انور کے پاس رکھ دیا گیا اور (قربان جاؤں صحابہ کے عقیدہ پر) عرض کی گئی: السلام علیک یا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ! یہ ابو بکر صدیق (حاضر) ہیں، تو دروازہ کھلا اور قبر انور سے کسی پکارنے والے نے پکارا: حبیب کو حبیب کے پاس پہنچا دو۔

(تاریخ دمشق لابن عساکر، عبد اللہ ویقال عتیق الخ، ج 30، ص436، دارالفکر للطباعۃ والنشر، بیروت ☆ تفسیر کبیر، سورۃ الکہف، ج21، ص 433، داراحیاء التراث العربی، بیروت ☆ نفحات الانس، ص 152 ☆ الخصائص الکبری، ذکر آیات وقعت علی اثر الخ، ج2، ص492، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

میں پتھر کے پاس نہیں آیا

ابو داؤد بن ابی صالح سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ((اَقْبَلَ مَرْوَانُ یَوْمًا فَوَجَدَ رَجُلًا وَاضِعًا وَجْہَہُ عَلَی الْقَبْرِ فَقَالَ: اَتَدْرِیْ مَا تَصْنَعُ؟ فَاَقْبَلَ عَلَیْہِ فَاِذَا ہُوَ اَبُوْ اَیُّوْبَ فَقَالَ: نَعَمْ جِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَمْ آتِ الْحَجَرَ)) ترجمہ: ایک دن مروان روضۂ انور پر حاضر ہوا، اس نے ایک شخص کو دیکھا کہ اس نے اپنا چہرہ قبر انور پر رکھا ہوا ہے، مروان نے اس شخص سے کہا: تمہیں معلوم ہے کہ تم کیا کر رہے ہو؟ اس شخص نے جب مروان کی طرف چہرہ کیا تو وہ صحابی رسول حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہاں: میں رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضر ہوا ہوں، میں پتھر کے پاس نہیں آیا۔

(مسند امام احمد بن حنبل، حدیث ابی ایوب انصاری، ج38، ص558، مؤسسۃ الرسالہ، بیروت ☆ مجمع الزوائد، باب وضع الوجہ علی قبر سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ج 4، ص2، مکتبۃ القدسی، القاہرہ)

تیری بخشش کر دی گئی

امام قرطبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی 671ھ) ایک روایت نقل کرتے ہیں ((

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ :قَدِمَ علينا أعرابي بعد ما دَفَنَّا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثَةِ أَيَّام، فَرَمَى بِنَفْسِهِ عَلَى قَبْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَثَا عَلَى رَأْسِهِ مِنْ تُرَابِهِ، فَقَالَ :قُلْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَسَمِعْنَا قَوْلَكَ وَوَعَيْتَ عَنِ اللّٰهِ فَوَعَيْنَا عَنْكَ، وَكَانَ فِيمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ ﴿وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَحِيمًا﴾، وَقَدْ ظَلَمْتُ نفسي وجئتك تَسْتَغْفِرُ لِي .فَنُودِيَ مِنَ الْقَبْرِ إِنَّهُ قَدْ غُفِرَ لَكَ))

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دفن کرنے کے تین دن بعد ایک اعرابی ہمارے پاس آیا، اور روضہ شریفہ کی خاک پاک اپنے سر پر ڈالی اور عرض کرنے لگا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو آپ نے فرمایا ہم نے سنا اور جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی طرف سے یاد کیا اور ہم نے آپ سے یاد کیا، اور جو آپ پر نازل ہوا اس میں یہ آیت بھی ہے ﴿ولو انهم اذ ظلموا﴾ میں نے بے شک اپنی جان پر ظلم کیا اور آپ کے حضور میں اللہ سے اپنے گناہوں کی بخشش چاہنے حاضر ہوا تو میرے رب سے میرے گناہ کی بخشش کرائیے، اس پر قبر شریف سے ندا آئی کہ تیری بخشش کی گئی۔

(الجامع لاحكام القرآن لقرطبي، تحت الآية ﴿ولو انهم اذ ظلموا انفسهم---﴾ ،ج5، ص265,266، دارالكتب المصريه، القاهره)

اس روایت کو امام جلال الدین سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 911ھ) نے بھی ”الحاوی للفتاوی“ میں انہی الفاظ کے ساتھ نقل کیا ہے۔

(الحاوى للفتاوى، تنوير الحلك فى امكان رؤية النبى صلى الله عليه وسلم والملك، ج2، ص315، دارالفكر للطباعة والنشر، بيروت)

یہ میرے شوہر اور وہ والد ہیں

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں: ((كُنْتُ

أَدْخُلُ بَيْتِي الَّذِي دُفِنَ فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي فَأَضَعُ ثَوْبِي، وَأَقُولُ إِنَّمَا هُوَ زَوْجِي وَأَبِي، فَلَمَّا دُفِنَ عُمَرُ مَعَهُمْ فَوَاللّٰهِ مَا دَخَلْتُهُ إِلَّا وَأَنَا مَشْدُودَةٌ عَلَيَّ ثِيَابِي، حَيَاءً مِنْ عُمَرَ)) ترجمہ: جس حجرہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مزار اقدس اور میرے والد کا مزار مبارک تھا میں داخل ہوتی تھی تو صرف کپڑا (سر پر) رکھ لیتی تھی (یعنی پردے کا خاص اہتمام نہیں کرتی تھی) اور کہتی کہ یہ میرے شوہر اور وہ میرے والد ہیں، جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کے ساتھ دفن ہوئے تو خدا کی قسم میں جب بھی داخل ہوتی تو حضرت عمر سے حیا کرتے ہوئے اچھی طرح کپڑے کو لپیٹ کر داخل ہوتی۔

(مسند احمد بن حنبل، مسند الصديقه عائشه رضى الله تعالىٰ عنها، ج42، ص441، مؤسسة الرساله، بيروت ☆ مشكوة المصابيح، باب زيارة القبور، الفصل الثالث، ج1، ص554، المكتب الاسلامى، بيروت)

حضور غوث اعظم کا مصافحہ کرنا

کتاب تفریح الخاطر مناقب الشیخ عبد القادر میں ہے ”ذكروا ان الغوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جاء مرة الى المدينة المنوره وقرأ بقرب الحجرة الشريفه هذين البيتين (فذكرهما كما مر وقال) فظهرت يده صلی اللہ علیہ وسلم فصافحها ووضعها على رأسه رضی اللہ تعالیٰ عنہ“ ترجمہ: راویوں نے ذکر کیا کہ حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک بار حاضر سرکار مدینہ ہو کر روضہ انور کے قریب وہ دونوں شعر پڑھے اس پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا دست انور ظاہر ہوا حضرت غوث نے مصافحہ کیا اور بوسہ لیا اور اپنے سر مبارک پر رکھا۔

(تفريح الخاطر مترجم معه اصل عربى متن، المنقبة الثانية والعشرون، ص56,57، سنى دارالاشاعت، فيصل آباد)

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

شیخ احمد رفاعی نے دست مبارک چوما

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ **نقل کرتے ہیں:**"لما وقف سید احمد الرفاعی تجاہ الحجرۃ الشریفۃ قال:

فی حالۃ البعد روحی کنت ارسلہا　تقبل الارض عنی وھی نائبتی

وھذہ دولۃ الاشباح قد حضرت　فامدد یمینک کی تحظی بہا شفتی

فخرجت الیہ الید الشریفۃ فقبلہا"

ترجمہ: جب میرے سردار احمد رفاعی حجرہ شریفہ کے سامنے کھڑے ہوئے تو یوں کہا: جب میں دور ہوتا تو اپنی روح کو بھیجتا تھا جو میری نائب ہو کر میری طرف سے زمین بوسی کرتی تھی، یہ زیارت کا وقت ہے میں خود حاضر ہوا ہوں اپنا دست اقدس بڑھائیں تاکہ میرے ہونٹ دست بوسی کی سعادت پائیں۔ چنانچہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم **کا ہاتھ مبارک آپ کی طرف نکلا جس کو آپ نے چوما۔**

(الحاوی للفتاوی، تنویر الحلک فی امکان رؤیۃ النبی والملک، ج 2، ص261، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

ابراہیم بن شیبان کا سلام سننا

القول البدیع میں ہے:"وقال إبراهيم بن شيبان حججت فجئت المدينة فتقدمت إلى القبر الشريف فسلمت على رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم فسمعت من داخل الحجرة يقول وعليك السلام"**ترجمہ: حضرت ابراہیم شیبان** رحمۃ اللہ علیہ **فرماتے ہیں کہ میں حج کرنے کے بعد مدینہ منورہ میں حاضر ہوا، قبر انور کے پاس حاضر ہو کر حضور** صلی اللہ علیہ وسلم **کی بارگاہ میں سلام عرض کیا تو میں نے حجرے کے اندر سے علیک السلام کی آواز سنی۔**

(القول البدیع، الباب الرابع فی تبلیغہ، ج1، ص165، دارالریان للتراث، بیروت)

امام بیہقی کا مؤقف

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ **فرماتے ہیں:**"وَالْأَنْبِيَاءُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ بَعْدَمَا قُبِضُوا رُدَّتْ إِلَيْهِمْ أَرْوَاحُهُمْ فَهُمْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ كَالشُّهَدَاءِ، وَقَدْ رَأَى نَبِيُّنَا صلی اللہ علیہ وسلم جَمَاعَةً مِنْهُمْ لَيْلَةَ الْمِعْرَاجِ۔۔۔وَأَخْبَرَ -وَخَبَرُهُ صِدْقٌ- أَنَّ صَلَاتَنَا مَعْرُوضَةٌ عَلَيْهِ وَأَنَّ سَلَامَنَا يَبْلُغُهُ, وَأَنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ، وَقَدْ أَفْرَدْنَا لِإِثْبَاتِ حَيَاتِهِمْ كِتَابًا"**ترجمہ: انبیا** علیہم السلام **کی ارواح قبض کرنے کے بعد لوٹا دی گئی ہیں، وہ اپنے رب کے نزدیک زندہ ہیں جیسا کہ شہدا، ہمارے نبی** صلی اللہ علیہ وسلم **نے معراج کی رات انبیا** علیہم السلام **کی جماعت کو دیکھا، (نیز) نبی کریم** صلی اللہ علیہ وسلم **نے خبر دی ہے اور ان کی خبر سچی ہے کہ ہمارا درود اور سلام حضور کی بارگاہ میں پہنچتا ہے، اور یہ کہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا کہ وہ انبیا** علیہم السلام **کے اجسام کو کھائے۔ انبیا** علیہم السلام **کی حیات پر ہماری ایک منفرد کتاب ہے۔**

(الاعتقاد للبیہقی، فصل الانبیاء بعد ماقبضوا اردت الیہم ارواحہم، ج1، ص305، دارالآفاق الجدیدہ، بیروت)

امام غزالی کا مؤقف

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ **"التحیات" میں حضور** صلی اللہ علیہ وسلم **کی بارگاہ میں سلام عرض کرنے کا طریقہ بتاتے ہوئے فرماتے ہیں:**"وَأَحْضِرْ فِي قَلْبِكَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم وشخصه الكريم وَقُلْ سَلَامٌ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ وَلْيَصْدُقْ أَمَلُكَ فِي أَنَّهُ يَبْلُغُهُ وَيَرُدُّ عَلَيْكَ مَا هُوَ أَوْفَى مِنْه"**ترجمہ: اپنے دل میں نبی کریم** صلی اللہ علیہ وسلم **کو حاضر جان کر یوں عرض کرو: السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، اور یقین جانو کہ میرا یہ سلام حضور** صلی اللہ علیہ وسلم **کی بارگاہ میں پہنچتا اور حضور**

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اس سے بہتر جواب عطا فرماتے ہیں۔ (احیاء العلوم،ج1،ص169،دارالمعرفہ،بیروت)

علامہ سمہودی کا مؤقف

علامہ سمہودی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 911ھ) اپنی کتاب ''وفاء الوفاء'' میں ابراہیم بن بشار رحمۃ اللہ علیہ کا قول نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں نے مدینہ منورہ حاضر ہوا، رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے روضہ اقدس پر حاضر ہو کر سلام عرض کیا تو حجرے کے اندر سے آواز آئی: وعليك السلام۔

اس واقعہ کو نقل کرنے کے بعد علامہ سمہودی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''وقد نقل مثل ذلك عن جماعة من الأولياء والصالحين.ولا شك فی حياته صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم بعد وفاته، وكذا سائر الأنبياء علیہم الصلاۃ والسلام أحياء فی قبورهم حياة أكمل من حياة الشهداء التی أخبر الله تعالى بها فی كتابه العزيز، ونبيّنا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سيد الشهداء، وأعمال الشهداء فی ميزانه، وقد قال صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم علمی بعد وفاتی كعلمی فی حياتی رواه الحافظ المنذری''

ترجمہ: اس کی مثل واقعات اولیا اور صالحین کی ایک جماعت سے منقول ہیں، حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اپنی وفات کے بعد بلا شک وشبہ حیات ہیں اور ایسے ہی تمام انبیا علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں، ایسی حیات کے ساتھ زندہ ہیں جو شہدا کی حیات سے اکمل ہے جس کی خبر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب عزیز میں دی ہے اور ہمارے نبی تمام شہدا کے سردار ہیں اور تمام شہدا کے اعمال آپ کی میزان میں ہیں، اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ میرا علم میری وفات کے بعد ایسا ہی ہے جیسا کہ میرا علم میری حیات میں ہے، اس حدیث پاک کو حافظ منذری نے روایت کیا ہے۔

(وفاء الوفاء باخبار دارالمصطفیٰ،الفصل الثانی فی بقیۃ ادلۃ الزیارۃ،ج4،ص179،دارالکتب

العلمیہ،بیروت)

اس کے بعد علامہ سمہودی رحمۃ اللہ علیہ نے حیات انبیا پر متعدد دلائل لکھے ہیں۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

(8) حسن وجمال

اللہ جل مجدہ نے اپنے پیارے حبیب حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو تمام مخلوق سے بڑھ کر حسن عطا فرمایا، علما فرماتے ہیں کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حسن کل ہیں اور حسن یوسف حسن محمدی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی ایک تابش تھی، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے حسن وجمال کو دیکھ کر کوئی یوں تعبیر کرتا کہ آپ سب سے بڑھ کر حسین ہیں، کوئی کہتا کہ آپ جیسا حسین وجمیل کسی ماں نے جنا ہی نہیں، کوئی چودھویں کے چاند سے تشبیہ دیتا تو کوئی سورج کی طرح کہتا، کوئی یہ کہتا نظر آتا ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا چہرہ مبارک ایسا تھا کہ گویا چہرۂ اقدس میں سورج تیر رہا ہو اور کوئی یوں بیان کرتا کہ پہلے اور بعد میں آپ کی مثل حسین وجمیل نہ دیکھا۔

چہرۂ مبارک چاشت

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَ الضُّحٰی o وَ الَّیْلِ اِذَا سَجٰی o﴾ ترجمۂ کنزالایمان: چاشت کی قسم اور رات کی جب پردہ ڈالے۔

(پ30، سورۃ الضحی، آیت1,2)

اس آیت پاک کے تحت تفسیر خزائن العرفان میں تفسیر روح البیان کے حوالے سے لکھا ہے:

بعض مفسّرین نے فرمایا کہ چاشت سے اشارہ ہے نورِ جمالِ مصطفٰی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی طرف اور شب کنایہ ہے آپ کے گیسوئے عنبرین سے۔

(تفسیر خزائن العرفان، تحت الآیۃ المذکورہ☆تفسیر روح البیان، سورۃ الضحی، ج10، ص453، دارالفکر، بیروت)

ہے کلامِ الٰہی میں شمس وضحیٰ تیرے چہرہ ٔ نورِ فضا کی قسم
قسم شبِ تار میں راز یہ تھا کہ محبوب کی زلفِ دوتا کی قسم

سب سے بڑھ کر حسین وجمیل

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ((کَانَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَجْھًا وَّأَحْسَنَھُمْ خَلْقًا)) ترجمہ: رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تمام لوگوں سے زیادہ حسین وجمیل اور سب سے بڑھ کر حسن اخلاق والے تھے۔

(صحیح بخاری، باب صفۃ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، ج4، ص188، مطبوعہ دارطوق النجاۃ☆صحیح مسلم، باب فی صفۃ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وانہ کان احسن الناس وجہاً، ج4، ص1819، داراحیاء التراث العربی، بیروت)

حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

((لَمْ أَرَ قَبْلَہٗ وَلَا بَعْدَہٗ مِثْلَہٗ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ)) ترجمہ: میں نے حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی مثل حسین وجمیل نہ پہلے دیکھا نہ بعد میں۔

(جامع ترمذی، ج5، ص598، مطبعہ مصطفی البابی، مصر)

حضرت ابو قرصافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ((بایعنا رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أنا وأمي وخالتي، فلمّا رجعنا قالت لي أمي وخالتي: یا بني، ما رأینا مثل ھذا الرجل أحسن وجھًا، ولا أنقی ثوبًا، ولا ألین کلامًا، ورأینا کالنور یخرج من فیہ)) ترجمہ: میں، میری والدہ اور میری خالہ نے رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی بیعت کی، جب ہم پلٹے تو میری والدہ اور خالہ نے کہا: اے بیٹے! ہم نے اس شخص کی مثل خوبصورت چہرے والا، پاکیزہ لباس والا اور نرم کلام کرنے والا نہیں دیکھا، اور ہم نے دیکھا کہ گفتگو کے وقت اس کے منہ سے نور نکلتا ہے۔

(مواہب اللدنیہ، الفصل الاول فی کمال خلقتہ وجمال صورتہ، ج2، ص20، المکتبۃ التوفیقیہ، مصر)

حکایت

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں: ((

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

كنتُ اَخِيْطُ فِي السحر فَسَقَطت منى الابرة فطلبتها فَلم اَقْدِرُ عَلَيْهَا فَدخل رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَيَّنَتِ الِابْرَةُ بشعاع نور وَجهه،فَأَخْبَرته فقَالَ يَا حميراء الويل ثمَّ الويل ثَلَاثًا لمن حرم النّظر إلَى وَجْهى)) ترجمہ: میں سحری کے وقت بیٹھی کچھ سی رہی تھی، میرے ہاتھ سے سوئی گر گئی، میں نے تلاش کیا مگر کامیاب نہ ہوئی ، اتنے میں رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کمرے میں تشریف لے آئے ،آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے چہرے کے نور کی روشنی میں سوئی ظاہر ہوگئی یعنی مجھے مل گئی۔ میں نے حضور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے اس بارے میں عرض کیا (کہ آپ کے رخ انور کی روشنی میں سوئی مل گئی ہے) تو ارشاد فرمایا: اے حمیرا (عائشہ)! اس کے لیے ہلاکت ہے، ہلاکت ہے، ہلاکت ہے جو میرے چہرے کو دیکھنے سے محروم رہا۔

(الخصائص الكبرى،ذكر المعجزات،ج 1،ص 107،دارالكتب العلميه،بيروت☆تاريخ دمشق لابن عساكر،باب صفة خلقه ومعرفة خلقه،ج3، ص 310،دارالفكر للطباعة والنشر والتوزيع،بيروت)

حضرت حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

متى يبد فى الليل البهيم جبينه   بلج مثل مصباح الدجى المتوقد

ترجمہ: جب اندھیری رات میں آپ کی پیشانی ظاہر ہوتی ہے تو تاریکی کے روشن چراغ کی مانند چمکتی ہے۔

(زرقانى على المواهب،الفصل الاول فى كمال خلقته وجمال صورته صلى الله تعالىٰ عليه وسلم،ج5،ص278،دارالكتب العلميه،بيروت)

گویا چاند کا ٹکڑا

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ((وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهُ حَتَّى كَأَنَّهُ قِطْعَةُ قَمَرٍ)) ترجمہ: جب رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خوش ہوتے تو آپ کا چہرہ ایسا روشن ہوتا گویا کہ چاند کا ٹکڑا

ہے۔

(صحيح بخارى،باب صفة النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم،ج4،ص189،مطبوعه دار طوق النجاة☆صحيح مسلم،باب حديث توبة كعب بن مالك وصاحبيه، ج4،ص2120،داراحياء التراث العربى،بيروت)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا چہرہ تلوار کی طرح چمکیلا تھا؟ تو فرمایا: ((لَا، بَلْ كَانَ مِثْلَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ)) ترجمہ: نہیں بلکہ حضور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا چہرہ اقدس تو سورج و چاند جیسا تھا۔

(صحيح مسلم،باب شيبه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم،ج 4،ص1823،داراحياء التراث العربى،بيروت)

حکایت

طارق بن عبداللہ المحاربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ہم ربذہ سے نکلے اور مدینہ منورہ کے قریب اتر گئے، ہم بیٹھے ہوئے تھے کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ہمارے پاس آئے، (جن کو ہم پہچانتے نہ تھے)، انہوں نے ہمیں سلام کیا، ہم سے پوچھا: آپ لوگ کہاں سے آئے ہیں؟ ہم نے جواب دیا: ربذہ سے، اور ہمارے پاس ایک سرخ رنگ کی اونٹنی تھی، فرمایا: اس اونٹنی کو بیچو گے؟ ہم نے کہا: جی ہاں؟ پوچھا: کتنے کی؟ ہم نے جواب دیا: اتنے اتنے صاع کھجوروں کے بدلے میں، کہا: میں نے اسے خریدا ، یہ فرما کر اونٹنی کی مہار پکڑ کو چل پڑے اور مدینہ شہر میں داخل ہو گئے، ہم میں سے بعض بعض کو کہنے لگے: کیا تم اس آدمی کو پہچانتے ہو، ہم میں کوئی بھی نہ پہچانتا ہے، تو ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگے کہ ایک انجان شخص کو بلا قیمت وصول کیے اونٹ دے دیا، ایک عورت جو ہمارے ساتھ ہودج میں بیٹھی ہوئے تھی بولی: ((فَلَا تَلَاوَمُوا فَلَقَدْ رَأَيْنَا رَجُلًا لَا يَغْدِرُ بِكُمْ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَشْبَهَ بِالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ مِنْ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

وَجْهِــه)) ترجمہ: ایک دوسرے کوملامت نہ کرو میں نے اس آدمی کو دیکھا ہے وہ تمہیں کبھی دھوکہ نہیں دے گا، **اس شخص کے چہرے سے بڑھ کر میں نے چودھویں رات کے چاند سے مشابہ کوئی چیز نہیں دیکھی۔**

طارق بن عبداللہ کہتے ہیں: جب شام کا وقت ہوا تو ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: تم لوگ ہی ربذہ سے آئے ہو؟ ہم نے جواب دیا: جی ہاں، تو اس نے کہا: ((أَنَــا رَسُولُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْكُمْ وَهُوَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَأْكُلُوا مِنْ هٰذَا التَّمْرِ حَتَّى تَشْبَعُوا وَتَكْتَالُوا حَتَّى تَسْتَوْفُوا فَأَكَلْنَا مِنَ التَّمْرِ حَتَّى شَبِعْنَا، وَاكْتَلْنَــا حَتَّى اسْتَوْفَيْنَــا)) ترجمہ: میں رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا بھیجا ہوا ہوں، انہوں نے تمہیں فرمایا ہے کہ تم ان کھجوروں سے پیٹ بھر کر کھا بھی لو اور اپنی قیمت بھی پوری کرلو، تو ہم نے پیٹ بھر کر کھجوریں کھائیں بھی اور اپنی قیمت کے مطابق لے بھی لیں۔

(المستدرک للحاکم، ذکر اخبار سید المرسلین وخاتم النبیین صلی الله علیه وسلم، ج 2، ص668، دارالکتب العلمیه، بیروت)

چاند سے بڑھ کر خوبصورت

حضرت جابر بن سَمُرَہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ((رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةٍ إِضْحِيَانٍ، فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِلَى الْقَمَرِ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ، فَإِذَا هُوَ عِنْدِي أَحْسَنُ مِنَ الْقَمَرِ)) ترجمہ: میں نے رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو چاندنی رات میں دیکھا، کبھی میں رسول خدا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو دیکھتا اور کبھی چاند کی طرف دیکھتا، آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے سرخ رنگ کا حلہ زیب تن کیا ہوا تھا، (بالآخر) میرا فیصلہ یہی تھا کہ رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ چاند سے زیادہ

خوبصورت ہیں۔

(جامع ترمذی، باب ماجاء فی لبس الحمرة، ج 5، ص118، مصطفی البابی، مصر☆سنن دارمی، باب فی حسن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم، ج 1، ص 202، دارالمغنی للنشر والتوزیع، عرب ☆ مشکوة المصابیح، باب اسماء النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وصفاته، الفصل الثانی، ج 3، ص1613، المکتب الاسلامی، بیروت)

کسی نے کیا خوب کہا ہے:

يا صاحبَ الجَمَالِ و ياسَيِّدَ البَشَر　　مِن وَّجُهِكَ الـمُنِيرِ وَلَقَدْ نُوِّرَ القَمَر

لايُمْكِنُ الثَّنَاءُ كَمَا كَانَ حَقُّه　　بعد از خدا بزرگ توئی قصه مختصر

ترجمہ: اے حسن و جمال کے مالک اور اے نوع انسانی کے سردار! بلاشبہ چاند (بھی) آپ کے روشن چہرے سے روشنی پاتا ہے، آپ کی مدح وثنا کما حقہ تو ممکن ہی نہیں، بس مختصر بات یہ ہے کہ خدا (عزوجل) کے بعد سب سے زیادہ عزت وعظمت والے، بزرگی اور تقدس والے، اعزاز واکرام والے آپ ہی ہیں۔

حکایت

شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے نعت شریف لکھی، تین مصرعے لکھے:

بلغ العلیٰ بکماله　　کشف الدجی بجماله

حسنت جمیع خصاله

(یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے کمال کے سبب بلندی کو پہنچے، ان کے جمال سے اندھیرے چھٹ گئے، ان کی تمام خصلتیں حسین وجمیل ہیں)

چوتھے مصرعے کے بارے میں سوچتے رہے، مگر ذہن میں نہ آیا، اسی فکر میں سوئے تو خواب میں حضور جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے، فرمایا: جو نعت لکھی ہے سناؤ، تین مصرعے سنائے:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بلغ العلی بکماله کشف الدجی بجماله

حسنت جمیع خصاله

پھر چپ ہوگئے، تو رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہو

صلوا علیه واله

اس طرح ان کا شعر مکمل ہوگیا:

بلغ العلی بکماله کشف الدجی بجماله

حسنت جمیع خصاله صلوا علیه واله

(یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے کمال کے سبب بلندی کو پہنچے، ان کے جمال سے اندھیرے چھٹ گئے، ان کی تمام خصلتیں حسین وجمیل ہیں، ان پر اور ان کی آل پر درود بھیجو)۔

حکایت

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں: میں چرخہ کات رہی تھی اور رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ میرے سامنے بیٹھے اپنے جوتے کو پیوند لگا رہے تھے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی مبارک پیشانی پر پسینے کے قطرے تھے جن سے نور کی شعاعیں نکل رہی تھیں، (اس حسین منظر کو دیکھ کر) میں حیران رہ گئی، نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے مجھے حیران دیکھ کر فرمایا: تجھے کیا ہوا کیوں حیران ہورہی ہو؟ میں نے عرض کیا: آپ کی پیشانی پر پسینے کے قطرے ہیں جن سے نور کی شعاعیں نکل رہی ہیں، اگر ابوکبیر ہذلی (عرب کا مشہور شاعر) آپ کو (اس حالت میں) دیکھ لیتا تو یقین کر لیتا کہ اُس کے اِس شعر کے مصداق آپ ہی ہیں، اس نے کہا ہے:

وَإِذَا نَظَرْتَ إِلَى أَسِرَّةِ وَجْهِه بَرَقَتْ كَبَرْقِ الْعَارِضِ الْمُتَهَلِّلِ

ترجمہ: جب میں اس کے چہرے تابش کی طرف دیکھتا ہوں تو اس کے رخساروں کی چمک مثلِ ہلالی نظر آتی ہے۔

(حلية الاولياء لابی نعيم،عائشه زوج رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم،ج2،ص45،دارالكتاب العربی،بيروت☆تاريخ بغداد،معمر بن المثنیٰ ابوعبيده التيمی،ج15،ص338،دارالغرب الاسلامی،بيروت☆زرقانی على المواهب،الفصل الاول فی كمال خلقته وجمال صورته صلى الله عليه وسلم،ج5،ص535،دارالكتب العلميه،بيروت)

صحابی رسول حضرت حسّان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں:

فَأَجْمَلُ مِنْكَ لَمْ تَرَ قَطُّ عَينٌ وَأَكْمَلُ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءُ

خُلِقْتَ مُبَرَّءً امِنْ كُلِّ عَيْبٍ كَأَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَاءُ

ترجمہ: آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے زیادہ جمیل (حسین) کسی آنکھ نے دیکھا نہیں، آپ سے زیادہ کامل کسی ماں نے جنا ہی نہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہر عیب سے پاک پیدا کیا ہے گویا جیسے آپ نے چاہا ویسے ہی آپ کو پیدا کیا گیا۔

(المستطرف فی فن مستطرف،ماقيل فی الشعر،ج1،ص263،عالم الكتب،بيروت☆مختارات من اجل الشعرفی مدح الرسول صلى الله عليه وسلم،باب محمد الانسان الكبير،ج1،ص10، دارالمعرفه،دمشق ☆ سلك الدررفی اعيان القرن،ج2،ص191،دارالبشائرالاسلاميه ،دارابن حزم)

بعض کتابوں میں مذکورہ بالا شعر یوں لکھا ہے:

وَاَحْسَنُ مِنْكَ لَمْ تَرَ قَطُّ عَينِی وَاَجْمَلُ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءُ

خُلِقْتَ مُبَرَّءً امِنْ كُلِّ عَيْبٍ كَأَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَاءُ

ترجمہ: آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے زیادہ حسین وجمیل میری آنکھ نے دیکھا نہیں، (کیونکہ) آپ جیسا حسین وجمیل کسی ماں نے جنا ہی نہیں۔ آپ تو ہر عیب سے پاک

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

پیدا کیے گئے ہیں گویا کہ آپ ایسے پیدا کئے گئے ہیں جیسا کہ آپ خود چاہتے ہیں۔

گویا چہرہ اقدس میں سورج چل رہا ہو

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ((مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَحْسَنَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَأَنَّ الشَّمْسَ تَجْرِي فِي وَجْهِهِ)) ترجمہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حسین وجمیل کسی کو نہیں دیکھا یوں معلوم ہوتا تھا کہ سورج آپ کے چہرہ اقدس میں چل رہا ہے۔

(جامع ترمذی، باب فی صفة النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم، ج5، ص604، مصطفی البابی، مصر☆مشکوۃ المصابیح، ج3، ص1614، المکتب الاسلامی، بیروت)

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے نے حضرت ربیع بنت معوذ صحابیہ سے عرض کیا کہ ہمارے سامنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ بیان کریں، تو انہوں نے فرمایا: ((يَا بُنَيَّ لَوْ رَأَيْتَهُ رَأَيْتَ الشَّمْسَ طَالِعَةً)) ترجمہ: اے بیٹے! اگر تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتے تو سمجھتے کہ چمکتا ہوا سورج ہے۔

(سنن دارمی، باب فی حسن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم، ج1، ص204، دارالمغنی للنشر والتوزیع، عرب☆مشکوۃ المصابیح، باب اسماء النبی صلی الله علیه وسلم وصفاته، الفصل الثانی، ج3، ص1613، المکتب الاسلامی، بیروت)

جیسا کہ موتی

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ((كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَزْهَرَ اللَّوْنِ، كَأَنَّ عَرَقَهُ اللُّؤْلُؤُ)) ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ سفید روشن تھا، پسینے کی بوند حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے اقدس پر ایسی نظر آتی جیسا کہ موتی۔

(صحیح مسلم، باب طیب رائحة النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم، ج4، ص1815، داراحیاء التراث العربی، بیروت)

یہ کسی جھوٹے کا چہرہ نہیں

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ یہودیوں کے بہت بڑے عالم تھے، فرماتے ہیں کہ جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو لوگ کام کاج چھوڑ کر جلدی جلدی آپ کو دیکھنے آرہے تھے، میں بھی آگیا، فرماتے ہیں: ((فَلَمَّا تَبَيَّنْتُ (رَأَيْتُ، الخصائص الكبرى) وَجْهَ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَرَفْتُ أَنَّ وَجْهَهُ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ)) ترجمہ: جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور کو دیکھا تو میں نے جان لیا کہ یہ چہرہ کسی جھوٹے کا چہرہ نہیں ہے۔

(سنن ابن ماجه، باب اطعام الطعام، ج2، ص1083، داراحیاء الکتب العربیه، بیروت☆سنن ترمذی، ج4، ص652، مصطفی البابی، مصر☆ المستدرك للحاكم، واما حديث عبد الله بن عمرو، ج4، ص176، دارالکتب العلمیه، بیروت☆ الخصائص الکبری، فوائد فی تعدد الاسراء، ج1، ص314، دارالکتب العلمیه، بیروت)

حسن یوسف، موازنہ

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا: ''قَالَ أَبُو نعيم أعطى يُوسُف من الْحسن مَا فاق بِهِ الْأَنْبِيَاء وَالْمُرْسلِينَ بل و الخلق أَجْمَعِينَ وَنَبِينَا صلی اللہ علیہ وسلم أُوتِيَ من الْجمال مَا لم يؤته أحد وَلم يُؤْت يُوسُف إِلَّا شطر الْحسن وأوتي نَبينَا صلی اللہ علیہ وسلم جَمِيعه'' ترجمہ: حضرت ابو نعیم فرماتے ہیں: حضرت یوسف علیہ السلام کو تمام انبیا و مرسلین علیہم السلام بلکہ تمام مخلوق سے زیادہ حسن دیا گیا، (مگر) ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ حسن و جمال دیا گیا جو کسی کو نہیں دیا گیا، یوسف علیہ السلام کو حسن کا صرف ایک جز دیا گیا اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کل حسن عطا ہوا۔

(الخصائص الکبری، ذکر موازاة الانبیاء فی فضائلهم بفضائل، ج2، ص309، دارالکتب

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

العلمیه،بیروت)

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی لکھتے ہیں: کہ میرے والد شاہ عبد الرحیم رحمۃ اللہ علیہ **نے حضور اکرم** صلی اللہ علیہ وسلم **کو خواب میں دیکھا تو عرض کیا: یارسول اللہ** صلی اللہ علیہ وسلم! **یوسف** علیہ السلام **کو دیکھ کر زنانِ مصر (مصر کی عورتوں) نے اپنے ہاتھ کاٹ لیے تھے اور بعض لوگ ان کو دیکھ کر مر جاتے تھے مگر آپ کو دیکھ کر کسی کی ایسی حالت نہیں ہوئی، تو نبی کریم** صلی اللہ علیہ وسلم **نے ارشاد فرمایا:** جمالی مستور عن اعین الناس غَیُرَۃً من اللہ عزوجل ولو ظہر لَفَعَلَ الناسُ اکثرَ مما فعلوا حین راوًا یوسفَ ،**یعنی میرا جمال لوگوں کی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ نے غیرت کی وجہ سے چھپا رکھا ہے اور اگر آشکار ہوجائے تو لوگوں کا حال اس سے بھی زیادہ ہو جو یوسف** علیہ السلام **کو دیکھ کر ہوا۔**

(درالثمین فی مبشرات النبی الامین ،ص7)

حسن یوسف پہ کٹیں مصر میں انگشتِ زناں
سر کٹاتے ہیں تیرے نام پہ مردانِ عرب

امام قسطلانی فرماتے ہیں کہ علامہ قرطبی نے بعض علما کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ: ''لم یظہر لنا تمام حسنہ صلی اللہ علیہ وسلم لأنہ لو ظہر لنا تمام حسنہ لما أطاقت أعیننا رؤیتہ صلی اللہ علیہ وسلم'' **ترجمہ: حضور نبی کریم** صلی اللہ علیہ وسلم **کا پورا حسن و جمال ہم پر ظاہر نہیں کیا گیا کیونکہ اگر آپ کا پورا حسن و جمال ظاہر کیا جاتا تو ہماری آنکھیں آپ کے دیدار کی طاقت نہ رکھتیں۔**

(المواہب اللدنیہ،الفصل الاول فی کمال خلقتہ وجمال صورتہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم،ج2،ص5،المکتبۃ التوفیقیہ،مصر)

اک جھلک دیکھنے کی تاب نہیں عالم کو
وہ اگر جلوہ کریں کون تماشائی ہو

مثلِ آئینہ

نہایہ ابن اثیر میں ہے: ''إذا سُرَّ فکأنَّ وجھَہ المِرآۃ، وَکأنَّ الجُدُرَ تُلَاحِكُ وجھَہ المُلَاحَکۃ: شِدَّۃ المُلاءَمۃ: أیْ یُری شخصُ الجُدُرِ فی وَجْھِہ'' **ترجمہ: نبی کریم** صلی اللہ علیہ وسلم **جب خوش ہوتے تو آپ کا چہرہ مثلِ آئینے کے ہوجاتا (چیزوں کا عکس آپ کے چہرے انور پر نظر آتا) گویا کہ دیواریں آپ کے چہرہ اقدس پر نظر آتیں۔**

(نہایہ فی غریب الحدیث والاثر،لحك،ج4،ص238،المکتبۃ العلمیہ،بیروت☆المواہب اللدنیہ،الفصل الاول فی کمال خلقتہ وجمال صورتہ،ج2،ص11،المکتبۃ التوفیقیہ،مصر)

شمعِ رسالت کے پروانے

شفاء شریف میں ایک روایت ہے: ((کَانَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم یَنْظُرُ إلَیْہِ لَا یَطْرِفُ)) **یعنی نبی کریم** صلی اللہ علیہ وسلم **کے ایک صحابی تھے، جو آپ** صلی اللہ علیہ وسلم **کے چہرۂ اقدس کو اس طرح ٹکٹکی باندھ کر دیکھتے تھے کہ آنکھ جھپکتے ہی نہ تھے۔**

ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم **نے ان سے پوچھا:** ((مَا بالُك؟)) **یعنی آپ کے اس طرح دیکھنے کی وجہ کیا ہے؟**

ان صحابی نے عرض کیا: ((بأبی أنت وأمّی أتَمَتَّعُ مِنَ النَّظَرِ إلَیْك)) **میرے ماں باپ آپ پر قربان، میں آپ کی زیارت کر کے لذت حاصل کر رہا ہوں۔**

((فَإذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیَامَۃِ رَفَعَكَ اللّٰہُ بِتَفْضِیلِہٖ)) **یارسول اللہ** صلی اللہ علیہ وسلم**! جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ آپ کو بہت بلند درجہ عطا فرمائے (یعنی میں تو وہاں تک نہیں پہنچ سکتا تو آپ کی زیارت کیسے ہوگی؟؟)۔**

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اس وقت یہ آیت پاک نازل ہوئی: ﴿وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا﴾ ترجمہ کنزالایمان: اور جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانے تو اسے ان کا ساتھ ملے گا جن پر اللہ نے فضل کیا یعنی انبیاء اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں۔ (پ5، النساء، 69)

(الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ، الفصل الثانی ثواب محبته صلی الله تعالیٰ علیه وسلم، ج2، ص48، دار الفیحاء، عمان)

جس وقت آپ یاد آجاتے ہیں

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں: ((جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّكَ لَأَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي، وَإِنَّكَ لَأَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَهْلِي، وَإِنَّكَ لَأَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ وَلَدِي، وَإِنِّي لَأَكُوْنُ فِي الْبَيْتِ فَأَذْكُرُكَ فَمَا أَصْبِرُ حَتَّى آتِيَكَ فَأَنْظُرَ إِلَيْكَ، فَإِذَا ذَكَرْتُ مَوْتِي وَمَوْتَكَ عَرَفْتُ أَنَّكَ إِذَا دَخَلْتَ الْجَنَّةَ رُفِعْتَ مَعَ النَّبِيِّيْنَ، وَإِنِّي وَإِنْ أُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ خَشِيْتُ أَنْ لَا أَرَاكَ. فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم شَيْئًا حَتَّى نَزَلَ جِبْرِيْلُ علیہ السلام بِهٰذِهِ الْآيَةِ (وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَأُولٰئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّيْنَ، وَالصِّدِّيْقِيْنَ، وَالشُّهَدَاءِ، وَالصَّالِحِيْنَ، وَحَسُنَ أُولٰئِكَ رَفِيْقًا)) ترجمہ: ایک شخص نے رسول اللہ عزوجل و صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ یا رسول اللہ عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم آپ یقیناً میرے نزدیک میری جان اور میری اولاد سے بھی زیادہ محبوب ہیں، جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم یاد آجاتے ہیں تو جب تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کو

دیکھ نہ لوں قرار نہیں آتا، لیکن اس دنیا سے رخصت ہونے کے بعد جنت میں داخل ہو کر آپ انبیا کرام علیہم السلام کے ساتھ بلند مقام میں ہونگے اور میں نیچے درجے میں ہونے کے سبب اندیشہ کرتا ہوں کہ کہیں آپ کو نہ دیکھ سکوں۔ یہ سن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے اتنے میں حضرت جبریل علیہ السلام یہ آیت لے کر حاضر ہوئے: ﴿وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا﴾ ترجمہ کنزالایمان: اور جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانے تو اسے ان کا ساتھ ملے گا جن پر اللہ نے فضل کیا یعنی انبیا اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں۔ (پ5، النساء، 69) (حلیۃ الاولیاء، ج4، ص239، دار الکتاب العربی، بیروت)

زیارت نصیب نہ ہو تو مر جاؤں

ایک انصاری صحابی (عبد اللہ بن زید انصاری) رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک دن بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے:

((والله يا رسول الله لأنت أحب إلي من نفسي ومالي وولدي و أهلي، ولولا أن آتيك فأراك لرأيت أن أموت)) ترجمہ: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ کی قسم آپ مجھے اپنی جان، مال، اولاد اور اہل سے زیادہ محبوب ہیں، اگر مجھے آپ کا دیدار نصیب نہ ہو تو مجھے لگتا ہے کہ میری موت واقع ہو جائے۔

(مواہب اللدنیہ، ومنہا المیل الی مایوافق الانسان، ج2، ص620، المکتبۃ التوفیقیہ، مصر)

میری آنکھیں واپس لے لے

انہی عبد اللہ بن زید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں منقول ہے کہ جب انہیں ان کے بیٹے نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کی خبر دی، وہ اس

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

وقت باغ میں کام کررہے تھے،(وصال کی خبر سن کرنہایت غمزدہ ہوگئے)،بارگاہ الٰہی میں یہ عرض کی:((اللھم أذھب بصری حتی لا أری بعد حبیبی محمدا))ترجمہ:اے اللہ!میری آنکھیں واپس لے لے تاکہ میں اپنے محبوب آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی دیکھ نہ سکوں۔

((فکف بصرہ))ترجمہ:ان کی نظر اسی وقت چلی گئی۔

(مواہب اللدنیہ،ومنھا المیل الی مایوافق الانسان،ج2،ص620،المکتبۃ التوفیقیہ،مصر)

زیارت نہ ہوتو بے قرار ہوجاتا ہوں

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے شدید محبت کرتے تھے،آپ کی زیارت کے بغیر صبر وقرار نہ آتا تھا،ایک دن جانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے،چہرے کا رنگ متغیر تھا،چہرے سے واضح طور پرغم نظر آرہا تھا،رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:((ما غیر لونك؟))کس چیز نے تیرے رنگ کو متغیر کردیا،یعنی غمزدہ کیوں ہو؟

بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض گزار ہوئے:نہ مجھے کوئی مرض ہے،نہ کوئی درد،(ہاں درد ہے تو یہ ہے کہ)اگر میں آپ کی زیارت نہ کروں تو انتہائی بے قرار ہوجاتا ہوں،جب تک ملاقات نہ ہوجائے قرار نہیں آتا،پھر مجھے آخرت یاد آجاتی ہے،میں ڈرتا ہوں کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ میں وہاں آپ کو دیکھ نہ سکوں،کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو انبیا کے ساتھ بلند درجات میں ہوں گے اور میں اگر جنت میں داخل ہو بھی گیا تو ادنی منزل میں ہوں گا اور اگر جنت میں داخل نہ ہوتو کبھی بھی آپ کی زیارت نہ کرسکوں گا۔

اس موقع پر یہ آیت پاک نازل ہوئی:﴿وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ

فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَ الصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیْقًا﴾ترجمۂ کنزالایمان:اور جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانے تو اسے ان کا ساتھ ملے گا جن پر اللہ نے فضل کیا یعنی انبیا اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں۔

(مواہب اللدنیہ،ومنھا المیل الی مایوافق الانسان،ج2،ص620،المکتبۃ التوفیقیہ،مصر)

شدید پیاس میں پانی کی محبت سے بڑھ کر

حضرت مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے پوچھا:((کیف کان حُبُّکُمْ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم؟))ترجمہ:آپ لوگ یعنی صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کتنی محبت کرتے تھے۔

جواباً ارشاد فرمایا:((کَانَ وَاللّٰہِ أَحَبَّ إِلَیْنَا مِنْ أَمْوَالِنَا وَأَوْلَادِنَا وَآبَائِنَا وَأُمَّھَاتِنَا وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ عَلَی الظَّمَأِ))ترجمہ:رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ہمارے اموال،اولاد،آبا اور امہات سے بڑھ کر محبوب تھے،کسی پیاسے کو شدید پیاس میں ٹھنڈے پانی سے جو محبت ہوتی ہے ہمیں اس سے کہیں بڑھ کر اپنے آقا سے محبت تھی۔

(الشفابتعریف حقوق المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم،الفصل الثالث ماروی عن السلف والائمہ،ج2،ص51,52،دارالفیحاء،عمان)

ما اجملک ما احسنک

تاجدارِ گولڑہ حضرت پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:مدینہ عالیہ کے سفر میں بمقام وادیٔ حمرا ڈاکوؤں کے حملے کی پریشانی کی وجہ سے مجبوراً عشا کی سنتیں مجھ سے رہ گئیں،مولوی محمد غازی مدرسۂ صولتیہ میں شغلِ تعلیم وتدریس چھوڑ کر حسنِ ظن کی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بنا پر بغرضِ خدمت اس مقدس سفر میں میرے شریک ہوئے تھے،ان رفقا کی معیت
میں مَیں قافلے کے ایک طرف سو گیا،کیا دیکھتا ہوں کہ حضور جانِ عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
سیاہ عربی جبہ زیبِ تن فرمائے تشریف لاکر اپنے جمالِ باکمال سے مجھے نئی زندگی عطا
فرماتے ہیں ،ایسا معلوم ہوا کہ میں ایک مسجد میں بحالتِ مُراقبہ دوزانو بیٹھا
ہوں،حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے قریب تشریف لاکر ارشاد فرمایا کہ آلِ رسول کو سنت
ترک نہیں کرنا چاہیے۔

میں نے اِس حالت میں آنجناب کی دو پنڈلیوں کو جو ریشم سے بھی زیادہ
لطیف تھیں اپنے دونوں ہاتھوں سے مضبوط پکڑ کر نالہ وفُغاں کرتے (یعنی روتے بلکتے
)ہوئے **الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ** کہنا شروع کیا اور عالمِ مدہوشی
میں روتے ہوئے عرض کی کہ حضور کون ہیں؟ جواب میں وُہی ارشاد ہوا کہ آلِ رسول کو
سنت ترک نہیں کرنا چاہیے،تین بار یہی سوال وجواب ہوتے رہے۔تیسری بار میرے
دل میں ڈالا گیا کہ جب آپ ندائے یارسول اللہ سے منع نہیں فرمارہے تو ظاہر ہے کہ
خود آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہیں،اگر کوئی اور بزرگ ہوتے تو اس کلمے سے منع فرماتے
،**اس حسن وجمالِ باکمال کے متعلق کیا کہوں!اس ذوق ومستی وفیضانِ کرم کے بیان
سے زبان عاجز ہے** اور تحریر لنگ (تحریر لاچار ہے) البتہ بادہ خوارانِ عشق ومحبت (یعنی
شرابِ محبت پینے والوں) کے حَلق میں اب اَبیات (اشعار) کے ایک
جُرعہ (گھونٹ) اور نافۂ مشک (مشک کی تھیلی) سے ایک نفحہ (خوشگوار مہک) ڈالنا
مناسب معلوم ہوتا ہے۔

وادیٔ حمرا میں نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے دیدارِ پُرانوار سے مشرف ہونے
والے مذکورہ واقعے اور وقتِ دیدار ہونے والی کیفیت کو یاد کرکے ایک مرتبہ حضرت

پیر مہر شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کے جذبات مچل گئے،دل کو بے قراری اور آنکھوں سے
اشکباری ہونے لگی تو آپ نے اپنے مشہور نعتیہ کلام میں اس کا اظہار ان الفاظ میں کیا:

اَج سِک مِتراں دی وَدھیری اے — کیوں دلڑی اداس گھنیری اے
لُوں لُوں وِچ شوق چنگیری اے — اَج نیناں نے لائیاں کیوں جھڑیاں
سُبْحَانَ الله ماأَجْمَلَکَ ماأَحْسَنَکَ ماأَکْمَلَکَ
کِتھے مہرعلی کِتھے تیری ثنا — گستاخ اکھیں کِتھے جا لڑیاں

(فیضان پیر مہر علی شاہ بحوالہ مہرمنیر،ص1تا3،مکتبۃ المدینہ،کراچی)

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

(9) سماعت وبصارت

ابن قیم (المتوفی 751ھ) نے جلاء الافہام میں روایت نقل کی ہے ((عَنْ أبي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُول الله صلی اللہ علیہ وسلم أَكْثِرُوا الصَّلَاةَ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَإِنَّهُ يَوْمٌ مشهود تشهده الْمَلَائِكَةُ لَيْسَ من عبد يُصَلِّي عَلَيَّ إِلَّا بَلَغَنِي صَوته حَيْثُ كَانَ قُلْنَا وَبعد وفاتك قَالَ وَبعد وفاتي إن الله حرم على الْأَرْض أن تَأْكُل أجساد الْأَنْبِيَاء)) ترجمہ: حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر جمعہ والے دن کثرت کے درود پڑھا کرو کہ یہ یوم مشہود ہے، اس دن ملائکہ حاضر ہوتے ہیں، کوئی آدمی بھی مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ جہاں بھی ہو اس کی آواز مجھ تک پہنچتی ہے، ہم (صحابہ) نے عرض کیا: اور وصال فرمانے کے بعد بھی (درود کی آواز آپ تک پہنچے گی)؟ ارشاد فرمایا: جی ہاں! اپنے وصال کے بعد بھی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کردیا کہ وہ انبیا علیہم السلام کے اجسام کو کھائے۔

(جلاء الافہام، واماحديث ابی الدرداء رضی الله عنه، ج1، ص127، دارالعروبه، الكويت)

اس حدیث پاک سے چند باتیں معلوم ہوئیں:

(ا) درود پاک کی کثرت عام دنوں میں بھی کرنی چاہیے مگر جمعہ والے دن خصوصی طور پر کثرت کرنی چاہیے، کیونکہ اس کی ترغیب غمخوار امت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود دلائی ہے کہ اس دن ملائکہ حاضر ہوتے ہیں۔

(ب) یہ بھی معلوم ہوا کہ انبیا علیہم السلام زندہ ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ((إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ، فَنَبِيُّ اللَّهِ حَيٌّ يُرْزَقُ)) ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کردیا کہ انبیا علیہم السلام کے اجسام کو کھائے، اللہ تعالیٰ کا نبی زندہ ہوتا ہے رزق دیا جاتا ہے۔

(سنن ابن ماجه، باب ماذكر وفاته صلى الله تعالىٰ عليه وسلم، ج1، ص524، داراحياء الكتب

العربيه، الحلب)

تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ
میری چشم عالم سے چھپ جانے والے

(ج) یہ بھی معلوم ہوا کہ ہم جہاں سے بھی درود پڑھیں ہماری آواز حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتی ہے۔

ہم یہاں سے پڑھیں وہ مدینے سنیں — ان کی اعلیٰ سماعت پہ لاکھوں سلام
دور ونزدیک سے سننے والے وہ کان — کان لعل کرامت پہ لاکھوں سلام

اعلیٰ سماعت

زیرعرش چاند کے گرنے کی آواز کا سننا

سیدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما عم مکرم سید اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضور سے عرض کی: مجھے اسلام پر باعث حضور کے ایک معجزے کا دیکھنا ہوا، ((رَأَيْتُكَ فِي الْمَهْدِ تُنَاغِي الْقَمَرَ وَتُشِيرُ إِلَيْهِ بِأُصْبُعِكَ فَحَيْثُ أَشَرْتَ إِلَيْهِ مَالَ)) ترجمہ: میں نے حضور کو دیکھا کہ حضور گہوارے میں چاند سے باتیں فرماتے جس طرح انگشت مبارک سے اشارہ کرتے چاند اسی طرف جھک جاتا۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ((إِنِّي كُنْتُ أُحَدِّثُهُ وَيُحَدِّثُنِي وَيُلْهِينِي عَنِ الْبُكَاءِ، وَأَسْمَعُ وَجْبَتَهُ حِينَ يَسْجُدُ تَحْتَ الْعَرْشِ)) ترجمہ: **ہاں میں اس سے باتیں کرتا تھا وہ مجھ سے باتیں کرتا اور مجھے رونے سے بہلاتا، میں اس کے گرنے کی آواز سنتا تھا جب وہ زیرعرش سجدے میں گرتا۔**

(الخصائص الكبرىٰ بحوالة البيهقي والصابوني وغيره، باب مناغاة للقمر، ج1، ص53، مركز اہلسنت، گجرات الہند ☆دلائل النبوة للبيهقي، باب ماجاء فی حفظ الله تعالیٰ، ج2، ص41، دارالكتب العلميه، بيروت ☆البداية والنهاية، باب مولد رسول الله صلى الله عليه وسلم، ج2،

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ص326،داراحیاء التراث العربی،بیروت☆کنز العمال ،ج 11،ص383، مؤسسۃ الرسالہ ،بیروت)

میں وہ سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، نبی رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشادفرمایا:((إِنِّي أَرَى مَا لَا تَرَوْنَ، وَأَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُونَ)) ترجمہ: میں وہ دیکھتا ہوں جو تم میں کوئی نہیں دیکھتا اور میں وہ سنتا ہوں جو تم میں سے کوئی نہیں سنتا۔

(جامع الترمذی،باب قول النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:لو تعلمون ما اعلم الخ،ج4،ص556،مطبعۃ مصطفی البابی،مصر)

مزیدفرماتے ہیں:((أَطَّتِ السَّمَاءُ، وَحُقَّ لَهَا أَنْ تَئِطَّ مَا فِيهَا مَوْضِعُ أَرْبَعِ أَصَابِعَ إِلَّا وَمَلَكٌ وَاضِعٌ جَبْهَتَهُ سَاجِدًا لِلَّهِ)) ترجمہ: آسمان چرچرا رہا ہے اور وہ صحیح ہی چرچرا رہا ہے(کیونکہ)اس میں چار انگل جگہ بھی ایسی نہیں جہاں فرشتہ رب کو سجدہ نہ کر رہا ہو۔

(جامع الترمذی،باب قول النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:لو تعلمون ما اعلم الخ،ج4،ص556،مطبعۃ مصطفی البابی،مصر)

واللہ وہ سن لیں گے

ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت ہے،فرماتی ہیں:((انَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ بَاتَ عِنْدَهَا فِي لَيْلَتِهَا ,فَقَامَ يَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ ,فَسَمِعَتْهُ يَقُولُ فِي مُتَوَضَّئِهِ:لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ ثَلَاثًا ,نُصِرْتَ نُصِرْتَ، ثَلَاثًا ,فَلَمَّا خَرَجَ قُلْتُ:يَا رَسُولَ اللَّهِ ,سَمِعْتُكَ تَقُولُ فِي مُتَوَضَّئِكَ:لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ ثَلَاثًا, نُصِرْتَ نُصِرْتَ، ثَلَاثًا ,كَأَنَّكَ تُكَلِّمُ إِنْسَانًا ,فَهَلْ كَانَ مَعَكَ أَحَدٌ؟ فَقَالَ:هَذَا رَاجِزُ بَنِي كَعْبٍ يَسْتَصْرِخُنِي ,وَيَزْعُمُ أَنَّ قُرَيْشًا أَعَانَتْ عَلَيْهِمْ بَنِي بَكْرٍ)) ترجمہ:ایک رات رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے میرے قیام

فرمایا،حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اٹھے تاکہ نماز کے لیے وضوفرمائیں، میں نے سنا کہ حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم دورانِ وضوتین مرتبہ فرمایا: لبیک لبیک لبیک،اور تین مرتبہ فرمایا: تمہاری مدد کی گئی ،تمہاری مدد کی گئی ،تمہاری مدد کی گئی، جب آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم باہر تشریف لائے تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم! آپ دورانِ وضوفرمارہے تھے: لبیک لبیک لبیک،تمہاری مدد کی گئی،تمہاری مدد کی گئی،تمہاری مدد کی گئی، گویا کہ آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کسی انسان سے کلام فرمارہے تھے، کیا آپ کے ساتھ کوئی تھا؟ فرمایا: بنی کعب کا راجز مجھے مدد کے لیے پکار رہا تھا،اس کا گمان تھا کہ قریش نے ان کے خلاف بنی بکر کی مدد کی ہے۔

(المعجم الصغیر،من اسمہ احمد،ج 2،ص167،المکتب الاسلامی،بیروت☆دلائل النبوۃ لاسماعیل الاصبہانی،ص73,74،دارطیبہ ،ریاض)

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم میلوں دور موجود راجز کی آواز بھی سن رہے ہیں اور نصرت نصرت فرما کر ان کی مدد بھی فرما رہے ہیں، حالانکہ وہ مکہ میں تھے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ میں۔

فریاد امتی جو کرے حالِ زار میں ممکن نہیں کہ خیر بشر کو خبر نہ ہو
واللہ وہ سن لیں گے فریاد کو پہنچیں گے اتنا بھی تو ہو کوئی جو آہ کرے دل سے

حضور کی برکت سے صحابہ نے بھی آواز سن لی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے،فرماتے ہیں((كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، إِذْ سَمِعَ وَجْبَةً، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:تَدْرُونَ مَا هَذَا؟ قَالَ:قُلْنَا:اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ:هَذَا حَجَرٌ رُمِيَ بِهِ فِي النَّارِ مُنْذُ سَبْعِينَ خَرِيفًا، فَهُوَ يَهْوِي فِي النَّارِ الْآنَ، حَتَّى انْتَهَى إِلَى قَعْرِهَا)) ترجمہ: ہم حضور سیِّدُ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

الْمُبَلِّغِیْن ، جنابِ رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ساتھ تھے،حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ایک گرجدار آواز سنی تو ہم سے استفسار فرمایا: کیاتم جانتے ہو کہ یہ آواز کیسی تھی؟ ہم نے عرض کی: اللہ ورسولہ اعلم یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ اوراس کا رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم بہتر جانتے ہے۔تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشادفرمایا: یہ ایک پتھر تھا جس کو ستر سال پہلے جہنم میں پھینکا گیا تھا وہ اَب تک اس میں گررہا تھا یہاں تک کہ اب اس کی تہہ میں پہنچ گیا۔

(صحیح مسلم،باب فی شدۃ حر نارِ جہنم ،ج4،ص2184،داراحیاء التراث العربی،بیروت)

عذابِ قبر کی آواز

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے،فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم شام کے وقت نکلے،تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے آواز سنی،ارشاد فرمایا:((یَھُوْدُ تُعَذَّبُ فِیْ قُبُوْرِھَا)) ترجمہ: یہودیوں کوقبر میں عذاب ہورہا ہے۔

(صحیح بخاری،باب التعوذ من عذاب القبر،ج2،ص99،دارطوق النجاۃ)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے،رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے حضرت بلال رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ارشادفرمایا:((یَا بِلَالُ ھَلْ تَسْمَعُ مَاأَسْمَعُ؟ قَالَ:لَا وَاللّٰہِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا أَسْمَعُہُ قَالَ :أَلَا تَسْمَعُ أَھْلَ الْقُبُوْرِ یُعَذَّبُوْنَ)) ترجمہ: اے بلال! کیاتم سنتے ہو جو میں سن رہا ہوں؟ عرض کیا: نہیں،یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم! اللہ کی قسم میں اسے نہیں سنتا۔ارشادفرمایا: کیاتم نہیں سنتے کہ قبر والوں کوعذاب ہورہا ہے۔

(المستدرک علی الصحیحین للحاکم،اما حدیث معمر،ج1،ص98،دارالکتب العلمیہ،بیروت)

امام حاکم اور علامہ ذہبی نے اس حدیث پاک کے بارے میں لکھا ہے کہ یہ بخاری ومسلم کی شرط پر صحیح ہے۔

(المستدرک علی الصحیحین للحاکم،اما حدیث معمر،ج1،ص98،دارالکتب العلمیہ،بیروت)

سلام سننا

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں:((کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فَرفع رأسہ إِلَی السَّمَاءِ فَقَالَ وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللہ فَقَالَ النَّاسُ یَا رَسُوْلَ اللہ مَا ھَذَا قَالَ مر بی جَعْفَرُ بن أبی طالب فِی مَلَأ من الْمَلَائِکَة فَسلم عَلَیَّ)) ترجمہ: ہم رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ساتھ تھے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے آسمان کی طرف سرمبارک اٹھایا اورفرمایا: وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللہ ،لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم! آپ نے کس کوسلام کیا ہے،ارشادفرمایا: جعفر بن ابی طالب فرشتوں کی ایک جماعت کے ساتھ (اوپر سے) گزرے ہیں،انہوں نے مجھے سلام کیا ہے (تو اس کا میں نے جواب دیا ہے)۔

(الخصائص الکبری،قصۃ اسلام خالد ابن ولیدرضی اللہ تعالیٰ عنہ،ج1،ص433،دارالکتب العلمیہ،بیروت)

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے،فرماتے ہیں:((بَیْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم جَالِسٌ وَأَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَیْسٍ قَرِیبَةٌ مِنْہُ إِذْ رَدَّ السَّلَامَ فَأَشَارَ بِیَدِہِ ثُمَّ قَالَ:یَا أَسْمَاءُ، ھَذَا جَعْفَرُ بْنُ أَبِی طَالِبٍ مَعَ جِبْرِیلَ عَلَیْہِ الصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ وَمِیکَائِیلَ مَرُّوا فَسَلَّمُوا عَلَیْنَا فَرُدِّی عَلَیْھِمُ السَّلَامَ)) ترجمہ: رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم تشریف فرما تھے اور حضرت اسما بنت عمیس اُن کے قریب موجود تھیں،حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے سلام کا جواب دیا اور ہاتھ مبارک سے اشارہ فرمایا اور ارشادفرمایا: اے اسما! یہ جعفر بن ابی طالب جبریل اور میکائیل علیہما السلام کے ساتھ گزرے ہیں تو انہوں نے ہم پر سلام کیا ہے تو تو بھی انہیں سلام کا جواب دے۔

(المستدرک علی الصحیحین للحاکم،ذکر مناقب جعفر بن ابی طالب،ج3،ص234،دارالکتب

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

العلمیہ، بیروت)

اہل محبت کا درود خود سنتے ہیں

دلائل الخیرات شریف میں ہے:((قِیْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ اَرَاَیْتَ صَلٰوۃَ الْمُصَلِّیْنَ عَلَیْکَ مِمَّنْ غَابَ عَنْکَ وَمَنْ یَّاْتِیْ بَعْدَکَ مَاحَالُھُمَا عِنْدَکَ فَقَالَ اَسْمَعُ صَلٰوۃَ اَھْلِ مَحَبَّتِیْ وَاَعْرِفُھُمْ)) ترجمہ: جانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ آپ کی بارگاہ میں دور رہنے والوں اور بعد میں آنے والوں کے درودوں کا کیا حال ہے تو ارشاد فرمایا: ہم محبت والوں کے درود کو خود سنتے ہیں اور ان کو پہچانتے ہیں۔

(دلائل الخیرات، ص35، مطبع کریمی، بمبئی)

یہ شان ہے ان کے غلاموں کی

صحیح بخاری میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:((اِنَّ اللّٰہَ قَالَ:مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ آذَنْتُہٗ بِالْحَرْبِ، وَمَا تَقَرَّبَ اِلَیَّ عَبْدِیْ بِشَیْءٍ اَحَبَّ اِلَیَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَیْہِ، وَمَا یَزَالُ عَبْدِیْ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اُحِبَّہٗ، فَاِذَا اَحْبَبْتُہٗ:کُنْتُ سَمْعَہُ الَّذِیْ یَسْمَعُ بِہٖ، وَبَصَرَہُ الَّذِیْ یُبْصِرُ بِہٖ، وَیَدَہُ الَّتِیْ یَبْطِشُ بِھَا، وَرِجْلَہُ الَّتِیْ یَمْشِیْ بِھَا، وَاِنْ سَاَلَنِیْ لَاُعْطِیَنَّہٗ، وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِیْ لَاُعِیْذَنَّہٗ)) ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: جو میرے کسی ولی سے دشمنی کرے، اسے میں نے لڑائی کا اعلان دے دیا اور میرا بندہ کسی شے سے اُس قدر تقرب حاصل نہیں کرتا جتنا فرائض سے ہوتا ہے اور نوافل کے ذریعے سے ہمیشہ قرب حاصل کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ اسے محبوب بنا لیتا ہوں، جب میں اسے اپنا محبوب بنا لیتا ہوں **تو میں اس کے کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے**، اس کی آنکھیں بن جاتا ہوں جن سے وہ دیکھتا ہے، اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جن سے وہ پکڑتا ہے، اس کے

پاؤں بن جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے، اور اگر وہ مجھ سے سوال کرے، تو اسے دوں گا اور پناہ مانگے تو پناہ دوں گا۔ (صحیح بخاری، باب التواضع، ج8، ص105، دار طوق النجاۃ)

اس کے تحت تفسیر کبیر میں ہے:

''وَکَذٰلِکَ الْعَبْدُ اِذَا وَاظَبَ عَلَی الطَّاعَاتِ بَلَغَ اِلَی الْمَقَامِ الَّذِیْ یَقُوْلُ اللّٰہُ کُنْتُ لَہٗ سَمْعًا وَبَصَرًا فَاِذَا صَارَ نُوْرُ جَلَالِ اللّٰہِ سَمْعًا لَہٗ سَمِعَ الْقَرِیْبَ وَالْبَعِیْدَ وَاِذَا صَارَ ذٰلِکَ النُّوْرُ بَصَرًا لَہٗ رَاَی الْقَرِیْبَ وَالْبَعِیْدَ وَاِذَا صَارَ ذٰلِکَ النُّوْرُ یَدًا لَہٗ قَدَرَ عَلَی التَّصَرُّفِ فِی الصَّعْبِ وَالسَّھْلِ وَالْبَعِیْدِ وَالْقَرِیْبِ'' ترجمہ: اسی طرح جب کوئی بندہ نیکیوں پر ہمیشگی اختیار کرتا ہے تو وہ اس مقام پر پہنچ جاتا ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے ((کنت لہ سمعاً وبصراً)) (یعنی میں سماعت اور بصارت بن جاتا ہوں) فرمایا ہے، جب اللہ تعالیٰ کے جلال کا نور اس کی سمع ہو جاتا ہے تو وہ دور و نزدیک کی آوازیں سننے لگ جاتا ہے اور جب یہی نور اس کی بصر ہو جاتا ہے تو وہ دور و نزدیک کی چیزوں کو دیکھنے لگ جاتا ہے اور جب یہی نورِ جلال اس کا ہاتھ ہو جاتا ہے تو وہ مشکل و آسانی میں دور و قریب تصرف کرنے پر قادر ہو جاتا ہے۔ (تفسیر کبیر، سورۃ الکہف، آیت 9تا12، ج21، ص436، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

جب اولیاء اللہ کی یہ شان ہے تو باعث تخلیق کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی سماعت و بصارت کا عالم کیا ہوگا۔

دربانِ بارگاہ رسالت کی سماعت

امام بخاری اپنی تاریخ میں روایت نقل کرتے ہیں، حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:((قَالَ لِیَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم:اِنَّ اللہَ أعطی مَلَکًا أسماعَ الخَلَائِقِ، قائِمٌ عَلَی قَبرِی)) ترجمہ: مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

شک اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ کو تمام مخلوقات کے سننے کی طاقت دی ہے، وہ فرشتہ میری قبرانور کے پاس کھڑا رہے گا۔

(التاریخ الکبیر للبخاری،عمران بن حمیری،ج6،ص416،دائرة العارف العثمانیه،حیدر آباد،دکن)

یہ روایت خصائص کبریٰ میں یوں ہے:

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ((سَمِعت رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُول إن لله تَعَالَى ملكا أعطَاهُ أسماع الْخَلَائق قَائِم على قَبْرِى فَمَا من أحد يُصَلِّى عَلىّ صَلَاة إِلَّا أبلغنيها)) ترجمہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ کو تمام مخلوقات کے سننے کی طاقت دی ہے، وہ فرشتہ میری قبرانور کے پاس کھڑا رہے گا، جو بھی مجھ پر درود پاک پڑھے گا وہ مجھ تک پہنچائے گا۔

(الخصائص الکبری،ذکر ماوقع عند وفاته صلی الله تعالیٰ علیه وسلم،ج 2،ص489،دارالکتب العلمیه،بیروت)

ابن قیم (متوفی 751ھ) نے بھی ''جلاء الافہام'' میں اس روایت کو یوں نقل کیا ہے: ((قَالَ رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عمار إن لله ملكا أعطَاهُ أسماع الْخَلَائق كلهَا وَهُوَ قَائِم على قَبْرِى إِذا مت إِلَى يَوْم الْقِيَامَة فَلَيْسَ أحد من أمتِي يُصَلِّى عَلىّ صَلَاة إِلَّا سَمَّاهُ باسمه وَاسم أَبِيه قَالَ يَا مُحَمَّد صلى عَلَيْك فلَان بن فلَان كَذَا وَكَذَا فيصلى الرب عز وَجل على ذَلِك الرجل بِكُل وَاحِدَة عشرا)) ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عمار! بے شک اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے جسے اس نے تمام مخلوقات کے سننے کی طاقت دی ہے، جب میرا وصال ہوگا اس وقت سے قیامت تک وہ میرے مزار پر کھڑا رہے گا، جب بھی کوئی میرا امتی مجھ پر درود پاک بھیجے گا تو وہ فرشتہ اس کا نام اور اس کے والد کا نام لے کر کہے

گا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! فلاں بن فلاں نے اس اس طرح آپ کی بارگاہ میں درود پاک بھیجا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اس بندے پر ایک کے بدلے میں دس بار درود پاک بھیجے گا (یعنی رحمت نازل فرمائے گا)۔

(جلاء الافہام،واماحدیث عمار بن یاسر رضی الله تعالیٰ عنه ،ج1،ص108،دارالعروبه،کویت)

تمہارے کلام کو سنتے ہیں

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''ذکر کن اورا و درود بفرست بروئے علیه السلام و باش در حال ذکر گویا حاضر است پیشِ تو در حالتِ حیات و می بینی تو اورا متأدب با جلال و تعظیم و هیبت و حیا و بداں که دے صلی اللہ علیہ وسلم می بیند و می شنود کلام ترا زیرا که دے صلی اللہ علیہ وسلم متصف است بصفات الٰهیه و یکے از صفات الٰهی آنست که اناجالس من ذکرنی'' ترجمہ: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجو تو ایسے رہو کہ گویا حضور حالتِ حیات میں تمہارے سامنے ہیں اور تم ان کو دیکھتے ہو، ادب اور جلال و تعظیم اور ہیبت و حیا سے رہو اور جانو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم **تمہیں دیکھتے اور تمہارے کلام کو سنتے ہیں** کیونکہ حضور صفات الٰہیہ سے متصف ہیں اور خدا کی ایک صفت یہ ہے کہ میں اپنے ذاکر کا ہم نشین ہوں۔

(مدارج النبوة،ج2،ص621)

بصارت کی رفعت

مشرق ومغرب سامنے

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، نبی مختار صلی اللہ علیہ وسلم نے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ارشادفرمایا((إِنَّ اللہَ زَوَی لِی الْأَرْضَ، فَرَأَیْتُ مَشَارِقَھَا وَمَغَارِبَھَا)) ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ نے میری لیے زمین کواٹھادیا تو میں نے اس کے مشارق ومغارب کو دیکھ لیا۔

(صحیح مسلم،باب ہلاک هذه الامة بعضهم ببعض،ج 4،ص2215، داراحیاء التراث العربی، بیروت)

ساری دنیا ایسے جیسے ہتھیلی

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ((إِنَّ اللہَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ رَفَعَ لِیَ الدُّنْیَا فَأَنَا أَنْظُرُ إِلَیْھَا وَإِلَی مَا ھُوَ کَائِنٌ فِیھَا إِلَی یَوْمِ الْقِیَامَةِ کَأَنَّمَا أَنْظُرُ إِلَی کَفِّی ھَذِہِ)) ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ نے میری لیے زمین کواٹھادیا، تو میں اس کو اور اس میں موجود ہر چیز کو قیامت تک دیکھ رہاہوں، جیسا کہ اپنی اس ہتھیلی کو دیکھ رہاہوں۔

(حلیة الاولیاء لابی نعیم،حدیث حدیر بن کریب،ج 6،ص101،دارالکتاب العربی،بیروت☆کنز العمال بحوالہ طبرانی ،ج 11،ص559،مؤسسة الرسالہ،بیروت☆مواہب اللدنیہ،الفصل الثالث فی انباء ه،ج3،ص129،المکتبة التوفیقیہ،القاہرہ)

مدینہ منورہ سے مقام موتہ

مدینہ منورہ سے بہت دور مقام موتہ میں جنگ ہورہی تھی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جنگ کی باتیں مدینہ منورہ میں اپنے صحابہ کو بتارہے ہیں، حدیث کے راوی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ((انَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم نَعَی زَیْدًا، وَجَعْفَرًا، وَابْنَ رَوَاحَةَ لِلنَّاسِ قَبْلَ أَنْ یَأْتِیَھُمْ خَبَرُھُمْ، فَقَالَ :أَخَذَ الرَّایَةَ زَیْدٌ فَأُصِیبَ، ثُمَّ أَخَذَ جَعْفَرٌ فَأُصِیبَ، ثُمَّ أَخَذَ ابْنُ رَوَاحَةَ فَأُصِیبَ وَعَیْنَاهُ تَذْرِفَانِ:حَتَّی أَخَذَ الرَّایَةَ سَیْفٌ مِنْ سُیُوفِ اللَّهِ، حَتَّی فَتَحَ اللَّهُ عَلَیْھِمْ)) ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ

علیہ وسلم نے اس جنگ کرنے والے لشکر کے سپہ سالاروں حضرت زید، حضرت جعفر، حضرت ابن رواحہ کی شہادت کی خبر آنے سے پہلے ہی ان کی شہادت کی خبر اپنے صحابہ کرام علیہم الرضوان کو (مدینہ منورہ ہی میں) دے دی، فرمایا: اب زید نے جھنڈا پکڑا اور وہ شہید ہوگئے، پھر جھنڈا جعفر نے پکڑلیا اور وہ شہید ہوگئے، پھر جھنڈا ابن رواحہ نے پکڑلیا اور وہ شہید ہوگئے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ بتا بھی رہے ہیں اور آنکھوں سے آنسو بھی جاری ہیں، (پھر فرمایا:) یہاں تک کہ جھنڈا اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار خالد ابن ولید نے پکڑلیا اور اللہ تعالیٰ نے ان کو فتح عطا فرمادی۔

(صحیح بخاری،باب غزوہ موتة من ارض الشام،ج5،ص143،مطبوعہ دارطوق النجاة)

دنیا سے حوضِ کوثر کو دیکھنا

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ((إِنِّی وَاللَّهِ لَأَنْظُرُ إِلَی حَوْضِی الآنَ)) ترجمہ: اللہ کی قسم میں اپنے حوض کو اس وقت دیکھ رہاہوں۔

(صحیح بخاری، کتاب الجنائز،باب الصلوة علی الشہید،ج2،ص91،مطبوعہ دارطوق النجاة)

صحیح بخاری کی ایک اور حدیث کے الفاظ اس طرح ہیں ((إِنَّ مَوْعِدَکُمُ الحَوْضُ، وَإِنِّی لَأَنْظُرُ إِلَیْهِ مِنْ مَقَامِی ھَذَا، وَإِنِّی لَسْتُ أَخْشَی عَلَیْکُمْ أَنْ تُشْرِکُوا، وَلَکِنِّی أَخْشَی عَلَیْکُمُ الدُّنْیَا أَنْ تَنَافَسُوھَا)) ترجمہ: میرے تمہارے وعدے (ملاقات) کی جگہ حوض کوثر ہے اور میں اسی جگہ سے اسے دیکھ رہاہوں، اور مجھے تم پر یہ خوف نہیں کہ تم شرک کروگے لیکن مجھے تم پر یہ خوف ہے کہ تم دنیا کے مال کو ایک دوسرے سے حاصل کرنے کی لالچ کروگے۔

(صحیح بخاری،باب غزوۀ احد،ج5،ص94،مطبوعہ دارطوق النجاة)

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

جنتی خوشہ کو دیکھا اور پکڑا

صحیح بخاری میں حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے،فرماتے ہیں((خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلَّى، قَالُوا :يَا رَسُولَ اللَّهِ، رَأَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِي مَقَامِكَ، ثُمَّ رَأَيْنَاكَ تَكَعْكَعْتَ، قَالَ:إِنِّي أُرِيتُ الجَنَّةَ، فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنْقُودًا، وَلَوْ أَخَذْتُهُ لَأَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا)) ترجمہ:رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں سورج گرہن ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا فرمائی،صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی:یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم!ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ اپنے مقام پر کھڑے کھڑے کوئی چیز توڑ رہے ہیں،فرمایا:بے شک میں نے جنت کو ملاحظہ فرمایا اور اس میں سے ایک خوشہ پکڑا،اگر میں یہ خوشہ لے آتا تو تم رہتی دنیا تک اسے کھاتے رہتے۔

(صحیح بخاری،باب رفع البصر الی الامام فی الصلوۃ،ج1،ص150،مطبوعہ دارطوق النجاۃ)

آگے پیچھے سے یکساں دیکھنا

صحیح بخاری میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا((إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ وَرَائِي كَمَا أَرَاكُمْ)) ترجمہ:میں تمہیں پیچھے سے بھی اسی طرح دیکھتا ہوں جیسے سامنے سے تمہیں دیکھتا ہوں۔

(صحیح بخاری،کتاب الصلوۃ،باب عظۃ الامام الناس فی اتمام الصلوۃ وذکر القبلۃ،ج 1،ص91، مطبوعہ دارطوق النجاۃ)

دل کا خشوع بھی پوشیدہ نہیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم

نے ارشاد فرمایا:((هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِي هَا هُنَا، فَوَاللَّهِ مَا يَخْفَى عَلَيَّ خُشُوعُكُمْ وَلَا رُكُوعُكُمْ، إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي)) ترجمہ:تم کیا یہی دیکھتے ہو کہ میرا منہ ادھر ہے؟اللہ کی قسم نہ مجھ پر تمہارا خشوع پوشیدہ ہے اور نہ ہی تمہارا رکوع،میں تمہیں پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔

(صحیح بخاری،کتاب الصلوۃ،باب عظۃ الامام الناس فی اتمام الصلوۃ وذکر القبلۃ،ج 1،ص91، مطبوعہ دارطوق النجاۃ)

مستقبل کے فتنے دیکھنا

حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے،تاجدارِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کی ایک پہاڑی پر کھڑے ہو کر صحابہ کرام علیہم الرضوان سے پوچھا:((هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَى، إِنِّي لَأَرَى مَوَاقِعَ الفِتَنِ خِلَالَ بُيُوتِكُمْ كَمَوَاقِعِ القَطْرِ)) ترجمہ:کیا تم دیکھ رہے ہو جو میں دیکھ رہا ہوں؟میں تمہارے گھروں میں بارش کی طرح فتنے گرتے دیکھ رہا ہوں۔

(صحیح بخاری،باب آطام المدینہ،ج3،ص21،مطبوعہ دارطوق النجاۃ)

یہ شان ہے خدمتگاروں کی

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے،فرماتے ہیں:((انَّ عُمَرَ بَعَثَ جَيْشًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا يُدْعَى سَارِيَةَ.قَالَ :فَقَامَ عُمَرُ يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَأَقْبَلَ يَصِيحُ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ:يَا سَارِيَةُ الْجَبَلَ يَا سَارِيَةُ الْجَبَلَ فَقَدِمَ رَسُولُ الْجَيْشِ فَسَأَلَهُ فَقَالَ:يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَقِينَا عَدُوَّنَا فَهَزَمُونَا فَإِذَا صَائِحٌ يَصِيحُ:يَا سَارِيَةُ الْجَبَلَ فَاسْتَنَدْنَا بِأَظْهُرِنَا إِلَى الْجَبَلِ فَهَزَمَهُمُ اللَّهُ)) ترجمہ:حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک لشکر(ایک مہینہ کی مسافت پر نہاوند) بھیجا،

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اس پر حضرت ساریہ کو امیر بنایا، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دورانِ خطبہ منبر پر حضرت ساریہ کو پکارا: اے ساریہ پہاڑ کو لو، اے ساریہ پہاڑ کو لو۔ پھر جب اس لشکر سے قاصد آیا، اس سے سوال کیا تو اس نے جواب دیا: اے امیر المؤمنین! دشمن کی ہم سے لڑائی ہوئی، وہ ہمیں شکست دینے لگا کہ اچانک ہم نے آواز سنی: اے ساریہ پہاڑ کو لو، ہم نے اپنی پشتوں کو پہاڑ کی طرف کرلیا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں شکست دے دی۔

(دلائل النبوۃلابی نعیم، ماظہر علی یدعمر، ج 1، ص579، دارالنفائس، بیروت☆دلائل النبوۃ للبیہقی، باب ماجاء فی اخبار النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ج 6، ص370، دارالکتب العلمیہ، بیروت☆مشکوۃ المصابیح، باب الکرامات، الفصل الثالث، ج 3، ص1678، المکتب الاسلامی، بیروت)

اولیا کی شان

حدیثِ قدسی میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ((فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ: كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ، وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ، وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا، وَرِجْلَهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا)) ترجمہ: جب میں بندے کو اپنے محبوب بنالیتا ہوں تو اس کے کان بن جاتا ہوں جن سے وہ سنتا ہے، اس کی آنکھیں بن جاتا ہوں جن سے وہ دیکھتا ہے، اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جن سے وہ پکڑتا ہے، اس کے پاؤں بن جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے۔

(صحیح بخاری، باب التواضع، ج8، ص105، مطبوعہ دارطوق النجاۃ)

امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "فَإِذَا صَارَ نُورُ جَلَالِ اللَّهِ سَمْعًا لَهُ سَمِعَ الْقَرِيبَ وَالْبَعِيدَ وَإِذَا صَارَ ذَلِكَ النُّورُ بَصَرًا لَهُ رَأَى الْقَرِيبَ وَالْبَعِيدَ وَإِذَا صَارَ ذَلِكَ النُّورُ يَدًا لَهُ قَدَرَ عَلَى التَّصَرُّفِ فِي الصَّعْبِ وَالسَّهْلِ وَالْبَعِيدِ وَالْقَرِيبِ" ترجمہ: جب اللہ تعالیٰ کے جلال کا نور بندے کے کان بن جاتا ہے تو وہ قریب و بعید سے سن لیتا ہے اور جب یہ نور اس کی آنکھیں بن جاتا ہے تو بندہ

قریب اور بعید کو دیکھتا ہے اور جب یہ نور اس کے ہاتھ بن جاتا ہے تو وہ مشکل اور آسانی میں دور اور قریب میں تصرف پر قادر ہو جاتا ہے۔

(تفسیر کبیر، سورۃ الکہف، آیت9تا12، ج21، ص436، داراحیاء التراث العربی، بیروت)

چاہیں تو اشاروں سے اپنے کایا ہی پلٹ دیں دنیا کی
یہ شان ہے خدمت گاروں کی سرکار کا عالم کیا ہوگا

حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضور پرنور سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں "وعزۃ ربی ان السعداء والاشقیاء لیعرضون علی عینی فی اللوح المحفوظ" ترجمہ: عزت الٰہی کی قسم! بے شک سب سعید و شقی میرے سامنے پیش کیے جاتے ہیں میری آنکھ لوح محفوظ میں ہے۔

(بہجۃ الاسرار، ذکر کلمات اخبر بہا عن نفسہ محدثابنعمۃ ربہ، ص 50، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

مزید آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں "لولالجام الشریعۃ علی لسانی لاخبرتکم بما تاکلون و ماتدخرون فی بیوتکم انتم بین یدی کالقواریری مافی بواطنکم وظواھر کم" ترجمہ: اگر میری زبان پر شریعت کی روک نہ ہوتی تو میں تمہیں خبر دیتا جو کچھ تم کھاتے اور جو کچھ اپنے گھروں میں اندوختہ کر کے رکھتے ہو تم میرے سامنے شیشہ کی مانند ہو، میں تمہارا ظاہر و باطن سب دیکھ رہا ہوں۔

(بہجۃ الاسرار، ذکر کلمات اخبر بہا عن نفسہ محدثابنعمۃ ربہ، ص55، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

موسیٰ علیہ السلام کی نگاہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

وسلم نے ارشاد فرمایا((لَمَّا كَلَّمَ اللّٰهُ مُوسَى كَانَ يُبْصِرُ دَبِيبَ النَّمْلِ عَلَى الصَّفَا فِي اللَّيْلَةِ الظَّلْمَاءِ مِنْ مَسِيرَةِ عَشَرَةِ فَرَاسِخَ)) ترجمہ:حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب اللہ تعالیٰ سے کلام کیا(اور تجلی دیکھی) تو وہ اندھیری رات میں سیاہ چیونٹی کو دس فرسخ(تیس میل) کے فاصلہ سے صفا پر دیکھ لیتے۔

(المعجم الصغير للطبراني،من اسمه احمد،ج1،ص65،المكتب الاسلامي،بيروت☆الشفاء بتعريف حقوق المصطفىٰ صلى الله عليه وسلم،الفصل الرابع وفور عقله وفصاحة لسانه،ج1، ص165،دارالفيحاء،عمان☆تفسير ابن كثير،سورة الاعراف،آيت 143،ج3،ص425، دارالكتب العلميه،بيروت)

موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کو نہ دیکھا،بلکہ صرف کلام کیا اور تجلی دیکھی،وہ بھی پہاڑ پر پڑی،پہاڑ ریزہ ریزہ ہوگیا اور موسیٰ علیہ السلام بے ہوش ہوگئے،قرآن مجید میں ہے﴿وَلَمَّا جَاءَ مُوسَى لِمِيقَاتِنَا وَكَلَّمَهُ رَبُّهُ قَالَ رَبِّ أَرِنِي أَنْظُرْ إِلَيْكَ قَالَ لَنْ تَرَانِي وَلَكِنِ انْظُرْ إِلَى الْجَبَلِ فَإِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهُ فَسَوْفَ تَرَانِي فَلَمَّا تَجَلَّى رَبُّهُ لِلْجَبَلِ جَعَلَهُ دَكًّا وَخَرَّ مُوسَى صَعِقًا﴾ترجمہ کنزالایمان:اور جب موسیٰ ہمارے وعدے پر حاضر ہوا اور اس سے اس کے رب نے کلام فرمایا عرض کی:اے رب میرے مجھے اپنا دیدار دکھا کہ میں تجھے دیکھوں فرمایا تو مجھے ہرگز نہیں دیکھ سکے گا،ہاں اس پہاڑ کی طرف دیکھ یہ اگر اپنی جگہ پر ٹھہرا رہا تو عنقریب تو مجھے دیکھ لے گا،پھر جب اس کے رب نے پہاڑ پر اپنا نور چمکایا اسے پاش پاش کردیا اور موسیٰ گرا بے ہوش۔ (سورۃ الاعراف،آیت143)

اس کلام اور تجلی دیکھنے کی وجہ سے بصارت میں اتنا اضافہ ہوگیا کہ تیس میل کے فاصلے پر سیاہ چیونٹی سیاہ رات میں سیاہ زمین پر چل رہی ہو تو اسے اس طرح دیکھتے ہیں جیسے ہتھیلی میں کوئی چیز،تو ان کی نگاہ کا عالم کیا ہوگا جنھوں نے اپنے رب کو ٹکٹکی

باندھ کر دیکھا،اللہ تعالیٰ فرماتا ہے﴿مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغَى﴾ترجمہ:آنکھ نہ کسی طرف پھری،نہ حد سے بڑھی۔ (پ27،سورۃ النجم،آیت17)

فرق طالب و مطلوب میں دیکھے کوئی قصۂ طور و معراج سمجھے کوئی
کوئی بے ہوش،جلووں میں گم ہے کوئی کس کو دیکھا یہ موسیٰ سے پوچھے کوئی
آنکھ والوں کی ہمت پہ لاکھوں سلام

امام علی بن ابی بکر ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ(متوفی 807ھ)فرماتے ہیں:((عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ:اِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَبَّهُ مَرَّتَيْنِ:مَرَّةً بِبَصَرِهٖ وَمَرَّةً بِفُؤَادِهٖ)) ترجمہ:حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے،فرماتے ہیں:حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دو مرتبہ دیکھا،ایک مرتبہ سر کی آنکھوں سے اور ایک مرتبہ دل کی آنکھوں سے۔

(مجمع الزوائد،باب منه في الاسراء،ج1،ص79،مكتبة القدسي،القاهره)

علامہ شہاب الدین خفاجی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں"ولما كانت هذه القوة حصلت للكليم بالتجلي فحصولها للنبي صلى الله عليه وسلم بعد الاسراء" ترجمہ:جب تجلی کی وجہ سے حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کو اتنی قوت بصارت حاصل ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بصارت کا معراج کے بعد کیا حال ہوگا۔

(نسيم الرياض شرح شفاء،ج1،ص381،دارالكتاب العربي،بيروت)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:((فَرَأَيْتُهُ وَضَعَ كَفَّهُ بَيْنَ كَتِفَيَّ حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَ أَنَامِلِهٖ بَيْنَ ثَدْيَيَّ، فَتَجَلّٰى لِي كُلُّ شَيْءٍ وَعَرَفْتُ)) ترجمہ:میں نے اللہ عزوجل کا دیدار کیا،اللہ تعالیٰ نے اپنا دستِ قدرت میرے کندھوں کے درمیان رکھا،میں نے اس کی ٹھنڈک اپنے سینے میں محسوس کی،پس میرے لیے ہر

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

چیز روشن ہوگئی اور میں نے ہر چیز کو پہچان لیا۔

(سنن الترمذی ،ج5 ،ص 221، دارالغرب الاسلامی ،بیروت)

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تم پر کروڑوں درود

(10) میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

سب سے بڑی نعمت

اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں کے بیان واظہار کا حکم دیا ہے، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے﴿وَ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ ﴾ترجمۂ کنزالایمان: اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو۔ (پ30،سورۃالضحی،آیت11)

ایک مقام پر فرماتا ہے﴿وَ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ﴾ترجمۂ کنزالایمان: اور یاد کرو اللہ کا احسان اپنے اوپر۔ (پ6،سورۃ المائدہ،آیت 7)

سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقیناً اللہ تعالیٰ کی نعمت ہیں۔صحیح بخاری میں ہے((**محمد** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **نعمة**))ترجمہ: محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نعمت ہیں۔

(صحیح بخاری،باب قتلِ ابی جہل،ج5،ص76،مطبوعہ دارطوق النجاۃ)

بلکہ ولادتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تمام نعمتوں کی اصل ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے﴿لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: بیشک اللہ کا بڑا احسان ہوا مسلمانوں پر کہ ان میں انہیں میں سے ایک رسول بھیجا۔ (پ4،سورۃ آل عمران،آیت164)

فضل ورحمت ملنے پر خوشی منانے کا حکم

اور اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل ورحمت پر خوشی منانے کا حکم دیا ہے، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے﴿قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَ بِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا ﴾ترجمہ: اے محبوب! فرمادیجئے کہ اللہ کے فضل اور اس کی رحمت (کے ملنے) پر چاہیئے کہ (لوگ) خوشی کریں۔ (پ11،سورۂ یونس،آیت58)

اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقیناً اللہ تعالیٰ کی رحمت ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ہے﴿وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴾ترجمۂ کنزالایمان: اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لئے۔ (پ17،سورۃ الانبیاء،آیت107)

اور آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی آمد اللہ تعالٰی کا بہت بڑا فضل ہے۔ سورۂ احزاب میں اللہ تعالٰی حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی صفات مبارکہ شاھد، مبشر، نذیر، داعی باذن اللہ اور سراجِ منیر بیان کر کے فرماتا ہے﴿وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ بِأَنَّ لَهُمْ مِنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا ﴾ترجمۂ کنزالایمان: ایمان والوں کو خوشخبری دو کہ ان کے لیے اللہ کا بڑا فضل ہے۔ (پ22،سورۃالاحزاب،آیت47)

معلوم ہوا حضور جانِ رحمت صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اللہ تعالٰی کی رحمت اور اس کا فضل ہیں اور فضل و رحمت ملنے پر خوشی کرنے کا حکم اللہ تعالٰی نے قرآن پاک میں دیا ہے۔

ذکرِ مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم ذکرِ خدا عزوجل ہے

اللہ تعالٰی نے فرمایا﴿وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴾یعنی اللہ تعالٰی کا ذکر بکثرت کرو تا کہ فلاح پاؤ۔ (پ10،سورۃالانفال،آیت45)

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر بعینہٖ خدا کا ذکر ہے، حق سبحانہٗ وتعالٰی اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتا ہے﴿وَرَفَعْنَا لَکَ ذِكْرَکَ ﴾ترجمۂ کنزالایمان: اور ہم نے تمہارے لئے تمہارا ذکر بلند کر دیا۔

(پ30،سورۃالانشراح،آیت4)

امام علامہ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ شفا شریف میں اس آیۂ کریمہ کی تفسیر میں سیدنا ابن عطا قدس سرہ العزیز سے یوں نقل فرماتے ہیں: ((جَعَلْتُكَ ذِكْرًا مِنْ ذِكْرِي، فَمَنْ ذَكَرَكَ ذَكَرَنِي)) یعنی اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتا ہے کہ

میں نے تم کو اپنے ذکر میں سے ایک ذکر بنایا پس جس نے تمہارا ذکر کیا اس نے میرا ذکر کیا۔

(الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ ،الفصل الاول فیماجاء من ذلك مجئ المدح،ج 1 ،ص 63، دارالفیحاء،عمان)

بالجملہ کوئی مسلمان اس میں شک نہیں کر سکتا کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد و تعریف بعینہٖ خدا کی یاد ہے، پس جس جس طریقہ سے آپ کی یاد کی جائے گی حسن و محمود رہے گی۔

میلادِ شکرِ نعمت

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے﴿وَاشْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ﴾ ترجمہ کنزالایمان: اور اللہ کی نعمت کا شکر کرو۔ (سورۃ النحل،سورت16،آیت114)

تفسیر روح البیان میں ہے "قال الامام السیوطی قدس سرہ یستحب لنا اظہار الشکر لمولدہ علیہ السلام "ترجمہ: امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت پر شکر کا اظہار کرنا مستحب ہے۔

(تفسیر روح البیان،فی التفسیر،سورۃ فتح،سورت 48،آیت 28،جلد9،صفحہ56،دار الفکر ، بیروت)

امام حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ میلاد شریف کے متعلق استخراج اصل عمل مولد مبارک میں فرماتے ہیں "وَالشُّكْرُ لِلّٰهِ يَحْصُلُ بِأَنْوَاعِ الْعِبَادَةِ كَالسُّجُوْدِ وَالصِّيَامِ وَالصَّدَقَةِ وَالتِّلَاوَةِ، وَأَيُّ نِعْمَةٍ أَعْظَمُ مِنَ النِّعْمَةِ بِبُرُوْزِ هٰذَا النَّبِيِّ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ؟ "ترجمہ: اللہ تعالٰی کا شکر کئی قسم کی عبادات مثلاً صیام، سجود، تلاوت، صدقہ خیرات وغیرہ کے ذریعے ادا ہو جاتا ہے اور نبی کریم جو رحمت والے نبی ہیں اس دن ان کے ظہور سے بڑی نعمت اور کون سی ہو سکتی ہے؟

(الحاوی للفتاوٰی بحوالہ ابن حجر ،حسن المقصد فی عمل المولد ،جلد1،صفحہ196،دارالفکر ،بیروت)

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

میلاد اور تعظیمِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم وتوقیر کا حکم فرمایا ہے ﴿وَ تُعَزِّرُوْهُ وَ تُوَقِّرُوْهُ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور رسول کی تعظیم وتوقیر کرو۔ (پ26،سورۃ الفتح،آیت9)

اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم کے لیے جو افعال کیے جاتے ہیں ان میں سے میلاد منانا بھی ہے۔ تفسیر روح البیان میں ہے "ومن تعظیمه عمل المولد اذا لم یکن فیه منکر" ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم میں سے میلاد منانا ہے جبکہ وہ بُری باتوں سے خالی ہو۔

(تفسیر روح البیان،فی التفسیر،سورۃ فتح،سورت 48،آیت 28،جلد9،صفحہ56،دار الفکر،بیروت)

مذکورہ دلائلِ میلاد پر اعلیٰ حضرت کا تبصرہ

امام اہل سنت مجدد دین وملت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ "مذکورہ آیات" کو دلائلِ میلاد کے طور پر بیان کر کے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں" اللہ عزوجل فرماتا ہے ﴿قُلْ بِفَضْلِ اللهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِکَ فَلْيَفْرَحُوْا﴾ ترجمہ: تم فرمادو کہ اللہ کے فضل اور اس کی رحمت ہی پر لازم ہے کہ خوشیاں مناؤ۔

اور فرماتا ہے ﴿وَذَکِّرْهُمْ بِاَيّٰمِ اللّٰهِ﴾ ترجمہ: انہیں اللہ کے دن یاد دلاؤ۔ (پارہ13،سورۃ ابراہیم،آیت5)

اور فرماتا ہے ﴿وَ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ﴾ ترجمہ: اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو۔ (پ30،سورۃ الضحیٰ،آیت11)

اور فرماتا ہے ﴿اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شٰهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا ۝ لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تُعَزِّرُوْهُ وَ تُوَقِّرُوْهُ﴾ ترجمہ: اے نبی! بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر وناظر اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا، تاکہ اے لوگو! تم اللہ اور اس کے رسول پر

ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم وتوقیر کرو۔ (پ26،سورۃ الفتح،آیت8,9)

اور فرماتا ہے ﴿فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ اُولٰٓئِکَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾ ترجمہ: تو وہ جو اس پر ایمان لائیں اور اس کی تعظیم کریں اور اُسے مدد دیں اور اس نور کی پیروی کریں جو اس کے ساتھ اُترا، وہی بامراد ہوئے۔ (پ9،سورۃ الاعراف،آیت157)

اور فرماتا ہے ﴿لَئِنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتُمُ الزَّکٰوةَ وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِيْ وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ وَ اَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّاُکَفِّرَنَّ عَنْکُمْ سَيِّاٰتِکُمْ وَلَاُدْخِلَنَّکُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ فَمَنْ کَفَرَ بَعْدَ ذٰلِکَ مِنْکُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ﴾ ترجمہ: اگر تم نماز قائم رکھو اور زکوۃ دو اور میرے رسولوں پر ایمان لاؤ اور ان کی تعظیم کرو اور اللہ کو قرض حسن دو بیشک میں تمہارے گناہ اتار دوں گا اور ضرور تمہیں باغوں میں لے جاؤں گا جن کے نیچے نہریں رواں پھر اس کے بعد جو تم میں سے کفر کرے وہ ضرور سیدھی راہ سے بہکا۔ (پ6،سورۃ المائدہ،آیت12)

پہلی تینوں آیتوں میں حکم فرماتا ہے کہ اللہ کے فضل اور اس کی رحمت پر شادیاں مناؤ، لوگوں کو اللہ کے دن یاد دلاؤ، اللہ کی نعمت کا خوب چرچا کرو۔ اللہ کا کون سا فضل ورحمت، کون سی نعمت اس حبیب کریم علیہ وعلیٰ آلہ افضل الصلوۃ والتسلیم کی ولادت سے زائد ہے کہ تمام نعمتیں تمام رحمتیں تمام برکتیں اسی کے صدقے میں عطا ہوئیں۔ اللہ کا کون سا دن اس نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ظہور پرنور کے دن سے بڑا ہے، تو بلاشبہ قرآن کریم ہمیں حکم دیتا ہے کہ ولادتِ اقدس پر خوشی کرو۔ مسلمانوں کے سامنے اُسی کا چرچا خوب زور شور سے کرو، اسی کا نام مجلس میلاد ہے، بعد کی تین آیتوں میں اپنے رسولوں خصوصا سید الرسل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم کا حکم مطلق

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

فرماتا ہے،اورقاعدہ شرعیہ المطلق یجری علی اطلاقہ۔(مطلق اپنے اطلاق پر جاری ہوتا ہے۔)

(التوضیح والتلویح،فصل حکم المطلق،ج1،ص169،مطبع میرمحمد ،کراچی)

جو بات اللہ عزوجل نے مطلق ارشادفرمائی وہ مطلق حکم عطا کرے گی جو جو کچھ اس مطلق کے تحت میں داخل ہے سب کووہ حکم شامل ہے بلاتخصیص شرع جو اپنی طرف سے کتاب اللہ تعالیٰ کے مطلق کومقید کرے گا تو وہ کتاب اللہ کومنسوخ کرتا ہے جب ہمیں تعظیم حضوراقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کاحکم مطلق فرمایا تو جمیع طرق تعظیم کی اجازت ہوئی جب تک کسی خاص طریقے سے شریعت منع نہ فرمائے۔یونہی رحمت پر فرحت ایامِ الٰہی کا تذکرہ،نعمتِ ربانی کا چرچا یہ بھی مطلق ہیں جس طریقہ سے کیے جائیں، سب امتثال امرالٰہی (اللہ تعالیٰ کے حکم کی پیروی) ہیں جب تک شرع مطہر کسی خاص طریقہ پر انکار نہ فرمائے۔تو روشن ہوا کہ مجلس وقیام پر خاص دلیل نام لے کر چاہنا یا بعینہ اُن کا قرونِ ثلثہ میں وجود تلاش کرنا نری اوندھی مت ہی نہیں بلکہ قرآن مجید کواپنی رائے سے منسوخ کرنا ہے۔اللہ عزوجل تو مطلق حکم فرمائے اور منکرین کہیں کہ وہ مطلق کہا کرے ہم تو خاص وہ صورت جائز مانیں گے جسے بالتخصیص نام لے کر جائز کیا ہو یا جس کا بہیئت کذائی قرونِ ثلثہ میں وجود ہوا ہو،انّا للّٰہ وانّا الیہ راجعون ۔

عقل ودین رکھتے تو جوطریقہ اظہارِفرحت وتذکرہ نعمت وتعظیم سرکاررسالت دیکھتے اس میں یہ تلاش کرتے کہ کہیں خاص اس صورت کواللہ ورسول نے منع تو نہیں فرمایا،اگراُس کی خاص ممانعت نہ پاتے یقین جانتے کہ یہ اُنہیں احکام کی بجا آوری ہے جوان آیاتِ کریمہ میں گزرے،مگر آدمی دل سے مجبور ہے،محبوب کا چرچا محبّ کا چین،اوراس کی تعظیم آنکھوں کی ٹھنڈک اورجس دل میں غیظ بھراہے وہ آپ ہی ذکر سے بھی جلے گا تعظیم سے بھی بگڑے گا۔دوست دشمن کی یہ بڑی پہچان ہے،آخر نہ دیکھا

کہ دل کی دبی نے بھڑک کر کہاں تک پھونکا، جانتے ہو کہ اب یہ منکران مجلس وقیام کون ہیں؟ ہاں ہاں وہی ہیں جو اول تو اتنا کہتے تھے کہ وہ بڑے بھائی ہم چھوٹے بھائی،ان کی سروری ایسی ہی ہے جیسے گاؤں کا پدھان یاقوم کا چودھری،اُن کی تعریف ایسی ہی کرو جیسے آپس میں ایک دوسرے کی کرتے ہو بلکہ اس سے بھی کم، باتوں مثالوں میں چوڑھے چمار سے تشبیہ بھی دے بھاگتے تھے کہ یہ سب اوران سے بہت زائد ان کی دھرم پوتھی تقویۃ الایمان میں مصرح ہیں اوراب تو اوربھی کھیل کھیلے کہ ان کے علم سے شیطان کا علم زیادہ ہے۔جیسا علم غیب ان کو ہے ایسا تو ہر پاگل ہر چوپائے کو ہوتا ہے وغیرہ وغیرہ کلماتِ ملعونہ۔

مسلمانو!یہ ہیں جو آج تمہارے سامنے مجلس مبارک وقیام سے منکر ہیں اب تو سمجھو کہ علتِ انکار کیا ہے واللہ واللہ بغضِ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، دیکھو خبردار ہوشیار یہ ہیں وہ جن کی خبرحدیث میں دی تھی کہ ((ذیاب فی ثیاب)) بھیڑیے ہوں گے کپڑے پہنے، یعنی ظاہر میں انسانی لباس اور باطن میں گرگ خنّاس۔اے مصطفٰی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بھولی بھیڑو!اپنے دشمن کو پہچانو،نہیں نہیں تمہارے دشمن نہیں تمہارے پیارے مالک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دشمن جنہوں نے وہ ملعون گالیاں محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں لکھیں، چھاپیں اور آج تک اُن پر مصر ہیں۔ (فتاوی رضویہ،ج29،ص249تا251،رضافاؤنڈیشن،لاہور)

حشر تک ڈالیں گے ہم پیدائش مولیٰ کی دھوم
مثلِ فارس نجد کے قلعے گراتے جائیں گے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

(11) سب نے میلاد منایا

مٹ گئے مٹتے ہیں مٹ جائیں گے اعدا تیرے
نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا

قرآن مجید اور آمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

(1) اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے﴿وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُمْ مِنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ قَالَ أَأَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلَى ذَلِكُمْ إِصْرِي قَالُوا أَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوا وَأَنَا مَعَكُمْ مِنَ الشَّاهِدِينَ o﴾ ترجمہ: اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا جب میں تم کو کتاب اور حکمت دوں پھر تمہارے پاس وہ رسول تشریف لائیں جو تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائیں، تو تم ضرور ضرور ان پر ایمان لانا اور ضرور ضرور ان کی مدد کرنا، فرمایا کیا تم نے اقرار کیا اور اس پر میرا بھاری ذمہ لیا؟ سب نے عرض کی ہم نے اقرار کیا، فرمایا تو ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں خود تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں۔ (پ3، سورۃ ال عمران، آیت81)

(2) اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے﴿لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ﴾ ترجمۂ کنز الایمان: بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے، تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے، مسلمانوں پر کمال مہربان۔ (پ11، سورۃالتوبہ، آیت128)

(3) اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے﴿قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ﴾ ترجمۂ کنز الایمان: بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور

روشن کتاب۔ (پ6، سورۃ المائدہ، آیت15)

(4) اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے﴿وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ﴾ ترجمہ: اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لیے۔ (پ17، سورۃ الانبیاء، آیت107)

(5) اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا o وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُنِيرًا﴾ ترجمۂ کنز الایمان: اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی)! بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر ناظر اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلاتا اور چمکا دینے والا آفتاب۔ (پ22، سورۃ الاحزاب، آیت45,46)

(6) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے﴿هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ﴾ ترجمہ: رب العلمین وہ ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا۔ (پ28، سورۃ التوبہ، آیت33)

سابقہ انبیا و امتیں اور آمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

(1) حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں ((سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: لَمَّا بَلَغَ وَلَدُ مَعْدِ بْنِ عَدْنَانَ أَرْبَعِينَ رَجُلًا، وَقَفُوا عَلَى عَسْكَرِ مُوسَى صلی اللہ علیہ وسلم وَانْتَهَبُوهُ فَدَعَا عَلَيْهِمْ مُوسَى بْنُ عِمْرَانَ صلی اللہ علیہ وسلم، قَالَ: يَا رَبِّ هَؤُلَاءِ وَلَدُ مَعْدٍ قَدْ أَغَارُوا عَلَى عَسْكَرِي، فَأَوْحَى اللهُ إِلَيْهِ، يَا مُوسَى بْنَ عِمْرَانَ لَا تَدْعُوا عَلَيْهِمْ، فَإِنَّ مِنْهُمُ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ النَّذِيرَ الْبَشِيرَ)) ترجمہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جب معد بن عدنان کی اولاد کی تعداد چالیس ہوگئی تو انہوں نے موسیٰ علیہ السلام

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کے لشکر حملہ کیا اور ان کو لوٹ لیا تو موسیٰ بن عمران نے ان کے خلاف دعائے ضرر کی کہ اے اللہ! یہ معد بن عدنان کی اولاد نے میرے لشکر کے خلاف قتل و غارت کی ،تو اللہ عزوجل نے آپ کی طرف وحی فرمائی کہ اے موسیٰ ان کے خلاف دعا نہ کر کہ انہیں میں سے **بشیر ونذیر نبی امی** ہوگا۔

(المعجم الکبیر للطبرانی،شداد ابوعمار،عن ابی امامه رضی الله عنه،ج8،ص140،مکتبه ابن تیمیه،القاہرہ)

(2) **ابن عساکر نے سیدنا عبداللہ بن عباس** رضی اللہ تعالیٰ عنہما **سے روایت** کیا ہے،فرماتے ہیں:((لم یزل الله تعالٰی یتقدم فِی النَّبِی إِلَی آدم فَمن بعده ولم تزل الْأُمَم تتباشر بِهِ وتستفتح بِهِ حَتَّى أخرجه الله فِي خير أمة وَفِي خير قرن وَفِي خير أَصْحَاب وَفِي خير بلد)) ترجمہ: ہمیشہ اللہ تعالیٰ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں آدم اور ان کے بعد سب انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام سے خبر دیتا رہا، اور قدیم سے سب امتیں حضور کی تشریف آوری پر خوشیاں مناتیں اور آپ کے توسل سے اپنے اعدا پر فتح مانگتی آئیں، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بہترین امت وبہترین زمانہ وبہترین اصحاب وبہترین شہر میں ظاہر فرمایا۔

(الخصائص الکبریٰ بحوالہ ابن عساکر،باب خصوصیت باخذ المیثاق،ج1،ص16،دارالکتب العلمیہ،بیروت)

(3) سنن دارمی میں ہے((عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما، أَنَّهُ سَأَلَ كَعْبَ الْأَحْبَارِ:كَيْفَ تَجِدُ نَعْتَ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِي التَّوْرَاةِ؟ فَقَالَ كَعْبٌ:نَجِدُهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ يُولَدُ بِمَكَّةَ، وَيُهَاجِرُ إِلَى طَابَةَ، وَيَكُونُ مُلْكُهُ بِالشَّامِ وَلَيْسَ بِفَحَّاشٍ)) ترجمہ:حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

مروی ہے انہوں نے کعب الاحبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ آپ نے توراۃ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کیا صفات پائیں؟ فرمایا:ہم نے اس میں پایا کہ **محمد بن عبداللہ** (صلی اللہ علیہ وسلم) **مکۃ المکرّمہ میں پیدا ہوں گے**،مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت کریں گے شام میں ان کی سلطنت ہوگی اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم طعن وتشنیع کرنے والے نہیں ہوں گے۔

(سنن دارمی،باب صفة النبی صلی الله علیه وسلم فی الکتب قبل مبعثه،ج1،ص158،دارالمغنی للنشر والتوزیع،عرب)

(4) مدارج النبوۃ میں ہے ''تمام انبیا علیہم السلام نے اپنی اپنی امتوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی خبریں دیں۔'' (مدارج نبوۃ،جلد 1،باب چہارم،ص162،معنیً)

(5) قرآن مجید میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قول موجود ہے:﴿مُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ﴾ ترجمہ کنزالایمان: ان رسول کی بشارت سناتا ہوا جو میرے بعد تشریف لائیں گے ان کا نام احمد ہے۔

(پ28،سورۃالصف،آیت6)

(6) خصائص کبریٰ میں ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں((وَكَانَ آخر من بشر بِي عِيسَى بن مَرْيَم علیہما الصلاۃ والسلام)) ترجمہ:سب سے آخر میں میری آمد کی بشارت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے دی۔

(الخصائص الکبریٰ بحوالہ ابن عساکر،باب خصوصیت باخذ المیثاق،ج1،ص17،دارالکتب العلمیہ،بیروت)

(7) حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے،فرماتے ہیں((وَعَنْ كَعْبٍ يَحْكِي عَنِ التَّوْرَاةِ قَالَ:نَجِدُ مَكْتُوبًا محمدٌ رسولُ الله عَبدِي الْمُخْتَار لَا فظٌّ وَلَا غَلِيظٍ وَلَا سَخَّابٍ فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يَجْزِي بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلَكِنْ يَعْفُو وَيَغْفِرُ مَوْلِدُهُ بِمَكَّةَ وَهِجْرَتُهُ بِطِيبَةَ وَمُلْكُهُ بِالشَّامِ وَأُمَّتُهُ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

الْحَمَّادُونَ يَحْمَدُونَ اللّٰهَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ)) ترجمہ: حضرت کعب الاحبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ توراۃ شریف سے حکایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہم نے اس میں لکھا ہوا پایا ''محمد اللہ کے رسول ہیں، میرے پسندیدہ بندے ہیں نہ بدخلق ہیں نہ سخت رو اور نہ ہی بازاروں میں شور کرنے والے، برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیں گے بلکہ عفو ودرگزر فرمائیں گے، **مکہ میں پیدا ہوں گے** مدینہ طیبہ کو ہجرت کریں گے اور ملک شام میں ان کی سلطنت ہوگی اور آپ کی امت بڑی حمد کرنے والی ہوگی خوشحالی وتنگی میں اللہ تعالیٰ کی حمد کرے گی۔''

(مشکوۃ المصابیح،باب فضائل سید المرسلین،فصل ثانی،ج3،ص1606،المکتب الاسلامی، بیروت)

میلادِ مصطفیٰ بزبانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

(1) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں: ((تَذَاكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللہ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِيلَادَهُمَا عِنْدِي)) ترجمہ: میرے سامنے رسول اللہ صَلَّى اللہ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے **اپنے میلاد کا ذکر کیا**۔ (المعجم الکبیر للطبرانی،سن ابی بکر وخطبتہ،ج1،ص58،مکتبہ ابن تیمیہ،القاہرہ)

(2) رحمت عالم صَلَّى اللہ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ہر پیر کو روزہ رکھا کرتے تھے، حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس دن روزہ رکھنے کے بارے میں سوال کیا تو جواباً ارشاد فرمایا: ((ذَاكَ يَوْمٌ وُلِدْتُ فِيهِ، وَيَوْمٌ بُعِثْتُ أَوْ أُنْزِلَ عَلَيَّ فِيهِ)) ترجمہ: **یہ دن میری ولادت کا دن ہے** اسی دن میں مبعوث کیا گیا اور اسی دن مجھ پر قرآن نازل کیا گیا۔

(صحیح مسلم،کتاب الصیام،ج2،ص819،دار احیاء التراث العربی،بیروت)

(3) رسول اللہ صَلَّى اللہ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ((إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفَى كِنَانَةَ

مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ، وَاصْطَفَى قُرَيْشًا مِنْ كِنَانَةَ، وَاصْطَفَى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِي هَاشِمٍ، وَاصْطَفَانِي مِنْ بَنِي هَاشِمٍ)) ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے اولاد اسماعیل میں سے کنانہ، کنانہ میں سے قریش، قریش میں سے بنی ہاشم اور بنی ہاشم میں سے مجھے چنا۔

(صحیح مسلم،باب فضل نسب النبی صلی اللہ علیہ وسلم،ج4،ص1782،داراحیاء التراث العربی،بیروت)

(4) حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ وہ نبی کریم صَلَّى اللہ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، گویا کہ نبی کریم صَلَّى اللہ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے کسی سے کچھ سنا تھا ((فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللہ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: مَنْ أَنَا؟، فَقَالُوا: أَنْتَ رَسُولُ اللّٰهِ عَلَيْكَ السَّلَامُ. قَالَ: أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، إِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الخَلْقَ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ فِرْقَةً، ثُمَّ جَعَلَهُمْ فِرْقَتَيْنِ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ فِرْقَةً، ثُمَّ جَعَلَهُمْ قَبَائِلَ، فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ قَبِيلَةً، ثُمَّ جَعَلَهُمْ بُيُوتًا فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ بَيْتًا وَخَيْرِهِمْ نَسَبًا)) ترجمہ: تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا: میں کون ہوں؟ صحابہ نے عرض کیا: آپ پر سلام ہو آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، رسول اللہ علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا: میں محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہوں، **بے شک اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا** تو مجھے ان کے بہترین گروہ میں رکھا پھر انہیں دو گروہ کیا تو مجھے بہترین فرقہ میں رکھا پھر ان کے قبیلے کیے تو مجھے بہترین قبیلہ میں رکھا پھر ان کے گھر بنائے تو مجھے بہترین گھر میں کیا اور ان میں بہترین نسب والا بنایا۔

(جامع الترمذی،ج5،ص433،دارالغرب الاسلامی،بیروت☆مشکوۃ المصابیح،باب فضائل سید المرسلین،فصل ثانی،ج3،ص1604،المکتب الاسلامی،بیروت)

(5) حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:((انا عبد الله، وخاتم النبیین، وإن آدم علیه السلام لمنجدل في طینته، وسأخبركم عن ذلك: دعوة أبي إبراهيم، وبشارة عيسى، ورؤيا أمي التي رأت، وكذلك أمهات النبيين يرون، وإن أم رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم حين وضعته رأت نورا أضاءت لها قصور الشام)) ترجمہ: میں اللہ کا بندہ ہوں اور اس وقت سے خاتم النبیین ہوں جبکہ حضرت آدم علیہ السلام کا ابھی خمیر بھی تیار نہ ہوا تھا اور عنقریب میں تمہیں اس کی خبر دوں گا، میں اپنے باپ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا، حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بشارت اور اپنی والدہ کا خواب ہوں جو انھوں نے دیکھا اور انبیا کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی مائیں ایسا ہی دیکھتی ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی والدہ نے جب آپ کو جنا تو ایک نور دیکھا جس سے شام کے محلات روشن ہو گئے۔

(المعجم الکبیر للطبرانی، باب عبد الاعلی بن ہلال سلمی عن عرباض ساریہ، ج 18، ص252، مکتبہ ابن تیمیہ، القاہرہ☆مسند احمد بن حنبل، حدیث عرباض بن ساریہ، ج28، ص395، موسسۃ الرسالہ، بیروت)

(6) امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک محفلِ میلاد کی اصل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ عمل ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے اپنی ولادت کی خوشی میں جانور ذبح کئے۔ بعض لوگوں نے اس عمل کو عقیقہ قرار دیا تھا، لیکن آپ علیہ الرحمہ ان کا رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں ''العقیقة لاتعاد مرة ثانیة فیحمل ذلك علی ان الذی فعله النبی اظهاراً لشکر علی ایجاد الله ایاه رحمة للعلمین و تشریع لامته '' ترجمہ: عقیقہ زندگی میں دوبارہ نہیں کیا جاتا، اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عمل کو اس پر محمول کیا جائے گا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات پر اللہ تعالیٰ کے شکر کا اظہار کیا کہ اس نے

آپ کو رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا اور یہ عمل آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لیے بھی کیا کہ یہ میری امت کے لئے مشروع ہو جائے۔ (حسن المقصد فی عمل المولد، 196)

صحابہ کرام علیہم الرضوان نے میلاد منایا

(1) حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں((إن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم خرج على حلقة يعني من أصحابه)) ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام علیہم الرضوان کی ایک محفل میں تشریف لائے۔

صحابہ کرام علیہم الرضوان سے ارشاد فرمایا:((ما أجلسكم؟)) ترجمہ: کس چیز نے تمہیں یہاں بٹھایا ہے۔

صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا:((جلسنا ندعو الله ونحمده على ما هدانا لدينه، ومن علينا بك)) ہم یہاں اس لیے بیٹھے ہیں، (یہ محفل سجانے کا مقصد یہ ہے) کہ ہمیں جو اللہ تعالیٰ نے دین اسلام کی دولت عطا فرمائی ہے اور آپ کو بھیج کر ہم پر احسان فرمایا اس پر اس کا ذکر کریں اور اس کا شکر ادا کریں۔

فرمایا:((آللّٰه ما أجلسكم إلا ذلك؟)) اللہ کی قسم! تم صرف اسی لیے بیٹھے ہو؟

عرض کی:((آللّٰه ما أجلسنا إلا ذلك)) ترجمہ: اللہ کی قسم ہم صرف اسی لیے بیٹھے ہیں کہ دین اسلام کی دولت اور آپ کی آمد کی نعمت عظمی پر اللہ کا شکر ادا کریں۔

ارشاد فرمایا:((أما إني لم أستحلفكم تهمة لكم، وإنما أتاني جبريل عليه السلام فأخبرني أن الله عز وجل يباهي بكم الملائكة)) ترجمہ: اے میرے صحابہ! میں تم سے قسم اس لیے نہیں لے رہا کہ مجھے تم پر شک ہے بلکہ (معاملہ یہ ہے کہ) میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے اور مجھے خبر دی کہ تمہارے اس عمل پر اللہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

تعالیٰ فرشتوں پر فخر فرما رہا ہے۔

(سنن نسائی، کیف یستحلف الحاکم، ج8، ص249، مکتب المطبوعات الاسلامیہ، حلب)

(2) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں ((جَلَسَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَخَرَجَ حَتَّى إِذَا دَنَا مِنْهُمْ سَمِعَهُمْ يَتَذَاكَرُونَ قَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّ اللَّهَ اتَّخَذَ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا وَقَالَ آخَرُ: مُوسَى كَلَّمَهُ اللَّهُ تَكْلِيمًا وَقَالَ آخَرُ: فَعِيسَى كَلِمَةُ الله وروحه. وَقَالَ آخَرُ: آدَمُ اصْطَفَاهُ اللَّهُ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَقَالَ: قَدْ سَمِعْتُ كَلَامَكُمْ وَعَجَبَكُمْ أَنَّ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلُ الله وَهُوَ كَذَلِكَ وَآدَمُ اصْطَفَاهُ اللَّهُ وَهُوَ كَذَلِكَ أَلَا وَأَنَا حَبِيبُ اللَّهِ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا حَامِلُ لِوَاءِ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَحْتَهُ آدَمُ فَمَنْ دُونَهُ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يُحَرِّكُ حَلَقَ الْجَنَّةِ فَيَفْتَحُ اللَّهُ لِي فَيُدْخِلُنِيهَا وَمَعِي فُقَرَاءُ الْمُؤْمِنِينَ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَكْرَمُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخَرِينَ عَلَى اللَّهِ وَلَا فَخر))

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ بیٹھے ہوئے تھے تو رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے یہاں تک کہ ان کے قریب ہو گئے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں سنا وہ باہم گفتگو کر رہے تھے ان میں سے کسی نے کہا: اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا، دوسرے نے کہا: اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے حقیقتاً کلام فرمایا، ایک اور نے کہا: پس حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کلمۃ اللہ اور روح اللہ ہیں، اور کسی نے کہا: حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام صفی اللہ ہیں، پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا: تحقیق میں نے تمہارا کلام سن لیا اور تمہیں یہ بات بھاتی ہے کہ ابراہیم خلیل اللہ ہیں اور وہ ایسے ہی ہیں اور آدم صفی اللہ ہیں اور وہ ایسے ہی ہیں اور سن لو میں اللہ کا حبیب ہوں اور اس پہ کچھ فخر نہیں، اور میں قیامت کے

دن اس لواء الحمد کو اٹھانے والا ہوں جس کے نیچے آدم علیہ السلام اور ان کے ماسوا (سب لوگ) ہوں گے، اور میں کچھ فخر نہیں کرتا، اور روز قیامت سب سے پہلے میں شفاعت کروں گا اور سب سے پہلے میری ہی شفاعت قبول کی جائے گی، اور اس پر کچھ فخر نہیں، اور میں وہ پہلا شخص ہوں جو جنت کے حلقے کو حرکت دے گا تو اللہ تعالیٰ میرے لئے جنت کا دروازہ کھول دے گا اور مجھے اور میرے ساتھ غریب مسلمانوں کو جنت میں داخل کرے گا، اور کچھ فخر نہیں، اور میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک اولین وآخرین میں سب سے زیادہ عزت والا ہوں، اور کچھ فخر نہیں۔

(مشکوۃ المصابیح، باب فضائل سید المرسلین، فصل ثانی، ج3، ص1604، المکتب الاسلامی، بیروت ☆ جامع الترمذی، باب فی فضل النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ج6، ص15، دار الغرب الاسلامی، بیروت ☆ سنن دارمی، باب ما اعطی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ج1، ص194، دار المغنی للنشر والتوزیع، عرب)

(3) حضرت عطا بن یسار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ((لَقِيتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قُلْتُ: أَخْبِرْنِي عَنْ صِفَةِ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِي التَّوْرَاةِ قَالَ: أَجَلْ الخ)) ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوئی تو میں نے عرض کیا: مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ نعت بیان کریں جو تورات میں ہے، جواباً فرمایا: جی ہاں! بیان کرتا ہوں (اور پھر وہ صفات بیان کیں جو تورات میں مذکور تھیں)۔

(مشکوۃ المصابیح، باب فضائل سید المرسلین، ج3، ص1600، المکتب الاسلامی، بیروت)

فرشتوں کا میلاد منانا

(1) امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 923ھ) مواہب لدنیہ میں فرماتے ہیں ((لما حضرت ولادة آمنة قال الله تعالى لملائكته: افتحوا أبواب السماء

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

كلها، وأبواب الجنان، وألبست الشمس يومئذ نورا عظيما، وكان قد أذن الله تعالى تلك السنة لنساء الدنيا أن يحملن ذكورا كرامة لمحمد صلى الله عليه وسلم)) ترجمہ: جب حضرت آمنہ کے وضع حمل کا وقت قریب آیا تو اللہ تعالیٰ نے ملائکہ کو فرمایا کہ آسمان اور جنت کے سب دروازے کھول دو، اور سورج کو اس دن نور عظیم پہنایا گیا، اور اللہ تعالیٰ نے اس سال دنیا کی تمام عورتوں کو حکم فرمادیا کہ وہ مذکر اولاد کو پیدا کریں، (یہ سب) حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اعزاز کے لئے تھا۔

(المواہب اللدنیہ، آیات ولاتہ صلی اللہ علیہ وسلم، ج1، ص76، المکتبۃ التوفیقیہ، القاہرہ)

(2) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے ((لما ولد صلی اللہ علیہ وسلم قال فی أذنه رضوان خازن الجنان: أبشر یا محمد فما بقی لنبی علم إلا وقد أعطیته، فأنت أكثرهم علما، وأشجعهم قلبا)) ترجمہ: جب سرکار علیہ السلام پیدا ہوئے تو آپ کے کان میں رضوان جنت کے خازن نے کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو بشارت ہو کہ کسی بھی نبی کو جو علم دیا گیا وہ آپ کو عطا کر دیا گیا تو آپ سب سے زیادہ علم والے ہیں اور دلی طور پر سب سے زیادہ بہادر ہیں۔

(مواہب اللدنیہ، آیات ولاتہ صلی اللہ علیہ وسلم، ج1، ص78، المکتبۃ التوفیقیہ، القاہرہ)

(3) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ((قَالَ لِي جِبْرِيلُ: يَا مُحَمَّدُ، قَلَّبْتُ الْأَرْضَ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا، فَلَمْ أَجِدْ وَلَدَ أَبٍ خَيْرًا مِنْ بَنِي هَاشِمٍ)) ترجمہ: مجھ سے جبریل علیہ السلام نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے زمین کے مشرق و مغرب کو الٹ پلٹ کر دیکھا، میں نے بنی ہاشم سے بڑھ کر کسی باپ کے بیٹوں کو نہ پایا۔

(فضائل الصحابۃ لاحمدبن حنبل، ج2، ص628، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت)

یہی بولے سدرہ والے چمن جہاں کے تھالے
سبھی میں نے چھان ڈالے تیرے پائے کا نہ پایا   تجھے یک نے یک بنایا

(4) سیدتنا آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں ((رَأَيْتُ ثَلَاثَةَ أَعْلَامٍ مضروبات علما فِي الْمشرق وعلما فِي الْمغرب وعلما علی ظهر الْكَعْبَة فولدت مُحَمَّدًا صلی اللہ علیہ وسلم)) ترجمہ: میں نے دیکھا کہ تین جھنڈے نصب کئے گئے۔ ایک مشرق میں دوسرا مغرب میں اور تیسرا کعبے کی چھت پر، تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوگئی۔

(خصائص کبری، ج1، ص 82، دارالکتب العلمیہ، بیروت ☆ مواہب اللدنیہ، آیات ولادتہ صلی اللہ علیہ وسلم، ج 1، ص76,77، المکتبۃ التوفیقیہ، القاہرہ ☆ دلائل النبوۃ، القول فیماأوتی عیسیٰ کل الخ، ج1، ص610، دارالنفائس، بیروت ☆ مدارج النبوۃ، جلد 2، باب ولادت مبارکہ، ص 34، مطبوعہ ضیاء القرآن)

روح الامین نے گاڑا کعبے کی چھت پہ جھنڈا   تاعرش اڑا پھریرا، صبح شب ولادت

اولیا وعلما بلکہ تمام عالمِ اسلام

امام ابن جوزی اور میلاد

امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 597ھ) فرماتے ہیں "لازال اهل الحرمين الشريفين والمصر واليمن والشام وسائر بلاد العرب من المشرق والمغرب يحتفلون بمجلس مولد النبي صلى الله عليه وسلم ويفرحون بقدوم هلال شهر ربيع الاول ويهتمون اهتماماً بليغاً على السماع والقرأة لمولد النبي صلى الله تعالى عليه وسلم وينالون بذلك اجراً جزيلاً وفوزاً عظيماً" ترجمہ: اہل مکہ، اہل مدینہ، اہل مصر، اہل یمن وشام اور مشرق ومغرب میں تمام بلادعرب ہمیشہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی میلاد کی محافل کا انعقاد کرتے چلے آئے ہیں، اور ربیع

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

الاول کا چاند نظر آنے پر خوشیاں مناتے ہیں، اور نبی محترم ﷺ کا میلاد شریف پڑھنے اور سننے کا بہت زیادہ اہتمام کرتے اور اس کے ذریعے عظیم اجر اور بڑی کامیابی حاصل کرتے ہیں۔ (المیلاد النبوی، ص58)

امام ابن حجر مکی اور میلاد

امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 852ھ) کا قول میلاد کے بارے میں امام جلال الدین سیوطی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی 911ھ) نے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں ''وَقَدْ سُئِلَ شَيْخُ الْإِسْلَامِ حَافِظُ الْعَصْرِ أبو الفضل ابن حجر عَنْ عَمَلِ الْمَوْلِدِ، فَأَجَابَ بِمَا نَصُّهُ :أَصْلُ عَمَلِ الْمَوْلِدِ بِدْعَةٌ لَمْ تُنْقَلْ عَنْ أَحَدٍ مِنَ السَّلَفِ الصَّالِحِ مِنَ الْقُرُونِ الثَّلَاثَةِ، وَلَكِنَّهَا مَعَ ذَلِكَ قَدِ اشْتَمَلَتْ عَلَى مَحَاسِنَ وَضِدِّهَا، فَمَنْ تَحَرَّى فِي عَمَلِهَا الْمَحَاسِنَ وَتَجَنَّبَ ضِدَّهَا كَانَ بِدْعَةً حَسَنَةً وَإِلَّا فَلَا، قَالَ :وَقَدْ ظَهَرَ لِي تَخْرِيجُهَا عَلَى أَصْلٍ ثَابِتٍ وَهُوَ مَا ثَبَتَ فِي الصَّحِيحَيْنِ مِنْ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَوَجَدَ الْيَهُودَ يَصُومُونَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ، فَسَأَلَهُمْ فَقَالُوا :هُوَ يَوْمٌ أَغْرَقَ اللَّهُ فِيهِ فرعون وَنَجَّى مُوسَى فَنَحْنُ نَصُومُهُ شُكْرًا لِلَّهِ تَعَالَى ، فَيُسْتَفَادُ مِنْهُ فِعْلُ الشُّكْرِ لِلَّهِ عَلَى مَا مَنَّ بِهِ فِي يَوْمٍ مُعَيَّنٍ مِنْ إِسْدَاءِ نِعْمَةٍ أَوْ دَفْعِ نِقْمَةٍ، وَيُعَادُ ذَلِكَ فِي نَظِيرِ ذَلِكَ الْيَوْمِ مِنْ كُلِّ سَنَةٍ، وَالشُّكْرُ لِلَّهِ يَحْصُلُ بِأَنْوَاعِ الْعِبَادَةِ كَالسُّجُودِ وَالصِّيَامِ وَالصَّدَقَةِ وَالتِّلَاوَةِ، وَأَيُّ نِعْمَةٍ أَعْظَمُ مِنَ النِّعْمَةِ بِبُرُوزِ هَذَا النَّبِيِّ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ؟'' ترجمہ: شیخ الاسلام حافظ العصر ابوالفضل ابن حجر رحمۃ اللہ تعالیٰ سے میلاد کے عمل کے بارے سوال کیا گیا، تو آپ نے یہ جواب دیا، کہ میلاد کے عمل کی اصل بدعت ہے جو کہ قرون ثلاثہ کے سلف صالحین میں سے کسی سے منقول

نہیں، لیکن بدعت ہونے کے ساتھ یہ اچھے کاموں اور ان کی ضد پر مشتمل ہے، تو جو شخص اس کے محاسن پر نظر رکھتے ہوئے اور ان کی ضد سے اجتناب کرتے ہوئے یہ عمل کرے تو بدعت حسنہ ہے ورنہ نہیں، اور فرمایا کہ میرے لئے اس عمل کی تخریج ایک اصل مقرر سے ظاہر ہوئی جو کہ صحیحین میں ثابت ہے کہ جب نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ طیبہ میں آئے تو یہودیوں کو یوم عاشورا کا روزہ رکھتے پایا پھر ان سے اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ وہ دن ہے جس دن اللہ تعالیٰ نے فرعون کو غرق کیا اور موسیٰ علیہ السلام کو نجات دی تو ہم اس کے شکرانے میں روزہ رکھتے ہیں تو اس سے مستفاد ہوتا ہے کہ جس دن اللہ تعالیٰ کوئی نعمت عطا فرما کر یا کسی مصیبت کو دور کر کے احسان فرمائے تو اس معین دن میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا جائے اور ہر سال اسی دن کی مثل فعل شکر کا اعادہ کیا جائے، اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا عبادت کی اقسام میں سے کسی کے ساتھ ہوتا ہے، جیسے سجدہ، روزہ، صدقہ، تلاوت۔ اور اس روز (بارہویں شریف کو) نبی رحمت شفیع امت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ظہور سے بڑھ کر کونسی نعمت ہے؟

(الحاوی للفتاوی، حسن المقصد فی عمل المولد، ج1، ص229، دارالفکر للنشر ولتوزیع، بیروت)

امام سخاوی اور میلاد

امام ابوالخیر سخاوی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 902ھ) فرماتے ہیں ''لازال اھل الاسلام فی سائر الاقطار والمدن یشتغلون فی شھر مولدہ ﷺ بعمل الولائم البدیعة المشتملة علی الامور البھجة الرفیعة ویتصدقون فی لیالیه بانواع الصدقات و یظھرون السرور یزیدون فی المبرات ویتمون بقرائة مولده الکریم ویظھر علیھم من برکاته کل فضل عمیم'' ترجمہ: اہل اسلام

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

تمام اطراف واقطار اورشہروں میں بماہ ولادت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم عمدہ کاموں اور بہترین شغلوں میں رہتے ہیں اوراس ماہ مبارک کی راتوں میں قسم قسم کے صدقات اوراظہارسروروکثرت حسنات واہتمام قراءۃ مولدشریف عمل میں لاتے ہیں اوراس کی برکت سے ان پرفضل عظیم ظاہرہوتا ہے۔

(انسان العیون،بحوالہ السخاوی باب تسمیۃ صلی اللہ علیہ وسلم محمداواحمد،ج 1، ص83، المکتبۃ الاسلامیہ ،بیروت)

علامہ محمد بن یوسف شامی اورمیلاد

علامہ محمد بن یوسف الصالحی شامی (متوفی 942ھ) نے بھی اپنی کتاب سبل الھدی میں امام ابوالخیر سخاوی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول ان الفاظ کے ساتھ نقل کیا ہے''لازال اھل الاسلام فی سائر الاقطار والمدن الکبار یحتفلون فی شھر مولدہ صلی اللہ علیہ وسلم ''ترجمہ:تمام اطراف اور بڑے شہروں میں اہل اسلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کے مہینہ میں ولادت کی خوشی میں محافل سجاتے ہیں۔

(سبل الھدی،الباب الثالث عشر فی اقوال العلماء الخ،ج1،ص362،دارالکتب العلمیہ،بیروت)

امام قسطلانی اورمیلاد

شارح بخاری امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 923ھ) فرماتے ہیں''ولا زال أھل الاسلام یحتفلون بشھر مولدہ -علیہ السلام-، ویعملون الولائم، ویتصدقون فی لیالیہ بأنواع الصدقات، ویظھرون السرور، ویزیدون فی المبرات .ویعتنون بقراءۃ مولدہ الکریم، ویظھر علیھم من برکاتہ کل فضل عمیم''ترجمہ:حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے مہینے میں اہل اسلام ہمیشہ سے محفلیں منعقد کرتے اور دعوت طعام کرتے آئے ہیں اوران راتوں میں انواع و

اقسام کی خیرات کرتے اورخوشی کا اظہار، نیک کاموں کی زیادتی کرتے آئے ہیں۔ میلادشریف پڑھنے کا اہتمام کرتے رہے ہیں اوراس کی برکت سے ان پراللہ تعالی کا فضل وکرم ظاہرہوتا ہے۔

(مواہب اللدنیہ،باب ذکر رضاعہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم،ج1،ص89،المکتبۃ التوفیقیہ،القاہرہ مصر)

علامہ اسماعیل حقی ،امام جلال الدین سیوطی اورامام تقی الدین سبکی

تفسیر روح البیان میں علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 1127ھ) فرماتے ہیں''قال الامام السیوطی قدس سرہ یستحب لنا اظھار الشکر لمولدہ علیہ السلام انتھی .وقد اجتمع عند الامام تقی الدین السبکی رحمہ اللہ جمع کثیر من علماء عصرہ فأنشد منشد قول الصر صری رحمہ اللہ فی مدحہ علیہ السلام''ترجمہ:امام جلال الدین سیوطی قدس سرہ نے فرمایا کہ ہمارے لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے شکر کا اظہار مستحب ہے،اورامام تقی الدین سبکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس ان کے دور کے کثیر علما جمع تھے تو آپ نے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی مدح میں حضرت صرصری رحمۃ اللہ علیہ کے لکھے ہوئے نعتیہ اشعار پڑھے۔

(تفسیر روح البیان،سورۃ الفتح ،آیت 28,29،ج9،ص56،دارالفکر،بیروت)

شیخ محقق اورمیلاد

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 1052ھ) فرماتے ہیں ''ولازال اھل الاسلام یحتفلون بشھر مولدہ صلی اللہ علیہ وسلم ''ترجمہ:اہل اسلام ہمیشہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے مہینے میں میلاد کی محفلیں سجاتے آئے ہیں۔ (ماثبت بالسنۃ،ص274، دار الاشاعت کراچی)

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مخالفین کے اکابر اور میلاد

مہاجر مکی اور میلاد

مخالفین کے پیر و مرشد حاجی امداد اللہ مہاجر مکی فرماتے ہیں ''اور مشرب فقیر کا یہ ہے کہ محفل مولد میں شریک ہوتا ہوں بلکہ ذریعہ برکات سمجھ کر ہر سال منعقد کرتا ہوں اور قیام میں لطف و لذت پاتا ہوں۔''

(فیصلہ ہفت مسئلہ، ص5، مطبوعہ قیمی پریس، کانپور)

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور میلاد

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی لکھتے ہیں '' مکہ مکرمہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد کے دن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مولود مبارک پر حاضر تھا، جس میں حاضرین نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتے تھے اور وہ معجزات بیان کرتے تھے جو آپ کی ولادت باسعادت پر ظاہر ہوئے، یہ میں نہیں کہہ سکتا کہ وہ انوار میں نے جسم کی آنکھ سے دیکھے یا روح کی آنکھ سے، میں نے تامل کیا تو معلوم ہوا کہ یہ انوار ملائکہ کی جانب سے ہیں (جو میلاد شریف جیسے) اجتماعات و مجالس پر مقرر ہیں۔''

(فیوض الحرمین، ص27)

شاہ عبدالرحیم اور میلاد

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے والد شاہ عبدالرحیم دہلوی فرماتے ہیں ''کنت اصنع فی ایام المولد طعاماً صلة بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم یفتح لی سنة من السنین شئ اصنع به طعاماً فلم اجد الا حمصاً مقلیاً فقسمته بین الناس فرأیته صلی اللہ علیہ وسلم و بین یدیه هذا الحمص متجهاً بشاشاً'' ترجمہ: میں ہر سال

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد کے موقع پر کھانے کا اہتمام کرتا تھا، لیکن ایک سال کھانے کا انتظام نہ کرسکا، ہاں کچھ بھنے ہوئے چنے لے کر میلاد کی خوشی میں لوگوں میں تقسیم کردیئے۔ رات کو خواب میں دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بڑی خوشی کی حالت میں تشریف فرما ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے وہی چنے رکھے ہوئے ہیں۔

(الدرالثمین فی مجموعة المسلسلات و ....، الحدیث الثانی والعشرون، ص 61، میر محمد کتب خانہ کراچی)

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی اور میلاد

شاہ عبدالعزیز دہلوی فرماتے ہیں ''ربیع الاول شریف کی برکت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد شریف سے ہے، جتنا امت کی طرف سے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں درودوں اور طعاموں کا ہدیہ پیش کیا جاتا ہے اتنا ہی امت پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکتوں کا نزول ہوتا ہے۔''

(فتاوی عزیزی، ج1، ص163)

صدیق حسن بھوپالی اور میلاد

صدیق حسن بھوپالی غیر مقلد لکھتا ہے ''عبارت سابقہ سے اظہار فرح میلاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر پایا جاتا ہے، سو جس کو حضرت کے میلاد کا سن کر فرحت حاصل نہ ہو اور شکر خدا کا حصول پر اس نعمت کا منکر ہے وہ مسلمان نہیں۔''

(الشمامة العنبریہ، ص70)

جانوروں نے ایک دوسرے کو خوشخبری دی

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ((فَكَانَ مِنْ دَلَالَاتِ حَمْلِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم أَنَّ كُلَّ دَابَّةٍ كَانَتْ لِقُرَيْشٍ نَطَقَتْ تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَقَالَتْ: حُمِلَ بِرَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَرَبِّ الْكَعْبَةِ وَهُوَ أَمَانُ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

الدُّنْيَا وَسِرَاجُ أَهْلِهَا وَمَرَّتْ وُحُوشُ الْمَشْرِقِ إِلَى وُحُوشِ الْمَغْرِبِ بِالْبُشَارَاتِ , وَكَذَلِكَ الْبِحَارِ يُبَشِّرُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا بِه)) ترجمہ: نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حمل کی نشانیوں میں سے تھا کہ اس رات قریش کے سب چوپایوں کو قوت گویائی عطا کی گئی اور انہوں نے کہا: **رسول اللہ** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **حمل میں آ گئے**، اور رب کعبہ کی قسم **رسول اللہ** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دنیا کے لئے امان اور اس کے اہل کے لئے روشن چراغ ہیں اور مشرق کے جنگلی جانور مغرب کی طرف بشارتیں دیتے ہوئے گئے اور ایسے ہی سمندر کے بعض حصوں نے بعض کو بشارت دی۔

(دلائل النبوۃ، القول فیما اوتی عیسیٰ کل الخ، ج1، ص610، دارالنفائس، بیروت)

سوائے ابلیس کے

ابن کثیر دمشقی البدایہ والنہایہ میں لکھتے ہیں ''حكى السهيلي عن تفسير بقي بن مخلد الحافظ أن إبليس رن أربع رنات حين لعن، وحين أهبط، وحين ولد رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم، وحين أنزلت الفاتحة'' امام سہیلی نے بقی بن مخلد حافظ کی تفسیر سے روایت کیا کہ شیطان چار مرتبہ چیخ کر رویا جب اس پر لعنت کی گئی، جب اس کو جنت سے نکال کر زمین پر بھیج دیا گیا، **جب نبی کریم** صلی اللہ علیہ وسلم **پیدا ہوئے** اور جب سورۃ فاتحہ نازل ہوئی۔

(البداية والنهاية، فصل فيما وقع من الآيات ليلة مولده عليه الصلاة والسلام، جلد 2، صفحه 326، دار إحياء التراث العربي، بيروت)

نثار تیری چہل پہل پر ہزاروں عیدیں ربیع الاول
سوائے ابلیس کے جہاں میں سبھی تو خوشیاں منا رہے ہیں

(12) برکاتِ میلاد

ابولہب کا قصہ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے **والد ماجد حضرت عبد اللہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بھائیوں میں سے **ابولہب** بھی تھا، جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی **ولادت ہوئی** تو ابولہب کی لونڈی نے آکر اسے خوشخبری دی کہ آج تیرے بھائی عبداللہ کے ہاں بچہ کی ولادت ہوئی ہے، اس نے خوش ہو کر اسے انگلی کے اشارے سے کہا: جا تو آزاد ہے۔ یہ سخت کافر تھا جس کی مذمت میں قرآن کی پوری سورت نازل ہوئی ہے، مگر ولادت مصطفیٰ کی اس طرح خوشی منانے کی وجہ سے اس پر یہ کرم ہوا کہ اسے شہادت کی انگلی سے پانی ملتا ہے جسے پی کر اس کی پیاس بجھ جاتی ہے۔ اس واقعہ کے پیش نظر علما فرماتے ہیں کہ وہ کافر تھا ہم مؤمن ہیں، وہ دشمن تھا ہم ان کے غلام ہیں، اس نے اللہ عزوجل کا رسول سمجھ کر ولادت کی خوشی نہیں کی اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشی مناتے ہیں تو جب اس پر یہ کرم ہوا کہ عذاب میں تخفیف دی گئی تو ہمیں تو ان شاء اللہ عزوجل اس کی برکت سے دنیا و آخرت کی بھلائیاں نصیب ہوں۔ یہ واقعہ صحیح بخاری میں اس طرح ہے ((فَلَمَّا مَاتَ أَبُو لَهَبٍ أُرِيَهُ بَعْضُ أَهْلِهِ بِشَرِّ حِيبَةٍ، قَالَ لَهُ: مَاذَا لَقِيتَ؟ قَالَ أَبُو لَهَبٍ: لَمْ أَلْقَ بَعْدَكُمْ غَيْرَ أَنِّي سُقِيتُ فِي هَذِهِ بِعَتَاقَتِي ثُوَيْبَةَ)) ترجمہ: جب ابولہب مر گیا تو اس کو اس کے بعض گھر والوں نے خواب میں برے حال میں دیکھا، پوچھا: کیا گذری، ابولہب بولا: تم سے جدا ہو کر مجھے کوئی خیر نصیب نہ ہوئی، ہاں مجھے اس کلمہ کی انگلی سے پانی ملتا ہے، کیونکہ میں نے ثویبہ لونڈی کو آزاد کیا تھا۔

(صحیح بخاری، کتاب النکاح، باب وامھاتکم التی ارضعنکم وما یحرم من الرضاعة، ج 7، ص9،

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مطبوعہ دار طوق النجاہ)

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ((لَمَّا مَاتَ أَبُو لَهَبٍ رَأَيْتُهُ فِي مَنَامِي بَعْدَ حَوْلٍ فِي شَرِّ حَالٍ فَقَالَ مَا لَقِيتُ بَعْدَكُمْ رَاحَةً إِلَّا أَنَّ الْعَذَابَ يُخَفَّفُ عَنِّي كُلَّ يَوْمِ اثْنَيْنِ قَالَ وَذَلِكَ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم وُلِدَ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَكَانَتْ ثُوَيْبَةُ بَشَّرَتْ أَبَا لَهَبٍ بِمَوْلِدِهِ فَأَعْتَقَهَا)) ترجمہ: جب ابولہب مرگیا تو میں نے اسے ایک سال بعد خواب میں برے حال میں دیکھا تو اس نے کہا مجھے تم سے جدا ہونے کے بعد کوئی راحت نہ ملی سوائے اس کے کہ ہر پیر کو میرے عذاب میں تخفیف ہوتی ہے، (حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں) اور یہ اس وجہ سے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پیر کے دن دنیا میں تشریف لائے، ثویبہ نے ابولہب کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشخبری سنائی تو ابولہب نے اسے آزاد کردیا۔

(فتح الباری شرح صحیح بخاری لابن حجر،ج9،ص145،دار المعرفۃ،بیروت)

مسلمان خوشی کرے تو

امام قسطلانی شارح بخاری (متوفی 923ھ) مواہب اللدنیہ میں فرماتے ہیں "قال ابن الجزری: فإذا كان هذا أبو لهب الكافر، الذی نزل القرآن بذمه جوزی فی النار بفرحه ليلة مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم به، فما حال المسلم الموحد من أمته علیہ السلام الذی يسر بمولده، ويبذل ما تصل إليه قدرته فی محبته صلی اللہ علیہ وسلم، لعمری إنما يكون جزاؤه من الله الكريم أن يدخله بفضله العميم جنات النعيم" ترجمہ: امام شمس الدین ابن الجزری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: جب ابولہب جیسا کافر جس کی مذمت میں قرآن کی سورت نازل ہوئی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی میلاد کی رات خوشی کرنے پر اس کے عذاب میں کمی

کردی جاتی ہے تو وہ مسلمان جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے ہے وہ میلاد کی خوشی کرے اور جتنا ممکن ہو حضور کی محبت میں خرچ کرے، تو بخدا اس کی جزا یہی ہے کہ اللہ اسے اپنے فضل سے جنت میں داخل فرمائے۔

(مواہب اللدنیہ،باب ذکر رضاعہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم،ج1،ص89،المکتبۃ التوفیقیہ،القاہرہ مصر)

میلاد والوں کے لیے دلیل

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں "اس واقعہ میں مولود والوں کی بڑی دلیل ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شب ولادت میں خوشیاں مناتے اور مال خرچ کرتے ہیں یعنی ابولہب جو کافر تھا جب حضور کی ولادت کی خوشی اور لونڈی کے دودھ پلانے کی وجہ سے انعام دیا گیا تو اس مسلمان کا کیا صلہ ہوگا جو محبت وخوشی سے بھرا ہوا ہے اور مال خرچ کرتا ہے۔"

(مدارج النبوۃ،فصل رضاعت،ج 2،ص38،مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز،لاہور)

اللہ تعالیٰ نے اس کا عمل ضائع نہ کیا

حافظ ابن قیم (متوفی 751ھ) نے لکھا "وَلما ولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم بشرت بِهِ ثويبة عمه أَبا لَهب وَكَانَ مَوْلَاهَا وَقَالَت قد ولد اللَّيْلَة لعبد الله ابْن فَأَعْتقهَا أَبُو لَهب سُرُورًا بِهِ فَلم يضيع الله ذَلِك لَهُ وسقاه بعد مَوته فِی النقرة الَّتِی فِی أصل إبهامه" ترجمہ: جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی تو ثویبہ نے اپنے آقا ابولہب کو خوشخبری سنائی اور کہا کہ رات حضرت عبداللہ کے ہاں بیٹے کی ولادت ہوئی ہے تو ابولہب نے خوش ہوکر اسے آزاد کردیا پس اللہ تعالیٰ نے (حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشی میں کیے گئے) اُس کے اس عمل کو بھی ضائع نہ کیا اور اس کی موت کے بعد جہنم کے گڑھے میں اسے اس کے انگوٹھے سے مشروب

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

پلایا۔ (تحفة المودود باحکام المولود،ج1،ص28،مکتبہ دارالبیان،دمشق)

سارا سال امن وامان

امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ **مزید فرماتے ہیں** ''ومما جرب من خواصه أنه أمان في ذلك العام، وبشرى عاجلة بنيل البغية والمرام، فرحم الله امرأ اتخذ ليالي شهر مولده المبارك أعيادا، ليكون أشد علة على من في قلبه مرض وعناد'' ترجمہ: **محفل میلاد کے خواص میں یہ بات مجرب ہے کہ محفل میلاد منعقد کرنا اس سال میں امن وامان کا سبب ہوتا ہے اور ہر مقصود ومراد پانے کے لیے جلدی آنے والی خوشخبری ملتی ہے۔ تو اللہ تبارک وتعالی اس پر رحمت فرمائے جس نے میلاد مبارک کی ہر رات کو عید بنالیا تاکہ یہ عید میلاد سخت مصیبت ہوجائے اس شخص پر جس کے دل میں مرض اور عناد ہے۔**

(مواہب اللدنیہ،باب ذکر رضاعہ صلی اللہ علیہ وسلم،ج1،ص89,90،المکتبۃ التوفیقیہ،القاہرہ مصر)

شب قدر سے افضل

امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ **فرماتے ہیں** ''ليلة القدر افضل أو ليلة مولده صلى الله عليه وسلم؟ أجيب: بأن ليلة مولده أفضل من ليلة القدر من وجوه ثلاثة: أحدها: أن ليلة المولد ليلة ظهوره صلى الله عليه وسلم، وليلة القدر معطاة له، وما شرف بظهور ذات المشرف من أجله أشرف مما شرف بسبب ما أعطيه، ولا نزاع في ذلك، فكانت ليلة المولد -بهذا الاعتبار- أفضل .الثاني: أن ليلة القدر شرفت بنزول الملائكة فيها، وليلة المولد شرفت بظهوره صلى الله عليه وسلم فيها .ومن شرفت به ليلة المولد أفضل ممن

شرفت بهم ليلة القدر، على الأصح المرتضى، فتكون ليلة المولد أفضل .الثالث: أن ليلة القدر وقع التفضل فيها على أمة محمد -صلى الله عليه وسلم-، وليلة المولد الشريف وقع التفضل فيها على سائر الموجودات، فهو الذى بعثه الله عز وجل -رحمة للعالمين، فعمت به النعمة على جميع الخلائق، فكانت ليلة المولد أعم نفعا، فكانت أفضل'' ترجمہ: **کونسی رات افضل ہے لیلۃ القدر یا حضور کی شب ولادت؟ میں نے جواب دیا شب ولادت مصطفیٰ** صلی اللہ علیہ وسلم، **شب قدر سے تین وجوہ سے افضل ہے۔ ایک وجہ یہ کہ میلاد کی رات آپ کے ظہور کی رات ہے اور شب قدر آپ کو عطا کی گئی اور جس رات کو اس لئے شرف حاصل ہوا کہ اُس میں آپ تشریف لائے، وہ اُس رات سے افضل ہے کہ جس کو اس وجہ سے شرف حاصل ہوا کہ وہ آپ کو رب عزوجل کی طرف سے عطا ہوئی۔ اور اس بات میں کسی قسم کا جھگڑا نہیں ہے۔ لہذا اس اعتبار سے شب ولادت افضل ہوئی۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ شب قدر کی عظمت اس وجہ سے ہے کہ اس میں ملائکہ اترتے ہیں اور شب ولادت کی عظمت اس وجہ سے ہے کہ اس میں حضور کا ظہور ہوا اور جس کی بدولت شب ولادت کو شرف ملا ہے وہ ذات اصح اور مختار قول کے مطابق ان سے افضل ہے جن کی نسبت سے شب قدر معظم ہوئی، تو شب ولادت افضل ٹھہری۔ تیسری وجہ یہ کہ لیلۃ القدر کی برکت صرف امت محمدیہ کو ملی جبکہ میلاد کی رات کی برکت سے تمام موجودات پر فضل ہوا کہ جس کو اللہ نے رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا ہے اس کے ذریعے سب مخلوق پر عام نعمت ہوئی ہے تو شب ولادت زیادہ نفع مند ہوئی لہذا یہی افضل ہے۔**

(مواہب اللدنیہ،باب ذکر رضاعہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم،ج1،ص88،المکتبۃ التوفیقیہ،القاہرہ مصر)

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

سرورِ کائنات صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّم خوش ہوتے ہیں

میلاد کی خوشی کرنے والوں سے آقائے نامدار صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّم خوش ہوتے ہیں، انسان العیون میں ہے "بعض صالحین خواب میں زیارت جمال اقدس سے مشرف ہوئے عرض کی یارسول اللہ! یہ جولوگ ولادتِ حضور کی خوشی کرتے ہیں؟ فرمایا: ((مَنْ فَرِحَ بِنَا فَرِحْنَا بِہٖ) ترجمہ: جو ہماری خوشی کرتا ہے ہم اس سے خوش ہوتے ہیں، صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّم۔ (فتاوی رضویہ، ج23، ص754، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

(13) افعالِ میلاد پر دلائل

میلاد شریف کے بابرکت موقع پر مسلمان ذکر مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی محافل سجاتے ہیں، نعت خوانی کرتے ہیں، محافل کے آخر میں کوئی چیز کھانے وغیرہ کی پیش کی جاتی ہے، جلوس نکالتے ہیں، چراغاں کرتے ہیں، جھنڈے لگاتے ہیں، روزہ رکھتے ہیں اور صدقہ وخیرات کرتے ہیں۔

سب افعال کی ایک ہی دلیل کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فضل اور رحمت حاصل ہونے پر خوشی منانے کا حکم فرمایا، ارشاد فرماتا ہے ﴿قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: تم فرماؤ اللہ ہی کے فضل اور اسی کی رحمت اور اسی پر چاہئے کہ خوشی کریں، وہ ان کے سب دھن و دولت سے بہتر ہے۔ (پ11، سورۂ یونس، آیت58)

نبی رحمت صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّم یقیناً رحمت بلکہ رحمۃ للعالمین ہیں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ﴿وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لیے۔ (پ17، سورۃ الانبیاء، آیت107)

تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی آمد اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا فضل ہے۔ سورۂ احزاب میں اللہ تعالیٰ حضور صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی صفات مبارکہ شاھد، مبشر، نذیر، داعی باذن اللہ اور سراجِ منیر بیان کر کے فرماتا ہے ﴿وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ بِأَنَّ لَهُمْ مِنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيرًا﴾ ترجمۂ کنزالایمان: ایمان والوں کو خوشخبری دو کہ ان کے لیے اللہ کا بڑا فضل ہے۔ (پ22، سورۃ الاحزاب، آیت47)

اللہ تعالیٰ نے ﴿فَلْيَفْرَحُوا﴾ فرما کر مطلق حکم دیا کہ تم اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمت وفضل ملنے پر خوشیاں مناؤ، کسی مخصوص طریقے کے ساتھ مقید نہ فرمایا کہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

فلاں طریقے سے خوشی مناؤ، فلاں طریقے سے خوشی نہ مناؤ، بلکہ مطلق فرما کر اجازت دے دی کہ رب عزوجل کی طرف سے رحمت وفضل ملنے پر ہر جائز طریقے سے خوشی منا سکتے ہو۔

جلوس نکالنے کا ثبوت

صحیح مسلم میں ہے کہ جب نبی کریم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ہجرت کر کے مدینہ منورہ میں داخل ہوئے تو مدینہ منورہ میں جو مسلمان موجود تھے، ان کا حال یہ تھا ((فَصَعِدَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ فَوْقَ الْبُيُوتِ، وَتَفَرَّقَ الْغِلْمَانُ وَالْخَدَمُ فِي الطُّرُقِ، يُنَادُونَ: يَا مُحَمَّدُ يَا رَسُولَ اللهِ يَا مُحَمَّدُ يَا رَسُولَ اللهِ)) ترجمہ: مرد اور عورتیں چھتوں پر چڑھ گئے، بچے اور غلام راستوں میں پھیل گئے اور اس طرح پکارتے تھے یا محمد یا رسول اللہ، یا محمد یا رسول اللہ۔ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

(صحیح مسلم، باب فی حدیث الہجرۃ، ج4، ص2310، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

اس حدیث پاک سے پتہ چلا کہ خوشی کے موقعہ پر جلوس نکالنا صحابہ کرام علیہم الرضوان کا طریقہ ہے۔

یہ روایت کچھ تفصیل کے ساتھ محقق علی الاطلاق شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مدارج النبوۃ میں نقل کی ہے، چنانچہ لکھتے ہیں: ''جب انصار محبت شعار نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہجرت کی خبر سنی تو روزانہ مدینہ منورہ کی چوٹیوں پر آتے اور آفتابِ جمال محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طلوع کے منتظر رہتے، جب سورج گرم ہو جاتا اور دھوپ سخت ہو جاتی تو گھروں کو لوٹ جاتے، اچانک ایک یہودی کی جو کہ ایک مقامِ مقررہ پر کھڑا تھا اس مبارک جماعت کو کبۂ قدوم پر نظر پڑی، اس نے جان لیا کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے ہیں تو قبیلۂ انصار کو جو کہ اس کے

قریب ہی تھے، آواز دی کہ یہ آرہے ہیں تمہارے مقصد ومقصود۔ تمام مسلمان اپنے اپنے ہتھیاروں سے لیس ہو کر سرورِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے استقبال کے لیے نکل پڑے، اور انہوں نے ''حرۃ'' پر ملاقات کی، **مرحبا اهلا وسهلا** کہتے ہوئے مبارک باد دینے اور خوشی ومسرت کا اظہار کرنے لگے، ان کا ہر جوان، بچہ، عورت ومرد اور چھوٹا بڑا کہنے لگا: جاء رسول الله وجاء نبی الله، اللہ کے رسول تشریف لے آئے، اللہ کے نبی تشریف لے آئے، اور اپنی عادت کے مطابق خوشی ومسرت سے اچھلنے کودنے لگے۔

بیان کرتے ہیں کہ قبیلہ بنونجار کی لڑکیاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تشریف آوری کی خوشی وشادمانی میں دف بجاتی اور گاتی ہوئی نکل آئیں۔

نحن جوار من بنی النجار
یا حبذا محمداً من جار

قبیلۂ بنونجار کو ایک جانب سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ قریبی نسبت بھی تھی (کہ سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اسی قبیلہ سے تعلق رکھتی تھیں) اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قبائلِ انصار کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: کہ کیا تم مجھ سے محبت کرتے ہو؟ سب نے بیک زبان ہو کر کہا: یقیناً یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں بھی تم سے محبت رکھتا ہوں۔ قبائل انصار کی پردہ نشین عورتیں اپنے اپنے گھروں کی چھتوں، دروازوں اور گلیوں میں کھڑے ہو کر اس طرح تہنیت کہنے لگیں:

طلع البدر علینا   من ثنیات الوداع
وجب الشکر علینا   مادعا للہ داع

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بعض روایتوں میں اتنا اور زیادہ آیا ہے:

ایھا المبعوث فینا　　جئت بالامر المطاع

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں اس زمانے میں آٹھ یا نو سال کا تھا، آپ کی آمد سے درو دیوار ایسے روشن ومنور ہوگئے جس طرح آفتاب طلوع کرتا ہے، اسی طرح جس دن اس آفتابِ نبوت نے اس جہان سے روپوشی اختیار کی سب جگہ تاریک ہوگئی بعینہ اسی طرح جیسے سورج غروب ہوجاتا ہے۔
(مدارج النبوۃ مترجم، ج2، ص105,106)

جھنڈے لہرانے کا ثبوت

نبی مکرم نور مجسم شاہ بنی آدم رسول محتشم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی والدۂ محترمہ سیدتنا آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں((رَأَيْتُ ثَلَاثَةَ أَعْلَامٍ مضروبات علمافِي الْمشرق وعلما فِي الْمغرب وعلما على ظهر الْكَعْبَة ـــ فَولدت مُحَمَّدًا صَلَّى اللہ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ)) ترجمہ: میں نے دیکھا کہ تین جھنڈے نصب کئے گئے۔ ایک مشرق میں دوسرا مغرب میں اور تیسرا کعبے کی چھت پر تو حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت ہوگئی۔

(خصائص کبری، ج1، ص 82، دارالکتب العلمیہ، بیروت☆مواہب اللدنیہ، آیات ولادتہ صلی اللہ علیہ وسلم، ج 1، ص76,77، المکتبۃ التوفیقیہ، القاہرہ☆دلائل النبوۃ، القول فیمااوتی عیسیٰ کل الخ، ج1، ص610، دارالنفائس، بیروت)

روح الامین نے گاڑا کعبے کی چھت پہ جھنڈا　　تاعرش اڑا پھریرا، صبح شبِ ولادت

رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سوے مدینہ ہجرت فرمائی اور مدینہ پاک کے قریب ''موضع غمیم'' میں پہنچے تو بریدہ اسلمی، قبیلۂ بنی سہم کے ستر سوار لے کر سرکار نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کو معاذ اللہ گرفتار کرنے آئے، مگر سرکار عالی وقار صلی اللہ علیہ وسلم کی

نگاہ فیض اثر سے خود ہی محبتِ شاہ ابرار صلی اللہ علیہ وسلم میں گرفتار ہو کر پورے قافلے سمیت مشرف باسلام ہوگئے اب عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینۂ منورہ میں آپ کا داخلہ پرچم کے ساتھ ہونا چاہئے۔ چنانچہ اپنا عمامہ اتار کر نیزے پر باندھ لیا اور سرکار مدینہ، راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے آگے روانہ ہوئے۔ چنانچہ علامہ سمہودی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 911ھ) فرماتے ہیں:((وقد روى ابن الجوزي في شرف المصطفى من طريق البيهقي موصولا إلى بريدة قال:كان النبي صلی اللہ علیہ وسلم لا يتطير، وكان يتفاءل، وكانت قريش جعلت مائة من الإبل لمن يأخذ نبي الله صلی اللہ علیہ وسلم فيرده إليهم حين توجه إلى المدينة، فركب بريدة في سبعين راكبا من أهل بيته من بني سهم، فلقي نبي الله صلی اللہ علیہ وسلم فقال نبي الله صلی اللہ علیہ وسلم :من أنت؟ قال:أنا بريدة، فالتفت النبي صلی اللہ علیہ وسلم إلى أبي بكر الصديق رضي الله عنه فقال :يا أبا بكر، برد أمرنا وصلح، ثم قال صلی اللہ علیہ وسلم:ممن أنت؟ قال:من أسلم، فقال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم لأبي بكر:سلمنا، ثم قال :ممن؟قال:من بني سهم، قال:خرج سهمك، فقال بريدة للنبي صلی اللہ علیہ وسلم:من أنت؟ قال:أنا محمد بن عبد الله رسول الله، فقال بريدة :أشهد ألاإله إلا الله، وأشهد أن محمدا عبده ورسوله، فأسلم بريدة وأسلم من كان معه جميعا، فلما أصبح قال بريدة للنبي صلی اللہ علیہ وسلم:لا تدخل المدينة إلا ومعك لواء، فحل عمامته ثم شدّها في رمح ثم مشى بين يديه صلی اللہ علیہ وسلم)) ترجمہ: علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے شرف المصطفیٰ میں امام بیہقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے طریق سے بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک موصولاً روایت کیا، فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بدشگونی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

نہیں لیا کرتے تھے اور اچھی فال لیتے تھے اور جب رسول مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینۃ المنورہ کی جانب ہجرت کررہے تھے تو قریش نے مقرر کیا کہ جو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گرفتار کر کے ان کے حوالے کرے اسے سو اونٹ دیئے جائیں گے تو بریدہ اسلمی اپنے قبیلہ بنی سہم کے ستر (70) سوار لے کر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گرفتار کرنے کے ارادہ سے آئے پس جب رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ملے تو آپ نے فرمایا: تم کون ہو؟ کہا: میں بریدہ ہوں تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف التفات فرمایا اور فرمایا اے ابوبکر ہمارا معاملہ ٹھنڈا پڑ گیا اور صلح والا ہو گیا، پھر فرمایا؟ تم کس قبیلہ سے ہو؟ کہا: اسلم سے، تو اللہ کے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر سے فرمایا: ہم محفوظ رہے، پھر فرمایا: تم کس کی اولاد سے ہو، کہا: بنو سہم سے، فرمایا تمہارا تیر نکل گیا، پھر بریدہ نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا: آپ کون ہیں؟ فرمایا میں محمد بن عبداللہ، اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں تو بریدہ نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں، پس حضرت بریدہ اور آپ کے ساتھ جتنے لوگ تھے سب مسلمان ہو گئے، پھر جب صبح ہوئی تو حضرت بریدہ نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کیا: آپ مدینہ طیبہ میں اس حال میں داخل ہوں گے کہ آپ کے ساتھ ایک جھنڈا بھی ہو تو انہوں نے اپنا عمامہ اتارا اور اسے نیزے پہ باندھ لیا پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آگے آگے چلنے لگے۔

(وفاء الوفا، باب خروج ابی بریدہ لاستقبال الرسول صلی اللہ علیہ وسلم، ج1، ص190، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

اس روایت میں جھنڈے اور جلوس دونوں کا ثبوت ہے۔

چراغاں کرنے کا ثبوت

حضرت ابوالعاص کی والدہ بیان کرتی ہیں: ((شَهِدْتُ آمِنَةَ لَمَّا وَلَدَتْ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم، فَلَمَّا ضَرَبَهَا الْمَخَاضُ نَظَرْتُ إِلَى النُّجُومِ تَدَلَّى، حَتَّى إِنِّي أَقُولُ لَتَقَعَنَّ عَلَيَّ، فَلَمَّا وَلَدَتْ، خَرَجَ مِنْهَا نُورٌ أَضَاءَ لَهُ الْبَيْتُ الَّذِي نَحْنُ فِيهِ وَالدَّارُ، فَمَا شَيْءٌ أَنْظُرُ إِلَيْهِ إِلَّا نُورٌ)) ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے موقع پر میں سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے پاس موجود تھی، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت قریب ہوئی تو ستارے اتنے قریب ہو گئے کہ میں نے کہا کہ ستارے مجھ پر گر جائیں گے، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی تو ایسا نور نکلا جس نے ہمارے کمرے اور گھر کو بھر دیا، پس میں جس چیز کی طرف بھی دیکھتی نور ہی نظر آتا۔

(المعجم الکبیر للطبرانی، ج1، ص147، مکتبہ ابن تیمیہ، القاہرہ)

امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 923ھ) نے ایک روایت نقل کی، فرماتے ہیں: ((وأخرج أبو نعيم عن عطاء بن يسار عن أم سلمة عن آمنة: قالت: لقد رأيت ليلة وضعته نورا أضاءت له قصور الشام حتى رأيتها)) ترجمہ: حافظ ابونعیم نے عطا بن یسار کے واسطے سے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا، انہوں نے حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا، وہ فرماتی ہیں: ایک رات میں نے دیکھا کہ میں نے ایک نور جنا ہے جس سے شام کے محلات روشن ہو گئے یہاں تک کہ میں نے انہیں دیکھ لیا۔

(مواہب اللدنیہ، ج1، ص78، المکتبۃ التوفیقیہ، القاہرہ)

معراج کی رات جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچے تو آپ کی آمد پر آپ کے اعزاز و اکرام کے اظہار کے لئے اس مبارک درخت کو سونے کے جگمگاتے ٹکڑوں سے سجایا گیا تھا۔ چنانچہ صحیح مسلم اور سنن نسائی شریف میں فرمانِ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

باری تعالیٰ ﴿اِذْ یَغْشَی السِّدْرَةَ مَا یَغْشٰی﴾ ترجمہ کنز الایمان: جب سدرہ پر چھا رہا تھا جو چھا رہا تھا۔ (پارہ 27،سورۃ النجم،آیت16)

کی تفسیر میں مذکور ہے((فَرَاشٌ مِنْ ذَهَب)) یعنی اس وقت سدرۃ المنتہی پر سونے کے جگمگ جگمگ کرتے ٹکڑے چھا رہے تھے۔

(صحیح مسلم،باب فی ذکر سدرة المنتهی،ج1،ص157،داراحیاء التراث العربی،بیروت☆سنن نسائی،فرض الصلوة وذکر اختلاف الناقلین،ج1،ص223،مکتب المطبوعات الاسلامیه،حلب)

نعت خوانی کا ثبوت

رسول اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نعت خوانی کے ذریعہ کفار کے اعتراضات کا جواب دینے کا حکم فرماتے اور ان کے لیے دعا فرمایا کرتے، صحیح بخاری میں ہے، رسول اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فرماتے: ((یَا حَسَّانُ، أَجِبْ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ أَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُس)) ترجمہ: اے حسان! اللہ کے رسول صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی طرف سے جواب دو، اے اللہ روح القدس کے ذریعہ حسان کی مدد فرما۔

(صحیح بخاری،باب الشعر فی المسجد،ج1،ص98،دارطوق النجاة☆صحیح مسلم،باب فضائل حسان بن ثابت رضی الله عنه،ج4،ص1932،داراحیاء التراث العربی،بیروت)

رسول اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مسجد میں حضرت حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے منبر رکھوا دیتے اور وہ منبر پر کھڑے ہوکر حضور کے اوصاف بیان کرتے، چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: ((كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ يَضَعُ لِحَسَّانَ مِنْبَرًا فِي الْمَسْجِدِ يَقُومُ عَلَيْهِ قَائِمًا يُفَاخِرُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ)) ترجمہ: رسول اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حضرت حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے مسجد میں منبر رکھوا دیتے، وہ منبر پر کھڑے ہوکر رسول اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے مفاخر بیان کرتے

(یعنی نعت خوانی کرتے)۔

(جامع الترمذی،باب ماجاء فی انشاد الشعر،ج4،ص435،دارالغرب الاسلامی،بیروت)

شہاب الدین محمد بن احمد الابشیہی (متوفی 852ھ) لکھتے ہیں ''صحابی رسول حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی مدح اس طرح کی:

فَأَجْمَلُ مِنْكَ لَمْ تَرَ قَطُّ عَيْنٌ   وَأَكْمَلُ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءُ

خُلِقْتَ مُبَرَّءً امِنْ كُلِّ عَيْبٍ   كَأَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَاءُ

ترجمہ: آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے زیادہ حسین کسی آنکھ نے دیکھا ہی نہیں، آپ سے زیادہ کامل کسی ماں نے جنا ہی نہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہر عیب سے پاک پیدا کیا ہے گویا جیسے آپ نے چاہا ویسے ہی آپ کو پیدا کیا گیا۔

(المستطرف فی فن مستطرف،ماقیل فی الشعر،ج1،ص263،عالم الکتب،بیروت☆مختارات من اجل الشعر فی مدح الرسول صلی الله علیه وسلم،باب محمد الانسان الکبیر،ج1،ص10، دارالمعرفه،دمشق ☆ سلك الدرر فی اعیان القرن،ج2،ص191،دارالبشائر الاسلامیه ،دارابن حزم)

حضرت سیدنا کعب بن زہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور نبی کریم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے سامنے نعتیہ اشعار پڑھے، جن میں ایک شعر اس طرح تھا:

اِنَّ الرَّسُولَ لَنُورٌ يُسْتَضَاءُ بِهِ   مُهَنَّدٌ مِنْ سُيُوفِ اللّٰهِ مَسْلُول

ترجمہ: بے شک یہ رسول صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نور ہیں، جن سے روشنی اخذ کی جاتی ہے، اور اللہ تعالیٰ کی شمشیروں میں سے برہنہ شمشیر ہیں۔

یہ شعر سن کر آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بہت خوش ہوئے۔

(المعجم الکبیر للطبرانی،کعب بن زہیر،ج19،ص178،مکتبه ابن تیمیه،القاہره☆المستدرك للحاکم،ذکر کعب،ج3،ص670،دارالکتب العلمیه،بیروت☆السنن الکبری للبیهقی،باب من شبب فلم یسم احداًج10،ص412،)دارالکتب العلمیه،بیروت)

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

صحیح بخاری میں ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی لکھی ہوئی نعت پڑھی جس کا ایک شعر اس طرح ہے:

أَرَانَا الْهُدَى بَعْدَ الْعَمَى فَقُلُوبُنَا

بِهِ مُوقِنَاتٌ أَنَّ مَا قَالَ وَاقِعُ

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں جہالت کے بعد راہ ہدایت دکھائی ،اور جوانہوں نے فرمایا ہے ہمارے دل یقین رکھتے ہیں کہ وہ ہو کر رہے گا۔

(صحیح بخاری، کتاب التہجد، باب فضل من تعار من اللیل فصلی، ج2، ص54، دار طوق النجاۃ)

محافل سجانے کا ثبوت

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں ((إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَى حَلْقَةٍ يَعْنِي مِنْ أَصْحَابِهِ)) ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام علیہم الرضوان کی ایک محفل میں تشریف لائے۔

صحابہ کرام علیہم الرضوان سے ارشاد فرمایا: ((مَا أَجْلَسَكُمْ؟)) ترجمہ: کس چیز نے تمہیں یہاں بیٹھایا ہے۔

صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا: ((جَلَسْنَا نَدْعُو اللَّهَ وَنَحْمَدُهُ عَلَى مَا هَدَانَا لِدِينِهِ، وَمَنَّ عَلَيْنَا بِكَ)) ہم یہاں اس لیے بیٹھے ہیں، (یہ محفل سجانے کا مقصد یہ ہے) کہ ہمیں جو اللہ تعالیٰ نے دین اسلام کی دولت عطا فرمائی ہے اور آپ کو بھیج کر ہم پر احسان فرمایا اس پر اس کا ذکر کریں اور اس کا شکر ادا کریں۔

فرمایا: ((آللَّهُ مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَلِكَ؟)) اللہ کی قسم! تم صرف اسی لیے بیٹھے ہو؟

عرض کی: ((آللَّهُ مَا أَجْلَسَنَا إِلَّا ذَلِكَ)) ترجمہ: اللہ کی قسم ہم صرف اسی لیے بیٹھے ہیں کہ دین اسلام کی دولت اور آپ کی آمد کی نعمت عظمیٰ پر اللہ کا شکر ادا کریں۔

ارشاد فرمایا: ((أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ، وَإِنَّمَا أَتَانِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُبَاهِي بِكُمُ الْمَلَائِكَةَ)) ترجمہ: اے میرے صحابہ! میں تم سے قسم اس لیے نہیں لے رہا کہ مجھے تم پر شک ہے بلکہ (معاملہ یہ ہے کہ) میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے اور مجھے خبر دی کہ تمہارے اس عمل پر اللہ تعالیٰ فرشتوں پر فخر فرما رہا ہے۔

(سنن نسائی، کیف یستحلف الحاکم، ج8، ص249، مکتب المطبوعات الاسلامیہ، حلب)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ کچھ صحابہ کرام علیہم الرضوان بیٹھ کر مختلف انبیا علیہم السلام کے درجات و کمالات کا تذکرہ کر رہے تھے۔ ایک نے کہا کہ ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ تھے، دوسرے نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا تذکرہ کیا اور کہا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے کلیم تھے، تیسرے نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں کہا کہ وہ کلمۃ اللہ اور روح اللہ تھے، ایک نے حضرت آدم علیہ السلام کو صفی اللہ کہا۔

اتنے میں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا جو کچھ تم نے کہا، میں نے سن لیا اور یہ تمام حق ہے اور میرے بارے میں سن لو: ((أَلَا وَأَنَا حَبِيبُ اللَّهِ وَلَا فَخْرَ)) میں اللہ تعالیٰ کا حبیب ہوں اور اس پر فخر نہیں۔

(جامع ترمذی، ابواب المناقب عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، ص 827، دار الکتب العلمیہ، بیروت ☆ مشکوۃ المصابیح، باب فضائل سید المرسلین، ص513، قدیمی کتب خانہ، کراچی)

محدث ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 597ھ) فرماتے ہیں "لازال اهل الحرمين الشريفين والمصر واليمن والشام وسائر بلاد العرب من المشرق والمغرب يحتفلون بمجلس مولد النبى صلى الله عليه وسلم ويفرحون بقدوم هلال شهر ربيع الاول ويهتمون اهتماماً بليغاً على السماع والقرأة لمولد

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و ینالون بذلك اجراً جزیلاً وفوزاً عظیماً ''ترجمہ:اہل مکہ،اہل مدینہ،اہل مصر،اہل یمن وشام اور مشرق ومغرب میں تمام بلادِ عرب ہمیشہ سے نبی کریم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی میلاد کی محافل کا انعقاد کرتے چلے آئے ہیں،اور ربیع الاول کا چاند نظر آنے پر خوشیاں مناتے ہیں،اور نبی محترم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا میلاد شریف پڑھنے اور سننے کا بہت زیادہ اہتمام کرتے اور اس کے ذریعے عظیم اجر اور بڑی کامیابی حاصل کرتے ہیں۔

(المیلاد النبوی،ص58)

روزہ رکھنے کا ثبوت

رحمت عالم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ہر پیر کو روزہ رکھا کرتے تھے،حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس دن روزہ رکھنے کے بارے میں سوال کیا تو جواباً ارشاد فرمایا((ذَاكَ يَوْمٌ وُلِدْتُ فِيهِ، وَيَوْمٌ بُعِثْتُ أَوْ أُنْزِلَ عَلَيَّ فِيهِ) ترجمہ:یہ دن میری ولادت کا دن ہے،اسی دن میں مبعوث کیا گیا اور اسی دن مجھ پر قرآن نازل کیا گیا۔

(صحیح مسلم،کتاب الصیام،ج2،ص819،دار احیاء التراث العربی،بیروت)

کھانا وغیرہ کھلانے کا ثبوت

حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں((فِی کُلِّ ذَاتِ کَبِدٍ حَرَّى أَجْرٌ)) ترجمہ:ہر گرم جگر میں ثواب ہے،یعنی زندہ کو کھانا کھلائے گا،پانی پلائے گا ثواب پائے گا۔

(سنن ابن ماجہ،ص270،باب فضل صدقة الماء،ج،ص،ایچ ایم سعید کمپنی،کراچی)

(14) نور کی تخلیق اور منتقلی

نور مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سب سے پہلے

کائنات کی ہر چیز سے پہلے نورِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تخلیق ہوئی۔

قرآن مجید میں نبی کریم سے حکایت ہے﴿وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ﴾ترجمہ:میں سب سے پہلا مسلمان ہوں۔

(سورۃ الانعام،آیت163)

ظاہر ہے کہ اختیاری یا غیر اختیاری اسلام سے تو عالم کا کوئی ذرہ خالی نہیں۔قرآن مجید میں ہے﴿وَلَهٗۤ اَسْلَمَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّ كَرْهًا وَّ اِلَیْهِ یُرْجَعُوْنَ﴾ترجمۂ کنزالایمان:اور اسی کے حضور گردن رکھے ہیں جو کوئی آسمان اور زمین میں ہیں خوشی سے اور مجبوری سے اور اسی کی طرف پھریں گے۔

(سورہ آلِ عمران،آیت83)

پھر سب اسلام لانے والوں سے پہلے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس وقت ہو سکتے ہیں جب کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سب سے پہلے ہوں۔چنانچہ اس آیت کریمہ کے تحت تفسیر عرائس البیان میں ہے''اشارۃ علی تقدم روحه وجوهره علی جمیع الکون ''ترجمہ:اس آیت پاک میں اس طرف اشارہ ہے کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی روح اور آپ کا جوہر(پیدائش میں)تمام کائنات پر مقدم ہے۔

(تفسیر عرائس البیان،تحت آیت﴿وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ﴾،ج1،ص238)

علامہ نظام الدین حسن بن محمد نیشاپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ(متوفی850ھ) فرماتے ہیں''وَأَنَا أَوَّلُ المسلمین عند الإیجاد لأمر کن کما قال:أول ما خلق الله نوری ''ترجمہ:میں پہلا مسلمان ہوں امرِ کن سے ایجاد کے وقت جیسا کہ حدیث پاک میں فرمایا:سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرے نور کو پیدا فرمایا۔

(تفسیر نیشاپوری،ج3،ص196،دارالکتب العلمیہ،بیروت)

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

حضرت سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے،فرماتے ہیں((سألت رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم عن اول شئی خلقه الله تعالیٰ ؟ فقال:هو نور نبيك يا جابر خلقه الله)) ترجمہ: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے ماں باپ حضور پر قربان، مجھے بتا دیجئے کہ سب سے پہلے اللہ عزوجل نے کیا چیز بنائی؟ فرمایا: اے جابر! وہ تیرے نبی کا نور ہے جسے اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات سے پہلے پیدا فرمایا۔

(الجزء المفقود من المصنف عبد الرزاق،حديث نمبر18،ص63،مؤسسة الشرف،لاہور)

نور مصطفیٰ کی عمر مبارک

عمر کا اندازہ اس حدیث پاک سے لگائیں۔سیرت حلبیہ اور تفسیر روح البیان میں ہے((وعن ابی هريرة انه علیہ السلام سأل جبريل علیہ السلام فقال (يا جبريل كم عمرك من السنين)فقال يا رسول الله لست اعلم غير ان في الحجاب الرابع نجما يطلع في كل سبعين الف سنة مرة رأيته اثنين وسبعين الف مرة فقال علیہ السلام :يا جبريل وعزة ربي انا ذلك الكوكب)) ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام سے دریافت فرمایا: آپ کی عمر کتنے سال ہے؟ عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے سوا کچھ نہیں جانتا کہ چوتھے حجاب عظمت میں ہر ستر ہزار برس کے بعد ایک ستارہ طلوع ہوتا ہے جسے میں نے اپنی عمر میں بہتر ہزار مرتبہ دیکھا ہے، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے جبریل! میرے رب کی عزت کی قسم وہ ستارہ میں ہوں۔

(سیرت حلبیہ،باب نسبہ الشریف صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم،ج1،ص47،دارالکتب العلمیہ، بیروت☆تفسیر روح البیان،سورۃ التوبہ،تحت آیت128،ج3،ص543،دارالفکر،بیروت)

بعض روایات میں آیا ہے کہ پیدائش آدم سے چودہ ہزار برس پہلے نور کی

حالت میں موجود تھے،اس کا یہ مطلب نہیں کہ چودہ ہزار برس پہلے آپ کا نور تخلیق کیا گیا، بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ چودہ ہزار برس پہلے بھی موجود تھا جبکہ تخلیق اس سے بھی بہت پہلے ہو چکی تھے۔سیرتِ حلبیہ میں ہے((وعن علي بن الحسين رضی اللہ تعالیٰ عنهما عن أبيه عن جده أن النبي صلی اللہ علیہ وسلم قال:كنت نورا بين يدي ربي قبل خلق آدم علیہ الصلاۃ والسلام بأربعة عشر ألف عام)) ترجمہ: امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد ماجد سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور وہ اپنے والدِ مکرم حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں پیدائش آدم علیہ السلام سے چودہ ہزار برس پہلے اپنے رب کے حضور میں ایک نور تھا۔

(سیرت حلبیہ،باب نسبہ الشریف صلی اللہ علیہ وسلم،ج1،ص47،دارالکتب العلمیہ، بیروت)

حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس روایت کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں ”حدیث میں چودہ ہزار کا ذکر ہے اس سے زیادہ کی نفی نہیں، لہٰذا دوسری روایت میں چودہ ہزار سے زیادہ سالوں کا وارد ہونا تعارض کا موجب نہیں۔“

(میلادالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم،ص15،اسلامک بکس،لاہور)

آدم علیہ السلام جو کہ ابوالبشر ہیں جس وقت ان کے جسم میں روح نہیں ڈالی گئی تھی اس وقت بھی ہمارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منصبِ نبوت پر فائز تھے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں:((قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ مَتَى وَجَبَتْ لَكَ النُّبُوَّةُ؟ قَالَ:وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالجَسَدِ)) ترجمہ: صحابہ کرام علیہم الرضوان نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کو نبوت کب ملی؟ فرمایا: آدم علیہ السلام ابھی روح اور جسم کے درمیان تھے۔

(جامع ترمذی،باب فی فضل النبی صلی اللہ علیہ وسلم،ج6،ص9،دارالغرب الاسلامی، بیروت)

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

امام اہلسنت مجدد دین وملت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس حدیث پاک کی تخریج کرتے ہوئے فرماتے ہیں ''(1) ترمذی جامع میں فائدہ تحسین واللفظ لہ،اور(2) حاکم و(3) بیہقی و(4) ابونعیم ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔اور(5) احمد مسند اور(6) بخاری تاریخ میں ، اور(7) ابن سعد و(8) حاکم و(9) بیہقی و(10) ابونعیم میسرۃ الفجر۔رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ۔اور(11) بزار و(12) طبرانی ، (13) ابونعیم عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ۔اور(14) ابونعیم بطریق صنابحی امیر المومنین عمر الفاروق الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ،اور(15) ابن سعد ابن ابی الجدعاء ومطرف بن عبداللہ بن الشخیر وعامر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے باسانید متباینہ والفاظ متقاربہ راوی حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی گئی ((متی وجبت لك النبوۃ)) حضور کے لیے نبوت کس وقت ثابت ہوئی؟ فرمایا((وآدم بین الروح والجسد)) جبکہ آدم درمیان روح اور جسد کے تھے۔

جبل الحفظ امام عسقلانی نے کتاب الاصابہ میں حدیثِ میسرہ کی نسبت فرمایا ''سندہ قوی'' ترجمہ: اس کی سند قوی ہے۔

(فتاوی رضویہ،ج30،ص149,150،رضا فاؤنڈیشن،لاہور)

نورِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہاں کہاں رہا

جب آدم علیہ السلام پیدا ہوئے تو نورِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عرش کے پردوں پر نظر آیا۔عظیم محدث امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ متوفی (923ھ) نقل کرتے ہیں:((یروی أنه لما خلق الله تعالی آدم، ألهمه أن قال:یا رب لم کنیتنی أبا محمد، قال الله تعالی :یا آدم ارفع رأسك، فرفع رأسه فرأی نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم فی سرادق العرش، فقال :یا رب ما هذا النور؟ قال:هذا نور نبی

من ذریتك اسمه فی السماء أحمد، وفی الأرض محمد، لولاه ما خلقتك ولا خلقت سماء ولا أرضا)) ترجمہ: مروی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو ان کو الہام فرمایا کہ وہ یہ عرض کریں: اے میرے رب! تو نے میری کنیت ابومحمد کیوں رکھی ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اے آدم! اپنا سر اٹھاؤ، آپ نے سر اٹھایا تو نورِ محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو عرش کے پردوں میں دیکھا، عرض کیا: اے میرے رب! یہ نور کیسا ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ نور تیری اولاد میں سے ایک نبی کا نور ہے ،اس کا نام آسمانوں میں احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور زمین میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے، اگر یہ نہ ہوتے تو میں تجھے پیدا نہ کرتا اور نہ ہی آسمان وزمین کو پیدا کرتا۔

(مواہب اللدنیہ،باب تشریف اللہ تعالیٰ لہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم،ج 1،ص47،المکتبۃ التوفیقیہ،القاہرہ مصر)

حضرت آدم علیہ السلام کے پاس

نورِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آدم علیہ السلام کی پشتِ اطہر میں رکھ دیا گیا جو کہ پیشانی سے چمکتا تھا۔علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی 1127ھ) فرماتے ہیں:((ولما خلق الله آدم جعل نور حبیبه فی ظهره فکان یلمع فی جبینه)) ترجمہ: جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نور کو ان کی پشت میں رکھ دیا تو وہ (اس قدر روشن وتابندہ تھا کہ) ان کی پیشانی میں چمکتا تھا۔

(تفسیر روح البیان،سورۃ التوبہ،تحت آیت128،ج3،ص543،دارالفکر،بیروت)

فرشتوں کو حکم دیا گیا کہ آدم علیہ السلام کو سجدہ کریں تو اس کا سبب ہی یہی تھا کہ آپ کی پیشانی میں نورِ مصطفیٰ چمکتا تھا۔سید المفسرین امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی 606ھ) فرماتے ہیں ''أَنَّ الْمَلَائِكَةَ أُمِرُوا بِالسُّجُودِ لِآدَمَ لِأَجْلِ أَنَّ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

نُـورَ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي جَبْهَةِ آدَم ''ترجمہ: بےشک ملائکہ کوحکم دیا گیا کہ آدم علیہ السلام کوسجدہ کریں اس کی وجہ یہ تھی کہ نورِ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کی پیشانی میں تھا۔

(تفسیر کبیر،سورۂ بقرہ،تحت ِآیت253،ج6،ص525،داراحیاء التراث العربی،بیروت)

علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں''هـذا فـی الحقیقة تعظیم لـلنـور الـمـنطبع فی مرآة آدم علیہ السلام وهـو الـنـور الـمحمدی والحقیقة الاحمدیة ''ترجمہ: آدم علیہ السلام کوسجدہ کروانے میں حقیقتاً اس نور کی تعظیم مقصود تھی جو آدم علیہ السلام کی پیشانی میں موجود تھا، وہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نور اور حقیقتِ احمدیہ تھا۔

(تفسیر روح البیان،ج4،ص462،دارالفکر،بیروت)

آباء واجداد کی پشتوں میں

پھر نورِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے آباء واجداد کی پشتوں میں منتقل ہوتا رہا۔اللہ تعالیٰ ارشادفرماتا ہے﴿الَّـذِی یَـرَاکَ حِیـنَ تَقُومُ ٥وَتَـقَـلُّبَـکَ فِی السَّـاجِـدِین ﴾ترجمہ: جوتمہیں دیکھتا ہے جب تم کھڑے ہوتے ہواور ساجدین میں تمہارے دورے کودیکھتا ہے۔ (سورۃ الشعراء،آیت218,219)

صدرالافاضل سیدنعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس آیتِ کریمہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں''بعض مفسرین نے فرمایا کہ اس آیت میں ساجدین سے مؤمنین مراد ہیں اور معنی یہ ہیں کہ زمانۂ حضرت آدم وحوا علیہ السلام ورضی اللہ تعالیٰ عنہا سے لے کر حضرت عبداللہ وآمنہ خاتون تک مؤمنین کی اصلاب وارحام میں آپ کے دورے کوملاحظہ فرماتا ہے،اس سے ثابت ہوا کہ آپ کے تمام اصول آباء واجداد حضرت آدم علیہ السلام تک سب کے سب مؤمن ہیں۔

(تفسیر خزائن العرفان،ص677،مطبوعہ ضیاء القرآن،لاہور)

امام طبرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی 360ھ) نے اپنی سند کے ساتھ اس آیت کی تفسیر میں روایت نقل کی ہے((عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، (وتَقَلُّبَكَ فِي السَّاجِدِينَ) قَالَ:مِنْ نَبِيٍّ إِلَى نَبِيٍّ حَتَّى أُخْرِجْتَ نَبِيًّا)) ترجمہ:حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے،فرماتے ہیں:اللہ تعالیٰ ساجدین میں آپ کے دورے کوملاحظہ فرماتا ہے یعنی ایک نبی سے دوسرے نبی تک آپ کے دورے کوملاحظہ فرماتا ہے یہاں تک کہ آپ دنیا میں تشریف لائے اس حال میں کہ آپ نبی ہیں۔

(المعجم الکبیر للطبرانی،عکرمہ عن ابن عباس،ج11،ص362،مکتبہ ابن تیمیہ،القاہرہ)

ابونعیم احمد بن عبداللہ اصبہانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی 430ھ) اس آیت کی تفسیر میں روایت نقل کرتے ہیں((عَنِ ابْنِ عَبَّاس، (وَتَقَلُّبَكَ فِي السَّاجِدِينَ) مَا زَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَلَّبُ فِي أَصْلَابِ الْأَنْبِيَاءِ، حَتَّى وَلَدَتْهُ أُمُّه)) ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے دورہ کرنے سے مراد یہ ہے کہ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انبیا علیہم السلام کی اصلاب (پاکیزہ پشتوں) میں دورہ فرماتے رہے یہاں تک کہ آپ اپنی والدہ سے پیدا ہوئے۔

(دلائل النبوۃ لابی نعیم،ذکر فضیلتہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بطیب،ج1،ص58، دارالنفائس، بیروت)

امام جلال الدین سیوطی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی 911ھ) روایت نقل کرتے ہیں((وَأخرج ابْن مرْدَوَيْه عَن ابْن عَبَّاس قَالَ:سَأَلت رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقلت :بِأبي أَنْت وَأمي أَيْن كنت وآدَم فِي الْجنَّة فَتَبَسَّمَ حَتَّى بَدَت نواجذه ثمَّ قَالَ إِنِّي كنت فِي صلبه وَهَبَطَ إِلَى الأَرْض وَأَنا فِي صلبه وَركبت السَّفِينَة فِي صلب أبي نوح وقذفت فِي النَّار فِي صلب أبي إِبْرَاهِيم وَلم يلتق أبواي قطّ على سفاح لم يزل الله ينقلني من الإصلاب الطّيبَة إِلَى

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

الْاَرْحَام الطاهرة مصفى مهذباً لَا تتشعب شعبتان إِلَّا كنت فِى خيرهما))
ترجمہ: ابن مردویہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے، آپ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے سوال کرتے ہوئے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ اس وقت کہاں تھے جب آدم علیہ السلام جنت میں تھے؟ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا یہاں تک کہ آپ کے دندان مبارک ظاہر ہوگئے، پھر فرمایا: (اس وقت) میں ان کی پشت میں تھا، جب وہ زمین پر اتارے گئے تو (بھی) میں ان کی پشت میں تھا اور میں اپنے والد نوح علیہ السلام کی پشت میں کشتی میں سوار ہوا اور میں اپنے والد ابراہیم علیہ السلام کی پشت میں ہونے کی حالت میں آگ میں پھینکا گیا، میرے والدین نے کبھی بھی سفاح (بدکاری) نہیں کی، اللہ تعالیٰ مجھے ہمیشہ اصلاب طیبہ سے ارحام طاہرہ کی طرف منتقل کرتا رہا پاک صاف اور مہذب طریقہ سے، جب بھی دو گروہ بنتے تو میں ان میں سے بہتر گروہ میں ہوتا

(تفسیر درمنثور، ج6، ص330، دارالفکر، بیروت)

حضرت شیث علیہ السلام کی پشت میں

علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی 1127ھ) فرماتے ہیں: ((و لما خلق الله آدم جعل نور حبيبه فى ظهره فكان يلمع فى جبينه ثم انتقل الى ولده شيث الذى هو وصيه والثالث من ولده وكانت حواء تلد ذكرا وأنثى معا ولم تلد ولدا منفردا الا شيث كرامة لهذا النور ثم انتقل الى واحد بعد واحد من أولاده الى ان وصل الى عبد المطلب ثم الى ابنه عبد الله ثم الى آمنة)) ترجمہ: جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو اپنے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے نور کو ان کی پشت میں رکھ دیا تو وہ نور ان کی پیشانی میں چمکتا

تھا، پھر یہ نور آدم علیہ السلام کے بیٹے حضرت شیث علیہ السلام کی طرف منتقل ہوگیا جو کہ ان کے وصی تھے اور ان کی اولاد میں سے تیسرے تھے، حضرت حوا ایک بچہ اور ایک بچی اکٹھے پیدا کرتی تھیں، صرف حضرت شیث علیہ السلام کو اکیلے پیدا کیا نورِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی تکریم کی وجہ سے، پھر نورِ مصطفیٰ یکے بعد دیگرے ان کی اولاد میں منتقل ہوتا رہا یہاں تک کہ حضرت عبدالمطلب کے پاس آیا، پھر ان کے بیٹے حضرت عبداللہ کے پاس آیا اور پھر حضرت آمنہ کے پاس تشریف لایا۔

(تفسیر روح البیان، سورۃ التوبہ، تحت آیت128، ج3، ص543، دارالفکر، بیروت)

محدث وفقیہ علامہ علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی 1014) فرماتے ہیں ''والحاصل أن نور محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ انتقل من آبائه الكرام إلى أن ظهر ظهورا بينا فى ظهر إبراهيم علیہ الصلاۃ والسلام'' ترجمہ: حاصل کلام یہ ہے کہ نورِ محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اپنے آبائے کرام سے منتقل ہوتا رہا یہاں تک کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پشتِ اطہر میں خوب ظاہر ہوا۔

(شرح شفاء، الفصل الاول فيماجاء من ذلك مجى ء المدح، ج1، ص50، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

حضرت نوح وابراہیم علیہما السلام کے پاس

امام علی بن ابراہیم حلبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی 1044ھ) نقل کرتے ہیں: ((قال صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: فأهبطنى الله تعالى إلى الأرض فى صلب آدم، وجعلنى فى صلب نوح، وقذفنى فى صلب إبراهيم علیہم الصلاۃ والسلام، ثم لم يزل ينقلنى من الأصلاب الكريمة والأرحام الطاهرة حتى أخرجنى من بين أبوى لم يلتقيا على سفاح قط)) ترجمہ: نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے زمین پر حضرت آدم علیہ السلام کی پشت میں اتارا اور مجھے نوح علیہ السلام کی پشت میں رکھا، اور مجھے ابراہیم علیہ السلام کی پشت میں رکھا، مجھے اصلاب

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کریمہ اور ارحام طاہرہ سے منتقل کرتا رہا یہاں تک کہ میں اپنے والدین سے پیدا ہوا اور میرے والدین کبھی بھی بدکاری پر اکٹھے نہیں ہوئے۔

(سیرت حلبیہ،باب نسبہ الشریف صلی اللہ علیہ وسلم،ج1،ص47،دارالکتب العلمیہ، بیروت)

حضرت عبدالمطلب کے پاس

امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ متوفی (923ھ) فرماتے ہیں:''وكان عبد المطلب يفوح منه رائحة المسك الإذفر، ونور رسول الله ﷺ يضيء في غرته، وكانت قريش إذا أصابها قحط تأخذ بيد عبد المطلب فتخرج به إلى جبل ثبير فيتقربون به إلى الله تعالى، ويسألونه أن يسقيهم الغيث، فكان يغيثهم ويسقيهم ببركة نور محمد -ﷺ- غيثا عظيما ''ترجمہ: حضرت عبدالمطلب سے مشک کی خوشبو آتی تھی اور نورِ مصطفیٰ ﷺ ان کی پیشانی میں چمکتا تھا، جب قریش قحط میں مبتلا ہوتے تو وہ حضرت عبد المطلب کا ہاتھ پکڑ کر کوہِ ثبیر کی طرف لے جاتے اور ان کے ذریعہ تقربِ خداوندی تلاش کرتے اور بارش کے لیے دعائیں کرتے، اللہ تعالیٰ ان کو نورِ مصطفیٰ ﷺ کی برکت سے کثرت سے بارش عطا فرماتا۔

(مواہب اللدنیہ،باب طہارۃ نسبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم،ج1،ص63،المکتبۃ التوفیقیہ،القاہرہ مصر)

مزید فرماتے ہیں''ولما قدم أبرهة ملك اليمن من قبل أصحمة النجاشي لهدم بيت الله الحرام، وبلغ عبد المطلب ذلك، قال: يا معشر قريش، لا يصل إلى هدم البيت، لأن لهذا البيت ربًّا يحميه ويحفظه. ثم جاء أبرهة فاستاق إبل قريش حتى طلع جبل ثبير، فاستدارت دائرة غرة رسول الله ﷺ على جبينه كالهلال واشتد شعاعها على البيت

الحرام مثل السراج، فلما نظر عبد المطلب إلى ذلك قال: يا معشر قريش: ارجعوا فقد كفيتم هذا الأمر، فو الله ما استدار هذا النور مني إلا أن يكون الظفر لنا، فرجعوا متفرقين ''ترجمہ: یمن کا بادشاہ ابرہہ (جو کہ اصحمہ نجاشی سے پہلے تھا) جب (معاذ اللہ) بیت اللہ کو منہدم کرنے کے لیے آیا، حضرت عبد المطلب تک یہ بات پہنچی تو انہوں نے قریش کو کہا: اے گروہِ قریش! وہ بیت اللہ کو نہیں گرا سکے گا کیونکہ یہ رب عزوجل کا گھر ہے وہ ہی اس کی حفاظت فرمائے گا۔ پھر جب ابرہہ آیا تو وہ قریش کے اونٹوں کو ہانک کر لے گیا۔ حضرت عبد المطلب کوہ ثبیر پر چڑھے تو نورِ مصطفیٰ ﷺ ہلال (چاند) کی شکل میں ان کی پیشانی میں اس قوت سے چمکا کہ اس کی شعاعیں چراغ کی طرح خانہ کعبہ پر پڑیں، جب حضرت عبد المطلب نے نورِ مصطفیٰ کو خانہ کعبہ پر چمکتا ہوا دیکھا تو فرمایا: اے گروہِ قریش! واپس چلو تمہیں یہ امر کافی ہے، اللہ کی قسم جب بھی یہ نور مجھ میں اس طرح چمکتا ہے تو فتح ہماری ہوتی ہے، تمام لوگ متفرق ہو کر واپس آ گئے۔

(مواہب اللدنیہ،باب طہارۃ نسبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم،ج1،ص63،المکتبۃ التوفیقیہ،القاہرہ مصر)

مزید فرماتے ہیں''وروى: أنه لما حضر عبد المطلب عند أبرهة أمر سايس فيله الأبيض العظيم الذى كان لا يسجد للملك أبرهة كما تسجد سائر الفيلة أن يحضره بين يديه، فلما نظر الفيل إلى وجه عبد المطلب، برك كما يبرك البعير، وخر ساجدا، وأنطق الله تعالى الفيل، فقال: السلام على النور الذى فى ظهرك يا عبد المطلب ''ترجمہ: جب حضرت عبدالمطلب ابرہہ کے پاس تشریف لے کر گئے تو ابرہہ نے سائیس کو حکم دیا کہ بڑے سفید ہاتھی کو لائے، یہ وہ سفید ہاتھی تھا کہ (سدھانے کے باوجود) جس نے کبھی ابرہہ کو سجدہ نہیں

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کیا تھا حالانکہ باقی سارے ہاتھی (سدھانے کی وجہ سے) اسے سجدہ کرتے تھے، جب ہاتھی کی نظر حضرت عبدالمطلب کے چہرے پر پڑی تو ان کے سامنے ادب سے اس طرح بیٹھ گیا جیسے اونٹ بیٹھتا ہے، پھر سجدہ کرتا ہوا گر پڑا، اللہ تعالیٰ نے اسے قوتِ گویائی عطا فرمائی تو ہاتھی نے کہا: السلام علی النور الذی فی ظهرك یا عبد المطلب، سلام ہو اس نور پر جو تمہاری پیٹھ میں ہے اے عبدالمطلب۔

(مواہب اللدنیہ، باب طہارۃ نسبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، ج 1، ص 63,64، المکتبۃ التوفیقیہ، القاہرہ مصر)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ((لَمَّاخَرَجَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ بِابْنِهِ لِيُزَوِّجَهُ، مَرَّ بِهِ عَلَى كَاهِنَةٍ مِنْ أَهْلِ تُبَالَةَ مُتَهَوِّدَةٍ قَدْ قَرَأَتِ الْكُتُبَ يُقَالُ لَهَا فَاطِمَةُ بِنْتُ مُرٍّ الْخَثْعَمِيَّةُ، فَرَأَتْ نُورَ النُّبُوَّةِ فِي وَجْهِ عَبْدِ اللَّهِ، فَقَالَتْ: يَا فَتَى، هَلْ لَكَ أَنْ تَقَعَ عَلَيَّ الْآنَ، وَأُعْطِيَكَ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ؟ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: أَمَّا الْحَرَامُ فَالْمَمَاتُ دُونَهُ ...وَالْحِلُّ لَا حَلَّ فَأَسْتَبِينَهُ ...فَكَيْفَ لِي الْأَمْرُ الَّذِي تَبْغِينَهُ، ثُمَّ مَضَى مَعَ أَبِيهِ، فَزَوَّجَهُ آمِنَةَ بِنْتَ وَهْبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافِ بْنِ زُهْرَةَ، فَأَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا، ثُمَّ إِنَّ نَفْسَهُ دَعَتْهُ إِلَى مَا دَعَتْهُ إِلَيْهِ الْخَثْعَمِيَّةُ، فَأَتَاهَا، فَقَالَتْ: يَا فَتَى، مَا صَنَعْتَ بَعْدِي؟ قَالَ: زَوَّجَنِي أَبِي آمِنَةَ بِنْتَ وَهْبٍ، وَأَقَمْتُ عِنْدَهَا ثَلَاثًا، قَالَتْ: إِنِّي وَاللَّهِ مَا أَنَا بِصَاحِبَةِ رِيبَةٍ، وَلَكِنْ رَأَيْتُ فِي وَجْهِكَ نُورًا، فَأَرَدْتُ أَنْ يَكُونَ فِيَّ، وَأَبَى اللَّهُ إِلَّا أَنْ يُصَيِّرَهُ حَيْثُ أَحَبَّ)) ترجمہ: جب عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے لختِ جگر کی شادی کے لئے نکلے تو اہل تبالہ کی ایک یہودی کاہنہ پر گزر ہوا اس نے کتب بھی پڑھ رکھی تھیں اس

کو فاطمہ بنت مر خشعمیہ کہا جاتا تھا، اس نے عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے رخِ زیبا میں ایک نور دیکھا تو اس نے کہا کہ اے نوجوان، کیا تو ابھی میرے ساتھ جماع کی رغبت رکھتا ہے اور میں تجھے (اس کے بدلے) ایک سو اونٹ دوں گی، تو حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: بہرحال حرام تو اس کے ارتکاب سے موت اچھی، اور حلال ابھی ہے نہیں تو میں اس کے بارے میں غور کروں گا۔ پس میرے لئے وہ امر کیسے ممکن ہے جس کی تو دعوت دیتی ہے، پھر والد گرامی کے ساتھ آگے تشریف لے گئے، اور آمنہ بنت وہب بن عبد مناف بن زہرہ رضی اللہ عنہم سے عقد فرمایا اور تین شبانہ روز آپ کے پاس گزارے پھر آپ کے قلب مبارک میں اس کا خیال تشریف لایا جس کی خشعمیہ عورت نے دعوت دی تھی، تو آپ اس کے پاس تشریف لائے، تو اس نے کہا کہ اے نوجوان تو نے میرے بعد کیا کیا؟ تو آپ نے فرمایا کہ میں نے آمنہ بنت وہب سے شادی کی اور اس کے پاس تین دن ٹھہرا رہا، تو اس عورت نے کہا کہ خدا کی قسم میں مشکوک عورت نہیں، لیکن میں نے تیرے چہرے میں نور دیکھا تو میری خواہش ہوئی کہ وہ نور مجھ میں تشریف لائے لیکن اللہ تعالیٰ کو جہاں وہ نور رکھنا محبوب ہوا وہیں اس نے رکھا۔

(دلائل النبوۃ لابی نعیم، الفصل الثامن فی تزویج امہ آمنہ بنت وہب، ج 1، ص 131، دارالنفائس، بیروت)

حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے پاس

امام قسطلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں "فی روایة كعب الأحبار: أنه نودی تلك الليلة فی السماء وصفاحها، والأرض وبقاعها، أن النور المكنون الذی منه رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم يستقر الليلة فی بطن آمنة" ترجمہ: کعب الاحبار کی روایت میں ہے: (جس رات نورِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اپنی والدہ حضرت آمنہ کے رحم مبارک میں تشریف لایا)اس رات آسمانوں اور زمین میں ندا کی گئی کہ نورِ مکنون رات کو اپنی والدہ کے بطن میں مستقر ہو جائے گا۔

(مواہب اللدنیہ،باب طہارۃ نسبہ صلی اللہ علیہ وسلم،ج1،ص72،المکتبۃ التوفیقیہ،القاہرہ مصر)

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں((رَأَتْ آمِنَةُ بِنْتُ وَهْبٍ أُمُّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنَامِهَا، فَقِيلَ لَهَا: إِنَّكِ قَدْ حَمَلْتِ بِخَيْرِ الْبَرِيَّةِ وَسَيِّدِ الْعَالَمِينَ، فَإِذَا وَلَدْتِيهِ فَسَمِّيهِ أَحْمَدَ وَمُحَمَّدًا))ترجمہ:حضرت آمنہ بنت وہب رضی اللہ عنہا نے خواب دیکھا، آپ سے کہا گیا کہ آپ کے بطن اقدس میں مخلوق میں سب سے بہتر اور تمام جہانوں کے سردار ہیں، جب وہ پیدا ہوں تو ان کا نام محمد اور احمد رکھنا۔

(دلائل النبوۃ لابی نعیم،الفصل التاسع فی ذکر حمل امہ،ج1،ص136،دارالنفائس،بیروت)

نور کی دنیا میں تشریف آوری

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے﴿قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ﴾ترجمۂ کنزالایمان: بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب۔ (سورۃ المائدہ،آیت 15)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں﴿قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ﴾يعني محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم))ترجمہ: بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور یعنی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے۔

(تفسیر ابن عباس، ج1،ص90،مطبوعہ لبنان)

حضرت ابوالعاص کی والدہ بیان کرتی ہیں((شَهِدْتُ آمِنَةَ لَمَّا وَلَدَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا ضَرَبَهَا الْمَخَاضُ نَظَرْتُ إِلَى النُّجُومِ تَدَلَّى، حَتَّى إِنِّي أَقُولُ لَتَقَعَنَّ عَلَيَّ، فَلَمَّا وَلَدَتْهُ خَرَجَ مِنْهَا نُورٌ أَضَاءَ لَهُ الْبَيْتُ الَّذِي نَحْنُ

فِيهِ وَالدَّارُ، فَمَا شَيْءٌ أَنْظُرُ إِلَيْهِ إِلَّا نُورٌ))ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت کے موقع پر میں موجود تھی، جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت قریب ہوئی تو ستارے اتنے قریب ہو گئے کہ میں نے کہا کہ ستارے مجھ پر گر جائیں گے، جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی تو ایسا نور نکلا جس نے کمرے اور گھر کو بھر دیا، نور کے علاوہ کوئی چیز نظر نہیں آتی تھی۔

(المعجم الکبیر للطبرانی،ج1،ص147،مکتبہ ابن تیمیہ،القاہرہ)

محدث ابونعیم رحمۃ اللہ علیہ روایت نقل کرتے ہیں((لَمَّا كَانَ لَيْلَةَ وُلِدَ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْتَجَسَ إِيوَانُ كِسْرَى وَسَقَطَتْ مِنْهُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ شُرَّافَةً، وَخَمَدَتْ نَارُ فَارِسَ وَلَمْ تَخْمَدْ قَبْلَ ذَلِكَ بِأَلْفِ عَامٍ، وَغَاضَتْ بُحَيْرَةُ سَاوَةَ وَرَأَى الْمُوبَذَانُ إِبِلًا صِعَابًا تَقُودُ خَيْلًا عِرَابًا قَدْ قَطَعَتْ دِجْلَةَ وَانْتَشَرَتْ فِي بِلَادِهِ))ترجمہ: جس رات میں سرکار علیہ السلام پیدا ہوئے، کسریٰ کے محل میں زلزلہ آ گیا اور اس کے چودہ کنگرے گر پڑے، اور فارس کی آگ بجھ گئی جبکہ اس سے ایک ہزار سال سے نہ بجھی اور بحیرہ ساوہ کا پانی اتر گیا، اور موبذان نے خواب میں سرکش اونٹ دیکھے جن کو خالص عربی گھوڑے ہانک رہے تھے انہوں نے دجلہ عبور کیا اور سب شہروں میں پھیل گئے۔

(دلائل النبوۃ لابی نعیم،الفصل التاسع فی ذکر حمل امہ،ج1،ص138،دارالنفائس،بیروت)

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

(15) معجزات

تمام انبیا معجزات لے کر آئے اور ہمارے نبی سراپا معجزا بن کر تشریف لائے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں ارشاد ربانی ہے: ﴿وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَى بِآيَاتِنَا﴾ اور بیشک ہم نے موسیٰ کو اپنی آیتوں کے ساتھ بھیجا۔

(سورۂ ہود، آیت96)

یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام عصا، یدِ بیضا وغیرہ معجزات اور نشانیاں لے کر دنیا میں تشریف لائے۔

تمام انبیا اور رسولوں کے بارے میں اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا: ﴿جَاءُوا بِالْبَيِّنَاتِ وَالزُّبُرِ وَالْكِتَابِ الْمُنِيرِ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: جو (رسول) صاف نشانیاں اور صحیفے اور چمکتی کتاب لے کر آئے تھے۔ (سورۂ آلِ عمران، آیت184)

الغرض ہر نبی کچھ نہ کچھ معجزات لے کر آیا، کوئی کم، کوئی زیادہ۔۔۔ مگر حضور سید المرسلین رحمۃ للعٰلمین صلی اللہ علیہ وسلم کی باری آئی تو رب عزوجل نے یہ نہیں فرمایا کہ یہ معجزہ یا معجزات لے کر آئے، دلیل یا دلائل لے کر آئے بلکہ فرمایا: ﴿يَاأَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اے لوگو بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے واضح دلیل آئی۔ (پ6، سورۃ النساء، آیت174)

یعنی خود حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہی سراپا معجزہ و دلیل ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر ہر عضو برہان و دلیل اور معجزہ ہے۔

معجزے انبیا کو خدا نے دیئے

معجزہ بن کے آیا ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم

چہرۂ اقدس

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ یہودیوں کے بہت بڑے عالم تھے، فرماتے ہیں کہ جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو لوگ کام کاج چھوڑ کر جلدی جلدی آپ کو دیکھنے آرہے تھے، میں بھی آ گیا، فرماتے ہیں: ((فَلَمَّا تَبَيَّنْتُ (رَأَيْتُ، الخصائص الكبرى) وَجْهَ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَرَفْتُ أَنَّ وَجْهَهُ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ)) ترجمہ: جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور کو دیکھا تو میں نے جان لیا کہ یہ چہرہ کسی جھوٹے کا چہرہ نہیں ہے۔

(سنن ابن ماجه، باب اطعام الطعام، ج 2، ص1083، داراحياء الكتب العربيه، بيروت ☆ سنن ترمذی، ج 4، ص652، مصطفى البابى، مصر ☆ المستدرك للحاكم، واما حديث عبد الله بن عمرو، ج4، ص176، دارالكتب العلميه، بيروت ☆ الخصائص الكبرى، فوائد فى تعدد الاسراء، ج 1، ص 314، دارالكتب العلميه، بيروت)

جسم مبارک کی خوشبو

(۱) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ((انَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم لَمْ يَسْلُكْ طَرِيقًا فَيَتْبَعُهُ أَحَدٌ إِلَّا عَرَفَ أَنَّهُ قَدْ سَلَكَهُ مِنْ طِيبِ عَرْفِهِ أَوْ قَالَ: مِنْ رِيحِ عَرَقِهِ)) ترجمہ: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی راستہ پر تشریف لے جاتے، کوئی شخص آپ کو تلاش کرتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو کی وجہ سے (یا فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینے کی خوشبو کی وجہ سے) پہچان جاتا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس راستہ پر تشریف لے کر گئے ہیں۔

(سنن دارمی، باب فی حسن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم، ج 1، ص207، دارالمغنی للنشر والتوزیع، عرب ☆ مشکوة المصابیح، باب اسماء النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وصفاته، الفصل

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

الثانی،ج3،ص1613،المکتب الاسلامی،بیروت)

(۲) سنن دارمی میں ہی روایت ہے:((کَانَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُعْرَفُ بِاللَّیْلِ بِرِیحِ الطِّیبِ)) ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات میں اپنی خوشبو کی وجہ سے پہچان لیے جاتے۔

(سنن دارمی،باب فی حسن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم،ج1،ص207،دارالمغنی للنشر والتوزیع،عرب)

(۳) ایک مرتبہ نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آرام فرما تھے، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پسینہ آرہا تھا، حضرت اُم سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا وہ مبارک پسینہ ایک شیشی میں جمع کرنے لگیں، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آنکھ کھل گئی، ارشاد فرمایا:((یَا أُمَّ سُلَیْمٍ مَا ھَذَا الَّذِی تَصْنَعِینَ؟)) ترجمہ: اے ام سلیم! آپ یہ کیا کررہی ہیں؟ عرض کیا:((ھَذَا عَرَقُکَ نَجْعَلُہُ فِی طِیبِنَا، وَھُوَ مِنْ أَطْیَبِ الطِّیبِ)) ترجمہ: یہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مبارک پسینہ ہے، ہم اس کو اپنی خوشبو میں ملائیں گے، یہ مبارک پسینہ بہترین خوشبو ہے۔

(صحیح مسلم،باب طیب عرق النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم،ج4،ص1815،داراحیاء التراث العربی،بیروت)

(۴) ایک نادار صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دربارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوکر عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! میری بیٹی کی شادی ہونے والی ہے مگر میرے پاس خوشبو کا انتظام نہیں، آپ میری مدد فرمائے، مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی کہنیوں کا پسینہ پونچھ کر ایک شیشی میں رکھ کر اس کو عطا فرمادیا اور حکم دیا تیری بیٹی اس کو عطر کی جگہ استعمال کرے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں:((فکانت اذا تطیبت یشم اھل المدینۃ رائحۃ الطیب فسموا بیت المطیبین)) ترجمہ: جب اس صحابی کی بیٹی اس پسینے کو استعمال کرتی تو

اہل مدینہ کو اس کی خوشبو پہنچ جاتی تھی، چنانچہ اہل مدینہ اس گھر کو ''بیت المطیبین'' یعنی خوشبوداروں کا گھر کہا کرتے تھے۔ (حجۃ اللہ،ص685)

(۵) حضرت عتبہ بن فرقد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی حضرت ام عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ عتبہ کے یہاں ہم چار عورتیں تھیں، ہم میں سے ہر ایک عتبہ کی خاطر ایک دوسری سے زیادہ خوشبودار رہنے کی کوشش کرتی، پھر بھی جو خوشبو عتبہ کے جسم سے آتی وہ ہماری خوشبو سے بہت زیادہ ہوتی:((وَکَانَ إذا خرج إلَی النَّاس قَالُوا مَا شممنا ریحًا أطیب من ریح عتبۃ فَقُلْنَا لَہُ فِی ذَلِکَ قَالَ أَخَذَنِی الشری علی عھد رَسُول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فشکوت ذَلِکَ إِلَیْہِ فَأمرنِی أَن أتجرد فتجردت وَقَعَدت بَین یَدَیْہِ وألقیت ثوبی علی فَرجی فنفث فِی یَدہ ثمَّ وضع یَدہ علی ظَھْری وبطنی فعبق بی ھَذَا الطّیب من یَوْمئِذٍ)) ترجمہ: اور جب وہ لوگوں کے پاس جاتے تو لوگ کہتے ہم نے کوئی ایسی خوشبو نہیں سونگھی جو عتبہ کی خوشبو سے اچھی ہو ایک دن ہم نے اس کے بارے میں ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ظاہری زمانہ مبارکہ میں میرے بدن میں پھنسیاں نکل آئیں تو میں نے حضور کی خدمت میں اس بیماری کی شکایت کی، آپ نے فرمایا: کپڑے اتاردیں میں نے کپڑے اتاردیئے اور اپنا ستر چھپا کر آپ کے سامنے بیٹھ گیا، آپ نے اپنا لعاب دہن اپنے مبارک ہاتھ پر ڈال کر میرے پیٹ اور پیٹھ پر مل دیا تو میری بیماری دور ہوگئی اور اسی دن سے مجھ میں یہ خوشبو پیدا ہوگئی۔

(المعجم الصغیر،ج1،77،المکتب الاسلامی،بیروت☆المعجم الکبیر،مااسند عتبہ بن فرقد،ج17،ص134،مکتبہ ابن تیمیہ،القاہرہ☆ خصائص کبری،ج2،ص141،دارالکتب العلمیہ،بیروت)

گزرے جس راہ سے وہ سیّدِ والا ہوکر

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

رہ گئی ساری زمیں عنبرِ سارا ہو کر

امام جلال الدین سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث پاک کو نقل کرنے سے پہلے فرماتے ہیں:''وَأخرج الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیر والأوسط بِسَنَد جید ''ترجمہ:اس حدیث پاک کو امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں جید (عمدہ) سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔ (خصائص کبری ،ج2،ص141،دارالکتب العلمیہ،بیروت)

ہاتھ مبارک کے معجزات

(۱) حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں((أُهْدِیَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْہِ وَسلَّم قَوْسٌ فَدَفَعَهَا إِلَیَّ یَوْمَ أُحُدٍ فَرَمَیْتُ بِهَا بَیْنَ یَدَیْ النَّبِیِّ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسلَّم حَتَّى انْدَقَّتْ سِیَتُهَا وَلَمْ أَزَلْ فِی مَقَامِی نُصْبَ وَجْهِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسلَّم أَتَّقِی السِّهَامَ وَوَجْهِی دُونَهُ، فَكَانَ آخِرَهَا سَهْمٌ نَدَرَتْ مِنْهُ حَدَقَتِی فَأَخَذْتُهَا وَأَنْهَزَمُوا فَأَخَذْتُ حَدَقَتِی بِیَدِی فَسَعَیْتُ بِهَا فِی كَفِّی إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسلَّم فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسلَّم حَدَقَتِی فِی كَفِّی دَمَعَتْ عَیْنَاهُ فَقَالَ:اللَّهُمَّ قِ قَتَادَةَ وَقَى نَبِیَّكَ علیہ السلام بِوَجْهِهِ فَاجْعَلْهَا أَحْسَنَ عَیْنَیْهِ وَأَحَدَّهُمَا نَظَرًا .وَفِی حَدِیثِ مَنْصُورِ بْنِ أَحْمَدَ الْمُعَدِّلِ:فَرَدَّهَا النَّبِیُّ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسلَّم بِیَدِهِ فَكَانَتْ أَصَحَّ عَیْنَیْهِ وَأَحَدَّهُمَا)) ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک کمان ہدیہ کی گئی،احد کے دن اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیا، میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے سے اس کے ساتھ تیر پھینکنے شروع کر دیے یہاں تک کہ اس کا سرا ٹوٹ گیا، میں اپنی جگہ کھڑا ہو کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے تیروں کو روکتا رہا اس حال میں کہ میرا چہرا حضور کے چہرے کے سامنے تھا،آخر میں ایک تیر میری آنکھ میں آلگا جس سے میری آنکھ کی سیاہی (وہ حصہ جس

سے نظر آتا ہے) باہر نکل آئی، میں نے اس کو اپنے ہاتھ میں پکڑ لیا اور کفار شکست کھا کر بھاگ گئے، میں اس سیاہی کو اپنے ہاتھ میں لئے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا، (یہ دیکھ کر) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے اور دعا کی: اے اللہ! جس طرح قتادہ نے اپنے چہرے کے ذریعے تیرے نبی کی حفاظت کی اسی طرح تو بھی اس کی حفاظت فرما اور اس آنکھ کو دوسری آنکھ سے خوبصورت اور تیز نظر والا بنا دے۔منصور بن احمد معدل کی روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اس سیاہی کو آنکھ میں رکھا تو وہ آنکھ دوسری آنکھ سے زیادہ صحیح اور تیز دیکھنے والی ہوگئی۔

(دلائل النبوۃ لابی نعیم،ج1،ص484،دارالنفائس،بیروت)☆(مجمع الزوائد،ج8،ص297،مکتبۃ القدسی،القاہرہ)

بعض کتب میں ان الفاظ کے ساتھ موجود ہے((وَقَالَ ابْن اسحاق عَن عَاصِم بن عمر بن قَتَادَة قَالَ أُصِیبَت یَوْم أُحد عین قَتَادَة ابْن النُّعْمَان حَتَّى وَقعت على وجنتیه فَردهَا رَسُول الله صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسلَّم فَكَانَت أحسن عَیْنَیْهِ واحدهما)) ترجمہ: ابن اسحاق نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے روایت کیا، وہ فرماتے ہیں: احد والے دن حضرت قتادہ بن نعمان کی آنکھ میں تیر لگا جس سے ان کی آنکھ رخساروں پر بہہ گئی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی آنکھ کو لوٹا دیا اور وہ آنکھ دوسری آنکھ سے زیادہ اچھی ہوگئی اور تیز ہوگئی۔

(خصائص کبری،ج1،ص359،دارالکتب العلمیہ،بیروت)☆(سیرت حلبیہ،ج2،ص342، دارالکتب العلمیہ،بیروت)

(۲) حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت عبداللہ بن عتیک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابو رافع یہودی کو (جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بہت بڑا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

دشمن تھا)قتل کرنے کے بعد اس کے اونچے مکان سے اترنے لگے تو زینے سے گر گئے اور ان کی پنڈلی ٹوٹ گئی تو انہوں نے اسی وقت گرم گرم اپنے عمامے سے باندھ لی اور حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنا سارا ماجرا بیان کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:((اُبْسُطْ رِجْلَكَ فَبَسَطْتُ رِجْلِي فَمَسَحَهَا،فَكَأَنَّهَا لَمْ أَشْتَكِهَا قَطُّ)) ترجمہ: اپنا پاؤں پھیلاؤ میں نے پھیلا دیا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب اس پر اپنا دستِ کرم پھیر دیا تو ایسا ہو گیا جیسے اس میں سرے سے کوئی تکلیف ہوئی ہی نہ تھی۔

(بخاری،باب قتل ابی رافع،ج 5،ص91،دارطوق النجاۃ☆مشکوۃ المصابیح،باب المعجزات، الفصل الاول،ج3،ص1645،المکتب الاسلامی،بیروت☆الخصائص الکبری، ج 1، ص390، دارالکتب العلمیہ،بیروت)

(۳) سیدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما عم مکرم سید اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضور سے عرض کی: مجھے اسلام پر باعث حضور کے ایک معجزے کا دیکھنا ہوا،((رَأَيْتُكَ فِي الْمَهْدِ تُنَاغِي الْقَمَرَ وَتُشِيرُ إِلَيْهِ بِأُصْبُعِكَ،فَحَيْثُ أَشَرْتَ إِلَيْهِ مَالَ)) ترجمہ: میں نے حضور کو دیکھا کہ حضور گہوارے میں چاند سے باتیں فرماتے جس طرح انگشت مبارک سے اشارہ کرتے چاند اسی طرف جھک جاتا۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا((إِنِّي كُنْتُ أُحَدِّثُهُ وَيُحَدِّثُنِي وَيُلْهِينِي عَنِ الْبُكَاءِ، وَأَسْمَعُ وَجْبَتَهُ حِينَ يَسْجُدُ تَحْتَ الْعَرْشِ)) ترجمہ: ہاں میں اس سے باتیں کرتا تھا وہ مجھ سے باتیں کرتا اور مجھے رونے سے بہلاتا، میں اس کے گرنے کی آواز سنتا تھا جب وہ زیرِ عرش سجدے میں گرتا۔

(الخصائص الکبریٰ بحوالۃ البیہقی والصابونی وغیرہ، باب مناغاۃ للقمر،ج 1،ص53،مرکز اہلسنت، گجرات الہند☆دلائل النبوۃ للبیہقی،باب ماجاء فی حفظ اللہ تعالیٰ،ج 2، ص41، دارالکتب العلمیہ،بیروت☆البدایۃ والنہایۃ،باب مولد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ج2،

ص326،داراحیاء التراث العربی،بیروت☆کنز العمال ،ج 11،ص383، مؤسسۃ الرسالہ ،بیروت)

چاند جھک جاتا جدھر انگلی اٹھاتے مہد میں
کیا ہی چلتا تھا اشاروں پر کھلونا نور کا

(۴) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے فرمایا کہ ((عَطِشَ النَّاسُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَالنَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم بَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ فَتَوَضَّأَ، فَجَهَشَ النَّاسُ نَحْوَهُ فَقَالَ:مَا لَكُمْ؟ قَالُوا:لَيْسَ عِنْدَنَا مَاءٌ نَتَوَضَّأُ وَلاَ نَشْرَبُ إِلَّا مَا بَيْنَ يَدَيْكَ، فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الرَّكْوَةِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَثُورُ بَيْنَ أَصَابِعِهِ كَأَمْثَالِ الْعُيُونِ، فَشَرِبْنَا وَتَوَضَّأْنَا قُلْتُ:كَمْ كُنْتُمْ؟ قَالَ: لَوْ كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكَفَانَا، كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً)) ترجمہ: صلح حدیبیہ کے دن لوگ پیاسے تھے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے ایک پیالہ تھا جس سے آپ نے وضو فرمایا تو لوگ آپ کی جانب دوڑے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا بات ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: ہمارے پاس وضو کرنے اور پینے کے لئے پانی نہیں ہے سوائے اس کے جو آپ کے سامنے ہے تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک اسی پیالہ میں رکھ دیا تو آپ کی انگلیوں کے درمیان سے چشموں کی طرح پانی ابلنے لگا حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ ہم تمام لوگوں نے پانی پیا اور وضو کیا حضرت سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا آپ حضرات کتنی تعداد میں تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تب بھی وہ پانی کافی ہوتا لیکن اس وقت تو ہماری تعداد پندرہ سو تھی۔

(صحیح بخاری،علامات النبوۃ فی الاسلام،ج4،ص193،دارطوق النجاۃ)

انگلیاں ہیں فیض پر ٹوٹے ہیں پیاسے جھوم کر
ندیاں پنجابِ رحمت کی ہیں جاری واہ واہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

(۵) بخاری ومسلم حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ حضور مالک المفاتیح صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ((فَبَیْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِیتُ بِمَفَاتِیحِ خَزَائِنِ الْأَرْضِ، فَوُضِعَتْ فِی یَدِی)) ترجمہ: میں سورہا تھا کہ تمام خزائن زمین کی کنجیاں لائی گئیں اور میرے دونوں ہاتھوں میں رکھ دی گئیں۔

(صحیح البخاری، کتاب الاعتصام، باب قول النبی صلی الله علیه وسلم بعثت بجوامع الکلم، ج 4، ص54، دارطوق النجاة☆صحیح مسلم، کتاب المساجد وموضع الصلوة، ج1، ص372، داراحیاء التراث العربی، بیروت)

(۶) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک لڑائی میں تھے کہ لشکریوں کو کھانے کی کمی کا سامنا کرنا پڑا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے ابوہریرہ! تمہارے پاس کھانے کو کچھ ہے؟ میں نے عرض کیا میرے تھیلے میں کچھ کھجوریں ہیں، فرمایا لے آؤ تو میں تھیلے کو لے کر حاضر ہوا، فرمایا: دستر خوان لے آؤ، تو میں دستر خوان لے آیا اور اسے بچھا دیا، پھر آپ نے کھجوریں نکالیں تو وہ اکیس دانے تھے۔ آپ نے بسم اللہ پڑھی اور ایک ایک کھجور کو اپنے مقدس ہاتھ میں لیا اور بسم اللہ پڑھتے رہے یہاں تک کہ سب دانے آپ کے دست مبارک میں آ گئے، پھر آپ نے ان کو جمع کر کے فرمایا: (ادْعُ فلَانا وَأَصْحَابه فَأَكَلُوا وشبعوا وَخَرجُوا ثمَّ قَالَ لادْعُ فلَانا وَأَصْحَابه فَأَكَلُوا وشبعو وَخَرجُوا ثمَّ قَالَ أدع فلَانا وَأَصْحَابه فَأَكَلُوا وشبعوا وَخَرجُوا ثمَّ قَالَ ادْعُ فلَانا وَأَصْحَابه فَأَكَلُوا وشبعوا وَخَرجُوا وَفضل تمر فَقَالَ لي اقعد فَقَعَدت فَأكل وأكلت وَفضل تمر فَأَخذه وَأدْخلهُ فِي المزود وَقَالَ لي إِذا رَأَيْت شَيْئا فَادْخُلْ يدك فَخذ وَلَا تكفأ فَمَا كنت أُرِيد تَمرا إِلَّا أدخلت يَدي فَأخذت مِنْهُ خمسين وسْقا فِي سَبِيل الله وَكَانَ مُعَلّقا خلف رحلي فَوَقع فِي

زمن عُثْمَان فَذهب)) ترجمہ: فلاں اور ان کے ساتھیوں کو بلاؤ، تو انہوں نے کھایا یہاں تک کہ وہ پیٹ بھر کر چلے گئے، پھر فرمایا فلاں اور ان کے ساتھیوں کو بلاؤ تو وہ لوگ بھی پیٹ بھر کھا کے چلے گئے، پھر فرمایا فلاں اور ان کے ساتھیوں کو بلاؤ تو وہ سب بھی شکم سیر ہو کر چلے گئے، اور کھجوریں بچ گئیں، پھر مجھے فرمایا بیٹھو میں بیٹھ گیا پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور میں نے کھائیں اور جو کھجوریں باقی رہیں ان کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تھیلے میں ڈال دیا اور مجھ سے فرمایا جب تم نکالنا چاہو تو اپنا ہاتھ ڈال کر کھجوریں نکالتے رہنا مگر اسے اوندھا نہ کرنا، میں ہاتھ ڈالتا جتنی کھجوریں چاہتا نکال لیتا اور میں نے اس میں سے پچاس وسق کھجوریں راہِ خدا میں دیں، وہ تھیلی میری سواری کے پیچھے لٹکی ہوئی تھی پھر حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں جاتی رہی (گم ہو گئی)۔

(الخصائص الکبریٰ، ذکر بقیة المعجزات الخ، ج 2، ص85، دارالکتب العلمیه، بیروت☆دلائل النبوة للبیهقی، باب ما جاء فی مزورابی ہریرہ رضی الله تعالیٰ عنه، ج6، ص110، دارالکتب العلمیه، بیروت)

(۷) امام بخاری حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا یارسول اللہ! ((إِنِّی أَسْمَعُ مِنْكَ حَدِیثًا كَثِیرًا أَنْسَاهُ؟ قَالَ: ابْسُطْ رِدَاءَكَ فَبَسَطْتُهُ، قَالَ: فَغَرَفَ بِیَدَیْهِ، ثُمَّ قَالَ: ضُمَّهُ فَضَمَمْتُهُ فَمَا نَسِیتُ شَیْئًا بَعْدَهُ)) ترجمہ: میں نے آپ سے بہت سی حدیثیں سنی لیکن وہ بھول گئیں، حضور نے فرمایا اپنی چادر پھیلاؤ میں نے پھیلا دی تو آپ نے لپ بھر کر اس میں ڈال دیا پھر فرمایا اسے سینے سے لگا لو میں نے لگا لی، پس میں اس کے بعد کسی چیز کو نہیں بھولا۔

(بخاری، باب حفظ العلم، ج1، ص35، دارطوق النجاة)

خلق کے حاکم ہو تم رزق کے قاسم ہو تم

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

تم سے ملا جو ملا تم پہ کروڑوں درود

لعابِ دہن کے معجزات

(۱) صحیح بخاری میں ہے،حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے،فرماتے ہیں((انَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ: لَأُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَى يَدَيْهِ، يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ، قَالَ:فَبَاتَ النَّاسُ يَدُوكُونَ لَيْلَتَهُمْ أَيُّهُمْ يُعْطَاهَا، فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كُلُّهُمْ يَرْجُو أَنْ يُعْطَاهَا، فَقَالَ:أَيْنَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ .فَقِيلَ:هُوَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ، قَالَ:فَأَرْسَلُوا إِلَيْهِ.فَأُتِيَ بِهِ فَبَصَقَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِي عَيْنَيْهِ وَدَعَا لَهُ، فَبَرَأَ حَتَّى كَأَنْ لَمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ، فَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ)) ترجمہ:رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ خیبر کے روز فرمایا:یہ جھنڈا کل میں ایسے شخص کو دوں گا کہ اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھوں فتح عطا فرمائے گا،جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں،راوی کہتے ہیں:لوگوں نے رات بے چینی سے گزاری کہ دیکھتے ہیں کل جھنڈا کسے ملتا ہے،جب صبح ہوئی تو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے،ہر ایک کی خواہش تھی کہ جھنڈا اسے دیا جائے۔رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:علی ابن ابی طالب کہاں ہیں؟عرض کی گئی:یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی آنکھیں دکھتی ہیں،فرمایا:انہوں بلاؤ،انہیں بلایا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آنکھوں میں لعاب دہن لگایا اور ان کے لیے دعا فرمائی،وہ ایسے شفایاب ہو گئے گویا انہیں تکلیف ہوئی ہی نہ ہو،پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جھنڈا عطا فرمادیا۔

(صحیح بخاری،باب غزوۃ خیبر،ج5،ص134،مطبوعہ دارطوق النجاۃ)

دوسری روایت میں ہے:((فأعطاه،ففتح عليه)) ترجمہ:حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں جھنڈا عطا فرمایا اور انہی کے ہاتھ پر فتح حاصل ہوئی۔

(صحیح بخاری،باب غزوۃ خیبر،ج5،ص134،مطبوعہ دارطوق النجاۃ)

شافی و نافی ہو تم ،کافی و وافی ہو تم
درد کو کر دو دوا تم پہ کروڑوں درود

(۲) حضرت حبیب بن یساف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے،فرماتے ہیں:((شهدت مَعَ النَّبِي صلی اللہ علیہ وسلم مشهدا فأصابتني ضَرْبَة على عَاتِقِي فتعلقت يَدِي فَأَتيت النَّبِي صلی اللہ علیہ وسلم فتفل فِيهَا وألزقها فالتأمت وبرأت وَقتلت الَّذِي ضَرَبَنِي)) ترجمہ:میں ایک جنگ میں سرورِعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھا کہ میرے کندھے پر ضرب لگی اور میرا ہاتھ لٹک گیا میں حضور کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ نے اپنا لعاب دہن مبارک لگایا اور اسے جوڑ دیا تو میرا ہاتھ تندرست ہو گیا اور جس نے مجھے ضرب لگائی تھی میں نے اسے قتل کیا۔

(دلائل النبوة للبيهقي،باب ماجاء في تفله،ج 6،ص178،دارالكتب العلميه،بيروت☆الخصائص الكبرى،ذكر معجزاته في ضروب الحيوانات،ج2،ص116،دار الكتب العلميه،بيروت)

(۳) امام بخاری علیہ الرحمہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پنڈلی پر غزوۂ خیبر کے دن ایسی مار لگی کہ لوگوں کو آپ کے شہید ہونے کا گمان ہو گیا،حضرت سلمہ فرماتے ہیں:((فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَنَفَثَ فِيهِ ثَلَاثَ نَفَثَاتٍ، فَمَا اشْتَكَيْتُهَا حَتَّى السَّاعَةِ)) ترجمہ:میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا،آپ نے تین بار اس پر اپنا لعابِ دہن لگایا پھر کبھی پنڈلی میں درد نہ ہوا۔ (صحیح بخاری،باب غزوۂ خیبر ج5،ص133،دارطوق النجاۃ)

(۴) حضرت حبیب بن یساف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے،فرماتے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ہیں:((شهدت مَعَ النَّبي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مشهدا فأصابتي ضَرْبَة على عَاتِقي فتعلقت يَدى فأتيت النَّبي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فتفل فِيهَا وألزقها فالتأمت وبرأت وَقتلت الَّذِي ضَرَبَنِي)) ترجمہ: میں ایک جنگ میں سرورعالم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے ساتھ شریک تھا کہ میرے کندھے پرضرب لگی اور میرا ہاتھ لٹک گیا میں حضور کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ نے اپنا لعاب دہن مبارک لگایا اور اسے جوڑ دیا تو میرا ہاتھ تندرست ہوگیا اور جس نے مجھے ضرب لگائی تھی میں نے اسے قتل کیا۔

(دلائل النبوة للبيهقي، باب ماجاء في تفله، ج 6، ص178، دارالكتب العلميه، بيروت☆الخصائص الكبرى، ذكر معجزاته في ضروب الحيوانات، ج2، ص116، دار الكتب العلميه، بيروت)

زبان مبارک کے معجزات

(۱) حضرت ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:((أُهْدِيَتْ لَهُ شَاةٌ فَجَعَلَهَا فِي الْقِدْرِ فَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا هَذَا يَا أَبَا رَافِعٍ فَقَالَ شَاةٌ أُهْدِيَتْ لَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَطَبَخْتُهَا فِي الْقِدْرِ قَالَ نَاوِلْنِي الذِّرَاعَ يَا أَبَا رَافِعٍ فَنَاوَلْتُهُ الذِّرَاعَ ثُمَّ قَالَ نَاوِلْنِي الذِّرَاعَ الْآخَرَ فَنَاوَلْتُهُ الذِّرَاعَ الْآخَرَ ثُمَّ قَالَ ناولني الذِّرَاع الآخر فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا لِلشَّاةِ ذِرَاعَانِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّكَ لَوْ سَكَتَّ لَنَاوَلْتَنِي ذِرَاعًا فَذِرَاعًا مَا سَكَتُّ)) ترجمہ: میرے پاس بکری ہدیۃً بھیجی گئی، اسے ہانڈی میں ڈال دیا پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے فرمایا: ابورافع یہ کیا ہے؟ عرض کیا یہ بکری ہے جو ہمیں ہدیۃً ملی پھر ہم نے اسے ہانڈی میں پکالیا حضور نے فرمایا: اے ابورافع ہم کو ایک دست دو میں نے دست پیش کردیا پھر فرمایا کہ دوسرا دست بھی دو میں نے دوسرا دست بھی پیش کردیا پھر فرمایا: اے ابورافع اور دست لاؤ، عرض کیا یارسول اللہ بکری کے دو ہی دست ہوتے

ہیں، تب ان سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم چپ رہتے تو ہم کو دست پر دست دیتے رہتے جب تک کہ چپ رہتے۔

(مشكوة ج1، ص106، المكتب الاسلامي، بيروت)☆(مسند احمد بن حنبل، ج 45، ص172، مؤسسة الرسالة، بيروت)

(۲) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ((إنَّ رَجُلًا كَانَ يَكْتُبُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْتَدَّ عَنِ الْإِسْلَامِ وَلَحِقَ بِالْمُشْرِكِينَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الْأَرْضَ لَا تَقْبَلُهُ. فَأَخْبَرَنِي أَبُو طَلْحَةَ أَنَّهُ أَتَى الْأَرْضَ الَّتِي مَاتَ فِيهَا فَوَجَدَهُ مَنْبُوذًا فَقَالَ: مَا شَأْنُ هَذَا؟ فَقَالُوا: دَفَنَّاهُ مِرَارًا فَلَمْ تَقْبَلْهُ الْأَرْضُ. مُتَّفق عَلَيْه)) ترجمہ: ایک شخص نبی پاک صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے لیے وحی لکھا کرتا تھا، پھر اسلام سے پھر گیا (مرتد ہوگیا) اور مشرکین کے ساتھ مل گیا، نبی پاک صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے اس کے لیے فرمایا: بے شک زمین اسے قبول نہیں کرے گی، حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں اطلاع دی کہ وہ اس زمین (ملک) میں گئے جہاں وہ مرتد مرا تھا، تو انہوں نے اسے بغیر دفن ہوئے زمین کے اوپر پڑا پایا، پوچھا: اس کا کیا معاملہ ہے، لوگوں نے بتایا کہ ہم نے اسے کئی مرتبہ دفنایا ہے مگر زمین نے اسے قبول نہیں کیا، اس حدیث پاک کو بخاری و مسلم دونوں نے روایت کیا ہے۔

(مشكاة المصابيح، باب في المعجزات، الفصل الاول، ج3، ص1655، المكتب الاسلامي، بيروت)

(۳) حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ((أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ له أَنَّهُ طَرَحَ بُنَيَّةً لَهُ فِي وَادِي كَذَا فَانْطَلَقَ مَعَهُ إِلَى الْوَادِي وَنَادَاهَا بِاسْمِهَا يَا فُلَانَةُ أَجِيبِي بِإِذْنِ اللَّهِ فَخَرَجَتْ وَهِيَ تَقُولُ: لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ. فَقَالَ لَهَا: إِنَّ أَبَوَيْكِ قَدْ أَسْلَمَا فَإِنْ أَحْبَبْتِ أَنْ أَرُدَّكِ عَلَيْهِمَا قَالَتْ: لَا حَاجَةَ لِي فِيهِمَا وَجَدْتُ اللَّهَ خَيْرًا لي منهما)) ترجمہ: ایک شخص نے نبی اکرم صَلَّى

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر ذکر کیا کہ اس نے اپنی چھوٹی بچی کو فلاں وادی میں پھینکا ہے ،رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے ساتھ اس وادی کی طرف تشریف لے گئے اور آپ نے اس بچی کا نام لے پکارا: اے فلانہ! اللہ کے اذن سے میرا جواب دے، وہ بچی لبیك وسعدیك کہتی ہوئی آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوگئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: تیرے والدین مسلمان ہو چکے ہیں اگر تو چاہے تو میں تجھے ان کے پاس لوٹا دوں، وہ بولی: مجھے ان میں کوئی حاجت نہیں میں نے اپنے رب کے ہاں ان سے زیادہ بھلائی پائی ہے۔

(الشفابتعریف حقوق المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم،ج1،ص614،دارالفیحاء،عمان)

(۴) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ((سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى نَزَلْنَا وَادِيًا أَفْيَحَ، فَذَهَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِي حَاجَتَهُ، فَاتَّبَعْتُهُ بِإِدَاوَةٍ مِنْ مَاءٍ، فَنَظَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا يَسْتَتِرُ بِهِ، فَإِذَا شَجَرَتَانِ بِشَاطِئِ الْوَادِي، فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى إِحْدَاهُمَا، فَأَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْ أَغْصَانِهَا ، فَقَالَ:انْقَادِي عَلَيَّ بِإِذْنِ اللهِ فَانْقَادَتْ مَعَهُ كَالْبَعِيرِ الْمَخْشُوشِ، الَّذِي يُصَانِعُ قَائِدَهُ حَتَّى أَتَى الشَّجَرَةَ الْأُخْرَى، فَأَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْ أَغْصَانِهَا، فَقَالَ :انْقَادِي عَلَيَّ بِإِذْنِ اللهِ فَانْقَادَتْ مَعَهُ كَذَلِكَ، حَتَّى إِذَا كَانَ بِالْمَنْصَفِ مِمَّا بَيْنَهُمَا، لَأَمَ بَيْنَهُمَا يَعْنِي جَمَعَهُمَا فَقَالَ :الْتَئِمَا عَلَيَّ بِإِذْنِ اللهِ فَالْتَأَمَتَا، قَالَ جَابِر: فَخَرَجْتُ أُحْضِرُ مَخَافَةَ أَنْ يُحِسَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُرْبِي فَيَبْتَعِدَ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ فَيَتَبَعَّدَ فَجَلَسْتُ أُحَدِّثُ نَفْسِي، فَحَانَتْ مِنِّي لَفْتَةٌ، فَإِذَا أَنَا بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقْبِلًا، وَإِذَا الشَّجَرَتَانِ قَدِ افْتَرَقَتَا، فَقَامَتْ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا عَلَى سَاقٍ)) ترجمہ: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوئے حتی کہ ہم ایک کشادہ وادی میں پہنچے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے، میں چمڑے کے ایک تھیلے میں پانی لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آڑ کے لئے کوئی چیز نظر نہ آئی، وادی کے کنارے دو درخت تھے ،رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان میں سے ایک درخت کے پاس گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی شاخوں میں سے ایک شاخ پکڑی اور فرمایا: اللہ کے حکم سے میری اطاعت کر، وہ درخت اس اونٹ کی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانبردار ہوگیا جس کی ناک میں نکیل ہوا اور وہ اپنے ہانکنے والے کے تابع ہوتا ہے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم دوسرے درخت کے پاس گئے اور اس کی شاخوں میں سے ایک شاخ پکڑ کر فرمایا: اللہ عزوجل کے اذن سے میری اطاعت کر، وہ اسی درخت کی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع ہوگیا، حتی کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں درختوں کے درمیان پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں درختوں کو ملا دیا اور فرمایا: اللہ عزوجل کے اذن سے تم دونوں جڑ جاؤ، پس وہ دونوں درخت جڑ گئے، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں اس خیال سے نکلا اور اس جگہ سے ہٹ گیا کہ کہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے قرب کو محسوس نہ فرمائیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھ سے اوجھل ہوگئے۔ میں بیٹھا ہوا اپنے آپ سے باتیں کر رہا تھا کہ میں نے اچانک دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لا رہے ہیں اور وہ دونوں درخت الگ الگ ہوگئے اور ان میں سے ہر ایک اپنے اپنے تنے پر کھڑا ہوگیا ہے۔

(صحیح مسلم،باب حدیث جابر الطویل الخ،ج4،ص2306،داراحیاء التراث العربی،بیروت)

(۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ((كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَأَقْبَلَ أَعْرَابِيٌّ فَلَمَّا دَنَا مِنْهُ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيْنَ تُرِيدُ؟ قَالَ:إِلَى أَهْلِي قَالَ :هَلْ لَكَ فِي خَيْرٍ؟

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

قَالَ:وَمَا هُوَ؟ قَالَ:تَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ فَقَالَ:وَمَنْ يَشْهَدُ عَلَى مَا تَقُولُ؟ قَالَ:هٰذِهِ السَّلَمَةُ فَدَعَاهَا رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَهِيَ بِشَاطِئِ الْوَادِي فَأَقْبَلَتْ تَخُدُّ الْأَرْضَ خَدًّا حَتّٰى قَامَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَاسْتَشْهَدَهَا ثَلَاثًا، فَشَهِدَتْ ثَلَاثًا أَنَّهُ كَمَا قَالَ، ثُمَّ رَجَعَتْ إِلَى مَنْبَتِهَا)) ترجمہ: ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ ایک اعرابی سامنے آیا جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہوا تو آپ نے فرمایا کہاں کا ارادہ ہے؟ وہ بولا اپنے اہل کی طرف جانے کا، آپ نے فرمایا: کیا تجھے بھلائی کی بات میں رغبت ہے؟ اس نے کہا: وہ کیا ہے، فرمایا: تُو گواہی دے کہ اللہ وحدہ لاشریک کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں، اس نے کہا: جو آپ نے فرمایا اس پر کون گواہ ہے؟ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ درخت گواہ ہے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس درخت کو بلایا اور وہ میدان کے کنارے پر تھا، پس وہ درخت زمین چیرتا ہوا آیا یہاں تک کہ آپ کے سامنے آ کھڑا ہوا، حضور نے تین بار اس سے گواہی طلب کی، تو اس نے تین بار گواہی دی جس طرح آپ نے فرمایا تھا، پھر وہ درخت اپنی جگہ لوٹ گیا۔

(سنن دارمی، باب مااکرم اللہ تعالیٰ بہ نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم، ج1، ص166، دارالمغنی للنشر والتوزیع، عرب ☆ مشکوۃ المصابیح، باب فی المعجزات، الفصل الثانی، ج3، ص1666، المکتب الاسلامی، بیروت)

(۶) ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ((جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم، فَقَالَ بِمَ أَعْرِفُ أَنَّكَ نَبِيٌّ؟ قَالَ:إِنْ دَعَوْتُ هٰذَا الْعِذْقَ مِنْ هٰذِهِ النَّخْلَةِ تَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ؟ فَدَعَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم، فَجَعَلَ يَنْزِلُ مِنَ النَّخْلَةِ حَتّٰى سَقَطَ إِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم، ثُمَّ قَالَ:ارْجِعْ

فَعَادَ، فَأَسْلَمَ الْأَعْرَابِيُّ. هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ)) ترجمہ: ایک اعرابی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ میں کیسے جان لوں کہ آپ نبی ہیں؟ فرمایا: اگر میں کھجور کے اس درخت کے خوشے کو بلاؤں تو کیا تو اس بات کی شہادت دے گا کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بلایا تو وہ درخت سے اتر کر آپ کے پاس آ کر گر گیا، پھر آپ نے اسے کہا کہ اپنی جگہ پر واپس چلا جا، تو وہ واپس چلا گیا، (یہ دیکھ کر) اعرابی ایمان لے آیا۔ یہ حدیث پاک حسن غریب صحیح ہے۔

(جامع ترمذی، ج5، ص594، مصطفی البابی، مصر)

(۷) حضرت سَلَمَہ بن اَکْوَع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ((انَّ رَجُلًا أَكَلَ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِشِمَالِهِ، فَقَالَ:كُلْ بِيَمِينِكَ، قَالَ:لَا أَسْتَطِيعُ، قَالَ:لَا اسْتَطَعْتَ، مَا مَنَعَهُ إِلَّا الْكِبْرُ، قَالَ: فَمَا رَفَعَهَا إِلَى فِيهِ)) ترجمہ: ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بائیں ہاتھ سے کھانا کھا رہا تھا، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: دائیں ہاتھ سے کھانا کھاؤ، اس نے (براہ تکبر) کہا کہ میں اس کی استطاعت (طاقت) نہیں رکھتا، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: تجھے اس کی استطاعت ہی نہ ہو، اسے تکبر ہی نے روکا تھا، راوی کہتے ہیں کہ پھر اس کا (دایاں) ہاتھ اس کے منہ کی طرف نہ اٹھ سکا۔

(صحیح مسلم، باب آداب الطعام، ج3، ص1599، داراحیاء التراث العربی، بیروت ☆ مسند احمد بن حنبل، حدیث سلمہ بن اکوع، ج27، ص25، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت ☆ مشکوۃ المصابیح، ج3، ص1657، المکتب الاسلامی، بیروت)

وہ زباں جس کو سب کُن کی کنجی کہیں
اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

(۸) حضرت عبد الرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے،

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

فرماتے ہیں:((كَانَ الحكم بن أبى الْعَاص يجلس إِلَى النَّبِى صلی اللہ علیہ وسلم فَإِذا تكلم النَّبِى صلی اللہ علیہ وسلم اختلج بِوَجْهِهِ فَقَالَ لَهُ النَّبِى صلی اللہ علیہ وسلم كن كَذَلِك فَلم يزل يختلج حَتَّى مَات)) ترجمہ: حکیم بن ابی العاص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں بیٹھا کرتا تھا، جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کلام فرماتے تو وہ اپنا منہ ٹیڑھا کرتا تھا، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: ایسے ہی ہو جا، تو اس کا منہ ہمیشہ ٹیڑھا ہی رہا یہاں تک کہ مرگیا۔

(المستدرك على الصحيحين للحاكم،من كتاب آيات رسول الله صلى الله عليه وسلم، ج 2، ص678،دار كتب العلميه،بيروت☆دلائل النبوة للبيهقى،باب ماجاء فى دعاء ه صلى الله عليه وسلم،ج6،ص239،دارالكتب العلميه،بيروت☆الخصائص الكبرى،ذكر معجزاته صلى الله عليه وسلم،ج2،ص132،دارالكتب العلميه،بيروت)

امام حاکم اس حدیث پاک کے بارے میں فرماتے ہیں: ''هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ'' ترجمہ: یہ حدیث پاک صحیح الاسناد ہے، اور بخاری ومسلم نے اسے تخریج نہیں کیا۔

(المستدرك على الصحيحين للحاكم،من كتاب آيات رسول الله صلى الله عليه وسلم، ج 2، ص678،دار كتب العلميه،بيروت)

قدم مبارک

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں ((صَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُحُدًا وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، فَرَجَفَ، وَقَالَ: اسْكُنْ أُحُدُ أَظُنُّهُ ضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ، فَلَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ، وَصِدِّيقٌ، وَشَهِيدَانِ)) ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین احد پہاڑ پر چڑھے، پہاڑ حرکت کرنے لگا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پہاڑ پر پاؤں مبارک مار کر فرمایا: اے احد! ٹھہر جا، کہ تیرے اوپر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید موجود ہیں۔

(صحيح بخارى،باب مناقب عثمان رضى الله تعالىٰ عنه،ج 5،ص15،دارطوق النجاة)☆(صحيح بخارى، كتاب المناقب،ج1،ص519،قديمى كتب خان، كراچى)

ایک ٹھوکر میں احد کا زلزلہ جاتا رہا
رکھتی ہیں کتنا وقار اللہ اکبر ایڑیاں

طاقت رسول اللہ کی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

(۱) حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں:((قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ عَلِمْتَ أَنَّكَ نَبِيٌّ حَتَّى اسْتَيْقَنْتَ؟فَقَالَ: يَا أَبَا ذَرٍّ أَتَانِي مَلَكَانِ وَأَنَا بِبَعْضِ بَطْحَاءِ مَكَّةَ فَوَقَعَ أَحَدُهُمَا عَلَى الْأَرْضِ، وَكَانَ الْآخَرُ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: أَهُوَ هُوَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ زِنْهُ بِرَجُلٍ، فَوُزِنْتُ بِهِ فَوَزَنْتُهُ، ثُمَّ قَالَ: فَزِنْهُ بِعَشَرَةٍ فَوُزِنْتُ بِهِمْ فَرَجَحْتُهُمْ، ثُمَّ قَالَ: زِنْهُ بِمِائَةٍ، فَوُزِنْتُ بِهِمْ فَرَجَحْتُهُمْ ثُمَّ قَالَ: زِنْهُ بِأَلْفٍ، فَوُزِنْتُ بِهِمْ فَرَجَحْتُهُمْ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَنْتَثِرُونَ عَلَيَّ مِنْ خِفَّةِ الْمِيزَانِ، قَالَ: فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: لَوْ وَزَنْتَهُ بِأُمَّتِهِ لَرَجَحَهَا)) ترجمہ: میں نے رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کو کیسے یقینی طور پر معلوم ہوا کہ آپ اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں؟ ارشاد فرمایا: اے ابوذر! میں مکۃ المکرّمہ کی وادی میں تھا کہ میرے پاس دو فرشتے آئے، ان میں سے ایک زمین پر اتر آیا، اور دوسرا زمین وآسمان کے درمیان رہا، ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: کیا یہی وہ (ہمارے آقا) ہیں؟ دوسرے نے جواب دیا: جی ہاں!، ایک (اوپر والا) بولا: ان کا ایک شخص کے ساتھ وزن کرو، جب دوسرے (زمین والے) نے میرا ایک شخص کے ساتھ وزن کیا تو میں وزنی نکلا۔ پھر کہا: دس کے ساتھ وزن کرو، میرا دس کے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ساتھ وزن کیا گیا تو میں وزنی رہا، پھر کہا: سو کے ساتھ ان کا وزن کرو، میرا سو کے ساتھ وزن کیا گیا تو میں وزنی رہا، پھر فرشتے نے کہا کہ ہزار کے ساتھ ان کا وزن کرو، میرا ہزار کے ساتھ وزن کیا گیا تو میں وزنی رہا (بلکہ) گویا کہ میں ان ہزار کی طرف دیکھ رہا تھا کہ وہ اپنے پلڑے کے ہلکے پن کی وجہ سے میرے اوپر اچھل کر گر پڑیں گے، فرشتے نے دوسرے سے کہا: اگر ان کا وزن ان کی پوری امت کے ساتھ بھی کرو گے تو یہ ان پر بھاری رہیں گے۔

(سنن دارمی، باب کیف کان اول شان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، ج 1، ص164، دارالمغنی للنشر ولتوزیع، عرب☆مشکوۃ المصابیح، ج3، ص1608، المکتب الاسلامی، بیروت)

ٹوٹ جائیں گے گنہ گاروں کے فوراً قید وبند
حشر میں کھل جائے گی طاقت رسول اللہ کی ﷺ

رکانہ پہلوان

(۲) دلائل النبوۃ لابی نعیم، دلائل النبوۃ للبیہقی، خصائص کبری اور مواہب اللدنیہ وغیرہ کتب میں ہے، واللفظ للآخر: ((انه كان بمكة رجل شديد القوة يحسن الصراع وكان الناس يأتونه من البلاد للمصارعة فيصرعهم .فبينا هو ذات يوم في شعب من شعاب مكة إذ لقيه رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم فقال له:يا ركانة ألا تتقي الله وتقبل ما أدعوك إليه أو كما قال له رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال له ركانة:يا محمد!هل من شاهد يدل على صدقك؟ قال: أرأيت إن صرعتك أتؤمن بالله ورسوله؟ قال:نعم يا محمد، فقال له:تهيأ للمصارعة قال :تهيأت، فدنا منه رسول الله صلى الله عليه وسلم فأخذه ثم صرعه، قال فتعجب ركانة من ذلك، ثم سأله الإقالة

والعودة، ففعل به ذلك ثانيا وثالثا .فوقف ركانة متعجبا وقال:إن شأنك لعجيب)) ترجمہ: مکہ مکرمہ میں ایک بہت طاقت ور شخص (رکانہ نامی) رہتا تھا، جو کہ بہت ماہر پہلوان تھا، لوگ دوسرے شہروں سے اس کے پاس کشتی لڑنے کے لیے آتے، وہ ان پر غالب رہتا، ایک دن مکہ کی کسی وادی میں اس کی ملاقات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہوگئی، رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے ارشاد فرمایا: اے رکانہ! کیا تو اللہ سے نہیں ڈرتا اور میری دعوتِ اسلام کو قبول نہیں کرتا؟، رکانہ آپ سے کہنے لگا: اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا آپ کی سچائی پر کوئی دلیل ہے؟، آپ نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر میں تمہیں پچھاڑ دوں تو کیا تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لے آؤ گے؟ اس نے کہا: ہاں اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! تو آپ نے اس سے فرمایا: کشتی کے لیے تیار ہو جاؤ، اس نے کہا: میں تیار ہوں، رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے قریب ہوئے اور اس کو پکڑ کر پچھاڑ دیا، رکانہ اس سے حیران رہ گیا، اس نے پھر کشتی کرنے کے لیے کہا: نبی مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دوبارہ اس کو پچھاڑ دیا، اسی طرح تیسری مرتبہ اسے پچھاڑ دیا، رکانہ حیران ومتعجب رہ گیا اور کہنے لگا: آپ کی شان بڑی عظیم ہے۔

(دلائل النبوۃ لابی نعیم، ذکر خبر رکانہ، ج1، ص394، دارالنفائس، بیروت☆دلائل النبوۃ للبیہقی، باب ماجاء فی استنصاررسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، ج 6، ص250، دارالکتب العلمیہ، بیروت☆خصائص کبری، ج1، ص215، دارالکتب العلمیہ، بیروت☆ المواہب اللدنیہ، الفصل الثانی فیمااکرم اللہ تعالیٰ بہ، ج2، ص133,134، المکتبۃ التوفیقیہ، مصر)

صدرالشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے رکانہ سے کشتی لڑی اور تین مرتبہ پچھاڑا، کیونکہ رکانہ نے یہ کہا تھا کہ اگر آپ مجھے پچھاڑ دیں تو ایمان لاؤں گا پھر یہ مسلمان ہوگئے۔''

(بہار شریعت، حصہ16، ص512، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ابوالاسود جمحی پہلوان

(۳) امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ اور ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں واللفظ للقسطلانی: ((وقد صارع صلی اللہ علیہ وسلم جماعۃ غیر رکانۃ، منھم أبوالأسود الجمحی، کما قالہ السھیلی. ورواہ البیھقی، وکان شدیدا بلغ من شدتہ وأنہ كَانَ يَقِفُ عَلَى جِلْدِ الْبَقَرِ وَيُجَاذِبُ أَطْرَافَهُ عَشَرَةٌ لِيَنْزِعُوهُ مِنْ تَحْتِ قَدَمَيْهِ فَيَتَفَرَّى الْجِلْدُ وَلَمْ يَتَزَحْزَحْ عَنْهُ، فدعا رسولَ الله صلی اللہ علیہ وسلم إلى المُصَارعةِ وقال: إن صرعتني آمنتُ بك، فصرعَه رسولُ الله صلی اللہ علیہ وسلم فلم یؤمن)) ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رکانہ کے علاوہ پہلوانوں کی ایک جماعت سے بھی کشتی کی ہے، ان میں سے ابوالاسود جمحی پہلوان بھی ہے جیسا کہ سہیلی نے اسے ذکر کیا ہے اور امام بیہقی نے (بھی) اسے روایت کیا ہے، یہ شخص بہت طاقتور تھا، اس میں اتنی طاقت تھی کہ یہ گائے کی کھال پر کھڑا ہوتا اور دس آدمی کھال کو کھینچتے تا کہ اس کے قدموں کے نیچے سے کھال کو نکال لیں، کھال ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتی مگر ابو الاسود ذرا برابر بھی اپنی جگہ سے نہ ہٹتا، اس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کشتی کی دعوت دی اور کہا کہ اگر آپ نے مجھے ہرا دیا تو میں آپ پر ایمان لے آؤں گا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے پچھاڑ دیا مگر وہ ایمان نہ لایا۔

(المواھب اللدنیہ، الفصل الثانی فیما اکرم اللہ تعالیٰ بہ، ج 2، ص 134، المکتبۃ التوفیقیہ، مصر ☆ جمع الوسائل فی شرح الشمائل للقاری، باب ماجاء فی خلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، ج 2، ص 170، المطبعۃ الشرفیہ، مصر)

(۴) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں ((إِنَّا يَوْمَ الْخَنْدَقِ نَحْفِرُ، فَعَرَضَتْ كُدْيَةٌ شَدِيدَةٌ، فَجَاءُوا النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالُوا: هَذِهِ كُدْيَةٌ عَرَضَتْ فِي الْخَنْدَقِ، فَقَالَ: أَنَا نَازِلٌ. ثُمَّ قَامَ وَبَطْنُهُ مَعْصُوبٌ بِحَجَرٍ،

وَلَبِثْنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ لَا نَذُوقُ ذَوَاقًا، فَأَخَذَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم الْمِعْوَلَ فَضَرَبَ، فَعَادَ كَثِيبًا أَهْيَلَ، أَوْ أَهْيَمَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، ائْذَنْ لِي إِلَى الْبَيْتِ، فَقُلْتُ لِامْرَأَتِي: رَأَيْتُ بِالنَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم شَيْئًا مَا كَانَ فِي ذَلِكَ صَبْرٌ، فَعِنْدَكِ شَيْءٌ؟ قَالَتْ: عِنْدِي شَعِيرٌ وَعَنَاقٌ، فَذَبَحَتْ الْعَنَاقَ، وَطَحَنَتِ الشَّعِيرَ حَتَّى جَعَلْنَا اللَّحْمَ فِي الْبُرْمَةِ، ثُمَّ جِئْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم وَالْعَجِينُ قَدْ انْكَسَرَ، وَالْبُرْمَةُ بَيْنَ الْأَثَافِيِّ قَدْ كَادَتْ أَنْ تَنْضَجَ، فَقُلْتُ: طُعَيِّمٌ لِي، فَقُمْ أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَرَجُلٌ أَوْ رَجُلَانِ، قَالَ: كَمْ هُوَ فَذَكَرْتُ لَهُ، قَالَ: كَثِيرٌ طَيِّبٌ، قَالَ: قُلْ لَهَا: لَا تَنْزِعِ الْبُرْمَةَ، وَلَا الْخُبْزَ مِنَ التَّنُّورِ حَتَّى آتِيَ، فَقَالَ: قُومُوا، فَقَامَ الْمُهَاجِرُونَ، وَالْأَنْصَارُ، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَى امْرَأَتِهِ قَالَ: وَيْحَكِ جَاءَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم بِالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَمَنْ مَعَهُمْ، قَالَتْ: هَلْ سَأَلَكَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ: ادْخُلُوا وَلَا تَضَاغَطُوا فَجَعَلَ يَكْسِرُ الْخُبْزَ، وَيَجْعَلُ عَلَيْهِ اللَّحْمَ، وَيُخَمِّرُ الْبُرْمَةَ وَالتَّنُّورَ إِذَا أَخَذَ مِنْهُ، وَيُقَرِّبُ إِلَى أَصْحَابِهِ ثُمَّ يَنْزِعُ، فَلَمْ يَزَلْ يَكْسِرُ الْخُبْزَ، وَيَغْرِفُ حَتَّى شَبِعُوا وَبَقِيَ بَقِيَّةٌ، قَالَ: كُلِي هَذَا وَأَهْدِي، فَإِنَّ النَّاسَ أَصَابَتْهُمْ مَجَاعَةٌ)) ترجمہ: ہم غزوۂ خندق کے موقع پر خندق کھود رہے تھے کہ ایک سخت چٹان سامنے آ گئی، لوگ نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: خندق کھودنے کے دوران ایک سخت چٹان آ گئی ہے، فرمایا: میں اترتا ہوں، پھر کھڑے ہوئے اس حال میں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیٹ مبارک پر پتھر بندھا ہوا تھا اور ہم نے تین دن سے کچھ نہیں چکھا تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھاوڑا لے کر مارا تو چٹان ریت کی طرح بکھر گئی، پھر میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے گھر جانے کی اجازت مرحمت فرمائیے، میں نے گھر آ کر اپنی بیوی سے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کہا: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال میں دیکھا ہے کہ جسے برداشت کرنے کی طاقت نہیں ہے، کیا تیرے پاس کچھ ہے؟ اس نے کہا: میرے پاس جَو اور ایک سال سے کم عمر بکری کا بچہ ہے، میں نے بکری کے بچے کو ذبح کیا اور اس نے جو کو پیسا، ہم نے گوشت کو ہانڈی میں ڈال دیا، پھر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اس حال میں حاضر ہوا کہ آٹا گوندھا جا چکا تھا اور ہانڈی چولہے پر تھی جو کہ پکنے کے قریب تھی، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ میرے پاس تھوڑا سا کھانا ہے آپ اور ایک دو اور آدمی چلیں، دریافت فرمایا کتنا ہے؟ تو میں نے (جتنا تھا اتنا) بتادیا، فرمایا: بہت ہے اور اچھا ہے، پھر فرمایا اپنی بیوی سے کہو کہ ہانڈی چولہے سے نہ اتارے اور روٹی تنور سے نہ نکالے یہاں تک کہ میں آجاؤں، اس کے بعد صحابہ کرام علیہم الرضوان سے فرمایا کہ چلو، تو مہاجرین اور انصار ساتھ آگئے، حضرت جابر جب اپنی بیوی کے پاس آئے تو کہا کہ تیرے لئے خرابی ہو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مہاجرین، انصار اور کئی صحابہ کے ساتھ آرہے ہیں، بیوی نے پوچھا: کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سے پوچھا تھا (کہ کھانا کتنا ہے؟) میں نے کہا کہ ہاں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اندر چلو اور بھیڑ مت کرنا، پھر روٹی توڑی جاتی اور اس پر گوشت ڈالا جاتا، جب ہانڈی اور تنور میں سے لے لیا جاتا تو ان کو ڈھک دیا جاتا، اور پھر اصحاب کے قریب کیا جاتا اور دوبارہ نکالا جاتا، اسی طرح روٹی توڑتے رہے اور سالن نکالتے رہے یہاں تک کہ تمام سیراب ہوگئے اور اس میں سے باقی بھی بچ گیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی سے کہا کہ اسے خود بھی کھاؤ اور لوگوں کو ہدیہ بھی کرو کہ لوگوں کو بھوک پہنچی ہے۔

(صحیح بخاری، باب غزوۃ الخندق وھی الاحزاب ج5، ص108، دارطوق النجاۃ)

(16) وجوهاتِ محبت

شریعت مطہرہ نے ہر مسلمان پر محبوبِ خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم کی محبت اس کے تمام اعزّہ واقارب سے بڑھ کر لازم کی ہے، بلکہ ہر چیز حتی کہ اپنی جان سے بھی بڑھ کر لازم کی ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے﴿قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَ اِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَ اَمْوَالُ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَاۤ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: تم فرماؤ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری عورتیں اور تمہارا کنبہ اور تمہاری کمائی کے مال اور وہ سودا جس کے نقصان کا تمہیں ڈر ہے اور تمہارے پسند کے مکان یہ چیزیں اللہ اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں لڑنے سے زیادہ پیاری ہوں تو راستہ دیکھو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے اور اللہ فاسقوں کو راہ نہیں دیتا۔ (پ10، سورۃ التوبہ، آیت24)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ((لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ، حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ)) ترجمہ: تم میں سے اس وقت تک کوئی ایمان والا نہیں ہوسکتا، جب تک میں اس کے والدین، اس کی اولاد اور تمام لوگوں سے بڑھ کر اس کے نزدیک محبوب نہ ہوجاؤں۔

(صحیح بخاری، باب حب الرسول من الایمان، ج1، ص12، دارطوق النجاۃ☆صحیح مسلم، باب وجوب محبۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، ج1، ص67، داراحیاء التراث العربی، بیروت)

حضرت عبداللہ بن ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ((كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صلّی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: يَارَسُولَ اللَّهِ، لَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا مِنْ نَفْسِي، فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: لَا، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْكَ مِنْ نَفْسِكَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: فَإِنَّهُ الآنَ، وَاللَّهِ، لَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي، فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: الآنَ يَا عُمَرُ)) ترجمہ: ہم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ مجھے اپنی جان کے علاوہ ہر چیز سے بڑھ کر محبوب ہیں، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں، (اس سے کام نہیں چلے گا) اس کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، جب تک میں تمہاری جان سے بڑھ کر تمہارے نزدیک محبوب نہیں ہوجاتا (اس وقت تک ایمان مکمل نہیں ہوگا)، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: اب اللہ کی قسم آپ مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ محبوب ہیں، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عمر! اب (تمہارا ایمان مکمل ہوا)۔

(صحیح بخاری، باب کیف کانت یمین النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، ج 8، ص129، مطبوعہ دارطوق النجاۃ)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا((أَدِّبُوا أَوْلَادَكُمْ عَلَى ثَلَاثِ خِصَالٍ: حُبِّ نَبِيِّكُمْ وَحُبِّ أَهْلِ بَيْتِهِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ)) ترجمہ: اپنی اولاد کو تین خصلتیں سکھاؤ: (1) اپنے نبی کی محبت (2) نبی پاک کے اہل بیت کی محبت (3) اور قرآن کی قراءت۔

(الجامع الصغیر مع التیسیر، حرف الھمزۃ، ج1، ص53، مکتبۃ الامام الشافعی، الریاض)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، سرورکائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ((ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ: أَنْ يَكُونَ

اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا، وَأَنْ يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلَّهِ، وَأَنْ يَكْرَهَ أَنْ يَعُودَ فِي الْكُفْرِ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُقْذَفَ فِي النَّارِ)) ترجمہ: جس میں تین خصلتیں ہوں وہ ایمان کی لذت وحلاوت پائے گا: (1) اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کو ماسوا سے زیادہ محبوب ہوں (2) وہ کسی آدمی سے محبت نہ کرے مگر اللہ تعالیٰ کے لیے (3) وہ کفر میں لوٹ جانا ایسا برا سمجھے جیسا کہ آگ میں پھینکے جانے کو برا سمجھتا ہے۔

(صحیح بخاری، باب حلاوۃ الایمان، ج1، ص12، دارطوق النجاۃ☆صحیح مسلم، باب بیان خصال من اتصف بھن وجد حلاوۃ الایمان، ج1، ص66، داراحیاء التراث العربی، بیروت)

ہم اس بات کے مکلّف ہیں کہ ہم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کریں اور ہر چیز سے بڑھ کر حضور سے محبت کریں، یہ بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کا بے پناہ کرم ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں تمام اسبابِ محبت کو مجتمع فرمادیا۔

اسبابِ محبت

عمومی طور پر محبت کے اسباب اور اس کی وجوہات درج ذیل ہوتی ہیں:

حسن وجمال، علم وحکمت، سخاوت، نرمی وشفقت، زہد وتقوی، مال ودولت، اچھے اخلاق، استادومرشد ہونا، مصیبت سے نجات دلانا، احسانات ہونا۔

(1) حسن وجمال

انسان حسن وجمال سے محبت کرتا ہے اور خالق کائنات نے اپنے محبوب کو کائنات میں سب سے بڑھ کر حسن وجمال عطا فرمایا ہے، حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت، فرماتے ہیں: ((كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: أَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا)) ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک تمام لوگوں سے زیادہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

حسین تھا۔

(صحیح بخاری،باب صفۃ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم،ج4،ص188،دارطوق النجاۃ)

حضرت جابر بن سمُرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے،فرماتے ہیں:

((رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فِی لَیْلَۃٍ إِضْحِیَانٍ، فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم وَإِلَی الْقَمَرِ وَعَلَیْہِ حُلَّۃٌ حَمْرَاءُ، فَإِذَا ھُوَ عِنْدِی أَحْسَنُ مِنَ الْقَمَرِ)) ترجمہ: میں نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو چاندنی رات میں دیکھا،آپ نے سرخ حلہ زیب تن کیا ہوا تھا، میں آپ کی طرف اور چاند کی طرف دیکھنے لگا (کبھی آپ کو دیکھتا کبھی چاند کو) پس آپ میرے نزدیک چاند سے زیادہ حسین تھے۔

(جامع الترمذی،باب ماجاء فی الرخصۃ فی لبس الحمرۃ للرجال،ج4،ص415،دارالغرب الاسلامی،بیروت)

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے،فرماتے ہیں:

((کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم إِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْھُہُ، حَتَّی کَأَنَّہُ قِطْعَۃُ قَمَرٍ)) ترجمہ: جب رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم خوش ہوتے تھے تو آپ کا چہرہ اس طرح روشن ہوجاتا گویا کہ وہ چاند کا ٹکڑا ہے۔

(صحیح بخاری،باب صفۃ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم،ج4،ص189،دارطوق النجاۃ)

(2)اختیارات

انسان اس سے محبت کرتا ہے جس کے پاس اختیارات ہوتے ہیں،اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو تشریعی اختیارات بھی عطا فرمائے یعنی جس پر جو چیز چاہیں فرض فرمادیں اور جس کو چاہیں اس کا عام حکم سے اِستثنیٰ فرمادیں،اور تکوینی اختیارات بھی عطا فرمائے یعنی کائنات میں تصرف کرنے کے اختیارات بھی عطا فرمائے ہیں۔

صدرالشریعہ بدرالطریقہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:" حضور

اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اللہ عزوجل کے نائبِ مطلق ہیں،تمام جہان حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے تحتِ تصرّف کردیا گیا، جو چاہیں کریں، جسے جو چاہیں دیں، جس سے جو چاہیں واپس لیں،تمام جہان میں اُن کے حکم کا پھیرنے والا کوئی نہیں،تمام جہان اُن کا محکوم ہے اور وہ اپنے رب کے سوا کسی کے محکوم نہیں،تمام آدمیوں کے مالک ہیں جو اُنھیں اپنا مالک نہ جانے حلاوتِ سنّت سے محروم رہے،تمام زمین اُن کی مِلک ہے،تمام جنت اُن کی جاگیر ہے،ملکوت السمٰوات والارض حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے زیرِ فرمان ہیں،جنت و نار کی کنجیاں دستِ اقدس میں دیدی گئیں،رزق وخیر اور ہر قسم کی عطائیں حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہی کے دربار سے تقسیم ہوتی ہیں،دنیا وآخرت حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی عطا کا ایک حصہ ہے۔

احکامِ تشریعیہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے قبضہ میں کردیے گئے،کہ جس پر جو چاہیں حرام فرمادیں اور جس کے لیے جو چاہیں حلال کردیں اور جو فرض چاہیں معاف فرمادیں۔

(بہار شریعت،حصہ1،ص80تا85،مکتبۃ المدینہ،کراچی)

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب
یعنی محبوب و محبّ میں نہیں میرا تیرا

صحاح ستہ اور اس کے علاوہ بہت سی کتب احادیث میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے بارگاہ اقدس میں حاضر ہوکر عرض کی:

((ھَلَکْتُ)) ترجمہ: یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! میں ہلاک ہوگیا۔فرمایا:((وَمَا شَأْنُکَ؟)) ترجمہ:تمہارا کیا معاملہ ہے؟عرض کی:((وَقَعْتُ عَلَی امْرَأَتِی فِی رَمَضَانَ)) ترجمہ: میں نے رمضان میں اپنی عورت سے صحبت کرلی۔فرمایا:((ھَلْ تَجِدُ مَا تُعْتِقُ رَقَبَۃً)) ترجمہ: غلام آزاد کرسکتا ہے؟عرض کی:((لَا)) ترجمہ: نہیں، فرمایا:((فَھَلْ تَسْتَطِیعُ أَنْ تَصُومَ شَھْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ)) ترجمہ: لگاتار دو مہینے کے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

روزے رکھ سکتا ہے؟ عرض کی: ((لَا)) ترجمہ: نہیں، فرمایا: ((فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُطْعِمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا)) ترجمہ: ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے؟ عرض کی: ((لَا أَجِدُ)) ترجمہ: میں نہیں پاتا، ((فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ)) اتنے میں کھجوروں کا ٹوکرہ خدمت اقدس میں لایا گیا، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ((خُذْ هَذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ)) ترجمہ: انہیں لو اور خیرات کردو، عرض کی: ((أَعَلَى أَفْقَرَ مِنَّا؟ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَفْقَرُ مِنَّا)) ترجمہ: اپنے سے زیادہ کسی محتاج پر؟ مدینے بھر میں کوئی گھر ہمارے برابر محتاج نہیں۔

((فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ وَقَالَ: اذْهَبْ فَأَطْعِمْهُ أَهْلَكَ)) ترجمہ: رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ سن کر ہنسے یہاں تک کہ دندان مبارک ظاہر ہوئے، اور فرمایا: جا اپنے گھر والوں کو کھلا دے۔

(صحیح البخاری، کتاب الصوم، باب اذا جامع فی رمضان الخ، ج 1، ص 259، قدیمی کتب خانہ، کراچی صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب تغلیظ تحریم الجماع فی نہار الخ، ج 1، ص 314، قدیمی کتب خانہ، کراچی)

سنن ابی داود میں امام شہاب زہری تابعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ ''وَإِنَّمَا كَانَ هَذَا رُخْصَةً لَهُ خَاصَّةً، فَلَوْ أَنَّ رَجُلًا فَعَلَ ذَلِكَ الْيَوْمَ لَمْ يَكُنْ لَهُ بُدٌّ مِنَ التَّكْفِيرِ'' ترجمہ: یہ خاص اسی شخص کیلئے رحمت تھی آج کوئی ایسا کرے تو کفارہ دیے بغیر چارہ نہیں۔ (سنن ابی داود، کتاب الصیام، ج 1، ص 325، آفتاب عالم پریس، لاہور)

مسند امام احمد میں بسند ثقات رجال صحیح مسلم ہے ((ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْهُمْ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمَ عَلَى أَنَّهُ لَا يُصَلِّي إِلَّا صَلَاتَيْنِ فَقَبِلَ ذَلِكَ مِنْهُ)) ترجمہ: ایک صاحب خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر

اس شرط پر اسلام لائے کہ صرف دو ہی نمازیں پڑھا کروں گا، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبول فرمالیا۔

(مسند احمد بن حنبل، حدیث رجال من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ج 5، ص 25، المکتب الاسلامی، بیروت)

(3) علم و حکمت

انسان علم سے محبت کرتا ہے، اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو تمام مخلوقات سے بڑھ کر علم عطا فرمایا ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق کو جو علم دیا اس کے بارے میں فرمایا: ﴿وَمَآ أُوتِيتُم مِّنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا﴾ ترجمۂ کنز الایمان: اور تمہیں جو علم دیا گیا وہ تھوڑا ہے۔ (پ 15، سورۃ الاسراء، آیت 85)

اور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو جو علم عطا فرمایا اس کے بارے میں ارشاد فرمایا: ﴿وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا﴾ ترجمہ: اور اے محبوب! اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان تمام چیزوں کا علم دے دیا جو آپ نہیں جانتے تھے اور اللہ کا آپ پر فضل عظیم ہے۔ (سورۃ النساء، آیت 113)

اس آیت کے تحت تفسیر حسینی میں ہے ''آں علم ما کان وما یکون ہست کہ حق سبحانہ درشب اسرا بداں حضرت عطا فرمود، چنانچہ درحدیث معراج ہست کہ من درزیر عرش بودم قطرہ درحلق من ریختند فعلمت ما کان وما یکون'' ترجمہ: یہ ما کان وما یکون کا علم ہے کہ حق تعالیٰ نے شب معراج میں حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو عطا فرمایا، چنانچہ حدیث معراج میں ہے کہ ہم عرش کے نیچے تھے، ایک قطرہ ہمارے حلق میں ڈالا گیا، پس ہمیں علم ما کان (جو ہو چکا) اور علمِ ما

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

یکون (جو ہوگا) حاصل ہوگیا۔

(تفسیر قادری اردوترجمه تفسیر حسینی،سورة النساء ،آیت113،ج1،ص192)

(4) جودوسخا

انسان سخاوت سے محبت کرتا ہے،حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تمام کائنات میں سب سے زیادہ سخی ہیں،حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے،فرماتے ہیں:((کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ، وَأَجْوَدَ النَّاسِ)) ترجمہ:حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لوگوں میں سب سے زیادہ حسین اورسب سے بڑھ کرسخی تھے۔

(صحیح بخاری،باب حسن الخلق والسخاء،ج8،ص13،دارطوق النجاة)

اس قدرسخاوت فرمائی کہ اللہ تعالیٰ نے ارشادفرمایا:﴿وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ﴾ترجمہ:اورنہ آپ اپنے ہاتھ کو پوری طرح کھول دیں۔

(سورة الاسراء،آیت29)

اس آیت کا شانِ نزول بیان کرتے ہوئے صدرالافاضل مفتی سیدنعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ایک مسلمان بی بی کے سامنے ایک یہودیہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی سخاوت کا بیان کیا اوراس میں اس حدتک مبالغہ کیا کہ حضرت سیدِ عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ پرترجیح دے دی اورکہا کہ حضرت موسیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی سخاوت اس انتہا پرپہنچی ہوئی تھی کہ اپنے ضروریات کے علاوہ جوکچھ بھی ان کے پاس ہوتا سائل کودے دینے سے دریغ نہ فرماتے، یہ بات مسلمان بی بی کو ناگوارگزری اورانہوں نے کہا کہ انبیا علیہم السلام سب صاحبِ فضل وکمال ہیں،حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جودونوال میں کچھ شبہ نہیں لیکن سیدِ عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا مرتبہ سب سے اعلیٰ ہے اور یہ کہہ کر انہوں نے چاہا کہ یہودیہ کوحضرت سیدِ عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے جودوکرم کی آزمائش کرا

دی جائے چنانچہ انہوں نے اپنی چھوٹی بچّی کوحضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی خدمت میں بھیجا کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے قمیص مانگ لائے،اس وقت حضور کے پاس ایک ہی قمیص تھی جوزیبِ تن تھی وہی اتارکرعطا فرمادی اوراپنے آپ دولت سرائے اقدس میں تشریف رکھی شرم سے باہر تشریف نہ لائے،یہاں تک کہ اذان کا وقت آیا،اذان ہوئی ،صحابہ نے انتظارکیا،حضور تشریف نہ لائے تو سب کوفکر ہوئی ،حال معلوم کرنے کے لئے دولت سرائے اقدس میں حاضر ہوئے تو دیکھا کہ جسمِ مبارک پرقمیص نہیں ہے۔ اس پر یہ آیت نازِل ہوئی۔

(تفسیر خزائن العرفان،تحت الآیة المذکورہ)

(5) نرمی وشفقت

انسان اس سے محبت کرتا ہے جونرم دل اورمہربان ہو،رحم اورشفقت کرنے والا ہو،حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سب سے بڑھ کرمہربان اورنرم دل ہیں۔اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:﴿فَبِمَا رَحْمَةٍ مِنَ اللَّهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ﴾ترجمہ:اللہ کی کیسی رحمت ہوئی کہ آپ ان کے لیے نرم دل ہوئے اورآپ تندخو اورسخت دل ہوتے تو وہ ضرورآپ کے گردوپیش سے بھاگ جاتے۔

(سورۂ آل عمران،آیت159)

اللہ تعالیٰ ارشادفرماتا ہے﴿لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ﴾ترجمۂ کنزالایمان:بیشک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پرتمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے مسلمانوں پرکمال مہربان مہربان۔

(سورة التوبه،آیت128)

آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تو تمام عالمین کے لیے رحمت ہیں،اللہ تعالیٰ ارشادفرماتا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ہے﴿وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ﴾ترجمۂ کنزالایمان:اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لیے۔ (سورۃ الانبیاء، آیت107)

حضرت زید پر شفقت

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ زمانہ جاہلیت میں اپنی والدہ کے ساتھ ننھیال جا رہے تھے بنو قیس نے وہ قافلہ لوٹا جس میں زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے ان کو مکہ میں لا کر بیچا۔ حکیم بن حزام نے اپنی پھوپھی حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لئے ان کو خرید لیا۔ جب حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا نکاح حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہوا تو انھوں نے زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی خدمت میں بطور ہدیہ پیش کیا۔ زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد کو ان کے فراق کا بہت صدمہ تھا اور ہونا بھی چاہیے تھا کہ اولاد کی محبت فطری چیز ہے وہ زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فراق میں روتے اور اشعار پڑھتے پھرا کرتے تھے، اکثر جو اشعار پڑھتے تھے ان کا مختصر ترجمہ یہ ہے کہ "میں زید کی جدائی میں رو رہا ہوں اور یہ بھی نہیں جانتا کہ وہ زندہ ہے کہ اس کی امید رکھوں یا موت نے اس کا کام تمام کر دیا کہ اس سے مایوس ہو جاؤں، خدا عزوجل کی قسم مجھے یہ بھی معلوم نہیں کہ تجھے اے زید نرم زمین نے ہلاک کیا یا کسی پہاڑ نے ہلاک کیا۔ کاش مجھے یہ معلوم ہو جاتا کہ تو عمر بھر میں کبھی واپس آئے گا یا نہیں، ساری دنیا میں میری انتہائی غرض تیری واپسی ہے۔ جب آفتاب طلوع ہوتا ہے تو مجھے زید ہی یاد آتا ہے اور جب بارش ہونے کو آتی ہے تو بھی اسی کی یاد مجھے ستاتی ہے اور جب ہوائیں چلتی ہیں تو وہ بھی اس کی یاد کو بھڑکاتی ہیں۔ ہائے میرا غم اور میری فکر کس قدر طویل ہو گئی، میں اس کی تلاش اور کوشش میں ساری دنیا میں اونٹ کی تیز رفتاری کو کام میں لاؤں گا اور دنیا کا چکر لگانے سے نہ اکتاؤں گا اونٹ چلنے سے اکتا جائیں تو اکتا

جائیں لیکن میں کبھی بھی نہ اکتاؤں گا۔ اپنی ساری زندگی اسی میں گزار دوں گا۔ ہاں میری موت ہی آ گئی تو خیر کہ موت ہر چیز کو فنا کر دینے والی ہے آدمی خواہ کتنی ہی امیدیں لگائے مگر میں اپنے بعد فلاں فلاں رشتہ داروں اور آل و اولاد کو وصیت کر جاؤں گا کہ وہ بھی اسی طرح زید کو ڈھونڈتے رہیں۔

غرض وہ یہ اشعار پڑھتے اور روتے ہوئے ڈھونڈتے پھرا کرتے تھے۔ اتفاق سے ان کی قوم کے چند لوگوں کا حج کو جانا ہوا اور انھوں نے زید کو پہچانا۔ باپ کا حال سنایا، شعر سنائے، انکی یادِ فراق کی داستان سنائی۔ حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کے ہاتھ پیغام بھیجا کہ میں یہاں مکہ میں ہوں۔ ان لوگوں نے جا کر زید کی خیر و خبر ان کے باپ کو سنائی اور وہ اشعار سنائے جو زید نے کہے تھے اور پتہ بتایا۔ زید کے باپ اور چچا فدیہ کی رقم لے کر ان کو غلامی سے چھڑانے کی خاطر مکہ مکرمہ پہنچے، تحقیق کی، پتہ کروایا، حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی خدمت میں پہنچے اور عرض کیا: اے ہاشم کی اولاد! اپنی قوم کے سردار! تم لوگ حرم کے رہنے والے ہو اور اللہ عزوجل کے گھر کے پڑوسی، تم خود قیدیوں کو رہا کراتے ہو، بھوکوں کو کھانا کھلاتے ہو۔ ہم اپنے بیٹے کی طلب میں تمھارے پاس پہنچے ہیں ہم پر احسان فرماؤ اور کرم کرو۔ فدیہ قبول کرو اور اس کو رہا کر دو بلکہ جو فدیہ ہو اس سے زیادہ لے لو۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: بس اتنی سی بات ہے! عرض کیا حضور! بس یہی عرض ہے۔

آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اسکو بلاؤ اور اس سے پوچھ لو اگر وہ تمھارے ساتھ جانا چاہے تو بغیر فدیہ ہی کے وہ تمہاری نذر ہے اور اگر نہ جانا چاہے تو میں ایسے شخص پر جبر نہیں کر سکتا جو خود نہ جانا چاہے۔ انھوں نے عرض کیا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے استحقاق سے بھی زیادہ احسان فرمایا یہ بات خوشی سے منظور ہے۔ حضرت

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بلائے گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ان کو پہچانتے ہو عرض کیا جی ہاں پہچانتا ہوں یہ میرے باپ ہیں اور یہ میرے چچا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرا حال بھی تمہیں معلوم ہے۔ اب تمہیں اختیار ہے کہ میرے پاس رہنا چاہو تو میرے پاس رہو، انکے ساتھ جانا چاہو تو اجازت ہے۔ حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا حضور! میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں بھلا کس کو پسند کر سکتا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے لئے باپ کی جگہ بھی ہیں اور چچا کی جگہ بھی ہیں۔

ان دونوں باپ چچا نے کہا کہ زید! غلامی کو آزادی پر ترجیح دیتے ہو؟ باپ چچا اور سب گھر والوں کے مقابلہ میں غلام رہنے کو پسند کرتے ہو؟ حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہاں میں نے ان (حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اشارہ کر کے) میں ایسی بات دیکھی ہے جس کے مقابلے میں کسی چیز کو بھی پسند نہیں کر سکتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ جواب سنا تو ان کو گود میں لے لیا اور فرمایا کہ میں نے اس کو اپنا بیٹا بنا لیا۔ زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے باپ اور چچا بھی یہ منظر دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور خوشی سے ان کو چھوڑ کر چلے گئے۔

(الاصابة فی تمییز الصحابة، زید بن حارثة، ج495,496، دارالکتب العلمیه، بیروت)

حضرت زید اس وقت بچے تھے بچپن کی حالت میں بھی سارے گھر کو، عزیز و اقارب کو غلامی پر قربان کر دینا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفقت اور مہربانی کا پتا دیتا ہے۔

(6) عبادت وریاضت

انسان اس سے محبت کرتا ہے جو عبادت گزار ہو، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس قدر نماز میں قیام فرماتے کہ پاؤں میں ورم ہو جاتا، آپ نے اس قدر عبادت کی

کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ﴿یٰۤاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ o قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اے جھرمٹ مارنے والے! رات میں قیام فرما سوا کچھ رات کے۔

(سورۃ المزمل، آیت1,2)

(7) خزانے

عمومی طور پر انسان مال ومنال اور خزانوں سے محبت کرتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ((اِنَّمَا اَنَا خَازِنٌ)) ترجمہ: میں اللہ تعالیٰ کے خزانوں کا خزانچی ہوں۔

(صحیح مسلم، ج2، ص718، داراحیاء التراث العربی، بیروت)

صحیح بخاری کے الفاظ یہ ہیں: ((اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَخَازِنٌ وَاللّٰهُ یُعْطِی)) ترجمہ: میں ہی قاسم اور خازن ہوں اور اللہ تعالیٰ عطا فرمانے والا ہے۔

(صحیح بخاری، ج4، ص84، دارطوق النجاۃ)

انہیں خدا نے کیا اپنے ملک کا مالک — انہیں کے قبضے میں رب کے خزانے آئے ہیں
جو چاہیں گے جسے چاہیں گے یہ اسے دیں گے — کریم ہیں یہ خزانے لٹانے آئے ہیں

بخاری و مسلم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ حضور مالک المفاتیح صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ((فَبَیْنَا اَنَا نَائِمٌ اُتِیْتُ بِمَفَاتِیْحِ خَزَائِنِ الْاَرْضِ، فَوُضِعَتْ فِیْ یَدِیْ)) ترجمہ: میں سورہا تھا کہ تمام خزائن زمین کی کنجیاں لائی گئیں اور میرے دونوں ہاتھوں میں رکھ دی گئیں۔

(صحیح البخاری، کتاب الاعتصام، باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعثت بجوامع الکلم، ج 4، ص54، دارطوق النجاۃ☆صحیح مسلم، کتاب المساجد وموضع الصلوۃ، ج1، ص372، داراحیاء التراث العربی، بیروت)

امام احمد وابوبکر بن ابی شیبہ سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے راوی ہیں کہ حضور

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مالک ومختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں((أُعْطِيتُ مَا لَمْ يُعْطَ أَحَدٌ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ ،نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَأُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ الْأَرْضِ)) ترجمہ: مجھے وہ عطا ہوا جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہ ملا، رعب سے میری مدد فرمائی گئی (کہ مہینہ بھر کی راہ پر دشمن میرا نام پاک سن کر کانپے)اور مجھے ساری زمین کی کنجیاں عطا ہوئیں۔

(مسند احمد بن حنبل، عن علی رضی اللہ عنہ،ج2،ص156،مؤسسۃ الرسالہ،بیروت☆المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب المناقب،ج6،ص304،مکتب الرشد،ریاض)

اصالت کل امامت کل سیادت کل امارت کل
حکومت کل ولایت کل خدا کے یہاں تمہارے لئے

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا((يَا عَائِشَةُ لَوْ شِئْتُ لَسَارَتْ مَعِي جِبَالُ الذَّهَبِ جَاءَنِي مَلَكٌ وَإِنَّ حُجْزَتَهُ لَتُسَاوِي الْكَعْبَةَ فَقَالَ:إِنَّ رَبَّكَ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ:إِنْ شِئْتَ نَبِيًّا عَبْدًا وَإِنْ شِئْتَ نَبِيًّا مَلِكًا فَنَظَرْتُ إِلَى جِبْرِيلَ علیہ السلام فَأَشَارَ إِلَيَّ أَنْ ضَعْ نَفْسَكَ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ:فَالْتَفَتَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِلَى جِبْرِيلَ كَالْمُسْتَشِيرِ لَهُ فَأَشَارَ جِبْرِيلُ بِيَدِهِ أَنْ تَوَاضَعْ .فَقُلْتُ:نَبِيًّا عَبْدًا،قَالَتْ:فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم بَعْدَ ذَلِكَ لَا يَأْكُلُ متكأ يَقُولُ:آكُلُ كَمَا يَأْكُلُ الْعَبْدُ وَأَجْلِسُ كَمَا يَجْلِسُ العبد)) ترجمہ:اے عائشہ(رضی اللہ تعالیٰ عنہا)!اگر میں چاہوں تو میرے ساتھ سونے کے پہاڑ چلیں، (پھر فرمایا:)میرے پاس ایک فرشتہ آیا جس کی کمر کعبہ کے برابر تھی،اس نے عرض کیا: آپ کا رب آپ کو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے کہ اگر آپ چاہیں تو آپ عبد نبی بنیں اور اگر چاہیں تو بادشاہ نبی بنیں، میں نے جبرئیل (علیہ السلام) کی طرف دیکھا تو انہوں نے مجھے تواضع اختیار کرنے کے بارے میں عرض کی۔حضرت ابن عباس رضی

اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کی طرف مشورہ لینے کے سے انداز سے دیکھا تو جبرئیل علیہ السلام نے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ آپ تواضع اختیار کریں تو میں نے اس فرشتے سے کہا کہ میں عبد نبی بننا چاہتا ہوں۔حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں:اس کے بعد آپ تکیہ لگا کر نہیں کھاتے تھے اور فرماتے تھے کہ میں ایسے کھاؤں گا جیسے عبد کھاتے ہیں اور ایسے بیٹھوں گا جیسے عبد بیٹھتے ہیں۔

(شرح السنۃ،للبغوی،باب تواضعہ صلی اللہ علیہ وسلم،ج13،ص248،المکتب الاسلامی، بیروت☆مشکوۃ المصابیح،ج3،ص1622,1623،المکتب الاسلامی،بیروت)

(8)اچھے اخلاق

انسان اس سے محبت کرتا ہے جس کے اخلاق اچھے ہوں،حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق اتنے اچھے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:﴿وَ اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیۡمٍ ﴾ترجمہ:بلاشبہ آپ خلق عظیم پر فائز ہیں۔

(سورۃ القلم،آیت4)

(9)استاد ومرشد ہونا

انسان اپنے استاد سے محبت کرتا ہے کیونکہ وہ اس سے علم حاصل کرتا ہے اور اپنے مرشد سے محبت کرتا ہے کیونکہ وہ اس کے باطن کا تزکیہ کرتا ہے، باطن کی صفائی کرتا ہے،حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قرآن وحکمت سکھانے والے اور باطن کا تزکیہ فرمانے والے ہیں،اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:﴿لَقَدْ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الْمُؤۡمِنِیۡنَ اِذْ بَعَثَ فِیۡہِمْ رَسُوۡلًا مِّنْ اَنۡفُسِہِمْ یَتْلُوۡا عَلَیۡہِمْ اٰیٰتِہٖ وَیُزَکِّیۡہِمْ وَیُعَلِّمُہُمُ الْکِتٰبَ وَ الْحِکْمَۃَ ﴾ترجمہ کنزالایمان:بے شک اللہ کا بڑا احسان ہوا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مسلمانوں پر کہ ان میں انہیں میں سے ایک رسول بھیجا جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے اور انھیں پاک کرتا ہے اور انھیں کتاب وحکمت سکھاتا ہے۔

(سورۂ آل عمران، آیت164)

(10) مصیبت سے نجات

انسان اس سے محبت کرتا ہے جس کی وجہ اس کو کسی مصیبت اور عذاب سے نجات ملے گی۔ حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے دنیا میں اجتماعی آسمانی عذاب سے نجات دی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿**وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ**﴾ ترجمۂ کنز الایمان: اور اللہ کا کام نہیں کہ انہیں عذاب کرے جب تک اے محبوب تم ان میں تشریف فرما ہو۔ (سورۃ الانفال، آیت33)

سرورِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے صدقہ قیامت کی دشواریوں سے نجات ملے گی، انتظارِ حساب جو سخت جانگزا ہوگا، جس کے لیے لوگ تمنّائیں کریں گے کہ کاش جہنم میں پھینک دیے جاتے اور اس انتظار سے نجات پاتے، اِس بلا سے چھٹکارا کفّار کو بھی حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) کی بدولت ملے گا، جس پر اوّلین وآخرین، موافقین و مخالفین، مؤمنین وکافرین سب حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی حمد کریں گے، اِسی کا نام مقامِ محمود ہے۔

کہیں گے اور نبی اذھبوا الی غیری
میرے حضور کے لب پر انا لھا ہوگا

(17) سب کچھ ملا

تمام انبیا علیہم السلام کو جو مراتب علیحدہ علیحدہ عطا کیے گئے وہ سب حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عطا کیے گئے بلکہ اس سے بڑھ کر عطا کیے گئے۔ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 544) فرماتے ہیں "وَلَيْسَ أَحَدٌ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ أُعْطِيَ فَضِيلَةً، أَوْ كَرَامَةً إِلَّا وَقَدْ أُعْطِيَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم مِثْلَهَا" ترجمہ: تمام انبیا میں سے جس کو بھی جو جو فضیلت دی گئی ہے وہ تمام کی تمام فضیلتیں نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو بھی عطا کی گئیں ہیں۔

(الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ، الفصل السابع، ج1، ص115، دارالفیحاء، عمان)

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 911ھ) فرماتے ہیں "قَالَ الْعلمَاء مَا أُوتِيَ نَبِي بمعجزة وَلَا فَضِيلَة إِلَّا ولنبينا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نظيرها أَو أعظم مِنْهَا" ترجمہ: علما فرماتے ہیں جس نبی کو جو بھی معجزہ اور فضیلت ملی ہے ہمارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو اسی کی مثل یا اس سے بڑھ کر فضیلت عطا ہوئی ہے۔

(خصائص کبری، ذکر موازنة الانبیاء فی فضائلهم بفضائل نبیناصلی الله علیه وسلم، ج2، ص304، دارالکتب العلمیه، بیروت)

کچھ مثالیں

(1) حضرت آدم علیہ السلام کو فرشتوں نے سجدہ کیا اور ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر درود پاک نہ صرف ملائکہ بلکہ مؤمنین اور خود اللہ رب العزت بھیجتا ہے اور وہ سجدہ ایک مرتبہ ہوا جبکہ درود پاک بھیجنے میں استمرار ہے۔ خصائص کبری میں ہے "وَأما السُّجُود فَقَالَ بعض الْعلمَاء فِي قَوْله تَعَالَى ﴿**إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَه يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِي**﴾ هَذَا التشريف الَّذِي شرف بِهِ النَّبِي صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم أتم وأعم فِي الْإِكْرَام من تشريف آدم عَلَيْهِ السَّلَام حَيْثُ أَمر الْمَلَائِكَة بِالسُّجُود لَهُ من

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

وَجُهَيْن أَحدهما أَن ذَاك وَقع وَانقطع وتشريفه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بالصَّلَاةِ مُسْتَمر أبدا وَالثَّانِي أَن ذَاك حصل من الْمَلَائِكَة لَا غير وتشريفه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّلَاةِ حصل من الله وَالْمَلَائِكَة وَالْمُؤمنِين ''ترجمہ: بہرحال حضرت آدم علیہ السلام کوفرشتوں کا سجدہ کرنا، پس بعض علما اللہ تعالی کے اس فرمان (بے شک اللہ اوراس کے ملائکہ غیب بتانے والے نبی پر درود بھیجتے ہیں) کے بارے فرماتے ہیں کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ شرف عزت واکرام میں دووجہ سے حضرت آدم علیہ السلام کوفرشتوں کے سجدہ کرنے کے شرف سے اتم واعم ہے: (الف) ایک تو یہ کہ آدم علیہ السلام کو جوفضیلت ملی تھی اس کا وقوع ہوا اور وہ ختم ہوگئی جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک پڑھنے والی فضیلت ابدی ہے۔ (ب) دوسری یہ کہ حضرت آدم علیہ السلام کو فضیلت ملائکہ کی طرف سے سجدہ کرنے سے حاصل ہوئی جبکہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کواللہ تعالی، ملائکہ اورتمام مؤمنین کے درود بھیجنے سے حاصل ہوئی ہے۔

(خصائص کبری، ذکر موازنۃ الانبیاء فی فضائلہم بفضائل نبیناصلی اللہ علیہ وسلم، ج2، ص305، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

بلکہ وہ سجدہ بھی حقیقت میں نورِ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی وجہ سے تھا۔ سید المفسرین امام فخرالدین رازی رحمۃ اللہ تعالی علیہ (متوفی 606ھ) فرماتے ہیں ''اِنَّ الْمَلَائِكَةَ أُمِرُوا بِالسُّجُودِ لِآدَمَ لِأَجْلِ أَنَّ نُورَ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي جَبْهَةِ آدَمَ ''ترجمہ: بے شک ملائکہ کوحضرت آدم علیہ السلام کوسجدہ کرنے کا حکم اس لئے دیا گیا کہ آپ کی پیشانی میں نورِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ فرما تھا۔

(تفسیر کبیر، سورۂ بقرہ، تحت آیت253، ج6، ص525، داراحیاء التراث العربی، بیروت)

علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں ''ھذا فی الحقیقۃ تعظیم للنور المنطبع فی مرآۃ آدم علیہ السلام وھو النور المحمدی والحقیقۃ

الاحمدیۃ'' ترجمہ: آدم علیہ السلام کوسجدہ کروانے میں حقیقتاً اس نور کی تعظیم مقصود تھی جو آدم علیہ السلام کی پیشانی میں موجود تھا، وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نور اور حقیقتِ احمدیہ تھا۔

(تفسیر روح البیان، ج4، ص462، دارالفکر، بیروت)

(2) حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام پر آگ گلزار ہوئی تو جس رومال سے حضور علیہ السلام نے رخِ انور صاف فرمایا وہ تنور میں نہ جلا۔ امام جلال الدین سیوطی شافعی رحمۃ اللہ تعالی علیہ الخصائص الکبری میں لکھتے ہیں ''عن عباد بن عبد الصمد قال أتينا أنس بن مالك فقال يا جارية هلمي المائدة نتغدى فأتت بها ثم قال هلمي المنديل فأتت بمنديل وسخ فقال اسجري التنور فأوقدته فأمر بالمنديل فطرح فيه فخرج أبيض كأنه اللبن فقلنا ما هذا قال هذا منديل كان رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم يمسح به وجهه فإذا اتسخ صنعنا به هكذا لأن النار لا تأكل شيئا مر على وجوه الأنبياء علیہم الصلاۃ والسلام ''یعنی حضرتِ سیّدُنا عُبّاد بن عبدُ الصَّمد رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں، ہم ایک روز حضرتِ سیّدُنا اَنس بن مالِک رضی اللہ تعالی عنہ کے دولت خانہ پر حاضر ہوئے۔ آپ رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا دسترخوان لاؤ تا کہ ہم ناشتہ کرلیں، فرمایا، رومال بھی لاؤ۔ وہ ایک رومال لے آئی جسے دھونے کی ضَرورت تھی۔ حکم دیا، تنور میں آگ لگاؤ، اس نے آگ سلگادی پھر اِس کو تنُّور میں ڈالنے کا حکم دیا، اُس نے بھڑکتے تنُّور میں ڈال دیا! تھوڑی دیر کے بعد جب اُسے آگ سے نکالا گیا تو وہ ایسا سفید تھا جیسا کہ دودھ۔ ہم نے حیران ہوکر عرض کی، اِس میں کیا راز ہے؟ حضرتِ سیّدُنا اَنس رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا، یہ وہ رومال ہے جس سے حُضُور سراپا نور، فیض گنجور، شاہِ غَیُور، صلی اللہ علیہ وسلم اپنا رُخِ پُرنور صاف فرمایا کرتے تھے۔ جب دھونے کی ضَرورت پڑتی ہے ہم اِس کو اِسی طرح آگ میں دھو لیتے ہیں! کیونکہ جو چیز اَنبیائے کِرام علیہم الصلوۃ والسلام کے مبارَک

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

چہروں پر گزریں آگ اُن چیزوں کونہیں جلاتی۔

(الخصائص الکبری،باب ذکرالمعجزات،فائدۃ: فی عدم احتراق المندیل الذی کان یمسح به رسول الله ۔۔جلد2،صفحہ 134،دارالکتب العلمیۃ،بیروت)

(3) حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے مردوں کوزندہ فرمایاتو حضور علیہ السلام نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دوبیٹوں کوزندہ فرمایا۔علامہ عمر بن احمد الخرپوتی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت نقل کی ہے،جس کے آخر میں یہ ہے ((فدعا رسول الله صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم لهما بالحياة فاحياهما الله تعالیٰ فقاما واكلا معه صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم)) ترجمہ: رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دوبیٹوں کے زندہ ہونے کی دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں زندہ فرمادیا،وہ دونوں اٹھے اور نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ساتھ مل کر کھانا کھایا۔

(شرح السنة،للبغوی،باب تـوضعه صلی الله علیه وسلم،ج13،ص248،المکتب الاسلامی، بیروت

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بکری کوزندہ فرمادیا۔جس کا واقعہ کچھ اس طرح ہے کہ سرورکائنات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاں صحابہ کرام علیہم الرضوان کے ساتھ دعوت کے لیے تشریف لے گئے،حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دعوت کے لیے بکری ذبح کی تھی،آگے حدیث پاک کے الفاظ یہ ہیں: ((وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم يَقُولُ:كُلُوا وَلَا تَكْسِرُوا عَظْمًا ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم جَمَعَ الْعِظَامَ فِي وَسَطِ الْجَفْنَةِ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهَا ثُمَّ تَكَلَّمَ بِكَلَامٍ لَمْ أَسْمَعْهُ إِلَّا أَنِّي أَرَى شَفَتَيْهِ تَتَحَرَّكَانِ فَإِذَا الشَّاةُ قَدْ قَامَتْ تَنْفُضُ أُذُنَيْهَا فَقَالَ لِي:خُذْ شَاتَكَ يَا جَابِرُ، بَارَكَ اللَّهُ لك فِيهَا فَأَخَذْتُهَا وَمَضَيْتُ ,وَإِنَّهَا لَتُنَازِعُنِي أُذُنَهَا حَتَّى أَتَيْتُ بِهَا الْبَيْتَ، فَقَالَتْ لِيَ الْمَرْأَةُ :مَا

هَذِهِ يَا جَابِرُ؟ قُلْتُ:وَاللَّهِ شَاتُنَا الَّتِي ذَبَحْنَاهَا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم، دَعَا اللَّهَ فَأَحْيَاهَا، قَالَتْ:أَنَا أَشْهَدُ أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ أَنَا أَشْهَدُ أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ، أَنَا أَشْهَدُ أَنَّهُ رَسُولُ اللَّـهِ)) ترجمہ: رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فرمارہے تھے کہ کھاؤ اور ہڈی نہ توڑو پھر آپ نے برتن کے درمیان میں ہڈیاں جمع فرمائیں،ان پر ہاتھ رکھا اور کچھ پڑھا جسے میں سن نہ سکا، ہاں! میں نے آپ کے ہونٹوں کو حرکت کرتے دیکھا اسی اثنا میں بکری کان جھاڑتے ہوئے کھڑی ہوگئی،حضورانور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشادفرمایا کہ اے جابر اپنی بکری پکڑلو اللہ عزوجل تمہیں اس میں برکت عطا فرمائے لہذا میں نے اسے لیا اور اس حال میں چل دیا کہ اس کے کان مجھ سے ٹکرارہے تھے حتی کہ میں گھر آ گیا، مجھے میری بیوی نے کہا کہ اے جابر یہ کیا ہے؟ میں نے کہا بخدا یہ وہی بکری ہے جسے ہم نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے لئے ذبح کیا تھا،آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی،تو اللہ تعالیٰ نے اسے زندہ فرمادیا،حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زوجہ نے کہا: میں گواہی دیتی ہوں کہ وہ اللہ کے رسول ہیں، میں گواہی دیتی ہوں کہ وہ اللہ کے رسول ہیں، میں گواہی دیتی ہوں کہ وہ اللہ کے رسول ہیں۔

(دلائل النبوة لابی نعیم،القول فیمااوتی عیسیٰ علیه السلام،ج 1، ص616، دارالنفائس ،بیروت ☆ الخصائص الکبری،ذکر معجزاته فی ضروب الحیوانات،ج2، ص112،دارالکتب العلمیه،بیروت)

بلکہ بے جان کنکریوں میں جان پیدا فرمادی۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے،فرماتے ہیں: ((وَفَدَ مُلُوكُ حَضْرَمَوْتَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فِيهِمُ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ وَهُوَ أَصْغَرُهُمْ ، قَالُوا:يَا أَبَا الْقَاسِمِ إِنَّا قَدْ خَبَأْنَا لَكَ خَبأً فَمَا هُوَ؟، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم :سُبْحَانَ اللَّهِ،إِنَّمَا يفعل ذَلِك بالكاهن وَإِن الكاهن وَالْكِهَانَة فِي النَّارِ، قَالُوا:كَيْفَ نَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ؟ فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم كَفًّا مِنْ حَصًى فَقَالَ:هَذَا يَشْهَدُ أَنِّي

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

رَسُولُ اللّٰہِ فَسَبَّحَ الْحَصٰی فِی یَدِہٖ فَقَالُوا:نَشْھَدُ اَنَّکَ رَسُولُ اللّٰہِ)) ترجمہ:حضر
موت کے کچھ سردار وفد کی شکل میں رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضر
ہوئے،ان میں اشعث بن قیس بھی تھے اور وہ ان میں سے سب سے چھوٹے تھے،ان
لوگوں نے عرض کیا:اے ابوالقاسم (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ)!ہم نے آپ کے لیے کوئی چیز
چھپائی ہوئی ہے،آپ بتائیں کہ وہ کیا ہے؟رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے
ارشادفرمایا:سبحان اللہ،ایسا تو کاہنوں کے ساتھ کیا جاتا ہے،کاہن اور کہانت جہنم میں
ہے،انہوں نے عرض کیا:ہمیں کیسے معلوم ہوگا کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول
ہیں؟،رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ہتھیلی میں کنکریاں پکڑیں اور فرمایا:یہ گواہی دیں
گی کہ میں اللہ کا رسول ہوں،تو کنکریاں آپ کے ہاتھوں میں تسبیح پڑھنے لگیں،حضر
موت کے سردار یہ دیکھ کر بولے:ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول
ہیں۔

(دلائل النبوۃ لابی نعیم،الفصل الخامس عشر،ج 1،ص237،دارالنفائس،بیروت☆الخصائص الکبری،ذکر معجزاتہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی انواع الجمادات،ج 2،ص125،دارالکتب العلمیہ،بیروت)

(4)یوشع بن نون علیہ السلام کے لیے سورج کو روکا جب وہ قومِ جبارین سے
جنگ کررہے تھے اور حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے لیے بھی سورج کو ٹھہرایا گیا۔طبرانی معجم
اوسط میں بسند حسن سیدنا جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے
ہیں((ان النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ امر الشمس فتاخّرت ساعۃ من نھار)) ترجمہ:
سید عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے آفتاب کو حکم دیا کہ کچھ دیر چلنے سے باز رہ۔وہ فوراً ٹھہر
گیا۔

(المعجم الاوسط،ج5،ص33، مکتبۃ المعارف،ریاض☆مجمع الزوائد،کتاب علامات النبوۃ، باب حبس الشمس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم،ج8، ص296، دارالکتاب، بیروت)

بلکہ ایک مرتبہ سورج کو واپس پلٹایا گیا جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نماز عصر
قضا ہوئی تھی۔خصائص کبری میں ہے''أُوتِیَ حبس الشَّمْس حِین قَاتل الجبارین
وَقد حبست لنبیناصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَمَا تقدم فِی الْإِسْرَاء وأعجب من ذٰلِك رد
الشَّمْس حِین فَاتَ عصر عَلیّ رَضِیَ اللہ عنہُ''ترجمہ:قوم جبارین سے لڑائی کے وقت
سورج روکا گیا تھا،اور بے شک ہمارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے لئے بھی سورج روکا گیا
تھا جیسا کہ معراج کے باب میں گزرا،اور اس سے بڑھ کر یہ عجیب ہے کہ جب حضرت
علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نماز عصر فوت ہوگئی تو اس وقت سورج کو واپس پلٹایا گیا تھا۔

(خصائص کبری،ذکر موازنۃ الانبیاء فی فضائلھم بفضائل نبیناصلی اللہ علیہ وسلم،ج 2، ص310،دارالکتب العلمیہ،بیروت)

(5)حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عصا مار کر پتھر سے پانی جاری کیا تو حضور صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے اپنی انگلیوں سے پانی کے چشمے جاری فرمائے۔حضرت جابر بن عبداللہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے،انہوں نے فرمایا کہ ((عطش الناس یوم الحدیبیۃ
والنبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رکوۃ فتوضأ فجھش الناس نحوہ قال مالکم ؟قالوا لیس
عندنا ماء نتوضأ ولا نشرب الا مابین یدیك فوضع یدہ فی الرکوۃ فجعل
الماء یثور بین اصابعہ کامثال العیون فشربنا و توضأنا قلت کم کنتم
؟قال لو کنا مأۃ الف لکفانا کنا خمس عشرۃ مأۃ)) ترجمہ:صلح حدیبیہ کے
دن لوگ پیاسے تھے اور حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے سامنے ایک پیالہ تھا جس سے آپ
نے وضو فرمایا تو لوگ آپ کی جانب دوڑے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا کیا بات
ہے؟لوگوں نے عرض کیا:ہمارے پاس وضو کرنے اور پینے کے لئے پانی نہیں ہے مگر
یہی جو آپ کے سامنے ہے تو حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے اپنا دست مبارک اسی پیالہ میں
رکھ دیا تو آپ کی انگلیوں کے درمیان سے چشموں کی طرح پانی ابلنے لگا حضرت جابر

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ ہم تمام لوگوں نے پانی پیا اور وضو کیا حضرت سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا آپ حضرات کتنی تعداد میں تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تب بھی وہ پانی کافی ہوتا لیکن اس وقت تو ہماری تعداد پندرہ سو تھی۔ (بخاری، ج4، ص193، دارطوق النجاۃ)

انگلیاں ہیں فیض پر ٹوٹے ہیں پیاسے جھوم کر
ندّیاں پنجابِ رحمت کی ہیں جاری واہ واہ

(6) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کوہِ طور پر اللہ تعالیٰ سے کلام کیا، حضرت ادریس علیہ السلام بلندیوں کی طرف اٹھائے گئے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام چوتھے آسمان پر تشریف لے گئے، حضرت ابراہیم علیہ السلام کو زمین وآسمان کی بادشاہت دکھائی گئی ، اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلّی اللہ علیہ وسلّم کو ایسی معراج عطا فرمائی جو ان سب سے بڑھ کر تھی، نہ صرف کلام بلکہ کلام کے ساتھ اپنے جلوے بھی دکھائے، محبوب کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم ایسی بلندی پر تشریف لے کر گئے کہ سارے آسمان اور ساری بلندیاں پیچھے رہ گئیں۔

(7) موسیٰ علیہ السلام وعدہ کے مطابق بروقت کوہِ طور پر پہنچے، اللہ تعالیٰ نے ان سے بلاواسطہ کلام فرمایا، جب کلام سنا تو دیدار کا شوق پیدا ہوا، عرض کی: اے میرے رب! مجھے اپنا دیدار دکھا کہ میں تجھے دیکھوں، ارشادِ خداوندی ہوا: تو مجھے ہرگز نہیں دیکھ سکے گا، ہاں اس پہاڑ کی طرف دیکھ اگر یہ اپنی جگہ ٹھہرا رہا تو عنقریب تو مجھے دیکھے گا، پھر جب اللہ تعالیٰ نے پہاڑ پر تجلّی ڈالی تو پہاڑ پاش پاش ہوگیا اور موسیٰ علیہ السلام بے ہوش گئے، اس کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس طرح فرمایا ہے، چنانچہ قرآن مجید میں ہے ﴿وَلَمَّا جَآءَ مُوْسٰی لِمِیْقٰتِنَا وَکَلَّمَهٗ رَبُّهٗ قَالَ رَبِّ

اَرِنِیْٓ اَنْظُرْ اِلَیْکَ قَالَ لَنْ تَرٰىنِیْ وَلٰکِنِ انْظُرْ اِلَی الْجَبَلِ فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَکَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰىنِیْ فَلَمَّا تَجَلّٰی رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَکًّا وَّ خَرَّ مُوْسٰی صَعِقًا﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور جب موسیٰ ہمارے وعدے پر حاضر ہوا اور اس سے اس کے رب نے کلام فرمایا عرض کی: اے رب میرے مجھے اپنا دیدار دکھا کہ میں تجھے دیکھوں فرمایا تو مجھے ہرگز نہیں دیکھ سکے گا، ہاں اس پہاڑ کی طرف دیکھ یہ اگر اپنی جگہ پر ٹھہرا رہا تو عنقریب تو مجھے دیکھ لے گا، پھر جب اس کے رب نے پہاڑ پر اپنا نور چمکایا اسے پاش پاش کر دیا اور موسیٰ گرا بے ہوش۔ (پ9، سورۃ الاعراف، آیت143)

موازنہ:

(۱) موسیٰ علیہ السلام خود حاضر ہوئے، ارشاد ہوتا ہے ﴿وَلَمَّا جَآءَ مُوْسٰی﴾ اور جب موسیٰ حاضر ہوا۔ (پ8، سورۃ الاعراف، آیت143)

اور محبوب صلّی اللہ علیہ وسلّم کے لیے ارشاد ہوتا ہے ﴿سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: پاکی ہے اسے جو اپنے بندے کو راتوں رات لے گیا۔ (پ15، سورۃ الاسراء، آیت1)

یہی سماں تھا کہ پیکِ رحمت خبر یہ لایا کہ چلئے حضرت
تمہاری خاطر کشادہ ہیں جو کلیم پر بند راستے تھے

(۲) موسیٰ علیہ السلام سے کلام فرمایا اور اپنے حبیب صلّی اللہ علیہ وسلّم سے کلام بھی فرمایا اور دیدار بھی کروایا۔

(۳) موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: ﴿رَبِّ اَرِنِیْٓ اَنْظُرْ اِلَیْکَ﴾ اے رب میرے مجھے اپنا دیدار دکھا کہ میں تجھے دیکھوں۔ فرمایا: ﴿لَنْ تَرٰىنِیْ﴾ تو مجھے ہرگز نہیں دیکھ سکے گا۔ (پ8، سورۃ الاعراف، آیت143)

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فرماتے ہیں((فَارَقَنِی جِبْرِیلُ ..فانقطعت الْاَصْوَاتُ عَنِّی فَسَمِعْتُ کَلَامَ رَبِّی وَهُوَ یَقُولُ: یَا مُحَمَّدُ.اُدْنُ اُدْنُ)) ترجمہ: جبریل علیہ السلام مجھ سے جدا ہوئے،آوازیں مجھ سے منقطع ہوگئیں تو میں نے اپنے رب کا کلام سنا،وہ فرمارہا تھا:اے محمد قریب ہوجا،قریب ہوجا۔

(الشفاء بتعریف حقوق مصطفی،الفصل السادس مناجاته لله تعالیٰ،ج1،ص390، دارالفیحاء، عمان)

تبارک اللہ شان تیری تجھی کو زیبا ہے بے نیازی
کہیں تو وہ جوش لن ترانی کہیں تقاضے وصال کے تھے

(۴) تجلی پہاڑ پر پڑی، پہاڑ پاش پاش ہوگیا،موسیٰ علیہ السلام بے ہوش ہو گئے،وہ تجلی ستر ہزار پردوں سے ظاہر ہوئی۔تفسیر مظہری میں ہے''وحکی عن سهل بن سعد الساعدی ان الله اظهر من سبعين الف حجاب من نور قدر الدرهم فجعل الدرهم للجبل دكا ﴿جَعَلَهُ دَكًّا﴾''ترجمہ:سہل بن سعد سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نور کے ستر ہزار حجابات میں سے درہم کی مقدار نور کو ظاہر فرمایا جس نے پہاڑ کو ریزہ ریزہ کردیا چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے﴿جَعَلَهُ دَكًّا﴾ترجمۂ کنز الایمان:اسے پاش پاش کردیا۔

(تفسیر مظہری،سورۃ الاعراف،آیت143،ج3،ص403،مکتبہ رشیدیہ،کوئٹہ)

اور محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اپنے رب کا دیدار کیا۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے،رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فرماتے ہیں ((رأیت ربی عزوجل)) ترجمہ:میں نے اپنے رب عزوجل کو دیکھا۔

(مسند احمد بن حنبل عن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ،ج 1،ص285،المکتب الاسلامی، بیروت)

اور کس شان سے دیکھا،اللہ تعالیٰ فرماتا ہے﴿مازاغ البصر وما

طغیٰ﴾ترجمہ:آنکھ نہ کسی طرف پھری،نہ حد سے بڑھی۔ (پ27،سورۃ النجم،آیت17)

فرق مطلوب و طالب میں دیکھے کوئی قصۂ طور ومعراج سمجھے کوئی
کوئی بے ہوش،جلووں میں گم ہے کوئی کس کو دیکھا یہ موسیٰ سے پوچھے کوئی
آنکھ والوں کی ہمت پہ لاکھوں سلام

(۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے،رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:((لَمَّا کَلَّمَ اللّٰہُ مُوسَی کَانَ یُبْصِرُ دَبِیبَ النَّمْلِ عَلَی الصَّفَا فِی اللَّیْلَةِ الظَّلْمَاءِ مِنْ مَسِیرَةِ عَشَرَةِ فَرَاسِخَ)) ترجمہ:جب اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام کیا(اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے رب تعالیٰ کی تجلی دیکھی)تو وہ اندھیری رات میں چیونٹی کو دس فرسخ(تیس میل)کے فاصلہ سے صفا(چکنے پتھر)پر چلتے دیکھ لیتے۔

(المعجم الصغیر للطبرانی،من اسمه احمد،ج1،ص65،المکتب الاسلامی،بیروت☆الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم،الفصل الرابع وفور عقله وفصاحة لسانه،ج1، ص165،دارالفیحاء،عمان☆تفسیر ابن کثیر،سورۃ الاعراف،آیت143،ج3،ص425، دارالکتب العلمیه،بیروت)

موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کو نہ دیکھا،بلکہ صرف کلام کیا اور تجلی دیکھی،وہ بھی پہاڑ پر پڑی،پہاڑ ریزہ ریزہ ہوگیا اور موسیٰ علیہ السلام بے ہوش ہوگئے۔

اس کلام اور تجلی دیکھنے کی وجہ سے بصارت میں اتنا اضافہ ہوگیا کہ تیس میل کے فاصلے پر سیاہ چیونٹی سیاہ رات میں سیاہ زمین پر چل رہی ہوتو اسے اس طرح دیکھتے ہیں جیسے ہتھیلی میں کوئی چیز،تو ان کی نگاہ کا عالم کیا ہوگا جنہوں نے اپنے رب کو ٹکٹکی باندھ کر دیکھا،اللہ تعالیٰ فرماتا ہے﴿مازاغ البصر وما طغیٰ﴾ترجمہ:آنکھ نہ کسی طرف پھری،نہ حد سے بڑھی۔ (پ27،سورۃ النجم،آیت17)

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

علامہ شہاب الدین خفاجی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ **فرماتے ہیں** ''ولما كانت هذه القوة حصلت للكليم بالتجلي فحصولها للنبي صلی اللہ علیہ وسلم بعد الاسراء''

ترجمہ: جب **تجلّی** کی وجہ سے **حضرت موسیٰ کلیم اللہ** علیہ السلام **کو اتنی قوت بصارت حاصل ہوئی تو نبی کریم** صلی اللہ علیہ وسلم **کی بصارت کا معراج کے بعد کیا حال ہوگا۔**

(نسیم الریاض شرح شفاء،ج1،ص381،دارالکتاب العربی،بیروت)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **نے فرمایا**:((**فرأيته** عزوجل **وضع كفه بين كتفي فوجدت برد انامله بين ثدي فتجلى لي كل شيء وعرفت**)) ترجمہ: میں نے اللہ عزوجل کا دیدار کیا، اللہ تعالیٰ نے اپنا دستِ قدرت میرے کندھوں کے درمیان رکھا، میں نے اس کی ٹھنڈک اپنے سینے میں محسوس کی ،پس میرے لیے ہر چیز روشن ہوگئی اور میں نے ہر چیز کو پہچان لیا۔

(سنن الترمذی ،ج5 ،ص 221، دارالغرب الاسلامی ،بیروت)

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود

(8) حضرت عیسیٰ علیہ السلام **نے بچپن میں اپنی نبوت کا اعلان فرمایا اور حضور** صلی اللہ علیہ وسلم **کی نبوت کے بارے میں حدیث پاک میں ہے،حضرت ابوہریرہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے،فرماتے ہیں:((**قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ مَتَى وَجَبَتْ لَكَ النُّبُوَّةُ؟ قَالَ: وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ**)) ترجمہ: صحابہ کرام علیہم الرضوان نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: **یارسول اللہ** صلی اللہ علیہ وسلم **! آپ کو نبوت کب ملی؟ فرمایا: آدم** علیہ السلام **ابھی روح اور جسم کے درمیان تھے۔**

(جامع ترمذی،باب فی فضل النبی صلی اللہ علیہ وسلم،ج6،ص9،دارالغرب الاسلامی، بیروت)

(9) حضرت عیسیٰ پر دسترخوان نازل ہوا جس میں سات روٹیاں اور سات

مچھلیاں تھیں مگر اتنی تھوڑی سی روٹیوں اور مچھلیوں کو کئی سو آدمی کھا کر آسودہ ہوگئے ،(اس دسترخوان کا تذکرہ قرآن مجید میں بھی ہے) اس میں شک نہیں کہ یہ بہت بڑا معجزہ تھا مگر **حضور جانِ عالم** صلی اللہ علیہ وسلم **نے بارہا مرتبہ** تھوڑے سے کھانے سے سینکڑوں بلکہ ہزاروں بھوکوں کو شکم سیر فرمادیا۔

حضرت **انس بن مالک** رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ((**كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم عَرُوسًا بِزَيْنَبَ فَعَمَدَتْ أُمِّي أُمُّ سُلَيْمٍ إِلَى تَمْرٍ وَسَمْنٍ وَأَقِطٍ فَصَنَعَتْ حَيْسًا فَجَعَلَتْهُ فِي تَوْرٍ فَقَالَتْ يَا أَنَسُ اذْهَبْ بِهَذَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقُلْ بَعَثَتْ بِهَذَا إِلَيْكَ أُمِّي وَهِيَ تُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَتَقُولُ إِنَّ هَذَا لَكَ مِنَّا قَلِيلٌ يَا رَسُولَ الله قَالَ فَذَهَبْتُ فَقُلْتُ فَقَالَ ضَعْهُ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَادْعُ لِي فُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا رِجَالًا سَمَّاهُمْ وَادْعُ مَنْ لَقِيتَ فَدَعَوْتُ مَنْ سَمَّى وَمَنْ لَقِيتُ فَرَجَعْتُ فَإِذَا الْبَيْتُ غَاصٌّ بِأَهْلِهِ قِيلَ لأنس عدد كم كَانُوا؟ قَالَ زهاء ثَلَاث مائة .فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم وَضَعَ يَدَهُ عَلَى تِلْكَ الْحَيْسَةِ وَتَكَلَّمَ بِمَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ جَعَلَ يَدْعُو عَشَرَةً عَشَرَةً يَأْكُلُونَ مِنْهُ وَيَقُولُ لَهُم :اذْكُرُوا اسْم الله وليأكل كُلُّ رَجُلٍ مِمَّا يَلِيهِ قَالَ:فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا .فَخَرَجَتْ طَائِفَةٌ وَدَخَلَتْ طَائِفَةٌ حَتَّى أَكَلُوا كُلُّهُمْ قَالَ لِي يَا أَنَسُ ارْفَعْ .فَرَفَعْتُ فَمَا أَدْرِي حِينَ وَضَعْتُ كَانَ أَكْثَرَ أَمْ حِينَ رفعت .مُتَّفق عَلَيْهِ**)) ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح فرمایا تو میری والدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کھجور، گھی اور پنیر کا قصد کیا اور حلوہ تیار فرمایا پھر اسے ایک برتن میں ڈال کر فرمایا کہ اے انس اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لے جا اور کہنا کہ یہ میری والدہ نے آپ کی طرف بھیجا ہے، وہ آپ کو سلام

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

عرض کرتی ہیں اور یہ عرض کرتی ہیں کہ یہ ہماری طرف سے آپ کی بارگاہ میں ایک حقیر سا ہدیہ ہے، فرماتے ہیں کہ میں گیا اور وہی عرض کی تو فرمایا کہ اسے رکھ دو پھر بعض حضرات کے نام لے کر فرمایا کہ فلاں فلاں کو میری طرف سے بلا لاؤ اور جو تجھے ملے اسے بھی دعوت دے دو تو جن کا نام لیا تھا جن سے میں ملا تھا ان سب کو میں نے دعوت دے دی پھر میں واپس لوٹا تو گھر بھرا ہوا تھا، حضرت انس سے استفسار ہوا کہ آپ لوگوں کی تعداد کتنی تھی؟ فرمایا تین سو کی جماعت تھی، پھر میں نے سرکار علیہ السلام کو دیکھا کہ آپ نے اپنا دست مبارک اس حلوہ پر رکھا اور جو اللہ نے چاہا پڑھا پھر دس دس کو بلانا شروع کیا وہ اس میں سے کھاتے تھے اور آپ انہیں فرماتے تھے کہ اللہ کا نام لو اور ہر شخص اپنے سامنے سے کھائے، راوی فرماتے ہیں کہ انہوں نے کھایا حتی کہ سیر ہو گئے ایک گروہ نکلتا تھا اور ایک داخل ہو جاتا تھا یہاں تک کہ سب نے کھا لیا تو مجھے فرمایا کہ اے انس اٹھالو میں نے اٹھالیا، میں نہیں جانتا کہ حلوہ اس وقت زیادہ تھا جب میں نے برتن رکھا یا اس وقت کہ جب میں نے اٹھایا۔

(مشکوۃ المصابیح، باب فی المعجزات، الفصل الاول، ج3، ص1661، المکتب الاسلامی، بیروت☆ صحیح بخاری، باب الھدیۃ للعروس، ج7، ص22، دارطوق النجاۃ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک لڑائی میں تھے کہ لشکریوں کو کھانے کی کمی کا سامنا کرنا پڑا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے ابو ہریرہ! تمہارے کھانے کو کچھ ہے؟ میں نے عرض کیا میرے تھیلے میں کچھ کھجوریں ہیں تو فرمایا لے آؤ تو میں تھیلے کو لے کر حاضر ہوا، فرمایا: دسترخوان لے آؤ، تو میں دسترخوان لے آیا اور اسے بچھا دیا، پھر آپ نے کھجوریں نکالیں تو وہ اکیس دانے تھے۔ آپ نے بسم اللہ پڑھی اور ایک ایک کھجور کو اپنے مقدس ہاتھ میں لیا اور بسم اللہ پڑھتے رہے یہاں تک کہ سب دانے آپ کے

دست مبارک میں آ گئے، پھر آپ نے ان کو جمع کر کے فرمایا: (ادْعُ فلَانا وَأَصْحَابه فَأَكَلُوا وشبعوا وَخَرجُوا ثمَّ قَالَ ادْعُ فلَانا وَأَصْحَابه فَأَكَلُواوشبعو وَخَرجُوا ثمَّ قَالَ أدع فلَانا وَأَصْحَابه فَأَكَلُوا وشبعوا وَخَرجُوا ثمَّ قَالَ ادْعُ فلَانا وَأَصْحَابه فَأَكَلُوا وشبعوا وَخَرجُوا وَفضل تمر فَقَالَ لي اقعد فَقَعَدت فَأَكل وأكلت وَفضل تمر فَأَخذه وَأدْخلهُ فِي المزود وَقَالَ لي إِذا رَأَيْت شَيْئا فَأدْخلْ يدك فَخذ وَلَا تكفأ فَمَا كنت أُرِيد تَمرا إِلَّا أدخلت يَدي فَأخذت مِنْهُ خمسين وسْقا فِي سَبِيل الله وَكَانَ مُعَلّقا خلف رحلي فَوَقع فِي زمن عُثْمَان فَذهب)) ترجمہ: فلاں اور ان کے ساتھیوں کو بلاؤ، تو انہوں نے کھایا یہاں تک کہ وہ پیٹ بھر کر چلے گئے، پھر فرمایا فلاں اور ان کے ساتھیوں کو بلاؤ تو وہ لوگ بھی پیٹ بھر کھا کر چلے گئے، پھر فرمایا فلاں اور ان کے ساتھیوں کو بلاؤ تو وہ سب بھی شکم سیر ہو کر کھا کے چلے گئے، اور کھجوریں بچ گئیں، پھر مجھے فرمایا بیٹھو میں بیٹھ گیا پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور میں نے کھائیں اور جو کھجوریں باقی رہیں ان کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تھیلے میں ڈال دیا اور مجھ سے فرمایا جب تم نکالنا چاہو تو اپنا ہاتھ ڈال کر کھجوریں نکال لیتے رہنا مگر اسے اوندھا نہ کرنا، میں ہاتھ ڈالتا جتنی کھجوریں چاہتا نکال لیتا اور میں نے اس میں سے پچاس وسق کھجوریں راہِ خدا میں دیں، وہ تھیلی میری سواری کے پیچھے لٹکی ہوتی تھی، حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں جاتی رہی (گم ہو گئی)۔

(الخصائص الکبریٰ، ذکر بقیۃ المعجزات الخ، ج2، ص85، دارالکتب العلمیہ، بیروت☆دلائل النبوۃ، للبیھقی، باب ماجاء فی مزوراِبی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ج6، ص110، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں قسم ہے اللہ کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں، میں بھوک میں روئے زمین پر اپنے جگر پر اعتماد کرتا تھا اور میں بھوک سے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اپنے پیٹ پر پتھر باندھا کرتا تھا۔ایک دن میں عام راستہ پر بیٹھا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اس راستے سے گزر ہوا میں نے ان سے قرآن مجید کی ایک آیت کریمہ کے متعلق پوچھا اور میں نے ان سے صرف اس لئے پوچھا تا کہ وہ مجھے اپنے ساتھ لے جائیں (اور کچھ کھلائیں) مگر وہ چلے گئے ،تھوڑی دیر بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے پاس سے گزرے میں نے ان سے قرآن مجید کی ایک آیت کے متعلق پوچھا اوران سے بھی میں نے اسی لئے پوچھا تھا کہ وہ مجھے اپنے ہمراہ لے جائیں مگر وہ بھی چلے گئے اور مجھے اپنے ساتھ نہیں لے گئے۔پھر ابوالقاسم حضور رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپ نے مجھے دیکھا اور میرے دل کی کیفیت جان کر مسکرائے ،اس کے بعد فرمایا: ابو ہریرہ! میں نے عرض کی لبیک یارسول اللہ !فرمایا میرے ساتھ چلو اور آپ تشریف لے چلے تو پیچھے پیچھے میں بھی چلنے لگا ،جب آپ کاشانۂ نبوت میں داخل ہوئے تو میں نے بھی اندر آنے کی اجازت طلب کی ،آپ نے مجھے اجازت دے دی اور میں بھی اندر داخل ہوگیا، میں نے وہاں دودھ کا ایک پیالہ دیکھا ،حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ دودھ کہاں سے آیا ہے ؟جواب دیا گیا کہ فلاں نے آپ کو ہدیہ بھیجا ہے ۔حضور نے فرمایا اے ابو ہریرہ ! میں نے عرض کیا لبیک یارسول اللہ !فرمایا جاؤ اصحابِ صفہ کو میرے پاس بلالاؤ۔ حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ اصحابِ صفہ اسلام کے مہمان تھے نہ تو ان کے پاس گھر تھا اور نہ مال ودولت، جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ صدقہ آتا تو آپ اسے ان کے پاس بھیج دیتے اور خود اس میں سے کچھ نہ لیتے ،اور جب آپ کے پاس کوئی ہدیہ بھیجتا تو آپ اسے قبول فرمالیتے اور اصحابِ صفہ کو بھی اس میں شریک کرلیا کرتے ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ بات مجھ پر گراں گزری

اور میں نے اپنے دل میں کہا کہ اصحاب صفہ کے لئے صرف ایک پیالہ دودھ کیا کام دے گا ؟اور میں چاہتا تھا کہ پورا دودھ مجھے ہی مل جائے تا کہ اسے پینے کے بعد میرے اندر کچھ طاقت پیدا ہوجائے اور چونکہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قاصد ہوں لہٰذا جب وہ لوگ آئیں گے تو حضور مجھے حکم دیں گے کہ یہ پیالہ انہیں دے دوں تو پھر شاید ہی مجھے اس دودھ کا کچھ حصہ مل سکے لیکن اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری کے سوا میرے لئے کوئی چارہ نہ تھا تو مجھے اصحاب صفہ کے پاس آنا پڑا اور جب وہ لوگ آگئے اور سب اپنی اپنی جگہ پر گھر میں بیٹھ گئے تو حضور نے فرمایا اے ابو ہریرہ! میں نے عرض کیا لبیک یارسول اللہ! فرمایا((خُذْ فَأَعْطِهِمْ قَالَ:فَأَخَذْتُ الْقَدَحَ فَجَعَلْتُ أُعْطِيهِ الرَّجُلَ فَيَشْرَبُ حَتَّى يَرْوَى، ثُمَّ يَرُدُّ عَلَيَّ الْقَدَحَ فَأُعْطِيهِ الرَّجُلَ فَيَشْرَبُ حَتَّى يَرْوَى، ثُمَّ يَرُدُّ عَلَيَّ الْقَدَحَ فَيَشْرَبُ حَتَّى يَرْوَى، ثُمَّ يَرُدُّ عَلَيَّ الْقَدَحَ حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَقَدْ رَوِيَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ، فَأَخَذَ الْقَدَحَ فَوَضَعَهُ عَلَى يَدِهِ فَنَظَرَ إِلَيَّ فَتَبَسَّمَ، فَقَالَ:أَبَا هِرٍّ يرة! قُلْتُ:لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ:بَقِيتُ أَنَا وَأَنْتَ قُلْتُ:صَدَقْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: اقْعُدْ فَاشْرَبْ فَقَعَدْتُ فَشَرِبْتُ، فَقَالَ:اشْرَبْ فَشَرِبْتُ، فَمَا زَالَ يَقُولُ :اشْرَبْ حَتَّى قُلْتُ :لاَ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالحَقِّ، مَا أَجِدُ لَهُ مَسْلَكًا، قَالَ:فَأَرِنِي فَأَعْطَيْتُهُ الْقَدَحَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَسَمَّى وَشَرِبَ الْفَضْلَةَ)) ترجمہ: پیالہ اٹھاؤ اور ان لوگوں کو دو تو میں نے پیالہ اٹھا کر ایک شخص کو دے دیا اس نے پیا یہاں تک کہ شکم سیر ہوگیا پھر اس نے پیالہ مجھے واپس کردیا پھر میں نے دوسرے کو دیا اس نے پیا یہاں تک کہ شکم سیر ہو گیا پھر اس نے پیالہ مجھے واپس کردیا اس طرح یکے بعد دیگرے پیتے اور پلاتے ہوئے وہ پیالہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا اور سب اصحاب صفہ سیر ہو چکے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

تھے تو حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے پیالہ اپنے مقدس ہاتھ پر رکھا اور میری طرف دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا اے ابو ہریرہ! میں نے عرض کیا لبیک یارسول اللہ فرمایا: اب میں اور تم باقی رہ گئے ہیں، میں نے عرض کیا یارسول اللہ آپ نے سچ فرمایا، فرمایا بیٹھ جاؤ اور پیو تو میں نے پیا فرمایا اور پیو تو میں نے پھر پیا آپ برابر یہی فرماتے رہے کہ اور پیو تو میں اور پیتا رہا یہاں تک کہ میں نے عرض کیا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا اب دودھ گزرنے کی بھی راہ باقی نہیں رہی اور وہ پیالہ میں نے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو پیش کر دیا تو آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد کی اور بسم اللہ پڑھ کر بچا ہوا دودھ پی لیا۔

(بخاری، باب کیف کان عیش النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم، ج8، ص96، دارطوق النجاة)

کیوں جناب بو ہریرہ کیسا تھا وہ جامِ شیر
جس سے ستر صاحبوں کا دودھ سے منہ پھر گیا

(10) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے غیبوں پر خبردار کیا، آپ نے غیب کی خبر دیتے ہوئے فرمایا، قرآن مجید میں ہے: ﴿وَأُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَأْكُلُونَ وَمَا تَدَّخِرُونَ فِي بُيُوتِكُمْ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور تمہیں بتاتا ہوں جو تم کھاتے اور جو اپنے گھروں میں جمع کر رکھتے ہو۔ (سورۂ آل عمران، آیت49)

اور سید الانبیاء صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو تمام مخلوق سے بڑھ علوم غیبیہ عطا فرمائے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا﴾ ترجمہ: اور تمہیں سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے۔ (پ5، سورۃ النساء، آیت 113)

اس آیت کے تحت تفسیر جلالین میں ہے "ای من الأحکام والغیب" ترجمہ: یعنی احکام اور غیب کی جو باتیں نہ جانتے تھے سب سکھا دیں۔

(تفسیر جلالین، ج1، ص122، دارالحدیث، القاہرہ)

اس آیت کے تحت تفسیر حسینی میں ہے "آں علم ما کان وما یکون هست که حق سبحانه در شب اسراء بداں حضرت عطا فرمود، چنانچه در حدیث معراج هست که من در زیر عرش بودم قطره در حلق من ریختند فعلمت ما کان وما یکون" ترجمہ: یہ ما کان وما یکون کا علم ہے کہ حق تعالیٰ نے شب معراج میں حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو عطا فرمایا، چنانچہ حدیثِ معراج میں ہے کہ ہم عرش کے نیچے تھے، ایک قطرہ ہمارے حلق میں ڈالا گیا، پس ہم نے سارے گزشتہ اور آئندہ کے واقعات معلوم کر لیے۔

(تفسیر قادری اردو ترجمہ تفسیر حسینی، سورۃ النساء، آیت113، ج1، ص192)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور یہ نبی غیب بتانے میں بخیل نہیں۔ (پ30، سورۃ التکویر، آیت24)

تفسیر خازن اور تفسیر بغوی میں اس آیت کریمہ کے تحت لکھا ہے "انّهُ يَأْتِيهِ عِلْمُ الْغَيْبِ فَلَا يبخل به عليهم بَلْ يُعَلِّمُكُمْ وَيُخْبِرُكُمْ به" ترجمہ: نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے پاس علم غیب آتا ہے، پس وہ اس میں بخل نہیں کرتے بلکہ تمہیں سکھاتے ہیں اور اس کی خبر دیتے ہیں۔

(تفسیر خازن، ج 4، ص399، دارالکتب العلمیه، بیروت☆تفسیر بغوی، ج6، ص1006، دارالسلام للنشر والتوزیع، ریاض)

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے ﴿خَلَقَ الْإِنْسَانَ ۝ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: انسانیت کی جان محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) کو پیدا کیا، ما کان وما یکون کا بیان انہیں سکھایا۔ (سورۂ رحمن، آیت3،4)

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ **(متوفی 597ھ) اس آیت کے تحت فرماتے ہیں** "أنه محمّد صلی اللہ علیہ وسلم، علّمه بيان كلّ شيء ما كان وما يكون، قاله ابن كيسان" **ترجمہ: اس آیت میں انسان سے مراد محمد** صلی اللہ علیہ وسلم **ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو علمِ ماکان و ما یکون (جو ہو چکا اور جو ہوگا) ہر چیز کا بیان سکھا دیا ہے، یہ قول ابن کیسان کا ہے۔**

(تفسیر زاد المسیر، تحت آیتِ مذکورہ، ج4، ص206، دار الکتاب العربی، بیروت)

تفسیر خازن اور تفسیر معالم التنزیل (تفسیر بغوی) میں اس کے تحت لکھا ہے
واللفظ للبغوی "وَقَالَ ابن كيسان: (**خَلَقَ الْإِنْسَانَ**) يَعْنِي مُحَمَّدًا صلی اللہ علیہ وسلم (**عَلَّمَهُ الْبَيَانَ**) يَعْنِي بَيَانَ مَا كَانَ وَمَا يَكُونُ؛ لِأَنَّهُ كَانَ يُبِينُ عَنِ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ وَعَنْ يَوْمِ الدِّين" **ترجمہ: ابن کیسان کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں انسان سے مراد محمد** صلی اللہ علیہ وسلم **ہیں اور بیان سے مراد علمِ ماکان و ما یکون (جو کچھ ہو چکا اور جو ہوگا) ہے، اس لیے کہ آپ** صلی اللہ علیہ وسلم **اولین و آخرین اور قیامت کے دن کی خبریں دیتے ہیں۔**

(تفسیر خازن، تحت مذکورہ آیات، ج4، ص225، دار الکتب العلمیہ، بیروت ☆ تفسیر معالم التنزیل، تحت مذکورہ آیات، ج6، ص916، دار السلام للنشر والتوزیع، ریاض)

صحیح بخاری شریف میں حضرت امیر المؤمنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ **سے مروی ہے: ((قَامَ فِينَا النَّبِيُّ** صلی اللہ علیہ وسلم **مَقَامًا، فَأَخْبَرَنَا عَنْ بَدْءِ الْخَلْقِ، حَتَّى دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ مَنَازِلَهُمْ، وَأَهْلُ النَّارِ مَنَازِلَهُمْ، حَفِظَ ذَلِكَ مَنْ حَفِظَهُ، وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ)) ترجمہ: ایک بار سید عالم** صلی اللہ علیہ وسلم **نے ہم میں کھڑے ہو کر ابتدائے آفرینش سے لے کر جنتیوں کے جنت اور دوزخیوں کے دوزخ میں جانے تک کا حال ہم سے بیان فرما دیا، یاد رکھا جس نے یاد رکھا اور بھول گیا جو بھول گیا۔**

(صحیح بخاری، باب ماجاء فی قوله تعالیٰ ﴿وَهُوَ الَّذِي يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ وَهُوَ أَهْوَنُ عَلَيْهِ﴾،

ج4، ص106، مطبوعہ دار طوق النجاۃ)

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ **اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں** "وَدَلَّ ذَلِكَ عَلَى أَنَّهُ أَخْبَرَ فِي الْمَجْلِسِ الْوَاحِدِ بِجَمِيعِ أَحْوَالِ الْمَخْلُوقَاتِ مُنْذُ ابْتُدِئَتْ إِلَى أَنْ تَفْنَى إِلَى أَنْ تُبْعَثَ فَشَمِلَ ذَلِكَ الْإِخْبَارَ عَنِ الْمَبْدَإِ وَالْمَعَاشِ وَالْمَعَادِ وَفِي تَيْسِيرِ إِيرَادِ ذَلِكَ كُلِّهِ فِي مَجْلِسٍ وَاحِدٍ مِنْ خَوَارِقِ الْعَادَةِ أَمْرٌ عَظِيمٌ" **ترجمہ: یہ حدیث پاک اس کی دلیل ہے کہ رسول اللہ** صلی اللہ علیہ وسلم **نے ایک ہی مجلس میں تمام مخلوق کے احوال جب سے خلقت شروع ہوئی اور جب تک فنا ہوگی اور جب اٹھائی جائے گی سب بیان فرما دیا اور یہ بیان مبدأ (مخلوق کے آغازِ پیدائش)، معاش (رہنے سہنے) اور معاد (قیامت کے دن اٹھنے) سب کو محیط تھا، ان سب کو خرقِ عادت کے طور پر ایک ہی مجلس میں بیان کر دینا نہایت عظیم معجزہ ہے۔**

(فتح الباری، باب ماجاء فی قوله تعالیٰ ﴿وَهُوَ الَّذِي يَبْدَأُ ....﴾، ج6، ص291، دار المعرفة، بیروت)

صحیح مسلم میں ہے ((أَبُو زَيْدٍ يَعْنِي عَمْرَو بْنَ أَخْطَبَ، قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم **الْفَجْرَ، وَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتَّى حَضَرَتِ الظُّهْرُ، فَنَزَلَ فَصَلَّى، ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ، فَخَطَبَنَا حَتَّى حَضَرَتِ الْعَصْرُ، ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى، ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ، فَخَطَبَنَا حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ، فَأَخْبَرَنَا بِمَا كَانَ وَبِمَا هُوَ كَائِنٌ فَأَعْلَمُنَا أَحْفَظُنَا)) ترجمہ: حضرت ابو زید یعنی عمرو بن اخطب** رضی اللہ تعالیٰ عنہ **سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ** صلی اللہ علیہ وسلم **نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی اور منبر پر تشریف فرما ہو کر ہمیں خطبہ دیتے رہے یہاں تک کہ ظہر کا وقت ہو گیا، اتر کر نماز پڑھائی پھر منبر پر تشریف فرما ہوئے اور ہمیں خطبہ دیتے رہے یہاں تک کہ عصر کا وقت ہو گیا، اتر کر عصر کی نماز پڑھائی پھر منبر پر تشریف فرما ہوئے، تو غروبِ آفتاب**

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

تک ہمیں خطبہ دیتے رہے، اس خطبہ (بیان) میں ہمیں علمِ ما کان وما یکون (یعنی جو ہو چکا اور جو ہونا ہے) کی خبر دے دی، ہم میں سے زیادہ علم والا وہ ہے جس نے اس خطبے کو سب سے زیادہ یاد رکھا۔

(صحیح مسلم، باب اخبار النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، ج 4، ص 2217، داراحیاء التراث العربی، بیروت)

امام احمد نے مسند اور طبرانی نے معجم میں بسندِ صحیح حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا، فرماتے ہیں: ((لَقَدْ تَرَكَنَا رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَمَا يَتَقَلَّبُ فِي السَّمَاءِ طَائِرٌ إِلَّا ذَكَّرَنَا مِنْهُ عِلْمًا)) ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس حال پر چھوڑا کہ ہوا میں کوئی پرندہ پَر مارنے والا ایسا نہیں جس کا علم حضور نے ہمارے سامنے بیان نہ فرما دیا ہو۔

(مسند احمد بن حنبل، عن ابی ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ج 5، ص 153، المکتب الاسلامی، بیروت ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، باب من غرائب مسند ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ج 2، ص 155، مکتبہ ابن تیمیہ، القاہرہ)

(11) یوسف علیہ السلام کا معجزہ ہے کہ جب زلیخا نے آپ پر بدنیتی کی تہمت لگائی اور عزیزِ مصر نے آپ سے جب اس بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ میں پاک دامن اور بے گناہ ہوں، اتنے میں زلیخا کے چچا کے چار ماہ کے بچے نے جو اسی مکان میں پالنے میں لیٹا ہوا تھا، آپ کی پاک دامنی کی گواہی دی۔

اس طرح کا معجزہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس شان سے عطا کیا گیا کہ ایک دن کا وہ بچہ جس نے اس سے پہلے آپ کی زیارت نہیں کی آپ کی رسالت کی گواہی دی۔

چنانچہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع کے موقع پر ایک مکان میں تشریف فرما تھے کہ ((جَاءَهُ رَجُلٌ بِغُلَامٍ يَوْمَ وُلِدَ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ

وسلم يَا غُلَامُ مَنْ أَنَا؟ قَالَ: أَنْتَ رَسُولُ الله)) ترجمہ: ایک شخص ایک ایسے بچے کو لے کر آیا جو آج ہی پیدا ہوا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بچے سے فرمایا: اے بچے! میں کون ہوں؟ اس نے عرض کیا: آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں صلی اللہ علیہ وسلم۔

(دلائل النبوۃ للبیہقی، باب ماجاء فی شہادۃ الرضیع، ج 6، ص 59، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

(18) خاتم النبیین

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

() اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَكَانَ اللهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا﴾ ترجمۂ کنزالایمان: محمّد (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارے مَردوں میں کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے پچھلے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔

(سورۃ الاحزاب، آیت 40)

اسمائے مبارکہ

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لے کر بتایا تا کہ کسی کو شک نہ ہو کہ اس آیت میں کس کے اوصاف بیان کیے جا رہے ہیں۔ قرآن مجید میں چار مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک محمد صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہے اور ایک مرتبہ اسم مبارک احمد صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہے، یہ دونوں نام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذاتی ہیں باقی نام صفاتی ہیں۔ امام اہل سنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''حضور کے علمِ ذات دو ہیں: کتبِ سابقہ میں احمد ہے اور قرآنِ کریم میں محمد ہے صلی اللہ علیہ وسلم'' (ملفوظات اعلیٰ حضرت، ص92، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

محمد کا معنی ہے تعریف کیا گیا، جس کی بار بار تعریف کی جائے، ساری مخلوق میں سب سے زیادہ جس کی تعریف کی گئی ہے وہ حضور جانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس ہے۔

تفسیر روح البیان میں ہے: ''ومعنی محمد کثیر الحمد فان اهل السماء والأرض حمدوه'' ترجمہ: محمد کا معنی ہے جس کی بہت زیادہ حمد کی جائے

، کیونکہ آسمان وزمیں والے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حمد کرتے ہیں۔

(تفسیر روح البیان، سورۃ الفتح، آیت 29، ج9، ص55، دارالفکر، بیروت)

اور احمد کا معنی ہے رب کی حمد کرنے والا، مخلوق میں سب سے زیادہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد کی۔

اسمائے مبارکہ کی تعداد

عرب کا مشہور مقولہ ہے کہ ''كَثْرَةُ الْاَسْمَاءِ تَدُلُّ عَلٰی شَرَفِ الْمُسَمّٰی'' یعنی کسی چیز کے ناموں کا بہت زیادہ ہونا اس بات کی دلیل ہوا کرتی ہے کہ وہ چیز عزت و شرف والی ہے۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو چونکہ خلاق عالم جل جلالہ نے اس قدر اعزاز و اکرام اور عزت و شرف سے سرفراز فرمایا ہے کہ آپ امام النبیین، سید المرسلین، محبوب رب العالمین عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمائے مبارکہ اور القاب بہت زیادہ ہیں۔

عام کتابوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمائے مبارکہ 99 لکھے ہوتے ہیں، جبکہ امام اہل سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ فرماتے ہیں:

''حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کے اسمائے صفات (یعنی صفاتی نام) بے گنتی ہیں۔ علامہ احمد خطیب قسطلانی (علیہ رحمۃ اللہ الغنی) نے پانچ سو جمع فرمائے۔

(ملخصاً، المواہب اللدنیہ، الفصل الاول فی ذکر اسمائہ الشریفۃ ------الخ، ج1، ص366)

سیرتِ شامی میں تین سو اور اضافہ کئے اور میں نے چھ سو اور ملائے۔ کل چودہ سو ہوئے اور حضور کے اسما ہر طبقے میں مختلف ہیں اور ہر ہر جنس میں جدا گانہ ہیں، دریا میں اور نام ہیں پہاڑوں میں اور۔'' (ملفوظات اعلیٰ حضرت، ص92، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

حضرت زید اور مذکورہ آیت کا شانِ نزول

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ زمانہ جاہلیت میں اپنی والدہ کے ساتھ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ننھیال جارہے تھے بنوقیس نے وہ قافلہ لوٹا جس میں زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے ان کو مکہ میں لاکر بیچا۔ حکیم بن حزام نے اپنی پھوپھی حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لئے ان کو خرید لیا۔ جب حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کا نکاح حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہوا تو انھوں نے زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضور اقدس صلّی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں بطور ہدیہ پیش کیا۔ زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد کو ان کے فراق کا بہت صدمہ تھا اور ہونا بھی چاہیے تھا کہ اولاد کی محبت فطری چیز ہے وہ زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فراق میں روتے اور اشعار پڑھتے پھرا کرتے تھے، اکثر جو اشعار پڑھتے تھے ان کا مختصر ترجمہ یہ ہے کہ "میں زید کی جدائی میں رو رہا ہوں اور یہ بھی نہیں جانتا کہ وہ زندہ ہے کہ اس کی امید رکھوں یا موت نے اسکا کام تمام کر دیا کہ اس سے مایوس ہو جاؤں، خدا عزوجل کی قسم مجھے یہ بھی معلوم نہیں کہ تجھے اے زید نرم زمین نے ہلاک کیا یا کسی پہاڑ نے ہلاک کیا۔ کاش مجھے یہ معلوم ہو جاتا کہ تو عمر بھر میں کبھی واپس آئے گا یا نہیں؟ ساری دنیا میں میری انتہائی غرض تیری واپسی ہے۔ جب آفتاب طلوع ہوتا ہے تو مجھے زید ہی یاد آتا ہے اور جب بارش ہونے کو آتی ہے تو بھی اسی کی یاد مجھے ستاتی ہے اور جب ہوائیں چلتی ہیں تو وہ بھی اس کی یاد کو بھڑکاتی ہیں۔ ہائے میرا غم اور میری فکر کس قدر طویل ہوگئی میں اس کی تلاش اور کوشش میں ساری دنیا میں اونٹ کی تیز رفتاری کو کام میں لاؤں گا اور دنیا کا چکر لگانے سے نہ اکتاؤں گا اونٹ چلنے سے اکتا جائیں تو اکتا جائیں لیکن میں کبھی بھی نہ اکتاؤں گا۔ اپنی ساری زندگی اسی میں گزار دوں گا۔ ہاں میری موت ہی آ گئی تو خیر کہ موت ہر چیز کو فنا کر دینے والی ہے آدمی خواہ کتنی ہی امیدیں لگائے مگر میں اپنے بعد فلاں فلاں رشتہ داروں اور آل و اولاد کو وصیت کر جاؤں گا کہ وہ بھی اسی طرح زید کو ڈھونڈتے رہیں۔

غرض وہ یہ اشعار پڑھتے اور روتے ہوئے ڈھونڈتے پھرا کرتے تھے۔ اتفاق سے ان کی قوم کے چند لوگوں کا حج کو جانا ہوا اور انھوں نے زید کو پہچانا۔ باپ کا حال سنایا، شعر سنائے انکی یادِ فراق کی داستان سنائی۔ حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کے ہاتھ پیغام بھیجا کہ میں یہاں مکہ میں ہوں۔ ان لوگوں نے جا کر زید کی خیر و خبر ان کے باپ کو سنائی اور وہ اشعار سنائے جو زید نے کہے تھے اور پتا بتایا۔ زید کے باپ اور چچا فدیہ کی رقم لے کر ان کو غلامی سے چھڑانے کی خاطر مکہ مکرمہ پہنچے، تحقیق کی، پتا چلایا، حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں پہنچے اور عرض کیا: اے ہاشم کی اولاد! اپنی قوم کے سردار! تم لوگ حرم کے رہنے والے ہو اور اللہ عزوجل کے گھر کے پڑوسی، تم خود قیدیوں کو رہا کراتے ہو، بھوکوں کو کھانا کھلاتے ہو۔ ہم اپنے بیٹے کی طلب میں تمھارے پاس پہنچے ہیں ہم پر احسان فرماؤ اور کرم کرو۔ فدیہ قبول کرو اور اس کو رہا کر دو بلکہ جو فدیہ ہو اس سے زیادہ لے لو۔ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: بس اتنی سی بات ہے! عرض کیا حضور! بس یہی عرض ہے۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسکو بلاؤ اور اس سے پوچھ لو اگر وہ تمھارے ساتھ جانا چاہے تو بغیر فدیہ ہی کے وہ تمہاری نذر ہے اور اگر نہ جانا چاہے تو میں ایسے شخص پر جبر نہیں کر سکتا جو خود نہ جانا چاہے۔ انھوں نے عرض کیا کہ آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے استحقاق سے بھی زیادہ احسان فرمایا یہ بات خوشی سے منظور ہے۔ حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بلائے گئے آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: تم ان کو پہچانتے ہو؟ عرض کیا جی ہاں پہچانتا ہوں یہ میرے باپ ہیں اور یہ میرے چچا۔ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ میرا حال بھی تمہیں معلوم ہے۔ اب تمہیں اختیار ہے کہ میرے پاس رہنا چاہو تو میرے پاس رہو، انکے ساتھ جانا چاہو تو اجازت ہے۔ حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

عنہ نے عرض کیا حضور! میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے مقابلے میں بھلا کس کو پسند کرسکتا ہوں؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم میرے لئے باپ کی جگہ بھی ہیں اور چچا کی جگہ بھی۔

ان دونوں باپ چچا نے کہا کہ زید! غلامی کو آزادی پر ترجیح دیتے ہو؟ باپ چچا اور سب گھر والوں کے مقابلہ میں غلام رہنے کو پسند کرتے ہو؟ حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہاں میں نے ان (حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی طرف اشارہ کرکے) میں ایسی بات دیکھی ہے جس کے مقابلے میں کسی چیز کو بھی پسند نہیں کرسکتا۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے جب یہ جواب سنا تو ان کو گود میں لے لیا اور فرمایا کہ میں نے اس کو اپنا بیٹا بنالیا۔ زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے باپ اور چچا بھی یہ منظر دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور خوشی سے ان کو چھوڑ کر چلے گئے۔

(الاصابة فی تمییز الصحابة، زید بن حارثة،ج495,496،دارالکتب العلمیہ،بیروت)

حضرت زید کا نکاح

ائمہ مفسرین فرماتے ہیں حضور سید المرسلین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے قبل طلوعِ آفتابِ اسلام زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خرید کر آزاد فرمایا اور متبنّٰی (لے پالک بیٹا) بنایا تھا، حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہ حضور سید عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی پھوپھی امیہ بنت عبدالمطلب کی بیٹی تھیں سید عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے انہیں حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نکاح کا پیغام دیا، اول تو راضی ہوئیں اس گمان سے کہ حضور اپنے لئے خواستگاری فرماتے ہیں، جب معلوم ہوا کہ زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے طلب ہے انکار کیا اور عرض کر بھیجا کہ یا رسول اللہ! میں حضور کی پھوپھی کی بیٹی ہوں ایسے شخص کے ساتھ اپنا نکاح پسند نہیں کرتی، اور ان کے بھائی عبداللہ بن جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اسی بنا پر انکار کیا، اس پر یہ آیہ کریمہ اتری: ﴿وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّ

لَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ وَمَنْ يَّعْصِ اللهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا﴾ ترجمہ: نہیں پہنچتا کسی مسلمان مرد نہ کسی مسلمان عورت کو کہ جب اللہ ورسول حکم کریں کسی بات کا کہ انہیں کچھ اختیار رہے اپنی جانوں کا، اور جو حکم نہ مانے اللہ ورسول کا وہ صریح گمراہی میں بہکا۔ (پ22،سورۃالاحزاب،آیت36)

اسے سن کر دونوں بہن بھائی رضی اللہ تعالیٰ عنہما تائب ہوئے اور نکاح ہوگیا۔

(الجامع لاحکام القرآن(امام قرطبی)ج 14،ص165،دارالکتاب العربی، بیروت)☆(الدرالمنثور،ج 6،ص537.638،داراحیاء التراث العربی ،بیروت)

ظاہر ہے کہ کسی عورت پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے فرض نہیں کہ فلاں سے نکاح پر خواہی نخواہی راضی ہوجائے خصوصاً جبکہ وہ اس کا کفو نہ ہو خصوصاً جبکہ عورت کی شرافت خاندان کو اکب ثریا سے بھی بلند وبالاتر ہو، بایں ہمہ اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا دیا ہوا پیام نہ ماننے پر رب العزۃ جل جلالہ نے بعینہٖ وہی الفاظ ارشاد فرمائے جو کسی فرضِ الٰہ کے ترک پر فرمائے جاتے اور رسول کے نام پاک کے ساتھ اپنا نام اقدس بھی شامل فرمایا یعنی رسول جو بات تمہیں فرمائیں وہ اگر ہمارا فرض نہ تھی تو اب ان کے فرمانے سے فرض قطعی ہوگئی مسلمانوں کو اس کے نہ ماننے کا اصلاً اختیار نہ رہا جو نہ مانے گا صریح گمراہ ہوجائے گا دیکھو رسول کے حکم دینے سے کام فرض ہوجاتا ہے اگرچہ فی نفسہٖ خدا کا فرض نہ تھا ایک مباح وجائز امر تھا۔

حضرت زید کا طلاق دینا

حضرت زید اور حضرت زینب کی شادی نبھ نہ سکی، نوبت طلاق تک پہنچ گئی، حضرت زید نے طلاق دے دی، عدت گزرنے کے بعد حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

نے حضرت زینب سے نکاح فرمالیا، جب نکاح ہوا تو یہودیوں نے اعتراض کیا کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے اپنے بیٹے کی بیوی سے شادی کرلی، اس پر یہ آیت پاک نازل ہوئی: ﴿مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ وَکَانَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا﴾ ترجمۂ کنزالایمان: محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) تمہارے مَردوں میں کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے پچھلے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔

(تفسیر قرطبی، تحت الآیۃ المذکورہ، ج14، ص188، دارالکتب المصریہ، القاہرہ)

حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی عظمتوں پر قربان اعتراض دشمن کرتا ہے، جواب خدا عَزَّوَجَلَّ دیتا ہے، معلوم ہوا کہ لے پاک بیٹا حقیقی بیٹے کی طرح نہیں۔

فرمایا میرا محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کسی "رجل" کا باپ نہیں، لڑکا بالغ ہوجائے تو اسے رجل (مرد) کہتے ہیں، حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے تمام بیٹے بچپن ہی میں انتقال فرما گئے، کوئی بالغ نہ ہوا۔

(تفسیر کبیر، تحت الآیۃ المذکورہ، ج25، ص171، داراحیاء التراث العربی، بیروت)

اولادِ مقدسہ

حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے چار صاحبزادے ہیں (1) حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ، ان کی والدہ ماجدہ حضرت ماریہ خاتون ہیں۔ (2) حضرت قاسم رضی اللہ عنہ (3) حضرت طیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ (4) حضرت طاہر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (بعض کتب میں لکھا ہے کہ کل تین صاحبزادے تھے، تیسرے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ جن کا لقب طیب وطاہر ہے) حضرت ابراہیم کے علاوہ باقی صاحبزادے حضرت خدیجۃ الکبریٰ سے ہیں۔

حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی چار صاحبزادیاں ہیں، اور چاروں حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے ہیں، ان کے اسماء درج ذیل ہیں:

(1) حضرت زینب رضی اللہ عنہا، جو حضرت قاسم سے چھوٹی، اور باقی سب اولاد سے بڑی ہیں، ان کا نکاح مکہ ہی میں ابوالعاص بن ربیع سے ہوا تھا، جنہوں نے جنگ بدر کے بعد اسلام قبول کیا۔ (2) حضرت رقیّہ رضی اللہ عنہا، یہ حضرت زینب سے چھوٹی ہیں۔ (3) حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا، یہ حضرت رقیہ سے چھوٹی ہیں، ان دونوں کا نکاح یکے بعد دیگرے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے ہوا۔ (4) حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا، یہ حضرت ام کلثوم سے چھوٹی ہیں، ان کا نکاح حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے ہوا۔

(تفسیر ابن کثیر، تحت الآیۃ المذکورہ، ج6، ص428، دارطیبہ للنشر والتوزیع)

تفسیر خزائن العرفان میں ہے:

حضرت زید کے بھی آپ حقیقت میں باپ نہیں کہ ان کی منکوحہ آپ کے لئے حلال نہ ہوتی، قاسم وطیّب وطاہر وابراہیم حضور کے فرزند تھے مگر وہ اس عمر کو نہ پہنچے کہ انہیں مرد کہا جائے، انہوں نے بچپن میں وفات پائی۔

(تفسیر خزائن العرفان، تحت الآیۃ المذکورہ)

حضرت ابراہیم کے انتقال پر

عاص بن وائل شقی نے صاحبزادۂ سید المرسلین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ (حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے انتقال پُر ملال پر حضور کو ابتر یعنی نسل بریدہ کہا۔

حق جل وعلا نے فرمایا: ﴿انا اعطینک الکوثر﴾ ترجمہ: بیشک ہم نے تمھیں خیر کثیر عطا فرمائی۔ (پ30، سورۃ الکوثر)

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کہ اولاد سے نام چلنے کو تمھاری رفعت ذکر سے کیا نسبت، کروڑوں صاحب اولاد گزرے جن کا نام تک کوئی نہیں جانتا، اور تمھاری ثنا کا ڈنکا تو قیامِ قیامت تک اکنافِ عالم واطرافِ جہاں میں بجے گا اور تمھارے نام نامی کا خطبہ ہمیشہ ہمیشہ پڑھا جائے گا۔

پھر اولاد بھی تمھیں نفیس وطیب عطا ہوگی جن کی بقا سے بقائے عالم مربوط رہے گی اس کے سوا تمام مسلمان تمھارے بال بچے ہیں، اور تم سا مہربان ان کے لیے کوئی نہیں۔

بلکہ حقیقت کار کو نظر کیجیے تو تمام عالم تمھاری اولاد معنوی ہے کہ تم نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا، اور تمھارے ہی نور سے سب کی آفرینش ہوئی۔ اسی لیے جب ابوالبشر آدم تمھیں یاد کرتے تو یوں کہتے:((یا ابنی صورۃً وابای معنیً)) ترجمہ: اے میرے ظاہری بیٹے اور حقیقت میں میرے باپ۔

(المدخل لابن الحاج ،فصل فی مولد النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم دار الکتب العربی بیروت ۲/۳۴)

پھر آخرت میں جو تمہیں ملنا ہے اس کا حال تو خدا ہی جانے۔ جب اس کی یہ عنایت بے غایت تم پر مبذول ہو۔ تو تم ان اشقیا کی زبان درازی پر کیوں ملول ہو بلکہ ﴿فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَ انْحَرْ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: تو تم اپنے رب کے لئے نماز پڑھو اور قربانی کرو۔ ﴿اِنَّ شَانِئَکَ هُوَ الْاَبْتَرُ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: بے شک جو تمہارا دشمن ہے وہی ہر خیر سے محروم ہے۔ (پ30، سورۃ الکوثر)

نسل پاک

یہاں یہ بات یاد رہے کہ سب کی نسل بیٹے سے چلتی ہے جبکہ حضور پُر نور صَلَّی

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی نسل پاک بیٹی سے چلی ہے، حضرت امام حسن اور امام حسین بیٹے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہیں لیکن خاندان حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا ہے۔ لہذا حضرت علی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی فاطمی اولاد اور آگے امام حسن اور امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے چلنے والی نسل پاک سب کی سب سادات ہیں۔ ہاں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے علاوہ ازواج سے جو اولاد ہے وہ سید نہیں ہے، علوی ہے۔

المعجم الکبیر للطبرانی میں ہے:((عن عمر رضی اللہ عنہ قال:سمعت رسول الله صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم یقول:کل بنی أنثى فإن عصبتهم لأبيهم، ما خلا ولد فاطمة فإني أنا عصبتهم وأنا أبوهم)) ترجمہ: حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ہر عورت کے بچوں کے عصبات، اُن بچوں کے باپ کی طرف سے ہوتے ہیں سوائے اولاد فاطمہ کے کہ میں اس کی اولاد کا عصبہ اور والد ہوں۔

(المعجم الکبیر للطبرانی،باب الحاء،جلد3،صفحہ44،مکتبۃ ابن تیمیۃ ،القاہرۃ)

ردالمحتار میں ہے''فإن العلماء ذكروا أن من خصائصه صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم أنه ينسب إليه أولاد بناته، فالخصوصية للطبقة العليا، فأولاد فاطمة الأربعة الحسن والحسين وأم كلثوم وزينب ينسبون إليه صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم وأولاد الحسين ينسبون إليهما فينسبون إليه صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم وأولاد زينب وأم كلثوم ينسبون إلى أبيهم لا إلى أمهم، فلا ينسبون إلى فاطمة ولا إلى أبيها صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم لأنهم أولاد بنت بنته لا أولاد بنته، فيجري فيهم الأمر على قاعدة الشرع الشريف في أن الولد يتبع أباه في النسب لا أمه، وإنما خرج أولاد فاطمة وحدها للخصوصية التي ورد بها الحديث'' ترجمہ: بے شک علما نے سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی بیٹیوں کی اولاد کے نسب کے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی طرف

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

منسوب ہونے کو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے خصائص میں سے شمار کیا ہے۔اور خصوصیت صرف اوپر والے طبقے کو حاصل ہے۔لہٰذا اولادِ فاطمہ جن میں حسنین کریمین، ام کلثوم اور زینب ہیں ان کے نسب کو حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی طرف منسوب کیا جائے گا۔یہی حال اولادِ حسین کا بھی ہے یعنی ان کی اولاد بھی سید ہوگی ،جبکہ اولادِ زینب وام کلثوم سید نہ ہوگی بلکہ ان کی اولاد کا نسب وہی ہوگا جو ان کے باپ کا ہوگا۔کیونکہ یہ سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی بیٹی کی اولاد نہیں بلکہ بیٹی کی بیٹی کی اولاد ہے۔لہٰذا شرع مطہر کے اصول کے مطابق یہی حکم ہوگا کہ بچہ اپنے نسب میں باپ کے تابع ہے نہ کہ ماں کے۔اور حضرت فاطمہ کی اولاد کو اس حکم سے مستثنٰی حدیث پاک کی وجہ سے کیا گیا۔

(رد المحتار علی الدر المختار،کتاب الوصایا،باب الوصیة للأقارب وغیرہم،جلد6،صفحہ685،دار الفکر،بیروت)

فتاوی رضویہ میں ہے:

’’اللہ تعالیٰ نے یہ فضیلت خاص امام حسن وامام حسین اور ان کے حقیقی بھائی بہنوں کو عطا فرمائی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کہ وہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے بیٹے ٹھہرے پھر ان کی جو خاص اولاد ہے ان میں بھی وہی قاعدہ عام جاری ہوا کہ اپنے باپ کی طرف منسوب ہوں اس لئے سبطین کریمین کی اولاد سید ہیں نہ کہ بناتِ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اولاد کہ وہ اپنے والدوں ہی کی طرف نسبت کی جائیں گی، واللہ سبحنہ وتعالیٰ اعلم۔‘‘ (فتاوی رضویہ،جلد13،صفحہ361،رضافائونڈیشن،لاہور)

اولاد کے نابالغی میں انتقال کرنے کی حکمت

اگر حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے بیٹے نہ ہوتے تو کوئی اعتراض کرسکتا تھا،لہٰذا اللہ تعالیٰ نے بیٹے عطا فرمائے اور اگر بڑے ہوتے اور نبی نہ ہوتے تو ہوسکتا ہے کوئی

کہنے والا کہتا کہ کئی انبیا کے بیٹے نبی ہوئے ہیں اور امام الانبیا کے بیٹے نبی نہیں ہوئے اور اگر نبی ہوتے تو حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم تو خاتم النبیین ہیں،آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوسکتا۔لہٰذا رب عزوجل نے بیٹے بھی عطا فرمائے اور تمام کے تمام بیٹے نابالغی ہی میں انتقال کر گئے۔

اگر ابراہیم زندہ ہوتے

حضرت اسماعیل کہتے ہیں:

((قُلْتُ لِابْنِ أَبِي أَوْفَى:رَأَيْتَ إِبْرَاهِيمَ ابْنَ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ؟ قَالَ:مَاتَ صَغِيرًا، وَلَوْ قُضِيَ أَنْ يَكُونَ بَعْدَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نَبِيٌّ عَاشَ ابْنُهُ وَلَكِنْ لاَ نَبِيَّ بَعْدَهُ)) ترجمہ: میں نے ابن ابی اوفیٰ سے دریافت کیا: کہ کیا آپ نے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی زیارت کی ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ بچپن میں ہی وصال کر گئے تھے،اگر محمد مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے بعد کسی نبی کا ہونا ممکن ہوتا تو آپ کے صاحبزادے زندگی پاتے لیکن آپ کے بعد کوئی نہیں ہے۔

(صحیح بخاری،باب من سمی باسماء الانبیاء،ج8،ص43،دارطوق النجاۃ، بیروت)

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں ((لَمَّا مَاتَ إِبْرَاهِيمُ ابْنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم، وَقَالَ: إِنَّ لَهُ مُرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ، وَلَوْ عَاشَ لَكَانَ صِدِّيقًا نَبِيًّا)) ترجمہ: جس وقت رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے بیٹے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا تو حضور نے نماز جنازہ ادا کی اور فرمایا: بے شک جنت میں اُس کو دودھ پلانے والی ہے،اور اگر ابراہیم زندہ رہتے تو سچے نبی ہوتے۔

(سنن ابن ماجہ،باب ماجاء فی الصلوۃعلی ابن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم،ج1،

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ص484،داراحیاء الکتب العربیہ،بیروت)

ثابت ہوا کہ اگر حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے صاحبزادے زندہ رہتے تو نبی ہوتے اور حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خاتم النبیین ہیں، لہذا تمام بیٹے نابالغی ہی میں انتقال فرما گئے۔

آخری نبی

حضور، خاتم النبیّن ہیں، یعنی اللہ عزوجل نے سلسلہ نبوّت حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ پر ختم کردیا، کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے زمانہ میں یا بعد کوئی نیا نبی نہیں ہوسکتا، جو حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے زمانہ میں یا حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے بعد کسی کو نبوّت ملنا مانے یا جائز جانے، کافر ہے۔ (بہار شریعت، حصہ1، ص63، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ "تفسیر روح البیان" میں فرماتے ہیں:

"ومن قال بعد نبینا نبی یکفر لانه أنكر النص و كذلك لو شك فيه لان الحجة تبين الحق من الباطل "ترجمہ: جس نے کہا ہمارے نبی کے بعد کوئی نبی ہے ایسا شخص کافر ہے کیونکہ اُس نے نص کا انکار کیا۔ اور آپ کے بعد کسی نبی کے ہونے کے حوالہ سے شک بھی کیا تو بھی کافر ہے کیونکہ دلائل سے حق اور باطل میں فرق ہوجاتا ہے۔ (روح البیان، تحت الآیۃ المذکورہ، ج7، ص188، دارالفکر، بیروت)

خاتم النبیین والی آیت کے تحت صدر الافاضل سید نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

یعنی آخر الانبیا کہ نبوّت آپ پر ختم ہوگئی آپ کی نبوّت کے بعد کسی کو نبوّت نہیں مل سکتی حتّٰی کہ جب حضرت عیسٰی علیہ السلام نازل ہوں گے تو اگرچہ نبوّت پہلے پا چکے ہیں مگر نُزول کے بعد شریعتِ محمّدیہ پر عامل ہوں گے اور اسی شریعت پر حکم کریں

گے اور آپ ہی کے قبلہ یعنی کعبہ معظّمہ کی طرف نماز پڑھیں گے، حضور کا آخر الانبیا ہونا قطعی ہے، نصِّ قرآنی بھی اس میں وارد ہے اور صحاح کی بکثرت احادیث تو حدِّ تواتر تک پہنچتی ہیں۔ ان سب سے ثابت ہے کہ حضور سب سے پچھلے نبی ہیں آپ کے بعد کوئی نبی ہونے والا نہیں جو حضور کی نبوّت کے بعد کسی اور کو نبوّت ملنا ممکن جانے، وہ ختمِ نبوّت کا منکر اور کافِر خارج از اسلام ہے۔

(تفسیر خزائن العرفان، تحت الآیۃ المذکورہ)

میں اور قیامت

مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ قیامت تک کوئی دوسرا نبی پیدا نہیں ہوگا، حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ارشاد فرماتے ہیں: ((بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةَ كَهَاتَيْنِ)) ترجمہ: مجھے اور قیامت کو ان دو انگلیوں کی طرح بھیجا گیا ہے۔

(صحیح بخاری، باب قول النبی :بعثت انا والساعة الخ، ج8، ص105، دارطوق النجاة ☆ صحیح مسلم، باب قرب الساعة، ج4، ص2268، داراحیاء التراث العربی، بیروت)

یعنی میں اور قیامت ان دو انگلیوں کی طرح ہیں، جس طرح ان دو انگلیوں کے درمیان تیسری انگلی نہیں، اسی طرح میرے اور قیامت کے درمیان کوئی نبی نہیں، اب میرے بعد آئے گی تو قیامت آئے گی۔

علامہ نووی شافعی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: "لَيْسَ بَيْنَهُمَا إِصْبَعٌ أُخْرَى كَمَا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّاعَةِ "ترجمہ: جس طرح ان دونوں انگلیوں کے درمیان کوئی انگلی نہیں اسی طرح میرے اور قیامت کے مابین کوئی نبی نہیں ہے۔

(شرح النووی علی مسلم، کتاب الجمعہ، ج6، ص155، داراحیاء التراث العربی، بیروت)

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

خوبصورت عمارت

حضرت **ابوہریرہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے **مروی** ہے، **رسول اللہ** صلی اللہ علیہ وسلم نے **ارشاد فرمایا**: ((إِنَّ مَثَلِي وَمَثَلَ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي، كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بَيْتًا فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ، إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ بِهِ، وَيَعْجَبُونَ لَهُ، وَيَقُولُونَ هَلَّا وُضِعَتْ هَذِهِ اللَّبِنَةُ؟ قَالَ: فَأَنَا اللَّبِنَةُ وَأَنَا خَاتِمُ النَّبِيِّينَ)) ترجمہ: بے شک میری اور دیگر انبیائے کرام کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص نے مکان تعمیر کیا اور اُسے ہر لحاظ سے سجایا اور سنوارا مگر کسی گوشہ میں ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی، لوگ اس کے گرد گھومتے اور تعجب سے کہتے: بھلا یہ اینٹ کیوں نہ رکھی گئی؟ فرمایا: وہ اینٹ میں ہی ہوں اور میں سارے انبیا میں آخری ہو۔

(صحیح بخاری، باب خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، ج 4، ص186، دارطوق النجاۃ، بیروت ☆ صحیح مسلم، باب ذکر کونہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم النبیین، ج 4، ص1791، داراحیاء التراث العربی، بیروت)

حضور کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آئے گا

حضرت **انس بن مالک** رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے **مروی** ہے، **رسول اللہ** صلی اللہ علیہ وسلم نے **ارشاد فرمایا**: ((إِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدْ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُولَ بَعْدِي وَلَا نَبِيَّ)) ترجمہ: بے شک رسالت اور نبوت ختم ہو چکی ہیں لہذا میرے بعد نہ کوئی رسول ہے اور نہ کوئی نبی۔

(جامع الترمذی، باب ذہبت النبوۃ وبقیت المبشرات، ج4، ص533، مصطفی البابی، مصر)

سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے **ارشاد فرمایا**: ((أَنَا الْعَاقِبُ الَّذِي لَيْسَ بَعْدِي نَبِيٌّ)) ترجمہ: میں عاقب ہوں یعنی میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

(جامع الترمذی، باب ماجاء فی اسماء النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، ج 5، ص135، مطبعہ

مصطفی البابی، مصر)

نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے **ارشاد فرمایا**: ((ذَهَبَتِ النُّبُوَّةُ وَبَقِيَتِ الْمُبَشِّرَاتُ)) ترجمہ: نبوت ختم ہو گئی اور مبشرات (اچھے خواب) باقی ہیں۔

(سنن ابن ماجہ، باب الرؤیا الصالحۃ، ج2، ص1283، داراحیاء التراث العربی، بیروت)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے **ارشاد فرمایا**: ((لَمْ يَبْقَ مِنَ النُّبُوَّةِ إِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ قَالُوا: وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ؟ قَالَ: الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ)) ترجمہ: نبوت میں سے کچھ باقی نہ رہا سوائے مبشرات کے، عرض کی گئی! ''مبشرات'' کیا ہیں؟ فرمایا: اچھے خواب۔

(صحیح بخاری، باب المبشرات، ج9، ص31، دارطوق النجاۃ، بیروت)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے **ارشاد فرمایا**: ((جِئْتُ فَخَتَمْتُ الْأَنْبِيَاءَ)) ترجمہ: میں نے آکر انبیاء (کی آمد) کو منقطع کر دیا۔

(صحیح مسلم، باب ذکر کونہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم النبیین، ج 4، ص1791، داراحیاء التراث العربی، بیروت)

حضرت **ابوہریرہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے **روایت** ہے، **خاتم النبیین** صلی اللہ علیہ وسلم نے **ارشاد فرمایا**: ((فُضِّلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ: أُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ، وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ طَهُورًا وَمَسْجِدًا، وَأُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً، وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّونَ)) ترجمہ: مجھے دیگر انبیا پر چھ چیزوں سے فضیلت دی گئی ہے (1) مجھے جوامع الکلم عطا کیے گئے (2) اور (دشمنوں پر) رُعب طاری کر کے میری مدد کی گئی (3) میرے لئے غنیمت کو حلال کیا گیا (4) میرے لئے روئے زمین کو پاک کرنے والی اور سجدہ گاہ بنا دیا گیا (5) مجھے تمام مخلوق کی طرف بھیجا گیا (6) میرے ذریعے نبیوں (کی آمد) پر مُہر لگا دی گئی۔

(صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، ج1، س371، داراحیاء التراث العربی، بیروت)

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

تیس جھوٹے نبی

نبی آخرالزمان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے غیب کی خبر دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ((اَنَّہُ سَیَکُونُ فِی اُمَّتِی کَذَّابُونَ ثَلَاثُونَ، کُلُّھُمْ یَزْعُمُ اَنَّہُ نَبِیٌّ، وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّینَ لَا نَبِیَّ بَعْدِی)) ترجمہ: میری امت میں تیس کذّاب ہوں گے، ہر ایک نبی ہونے کا دعویٰ کرے گا۔ حالانکہ میں سب سے آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

(سنن ابی داؤد، باب ذکر الفتن ودلائلها، ج 4، ص 97، المکتبة العصریه، بیروت ☆ جامع الترمذی، باب ماجاء لا تقوم الساعة حتی یخرج، ج4، ص 499، مصطفی البابی، مصر)

مصطفیٰ جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰی یَنْبَعِثَ دَجَّالُونَ کَذَّابُونَ قَرِیبٌ مِنْ ثَلَاثِینَ کُلُّھُمْ یَزْعُمُ اَنَّہُ رَسُولُ اللّٰہِ)) ترجمہ: قیامت قائم نہ ہوگی جب تک تیس کے قریب جھوٹے دجال نہ نکلیں جن میں سے ہر ایک کا یہ دعویٰ ہوگا کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔

(جامع الترمذی، باب ماجاء لا تقوم الساعة حتی یخرج، ج4، ص 498، مصطفی البابی، مصر)

تیس دجالوں میں سے ایک دجال

ان کذابوں اور دجالوں میں سے ایک مرزا غلام احمد قادیانی بھی ہے، جس نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا۔ چنانچہ اِزالہ اَوہام "صفحہ 533 پر لکھتا ہے: ''خدا تعالیٰ نے "براہین احمدیہ "میں اس عاجز کا نام اُمّتی بھی رکھا اور نبی بھی۔''

(روحانی خزائن بحوالہ ازالہ اوہام، ج3، ص386)

اور اپنی "براہینِ احمدیہ " کی نسبت "اِزالہ "صفحہ 533 میں لکھتا ہے:

''براہینِ احمدیہ خدا کا کلام ہے۔''

(روحانی خزائن بحوالہ ازالة الاوہام، ج3، ص386)

نوٹ: قادیانی شیطان کی تقریباً اَسّی (80) سے زائد کتابیں ہیں، جن میں سے بعض کے نام یہ ہیں: انجامِ آتھم "، "ضمیمہ اَنجامِ آتھم "، " کشتیِ نوح "، "اِزالہ اَوہام"، "دافع البلاء ومعیار اھل الاصطفاء"، "اربعین "اور "براہین اَحمدیہ " وغیرہا، "روحانی خزائن "نامی کتاب میں ان کتابوں کو تیئیس (23) حصوں میں جمع کیا گیا ہے۔ نیز اس شیطان کے کئی اشتہارات ہیں جو تین حصوں میں جمع کئے گئے ہیں، اور مغلظات بھی ہیں، جنہیں دس (10) حصوں میں "ملفوظات "کے نام سے جمع کیا گیا ہے۔

غلام احمد قادیانی کی گستاخیاں

مدّعیِ نبوت بننا کافر ہونے اور ابداً آباد جہنم میں رہنے کے لیے کافی تھا، کہ قرآنِ مجید کا انکار اور حضور خاتم النبیین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو خاتم النبیین نہ ماننا ہے، مگر اُس نے اتنی ہی بات پر اکتفا نہ کیا بلکہ انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کی تکذیب وتوہین کا وبال بھی اپنے سَر لیا۔

(۱) اِزالہ اَوہام صفحہ 688 میں ہے:

''حضرت رسُولِ خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے اِلہام ووحی غلط نکلی تھیں۔''

(روحانی خزائن بحوالہ ازالة الاوہام، ج3، ص471)

(۲) ازالہ اوہام صفحہ 8 پر ہے:

''حضرت مسیح کی پیش گوئیاں زیادہ غلط نکلیں۔''

(روحانی خزائن بحوالہ ازالة الاوہام، ج3، ص106)

(۳) ازالة الاوہام صفحہ 629 میں ہے:

''ایک بادشاہ کے وقت میں چار سو نبی نے اُس کی فتح کے بارے میں پیشگوئی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کی اور وہ جھوٹے نکلے، اور بادشاہ کو شکست ہوئی، بلکہ وہ اسی میدان میں مر گیا۔"

(روحانی خزائن بحوالہ ازالۃ الاوہام،ج3،ص439)

(۴) اُسی کے صفحہ 26,28 میں لکھتا ہے:

"قرآن شریف میں گندی گالیاں بھری ہیں اور قرآنِ عظیم سخت زبانی کے طریق کو استعمال کر رہا ہے۔" (روحانی خزائن بحوالہ ازالۃ الاوہام،ج3،ص115,116)

(۵) معیار صفحہ 13 پر لکھتا ہے:

"اے عیسائی مشنریو! اب ربّنا المسیح مت کہو اور دیکھو کہ آج تم میں ایک ہے، جو اُس مسیح سے بڑھ کر ہے۔" (روحانی خزائن بحوالہ معیار،ج18،ص233)

(۶) اعجاز احمدی صفحہ 14 پر لکھتا ہے:

"ہائے! کس کے آگے یہ ماتم لے جائیں، کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تین پیش گوئیاں صاف طور پر جھوٹی نکلیں۔"

(روحانی خزائن بحوالہ اعجاز احمدی،ج19،ص121)

(۷) "ضمیمہ انجام آتھم" کے صفحہ 7 پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں لکھا:

"آپ کا کنجریوں سے مَیلان اور صحبت بھی شاید اِسی وجہ سے ہو کہ جدّی مناسبت درمیان ہے، ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اُس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگادے اور زناکاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر مَلے اور اپنے بالوں کو اُس کے پیروں پر مَلے، سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہوسکتا ہے۔" (روحانی خزائن بحوالہ ضمیمہ انجام آتھم،ج11،ص291)

(۸) "ضمیمہ انجام آتھم" کتاب کے صفحہ 7 پر لکھا:

"آپ کا خاندان بھی نہایت پاک و مطہّر ہے، تین دادیاں اور نانیاں آپ

کی زناکار اور کسبی عورتیں تھیں، جن کے خون سے آپ کا وجود ہوا۔"

(روحانی خزائن بحوالہ ضمیمہ انجام آتھم،ج11،ص291)

العیاذ باللہ۔۔۔ ہر شخص جانتا ہے کہ دادی باپ کی ماں کو کہتے ہیں تو اس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لیے باپ کا ہونا بیان کیا، جو قرآن کے خلاف ہے اور دوسری جگہ یعنی "کشتی نوح "صفحہ 16 میں تصریح کر دی:

"یسوع مسیح کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں، یہ سب یسوع کے حقیقی بھائی اور حقیقی بہنیں تھیں، یعنی یوسف اور مریم کی اولاد تھے۔"

(روحانی خزائن بحوالہ کشتی نوح،ج19،ص18)

غرض اس کی خرافات کہاں تک بیان کی جائیں؟ تفصیل کے لیے بہار شریعت کے پہلے حصہ کا مطالعہ کریں۔

مولیٰ کائنات نبی نہیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک کے لیے نکلے تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پیچھے اپنا نائب بنایا، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: حضور! کیا مجھے بچوں اور عورتوں میں چھوڑے جا رہے ہیں تو سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (أَلَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَيْسَ نَبِيٌّ بَعْدِي)) ترجمہ: کیا تم اس بات راضی نہیں ہو کہ تمہاری مجھ سے وہ ہی نسبت ہو جو حضرت ہارون کو حضرت موسیٰ سے تھی سوائے اس کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

(صحیح بخاری،باب غزوۃ تبوک،ج6،ص3،دارطوق النجاۃ،بیروت)

جب مولیٰ کائنات شیر خدا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی نہیں کہ حضور کے بعد کوئی نیا نبی ہے ہی نہیں تو مرزا قادیانی کیسے نبی ہوسکتا ہے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

فاروق اعظم نبی نہیں

نبی معظم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:((لَوْ کَانَ نَبِیٌّ بَعْدِی لَکَانَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ)) ترجمہ: اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) ہوتا۔ (جامع الترمذی، ج5، ص619، مطبعہ مصطفی البابی، مصر)

جب فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کو دیکھ شیطان بھاگ جاتا ہے، حدیث پاک کے مطابق جن کی زبان اور دل پر حق رکھ دیا گیا ہے وہ نبی نہیں تو مرزا غلام احمد قادیانی نبی کیسے ہوسکتا ہے!!

جھوٹے نبی کی جھوٹی پیشگوئیاں

(۱) مرزا غلام احمد قادیانی نے یہ دعوی کیا تھا کہ مجھ پر وحی آئی ہے کہ میرا محمدی بیگم کے ساتھ نکاح ہوگا، اگر میری محمدی بیگم سے شادی نہ ہو تو سمجھ لینا کہ میں جھوٹا ہوں، مرزا نے بڑی کوشش کی، پیغام بھیجے، بڑے جتن کئے کہ کسی طرح محمدی بیگم سے نکاح ہوجائے، لیکن وہ بھی اللہ کی بندی قائم رہی کہ میں مرزا جیسے بے ایمان کے ساتھ نکاح نہیں کروں گی حالانکہ محمدی بیگم اور مرزا غلام احمد قادیانی قریبی رشتہ دار تھے، ساری دنیا جانتی ہے کہ مرزا کا نکاح محمدی بیگم سے نہیں ہوا، محمدی بیگم ہجرت کر کے پاکستان آئی اور یہیں فوت ہوئی۔ ہم مرزا کی وحی کے مطابق کہتے ہیں کہ بے ایمان تو جھوٹا ہے۔ سچا نبی جو کہہ دے وہ بات ہوکر رہتی ہے۔

(۲) جب محمدی بیگم کی طرف سے انکار ہورہا تھا تو اس نے یہ چھاپ دیا کہ اگر اس کی شادی کسی اور سے ہوگی تو اڑھائی برس میں محمدی کا باپ مرجائے گا اور تین برس میں اس کا شوہر مرجائے گا۔ مگر محمدی بیگم کی شادی سلطان محمد سے ہوئی اور

ایسا کچھ نہ ہوا، ان دونوں میں سے تو کوئی نہ مرا، وہ خود ہی ان سے پہلے مر گیا۔

(۳) یہ دعوی بھی کیا کہ مجھ پر وحی آئی ہے کہ میری بیوی کے اس حمل سے بیٹا ہوگا جو انبیا کا چاند ہوگا بادشاہ اُس کے کپڑوں سے برکت لیں گے، اس نے یہ بات اشتہاروں میں چھاپ دی، مگر پیدا بیٹی ہوگئی، جب اس کی بیوی کو دوسری مرتبہ حمل ٹھہرا تب بھی ایسے ہی چھاپ دیا کہ مجھ پر وحی آئی ہے کہ اس حمل سے بیٹا ہوگا جو انبیا کا چاند ہوگا بادشاہ اُس کے کپڑوں سے برکت لیں گے، بیٹا ہوا مگر ڈھائی برس کے بچے ہی کا دم نکل گیا، نہ نبیوں کا چاند بنا نہ بادشاہوں نے اس کے کپڑوں سے برکت لی۔ (یہ تینوں پیشگوئیاں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے فتاوی رضویہ میں نقل کی ہیں)۔ (فتاوی رضویہ ملخصاً ومفہوماً، ج15، ص541تا545، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

نبی کے نام میں غلام نہیں آتا

جتنے انبیا علیہم السلام گزرے کسی کے نام کے ساتھ غلام نہیں، کیونکہ نبی تو اپنی امت کا آقا بن کر آتا ہے، معلوم ہوا کہ غلام احمد قادیانی جھوٹا نبی ہے۔

اسی طرح ہر نبی کا جو نام ہے وہ پہلے کسی کا نہیں ہوتا، نوح علیہ السلام سے کسی کا نام نوح نہیں، ابراہیم علیہ السلام سے پہلے کسی کا نام ابراہیم نہیں، موسیٰ علیہ السلام سے پہلے کسی کا نام موسیٰ نہیں، عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے کسی کا نام عیسیٰ نہیں۔ اور غلام احمد قادیانی سے پہلے غلام احمد نا جانے کتنے گزرے ہیں۔

ہر نبی پر اس کی اپنی زبان میں وحی نازل ہوتی ہے، ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان عربی ہے تو وحی عربی میں نازل ہوئی، مرزا کا کہنا ہے کہ اس پر انگلش میں وحی نازل ہوتی ہے، ہے خبیث پنجابی، اس کی زبانی پنجابی ہے، کسی نے اس سے پوچھا کہ تمہارے پاس جو فرشتہ ہے اس کا نام کیا ہے تو اس نے جواب دیا کہ ٹیچی ٹیچی۔۔۔۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کسی فرشتہ کے نام کے ساتھ ٹ اور چ نہیں آتا، یہ تو کوئی چینی فرشتہ معلوم ہوتا ہے۔۔۔۔عجیب صورت حال ہے، زبان پنجابی ہے، وحی انگلش میں آتی ہے اور فرشتہ چینی ہے۔

سچا نبی بے عیب ہوتا ہے

سچے نبی میں کوئی عیب نہیں ہوتا، ان کا جسم بھی عیوب سے پاک ہوتا ہے، بہارِ شریعت میں ہے: ''اُن کے جسم کا برص و جذام وغیرہ ایسے امراض سے جن سے تنفّر ہوتا ہے، پاک ہونا ضروری ہے۔''

(بہار شریعت، حصہ1، ص41، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

مرزا بے ایمان میں ہزاروں عیوب تھے،، اس میں کئی بیماریاں تھیں، مرزا کو ادرنگ کی بیماری تھی وہ دماغی بیمار تھا، اس کی آنکھیں ٹیڑھی تھیں۔

سچا نبی جہاں وصال فرماتا ہے وہیں دفن ہوتا ہے

جب مصطفیٰ جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا وصال ہوا تو صحابہ کرام علیہم الرضوان میں اختلاف ہوگیا کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو کہاں دفن کریں، کسی نے کہا کہ مسجد میں دفن کرتے ہیں، کسی نے کہا کہ قبرستان میں حضور کے صحابہ کے ساتھ دفن کرتے ہیں تو اس وقت صدیق اکبر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا:

((إِنِّی سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم یَقُولُ:مَا قُبِضَ نَبِیٌّ إِلَّا دُفِنَ حَیْثُ یُقْبَضُ)) ترجمہ: میں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فرماتے ہوئے سنا تھا: کہ نبی کا جہاں انتقال ہوتا ہے اُسے وہیں دفن کیا جاتا ہے۔

(سنن ابن ماجہ، باب ذکر وفاتہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، ج1، ص520، داراحیاء الکتب العربیہ، بیروت)

جبکہ مرزا غلام احمد قادیانی مرا لاہور میں اور دفن قادیان میں ہوا اور لاہور میں

بھی لیٹرین میں مرا، وہ اس طرح کہ مرزے کو ہیضہ ہوگیا تھا، وہ کبھی لیٹرین میں جاتا کبھی باہر آتا تھا، ایک مرتبہ ایسا اندر گیا کہ ملک الموت علیہ السلام نے نکلنے کی مہلت ہی نہ دی، لیٹرین میں روح قبض کرلی، مرزا کو لاہور میں لیٹرین میں دفن نہیں کیا گیا بلکہ قادیان میں دفن کیا گیا تو اس سے بھی معلوم ہوا کہ وہ جھوٹا نبی تھا۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

(19)درود وسلام

احادیث مبارکہ

(1)حضرت عبداللہ بن عَمْرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے،انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوفرماتے سنا((إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ، ثُمَّ صَلُّوا عَلَيَّ، فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا، ثُمَّ سَلُوا لِيَ الْوَسِيلَةَ فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِي إِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللهِ وَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ، وَمَنْ سَأَلَ لِيَ الْوَسِيلَةَ حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ)) ترجمہ:جب تم مؤذن سے اذان سنوتو جومؤذن نے کہا ہےاس کی مثل کہو، پھر مجھ پر درود بھیجو کہ جو مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے سبب اس پر دس بار درود بھیجتا ہے(یعنی اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے)، پھر میرے لیے وسیلہ کی دعا کرو، یہ جنت میں ایک مقام ہے ،اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے صرف ایک ہی کو ملے گا اور میں امید کرتا ہوں کہ وہ میں ہوں اور جس نے میرے لیے وسیلہ کا سوال کیا اس کے لیے شفاعت حلال ہوگئی۔

(صحیح مسلم،باب القول مثل قول المؤذن لمن سمعه،ج1،ص288،داراحیاء التراث العربی، بیروت)☆(جامع ترمذی،بَابٌ فِي فَضْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم،6،ص13،دارالغرب الاسلامی، بیروت)☆(السنن الکبری للنسائی،الصلوة علی النبی صلی الله علیه وسلم، ج2، ص252، مؤسسة الرساله،بیروت)

(2)حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے،فرماتے ہیں((بَيْنَا رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَاعِدٌ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى فَقَالَ:اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم :عَجِلْتَ أَيُّهَا الْمُصَلِّي، إِذَا صَلَّيْتَ فَقَعَدْتَ فَاحْمَدِ اللَّهَ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، وَصَلِّ عَلَيَّ ثُمَّ ادْعُهُ .قَالَ :ثُمَّ صَلَّى رَجُلٌ آخَرُ بَعْدَ ذَلِكَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَصَلَّى عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ

صلی اللہ علیہ وسلم :أَيُّهَا الْمُصَلِّي ادْعُ تُجَبْ)) ترجمہ:ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں حاضر تھے کہ ایک شخص آیا،اس نے نماز پڑھی اور اپنے لئے اللہ تعالی سے دعا کی کہ اے اللہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: اے نمازی تو نے دعا کرنے میں جلدی کی ہے (تجھے چاہئے کہ) تو جب نماز پڑھ لے تو بیٹھ کر اللہ تعالی کی ایسی حمد کر جواس کی شان کے لائق ہے اور مجھ پر درود پڑھ پھر اللہ تعالی سے دعا کر۔راوی کہتے ہیں کہ اس کے بعد پھر ایک دوسرے شخص نے نماز پڑھی نماز کے بعد اللہ تعالی کی حمد کی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک پڑھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے ارشاد فرمایا: اے نمازی تو دعا مانگ تیری دعا قبول کی جائے گی۔

(جامع الترمذی،ج5،ص393،دارالغرب الاسلامی،بیروت☆سنن ابی داؤد،باب الدعاء، ج2، ص77،المکتبة العصریه،بیروت☆سنن نسائی،باب التمجید والصلوة علی النبی صلی الله علیه وسلم ،ج3،ص44،مکتب المطبوعات الاسلامیه،بیروت☆مشکوة المصابیح،الفصل الاول، ج1، ص291،المکتب الاسلامی،بیروت)

(3)حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے،فرماتے ہیں((كُنْتُ أُصَلِّي وَالنَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم، وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ مَعَهُ، فَلَمَّا جَلَسْتُ بَدَأْتُ بِالثَّنَاءِ عَلَى اللهِ، ثُمَّ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم، ثُمَّ دَعَوْتُ لِنَفْسِي، فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم :سَلْ تُعْطَهْ، سَلْ تُعْطَهْ)) ترجمہ:میں نماز پڑھ رہا تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ،ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما (اس وقت) تشریف فرما تھے،جب میں (نماز سے فارغ ہوکر) بیٹھ گیا تو میں نے (دعا کے لیے ہاتھ اٹھانے کے بعد) سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں درود پاک پیش کیا پھر اپنے لیے دعا مانگی، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

نے (جب یہ ملاحظہ فرمایا تو) ارشادفرمایا: تو سوال کر تجھے عطا کیا جائے گا، تو مانگ تجھے دیا جائے گا۔

(جامع ترمذی، باب ماذکر فی ثناء علی الله، ج1، ص732، دارالغرب الاسلامی، بیروت)

(4) حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں ((كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِمَكَّةَ فَخَرَجْنَا فِي بَعْضِ نَوَاحِيهَا فَمَا اسْتَقْبَلَهُ جَبَلٌ وَلَا شَجَرٌ إِلَّا وَهُوَ يَقُولُ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ)) ترجمہ: میں مکۃ المکرّمہ میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا، ہم مکہ پاک کے بعض مضافات کی طرف نکلے تو (راستے میں) جو بھی پہاڑ اور درخت ملتا تو وہ (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں) **یوں عرض کرتا: السلام علیك یا رسول الله** ۔

(جامع ترمذی، باب ماذکر فی ثناء علی الله، ج6، ص25، دارالغرب الاسلامی، بیروت)

(5) حضرت اُبَیّ بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں ((قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أُكْثِرُ الصَّلَاةَ عَلَيْكَ فَكَمْ أَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلَاتِي؟ فَقَالَ: مَا شِئْتَ. قَالَ: قُلْتُ: الرُّبُعَ، قَالَ: مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ، قُلْتُ: النِّصْفَ، قَالَ: مَا شِئْتَ، فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ، قَالَ: قُلْتُ: فَالثُّلُثَيْنِ، قَالَ: مَا شِئْتَ، فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ، قُلْتُ: أَجْعَلُ لَكَ صَلَاتِي كُلَّهَا قَالَ: إِذًا تُكْفَى هَمَّكَ، وَيُغْفَرُ لَكَ ذَنْبُكَ)) ترجمہ: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ کی بارگاہ میں کثرت کے ساتھ درود پاک بھیجنا چاہتا ہوں، تو میں کتنا درود پاک آپ کی بارگاہ میں بھیجوں؟ ارشادفرمایا: جتنا تم چاہو، میں نے عرض کیا: (وظائف کے لیے جتنا وقت ہے اس کا) چوتھائی حصہ درود پاک کے لیے مختص کردوں؟ فرمایا: جتنا تم چاہو، اگر (اس سے) زیادہ کروگے تو تمہارے لیے بہتر ہوگا، میں نے عرض کیا: آدھا وقت درود پاک کے لیے مختص کردوں؟ فرمایا: جتنا تم

چاہو، اگر (اس سے) زیادہ کروگے تو تمہارے لیے بہتر ہوگا، میں نے عرض کیا: دو تہائی وقت درود پاک کے لیے مختص کردوں؟ ارشادفرمایا: جتنا تم چاہو، اگر (اس سے) زیادہ کروگے تو تمہارے لیے بہتر ہوگا، میں نے عرض کیا: (وظائف کے لیے مختص وقت) سارا کا سارا درود پاک کے لیے مختص کردوں؟ ارشادفرمایا: تب تو یہ تمہارے دکھوں کو دور کرے گا اور تمہارے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

(جامع ترمذی، ج4، ص218، دارالغرب الاسلامی، بیروت ☆المستدرك علی الصحیحین، تفسیر سورۃ الاحزاب، ج2، ص457، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

امام حاکم نے فرمایا ''هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ'' ترجمہ: یہ حدیث اسناد کے اعتبار سے صحیح ہے۔

(المستدرك علی الصحیحین، تفسیر سورۃ الاحزاب، ج2، ص457، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

امام ذہبی نے لکھا ''صحیح''

(المستدرك علی الصحیحین، تفسیر سورۃ الاحزاب، ج2، ص457، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

(6) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ((أَوْلَى النَّاسِ بِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلَاةً)) ترجمہ: قیامت کے دن میرے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جس نے مجھ پر کثرت کے ساتھ درود پاک پڑھا ہوگا۔

(جامع الترمذی، باب ماجاء فی فضل الصلوۃ علی النبی صلی الله علیه وسلم، ج1، ص612، دارالغرب الاسلامی، بیروت)

(7) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ((مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا وَكَتَبَ لَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ)) ترجمہ: جو مجھ پر ایک بار درود پاک بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے سبب اس پر دس بار درود پاک بھیجتا ہے اور اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دیتا ہے۔

(جامع الترمذی، باب ماجاء فی فضل الصلوۃ علی النبی صلی الله علیه وسلم، ج1، ص612،

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

دارالغرب الاسلامی،بیروت)

(8) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا((رَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ، وَرَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَيْهِ رَمَضَانُ ثُمَّ انْسَلَخَ قَبْلَ أَنْ يُغْفَرَ لَهُ، وَرَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ أَدْرَكَ عِنْدَهُ أَبَوَاهُ الْكِبَرَ فَلَمْ يُدْخِلَاهُ الْجَنَّةَ)) ترجمہ: اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور مجھ پر درود نہ بھیجے، اور اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس پر رمضان آئے پھر چلا جائے اور اس کی بخشش نہ ہو، اور اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس نے والدین کو بڑھاپے کی حالت میں پایا اور ان دونوں نے اسے جنت میں داخل نہ کیا (یعنی اس نے ان کی خدمت کر کے جنت حاصل نہ کی)۔

(جامع الترمذی،ج5،ص442،دارالغرب الاسلامی،بیروت)

(9) امیر المؤمنین حضرت علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا((الْبَخِيلُ الَّذِي مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ)) ترجمہ: بخیل ہے وہ شخص جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ میری بارگاہ میں درود نہ بھیجے۔

(جامع الترمذی،ج5،ص443،دارالغرب الاسلامی،بیروت☆مسند احمدبن حنبل،عن حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما،ج3،ص258،مؤسسۃ الرسالہ،بیروت)

(10) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا((أَكْثِرُوا الصَّلَاةَ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَإِنَّهُ مَشْهُودٌ تَشْهَدُهُ الْمَلَائِكَةُ، وَإِنَّ أَحَدًا لَنْ يُصَلِّيَ عَلَيَّ، إِلَّا عُرِضَتْ عَلَيَّ صَلَاتُهُ، حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهَا قَالَ: قُلْتُ: وَبَعْدَ الْمَوْتِ؟ قَالَ: وَبَعْدَ الْمَوْتِ، إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ، فَنَبِيُّ اللَّهِ حَيٌّ يُرْزَقُ)) ترجمہ: جمعہ کے دن میری بارگاہ میں

کثرت کے ساتھ درود بھیجو، کہ یہ یوم مشہود ہے اس دن ملائکہ حاضر ہوتے ہیں اور بے شک جو شخص بھی مجھ پر درود پاک بھیجتا ہے اس کا درود پاک میری بارگاہ میں پیش کیا جاتا ہے اس کے فارغ ہونے سے پہلے، حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: وفات کے بعد (بھی)، فرمایا: (ہاں) وفات کے بعد بھی، کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا کہ انبیاء علیہم السلام کے اجسام کو کھائے، اللہ تعالیٰ کا نبی زندہ ہوتا ہے رزق دیا جاتا ہے۔

(سنن ابن ماجہ،باب ماذکر وفاتہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم،ج1،ص524،داراحیاء الکتب العربیہ،الحلب)

(11) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا((مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً وَاحِدَةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ، وَحُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُ خَطِيئَاتٍ، وَرُفِعَتْ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ)) ترجمہ: جو میری بارگاہ میں ایک بار درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے، اس کے دس گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں اور اس کے لیے دس درجے بلند کر دیئے جاتے ہیں۔

(سنن نسائی،باب فضل الصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم،ج3،ص50،مکتب المطبوعات الاسلامیہ،حلب)

(12) حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں((جَاءَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يَوْمًا وَهُوَ يُرَى الْبِشْرُ فِي وَجْهِهِ، فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّا نَرَى فِي وَجْهِكَ بِشْرًا لَمْ نَكُنْ نَرَاهُ؟ قَالَ: أَجَلْ، إِنَّ مَلَكًا أَتَانِي فَقَالَ لِي: يَا مُحَمَّدُ إِنَّ رَبَّكَ يَقُولُ لَكَ: أَمَا يُرْضِيكَ أَنْ لَا يُصَلِّيَ عَلَيْكَ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِكَ، إِلَّا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا، وَلَا يُسَلِّمَ عَلَيْكَ، إِلَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا؟ قَالَ: قُلْتُ:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بَلٰی)) ترجمہ: ایک دن نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم تشریف لائے، آپ کے چہرۂ اقدس پر خوشی کے آثار نظر آرہے تھے، عرض کیا گیا: یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم! آپ کے چہرۂ اقدس میں ایسی خوشی دیکھ رہے ہیں جو اس سے پہلے ہم نے نہیں دیکھی، فرمایا: جی ہاں، (اس کی وجہ یہ ہے کہ) ایک فرشتہ میرے پاس آیا اور مجھ سے کہا کہ یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم! بے شک آپ کا رب عَزَّوَجَلَّ آپ سے فرماتا ہے کہ کیا آپ راضی نہیں کہ آپ کا کوئی امتی آپ پر درود بھیجتا ہے تو میں اس پر دس بار درود بھیجتا ہوں، آپ کا کوئی امتی آپ پر سلام بھیجتا ہے تو میں اس پر دس بار سلام بھیجتا ہوں؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں! (میرے رب میں راضی ہوں)۔

(سنن دارمی، باب فی فضل الصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ج 3، ص1825، دارالمغنی للنشر والتوزیع، عرب)

(13) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا ((مَنْ نَسِیَ الصَّلَاۃَ عَلَیَّ خُطِیءَ بِہٖ طَرِیقُ الْجَنَّۃِ)) ترجمہ: جو مجھ پر درود پاک بھیجنا بھول گیا اس سے جنت کا راستہ گم ہو گیا۔

(شعب الایمان للبیہقی، تعظیم النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ج 3، ص135، مکتبۃ الرشد للنشر والتوزیع، ریاض)

(14) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا ((مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَحَمِدَ الرَّبَّ وَصَلَّی عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم، وَاسْتَغْفَرَ رَبَّہُ فَقَدْ طَلَبَ الْخَیْرَ مَکَانَہُ)) ترجمہ: جس نے قرآن پڑھا، رب عَزَّوَجَلَّ کی حمد کی، نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی بارگاہ میں درود پاک پیش کیا اور اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے بخشش چاہی (استغفار کیا) تو اس نے خیر کو اس کی جگہ سے تلاش کر لیا۔

(شعب الایمان، فصل فی استحباب التکبیر عند الختم، ج3، ص432، مکتبۃ الرشد للنشر

والتوزیع، ریاض)

(15) رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا ((وَصَلُّوا عَلَیَّ فَإِنَّ صَلَاتَکُمْ تبلغنی حَیْثُ کُنْتُمْ)) ترجمہ: میری بارگاہ میں درود پاک بھیجو، تم جہاں بھی ہو بے شک تمہارا درود پاک میری بارگاہ میں پہنچتا ہے۔

(مشکوۃ المصابیح بحوالہ نسائی، الفصل الاول، ج1، ص291، المکتب الاسلامی، بیروت)

(16) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا ((مَنْ صَلَّی عَلَیَّ کُنْتُ شَفِیعَہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ)) ترجمہ: جس نے میری بارگاہ میں درود بھیجا میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا۔

(الترغیب لابن شاہین، باب مختصر من الصلوۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ج1، ص12، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

(17) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا ((مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ یُصَلُّوا فِیہِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم إِلَّا کَانَ حَسْرَۃً عَلَیْہِمْ، وَإِنْ دَخَلُوا الْجَنَّۃَ لِمَا یَرَوْنَ مِنَ الثَّوَابِ)) ترجمہ: جو قوم کسی مجلس میں بیٹھے اور مجھ پر درود پاک نہ پڑھے تو انہیں اس کا اجر دیکھ کر اپنے اوپر حسرت ہوگی اگرچہ وہ جنت میں داخل ہو جائیں۔

(الترغیب لابن شاہین، باب مختصر من الصلوۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ج1، ص13، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

(18) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا ((مَنْ صَلَّی عَلَیَّ فِی یَوْمٍ أَلْفَ مَرَّۃٍ لَمْ یَمُتْ حَتَّی یَرَی مَقْعَدَہُ مِنَ الْجَنَّۃِ)) ترجمہ: جو شخص مجھ پر ایک دن میں ہزار مرتبہ درود پڑھے گا وہ اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک جنت میں اپنا ٹھکانہ نہ دیکھ لے۔

(الترغیب لابن شاہین، باب مختصر من الصلوۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ج 1، ص14،

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

دارالکتب العلمیہ،بیروت)

(19)حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے،حضور نبی کریم صلَّی اللہُ علیہِ وَسلَّم نے ارشادفرمایا((مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً تَعْظِيمًا لِحَقِّي جَعَلَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ مِنْ تِلْكَ الْكَلِمَةِ مَلَكًا، جَنَاحٌ لَهُ بِالْمَشْرِقِ وَجَنَاحٌ لَهُ بِالْمَغْرِبِ، وَرِجْلَاهُ فِي تُخُومِ الْأَرْضِ، وَعُنُقُهُ مَلْوِيٌّ تَحْتَ الْعَرْشِ، يَقُولُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ لَهُ: صَلِّ عَلَى عَبْدِي كَمَا صَلَّى عَلَى نَبِيِّي، فَيُصَلِّي عَلَيْهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)) ترجمہ: جو میرے حق کی تعظیم کرتے ہوئے مجھ پر درودِ پاک بھیجتا ہے اللہ عزوجل اس سے ایک فرشتہ پیدا فرماتا ہے جس کا ایک پَر مشرق میں، دوسرا مغرب میں، اس کی دونوں ٹانگیں ساتویں زمین میں اور گردن عرش کے نیچے ہوتی ہے۔ اللہ عزوجل اُسے فرماتا ہے: تم میرے بندے پر اسی طرح درودِ پاک بھیجو جس طرح اس نے میرے نبی پر بھیجا۔ پس وہ فرشتہ تاقیامت اس بندے پر درود بھیجتا رہے گا۔

(الترغیب لابن شاہین،باب مختصر من الصلوۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ج1، ص14 ،دارالکتب العلمیہ،بیروت)

(20)حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے،رسول اللہ صلَّی اللہُ علیہِ وَسلَّم نے ارشادفرمایا((الصَّلَاةُ عَلَيَّ نُورٌ عَلَى الصِّرَاطِ فَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثَمَانِينَ مَرَّةً غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوبُ ثَمَانِينَ عَامًا)) ترجمہ: مجھ پر درود بھیجنا پل صراط پر نور ہے، جو شخص جمعہ کے دن مجھ پر اسی (80) مرتبہ درود بھیجے گا اس کے اسی سال کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

(الترغیب لابن شاہین،باب مختصر من الصلوۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم،ج 1، ص14 ،دارالکتب العلمیہ،بیروت)

(21)حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے،رسول اللہ صلَّی اللہُ علیہِ وَسلَّم نے ارشادفرمایا((مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَلْقَى اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ رَاضٍ فَلْيُكْثِرِ الصَّلَاةَ

عَلَيَّ)) ترجمہ: جسے یہ بات پسند ہو کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس حال میں پیش ہو کہ وہ اس سے راضی ہو تو اسے چاہیے کہ مجھ پر کثرت سے درود پاک پڑھے۔

(الکامل لابن عدی،عمر بن راشد مولیٰ مروان بن ابان،ج6،ص32،الکتب العلمیہ،بیروت)

(22)حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے،رسول اللہ صلَّی اللہُ علیہِ وَسلَّم نے ارشادفرمایا((مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً وَاحِدَةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرًا، وَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ عَشْرًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ مِائَةً، وَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ مِائَةً كَتَبَ اللَّهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ: بَرَاءَةً مِنَ النِّفَاقِ، وَبَرَاءَةً مِنَ النَّارِ، وَأَسْكَنَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ الشُّهَدَاءِ)) ترجمہ: جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس بار درود بھیجتا ہے اور جو مجھ پر دس بار درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر سو بار درود بھیجتا ہے اور جو مجھ پر سو بار درود بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ اس بندے کے لیے نفاق اور جہنم کی آگ سے آزادی ہے اور قیامت کے دن اسے شہدا کے ساتھ رکھے گا۔

(المعجم الاوسط للطبرانی،من اسمہ محمد،ج7،ص187،دارالحرمین،القاہرہ)

(23)رسول اللہ صلَّی اللہُ علیہِ وَسلَّم نے ارشادفرمایا((إِنَّ أَنْجَاكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ أَهْوَالِهَا وَمَوَاطِنِهَا أَكْثَرُكُمْ عَلَيَّ صَلَاةً)) ترجمہ: قیامت کی ہولناکیوں اور دشوار گزار گھاٹیوں سے تم میں سے جلدی نجات پانے والا وہ شخص ہوگا جس نے کثرت سے درود پاک پڑھا ہوگا۔

(الشفاء بتعریف حقوق المصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم،الفصل الخامس فضیلۃ الصلوۃ والسلام علیہ،ج2،ص176،دارالفیحاء،عمان)

(24)حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے،رسول اللہ صلَّی اللہُ علیہِ وَسلَّم نے ارشادفرمایا((مَنْ صَلَّى عَلَيَّ فِي كِتَابٍ لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ تَسْتَغْفِرُ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

لَهُ مَا بَقِيَ اسْمِي فِي ذَلِكَ الْكِتَابِ)) ترجمہ: جس نے کسی کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھ دیا تو فرشتے اس کے لیے اس وقت تک استغفار کرتے رہیں گے جب تک میرا نام اس کتاب میں رہے گا۔

(الشفاء بتعريف حقوق المصطفى صلى الله عليه وسلم، الفصل الخامس فضيلة الصلوة والسلام عليه، ج2، ص173، دار الفيحاء، عمان)

اکثر لوگ آج کل درود شریف کے بدلے **صلعم، عم، ص، ع** لکھتے ہیں وہ اس برکت اور ثواب سے محروم ہوتے ہیں بلکہ الٹا گناہ کا وبال اپنے سر لیتے ہیں۔ امام اہلسنت مجدد دین وملت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ''حرف **ص** لکھنا جائز نہیں، نہ لوگوں کے نام پر نہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمِ کریم پر، لوگوں کے نام پر تو یوں نہیں کہ وہ اشارہ درود کا ہے اور غیر انبیا وملائکہ علیہم الصلوۃ والسلام پر بالاستقلال درود جائز نہیں اور نامِ اقدس پر یوں نہیں کہ وہاں پورے درود شریف کا حکم ہے صلی اللہ علیہ وسلم لکھے فقط **ص** یا **صلم** یا **صلعم** جو لوگ لکھتے ہیں سخت شنیع وممنوع ہے یہاں تک کہ تاتارخانیہ میں اس کو تخفیفِ شانِ اقدس ٹھہرایا والعیاذ باللہ تعالیٰ۔'' (فتاوی رضویہ، ج23، ص387، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ''اکثر لوگ آج کل درود شریف کے بدلے **صلعم، عم، ص، ع** لکھتے ہیں یہ سخت ناجائز وسخت حرام ہے۔ یو ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جگہ رض، رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی جگہ رح لکھتے ہیں یہ بھی نہ چاہیے۔'' (بہار شریعت، حصہ3، ص534، ضیاء القرآن، لاہور)

(25) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ((مَنْ سَلَّمَ عَلَيَّ عَشْرًا فَكَأَنَّمَا أَعْتَقَ رَقَبَةً)) ترجمہ: جس نے مجھ پر دس بار درود پاک پڑھا گویا کہ اس نے ایک گردن (غلام یا باندی) کو آزاد کیا۔

(الشفاء بتعريف حقوق المصطفى صلى الله عليه وسلم، الفصل الخامس فضيلة الصلوة والسلام

عليه، ج2، ص176، دار الفيحاء، عمان)

(26) حدیث پاک میں ہے ((أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ: آمِينَ ثُمَّ صَعِدَ فَقَالَ: آمِينَ، ثُمَّ صَعِدَ فَقَالَ: آمِينَ، فَسَأَلَهُ مُعَاذٌ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ: إِنَّ جِبْرِيلَ أَتَانِي فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! مَنْ سُمِّيتَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ فَمَاتَ فَدَخَلَ النَّارَ، فَأَبْعَدَهُ اللَّهُ قُلْ: آمِينَ فَقُلْتُ: آمِينَ وَقَالَ فِيمَنْ أَدْرَكَ رَمَضَانَ فَلَمْ يُقْبَلْ مِنْهُ فَمَاتَ مِثْلَ ذَلِكَ. وَمَنْ أَدْرَكَ أَبَوَيْهِ أَوْ أَحَدَهُمَا فَلَمْ يَبَرَّهُمَا فَمَاتَ مِثْلَهُ)) ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم منبر اقدس (کے پہلے زینے) پر تشریف فرما ہوئے تو کہا: آمین، پھر (دوسرے زینے پر) تشریف فرما ہوئے تو کہا: آمین، پھر (تیسرے زینے پر) تشریف فرما ہوئے تو کہا: آمین، معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس بارے میں سوال کیا تو فرمایا کہ جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جس کے سامنے آپ کا ذکر ہوا اور وہ آپ پر درود نہ بھیجے ایسا شخص مرے تو جہنم میں داخل ہو اور اللہ تعالیٰ اسے دور فرما دے، آپ کہئے: آمین، تو میں نے کہا: آمین، اور جبریل علیہ السلام نے مجھے اس شخص کے بارے میں کہا کہ جس نے رمضان کو پایا اور اس سے (رمضان کی عبادت) قبول نہ کی گئی (یعنی اس کی مغفرت کا سبب نہ بنی)، تو وہ بھی اسی کی مثل مرے (یعنی مر کر جہنم میں جائے)، اور جو والدین یا والدین میں کوئی ایک پائے اور ان کے ساتھ بھلائی نہ کرے تو وہ بھی اسی کی مثل مرے۔

(الشفاء بتعريف حقوق المصطفى صلى الله عليه وسلم، الفصل الخامس فضيلة الصلوة والسلام عليه، ج2، ص178، دار الفيحاء، عمان)

(27) حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ((مِنَ الْجَفَاءِ أَنْ أُذْكَرَ عِنْدَ الرَّجُلِ فَلَا يُصَلِّي

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

عَلَيَّ)) ترجمہ: جس شخص کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے تو یہ (مجھ پر) جفا ہے۔

(الشفاء بتعریف حقوق المصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم،الفصل الخامس فضیلۃ الصلوۃ والسلام علیہ،ج2،ص180،دارالفیحاء،عمان)

(28) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا((مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا ثُمَّ تَفَرَّقُوا عَلَى غَيْرِ صَلَاةٍ عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم إِلَّا تَفَرَّقُوا عَلَى أَنْتَنَ مِنْ رِيحِ الْجِيفَةِ)) ترجمہ: کوئی قوم کسی جگہ بیٹھی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے بغیر اٹھ کر متفرق ہو گئی تو وہ مردار سے بھی زیادہ بدبودار چیز سے اٹھی۔

(الشفاء بتعریف حقوق المصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم،الفصل الخامس فضیلۃ الصلوۃ والسلام علیہ،ج2،ص180،دارالفیحاء،عمان)

(29) ابن قیم (المتوفی 751ھ) نے جلاء الافہام میں روایت نقل کی ہے

((عَن أبي الدَّرْدَاء قَالَ قَالَ رَسُول الله صلی اللہ علیہ وسلم أَكْثرُوا الصَّلَاة عَلَيّ يَوْم الْجُمُعَة فَإِنَّهُ يَوْم مشهود تشهده الْمَلَائِكَة لَيْسَ من عبد يُصَلِّي عَلَيّ إِلَّا بَلغنِي صَوته حَيْثُ كَانَ قُلْنَا وَبعد وفاتك قَالَ وَبعد وفاتي إن الله حرم على الْأَرْض أَن تَأْكُل أجساد الْأَنْبِيَاء)) ترجمہ: حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر جمعہ والے دن کثرت سے درود پڑھا کرو کہ یہ یوم مشہود ہے، اس دن ملائکہ حاضر ہوتے ہیں، کوئی آدمی بھی مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ جہاں بھی ہو اس کی آواز مجھ تک پہنچتی ہے، ہم (صحابہ) نے عرض کیا: اور وصال فرمانے کے بعد بھی (درود کی آواز آپ تک پہنچے گی)؟

ارشاد فرمایا: جی ہاں! اپنے وصال کے بعد بھی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا کہ وہ انبیاء علیہم السلام کے اجسام کو کھائے۔

(جلاء الافہام،واما حدیث ابی الدرداء رضی اللہ عنہ،ج1،ص127،دارالعروبہ،الکویت)

اس حدیث پاک سے چند باتیں معلوم ہوئیں:

(ا) درود پاک کی کثرت عام دنوں میں بھی کرنی چاہیے مگر جمعہ والے دن خصوصی طور پر کثرت کرنی چاہیے، کیونکہ اس کی ترغیب غمخوار امت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود دلائی ہے کہ اس دن ملائکہ حاضر ہوتے ہیں۔

(ب) یہ بھی معلوم ہوا کہ ہم جہاں سے بھی درود پڑھیں ہماری آواز حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتی ہے۔

ہم یہاں سے پکاریں وہ مدینے سنیں   ان کی اعلیٰ سماعت پہ لاکھوں سلام
دور ونزدیک سے سننے والے وہ کان   کان لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام

(ج) یہ بھی معلوم ہوا کہ انبیاء علیہم السلام زندہ ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں((إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ، فَنَبِيُّ اللَّهِ حَيٌّ يُرْزَقُ)) ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا کہ انبیاء علیہم السلام کے اجسام کو کھائے، اللہ تعالیٰ کا نبی زندہ ہوتا ہے رزق دیا جاتا ہے۔

(سنن ابن ماجہ،باب ماذکر وفاتہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم،ج1،ص524،داراحیاء الکتب العربیہ،الحلب)

تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ
میری چشمِ عالم سے چھپ جانے والے

(30) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا((أن لله سيارة من الملائكة إذا مروا بحلق الذكر قال

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بعضهم لبعض اقعدوا فإذا دعا القوم فأمنوا على دعائهم فإذا صلوا على النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صلوا معهم حتى تفرقوا ثم يقول بعضهم لبعض طوبى لهؤلاء يرجعون مغفور لهم)) ترجمہ: بیشک اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے سیر کرتے رہتے ہیں جب ان کا گزر ذکر اللہ والے کسی حلقہ کے پاس سے ہوتا ہے تو وہ ایک دوسرے کو کہتے ہیں کہ یہیں بیٹھ جاؤ، جب یہ قوم دعا کرے تو تم ان کی دعا پر آمین کہنا اور جب یہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درودِ پاک بھیجیں تو تم بھی ان کے ساتھ نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ پر درودِ پاک بھیجنا یہاں تک کہ تم جدا ہو جاؤ، تو وہ ایک دوسرے کو کہتے ہیں: ان لوگوں کے لئے خوشخبری ہو کہ ان کی بخشش کر دی گئی ہے۔

(القول البديع في الصلوة على الحبيب، الباب الثاني، ج1، ص123، دارالريان للتراث)

(31) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں ((جاء رجل إلى النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فشكا إليه الفقر وضيق العيش والمعاش فقال له رسول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إذا دخلت منزلك فيسلم إن كان فيه أحد أو لم يكن فيه أحد ثم سلم علي واقرأ قل هو الله أحد مرة واحدة ففعل الرجل فأدر الله عليه الرزق حتى أفاض على جيرانه وقراباته)) ترجمہ: ایک شخص نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضر ہوا، اس نے فقر و فاقہ اور تنگی معاش کی شکایت کی ،رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے اسے (برکتِ رزق کا وظیفہ بتاتے ہوئے) ارشاد فرمایا: جب تم گھر میں داخل ہو تو سلام کرو چاہے گھر میں کوئی ہو یا نہ ہو، پھر میری بارگاہ میں سلام پیش کرو اور (پھر) سورۂ اخلاص ایک مرتبہ پڑھ لو۔ اس شخص نے اس پر عمل کیا تو اللہ تعالیٰ نے (اس کی برکت سے) اس شخص پر رزق کے دروازے کھول دیئے، یہاں تک کہ اس نے اپنے رزق سے اپنے پڑوسیوں اور رشتہ داروں کو بھی فائدہ پہنچایا۔

(القول البديع في الصلوة على الحبيب، الباب الثاني، ج1، ص135، دارالريان للتراث)

(32) امام شمس الدین محمد بن عبد الرحمٰن سخاوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 902ھ) ''القول البدیع'' میں ایک روایت نقل فرماتے ہیں ((إن الله سبحانه وتعالى أوحى إلى موسى علیہ السلام أنني جعلت فيك عشرة آلاف سمع حتى سمعت كلامي وعشرة آلاف لسان حتى أجبتني، وأحب ما تكون إلي وأقرب ما تكون أنت مني إذا ذكرتني وصليت على محمد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)) ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ میں نے تجھ میں دس ہزار سماعتیں رکھیں یہاں تک کہ تم نے میرا کلام سنا اور دس ہزار زبانیں پیدا کیں یہاں تک تم نے مجھے جواب دیا اور میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب اور اس سے زیادہ مقرب اس وقت بنو گے جب میرا ذکر کرو گے اور محمد مصطفیٰ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ پر درود بھیجو گے۔

(القول البديع في الصلوة على الحبيب، الباب الثاني، ج1، ص137، دارالريان للتراث)

(33) القول البدیع میں حلیۃ الاولیا لابی نعیم کے حوالے سے حدیث پاک ہے ((أن رجلاً مر بالنبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ومعه ظبي قد اصطاده فأنطق الله سبحانه الذي لأنطق كل شيء الظبي فقالت يارسول الله أن لي أولاداً وأنا أرضعهم وأنهم الآن جياع فأمر هذا أن يخليني حتى أذهب فأرضع أولادي وأعود قال فإن لم تعودي قالت إن لم أعد فلعنني الله كمن تذكر بين يديه فلا يصل عليك، أو كنت كمن صلى ولم يدع فقال النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أطلقها وأنا ضامنها فذهبت الظبية ثم عادت فنزل جبريل علیہ السلام وقال يا محمد الله يقرئك السلام ويقول لك وعزتي وجلالي أنا أرحم بامتك من هذه الظبية بأولادها وأنا أردهم إليك كما رجعت الظبية إليك صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)) ترجمہ: ایک آدمی کا گزر نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے پاس سے ہوا، اس کے پاس ہرنی تھی جو اس نے ابھی ابھی شکار کی تھی، جس اللہ سبحانہ نے ہر چیز کو

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

قوتِ گویائی عطا فرمائی ہے اس نے اس ہرنی کو بولنے کی طاقت عطا فرمادی، ہرنی نے عرض کیا: میرے بچے ہیں، میں انہیں دودھ پلاتی ہوں اور ابھی وہ بھوکے ہیں، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اس شکاری کو ارشاد فرمائیں کہ یہ مجھے چھوڑ دے، یہاں تک کہ میں جاؤں اور بچوں کو دودھ پلا کر واپس آجاؤں، سرورِ دو عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے اس ہرنی سے ارشاد فرمایا: اگر تو لوٹ کر نہ آئی تو؟، اس نے عرض کیا: اگر میں لوٹ کر نہ آؤں تو مجھ پر اس طرح لعنت برسے جیسا کہ اس شخص پر برستی ہے جس کے سامنے آپ کا ذکر ہو اور وہ آپ پر درود پاک نہ پڑھے یا میں اس کی طرح ہو جاؤں جو نماز پڑھے اور دعا نہ مانگے، نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے شکاری سے ارشاد فرمایا: اسے چھوڑ دے، میں اس کا ضامن ہوں یعنی میں ضمانت دیتا ہوں کہ یہ بچوں کو دودھ پلا کر واپس آجائے گی۔ ہرنی گئی اور (بچوں کو دودھ پلا کر) واپس آگئی، جبریل علیہ السلام حاضر خدمت ہوئے اور عرض کی: یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ! اللہ تعالیٰ آپ کو سلام ارشاد فرماتا ہے اور فرماتا ہے: مجھے میری عزت وجلال کی قسم، میں آپ کی امت پر اس سے بڑھ کر مہربان ہوں جتنی یہ ہرنی اپنے بچوں پر مہربان ہے، اور میں (قیامت کے دن) انہیں آپ کی طرف لوٹا دوں گا جیسا کہ یہ ہرنی آپ کے پاس لوٹ کر آئی ہے۔

(القول البدیع فی الصلوة علی الحبیب، الباب الثانی، ج1، ص153، دارالریان للتراث)

(34) رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ((أَتَانِی آتٍ مِنْ عِنْدِ رَبِّی عَزَّ وجَلَّ فَقَالَ مَنْ صَلَّی عَلَیْكَ مِنْ أُمَّتِكَ صَلَاةً كَتَبَ اللہ لَہُ بِھَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ ومَحَا عَنْہُ عَشْرَ سَیِّئَاتٍ ورَفَعَ لَہُ عَشْرَ دَرَجاتٍ وَرَدَّ عَلَیْہِ مِثْلھا)) ترجمہ: میرے پاس رب عزوجل کی طرف سے ایک آنے والا (فرشتہ) آیا اور مجھے کہا کہ آپ کی امت میں سے جو آپ پر ایک بار درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے سبب اس کے لیے دس نیکیاں لکھتا ہے، اس کے دس گناہ مٹاتا ہے اور اس کے دس درجات بلند

کرتا ہے اور اس کی مثل درود اس پر بھیجتا ہے۔

(الجامع الصغیر، حرف الھمزہ، ج1، ص23، دارالفکر، بیروت)

(35) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ((صلوا علی فإن الصلاۃ علی کفارۃ لکم وزکاۃ فمن صلی علی صلاۃ صلی اللہ علیہ عشراً)) ترجمہ: مجھ پر درود بھیجو کہ یہ تمہارے گناہوں کے لیے کفارہ اور تمہارے اعمال کے لیے پاکی ہے، جو مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس بار درود بھیجتا ہے۔

(القول البدیع فی الصلوة علی الحبیب، الباب الثانی، ج1، ص111، دارالریان للتراث)

(36) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ((زَیِّنُوا مَجَالِسَكُمْ بالصَّلاَةِ عَلَیَّ فَإِنَّ صَلاَتَكُمْ عَلَیَّ نُورٌ لَكُمْ یَوْمَ القِیامَةِ)) ترجمہ: اپنی محافل کو درود پاک پڑھ کر آراستہ کرو، بے شک تمہارا مجھ پر درود بھیجنا قیامت کے دن تمہارے کے لیے نور ہوگا۔

(الجامع الصغیر، حرف الزای، ج2، ص138، دارالفکر، بیروت)

(37) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ((من صلی عَلَیّ مرّۃ کتب اللہ لَہُ عشر حَسَنَات ومحا عَنہُ عشر سیئات وَرَفعہ بھَا عشر دَرَجَات وَکَان لَہُ عدل عشر رِقَـــاب)) ترجمہ: جو مجھ پر ایک مرتبہ درودِ پاک پڑھے گا اللہ عزوجل اس کے لئے دس نیکیاں لکھے گا، اس کے دس گناہ مٹا دے گا، اس کے دس درجات بلند فرمائے گا، وہ کلمات اس کے لئے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہونگے۔

(الترغیب والترہیب، کتاب الذکر والدعاء، الترغیب فی اکثار الصلوة علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ج2، ص324، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

(38) حضرت ابو کاہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں ((

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

قَالَ لی رَسُول اللهصَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا كَاهل من صلى عَلَيّ كل يَوْم ثَلَاث مَرَّات وكل لَيْلَة ثَلَاث مَرَّات حبا وشوقا إِلَيّ كَانَ حَقًّا على الله أن يغفر لَهُ ذنُوبه تِلْكَ اللَّيْلَة وَذَلِكَ الْيَوْم)) ترجمہ: رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے مجھے ارشاد فرمایا: اے ابو کاہل جو شوق اور محبت کے ساتھ مجھ پر ہر دن اور ہر رات تین تین مرتبہ درودِ پاک پڑھے تو اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ اس کے اس رات اور اس دن کے گناہ بخش دے۔

(المعجم الکبیر للطبرانی،قیس بن عائذ ابو کاہل،ج 18،ص362،مکتبہ ابن تیمیہ، القاہرہ ☆ الترغیب الترہیب ، کتاب الذکر والدعاء،الترغیب فی اکثار الصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم،ج2،ص328،دارالکتب العلمیہ،بیروت)

(39) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ((مَا مِنْ عَبْدَيْنِ مُتَحَابَّيْنِ فِي اللَّهِ يَسْتَقْبِلُ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَيُصَافِحُهُ وَيُصَلِّيَانِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ إِلَّا لَمْ يَفْتَرِقَا حَتَّى تُغْفَرَ ذُنُوبُهُمَا مَا تَقَدَّمَ مِنْهُمَا وَمَا تَأَخَّرَ)) ترجمہ: جب آپس میں اللہ کے لیے محبت کرنے والے دو دوست ملاقات کرتے ہیں اور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ پر درود پاک پڑھتے ہیں تو ان دونوں کے جدا ہونے سے پہلے ہی ان دونوں کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

(مسند ابی یعلی الموصلی،قتادہ عن انس،ج5،ص334،دارالمأمون للتراث،دمشق)

(40) حضرت عبد الرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں ((خرج علينا رسول اللهصَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فقال إني رأيت البارحة عجباً رأيت رجلاً من امتي يزحف على الصراط مرةً ويحبومرةً ويتعلق مرةً فجاء ته صلاته على فاخذت بيده فاقامته على الصراط حتى جاوزه أخرجه

الطبرانی فی الکبیر والدیلمی فی مسند الفردوس)) ترجمہ: رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ گذشتہ شب میں نے ایک عجیب منظر دیکھا، میں نے اپنی امت میں سے ایک شخص کو دھیرے دھیرے پل صراط سے گزرتے دیکھا کہ وہ کبھی گھسٹتے ہوئے چلتا ہے اور کبھی ادھر پھنس جاتا ہے، اتنے میں اس کا مجھ پر پڑھا ہوا درودِ پاک اس کے پاس آ گیا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اس کو پل صراط پر کھڑا کر دیا یہاں تک کہ وہ اس سے گزر گیا۔ اس حدیثِ پاک کو طبرانی نے کبیر میں اور دیلمی نے مسند الفردوس میں نقل کیا ہے۔

(القول البدیع،الباب الثانی،ج1،ص130،دارالریان للتراث)

مشکل جو سر پہ آ پڑی تیرے ہی نام سے ٹلی
مشکل کشا ہے تیرا نام، تجھ پہ درود اور سلام

(41) رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ((من صلى على في يوم خمسين مرة صافحته يوم القيامة)) ترجمہ: جو شخص ہر روز مجھ پر پچاس مرتبہ درودِ پاک پڑھے گا کل بروزِ قیامت میں اس سے مصافحہ فرماؤں گا۔

(القول البدیع،الباب الثانی،ج1،ص141،دارالریان للتراث)

(42) رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ((وَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً كَتَبَ اللَّهُ لَهُ قِيرَاطًا، وَالْقِيرَاطُ مِثْلُ أُحُدٍ)) ترجمہ: جو مجھ پر ایک مرتبہ درودِ پاک پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک قیراط اجر لکھتا ہے اور ایک قیراط احد پہاڑ کے برابر ہے۔

(مصنفِ عبد الرزاق،مایذہب الوضوء من الخطایا،ج1،ص51،المکتب الاسلامی،بیروت)

(43) حدیث پاک میں ہے ((یروی عنه صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أنه قال ثلاثة تحت ظل عرش الله يوم القيامة يوم لا ظل إلى ظله قيل من هم يا رسول

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

الله قال من فرج عن مكروب من امتي وأحيا سنتي وأكثر الصلاة علي))
ترجمہ: جس دن سایہ عرش کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا اس دن تین قسم کے لوگ عرشِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ کے سائے میں ہوں گے۔ عرض کی گئی: یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم! وہ کون ہیں؟ ارشاد فرمایا: (1) جس نے میرے کسی امتی کی پریشانی دور کی (2) اور جس نے میری سنت کو زندہ کیا (3) اور جس نے مجھ پر کثرت سے درود پڑھا۔

(القول البديع، الباب الثاني، ج1، ص128، دار الريان للتراث)

(44) رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ((أكثركم علي صلاة أكثركم أزواجاً في الجنة)) ترجمہ: تم میں سے زیادہ درودِ پاک پڑھنے والے کے لئے جنت میں زیادہ بیویاں ہوں گی۔

(القول البديع، الباب الثاني، ج1، ص132، دار الريان للتراث)

(45) رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ((إنّ لله تَعَالَى مَلَكاً أَعْطَاهُ سَمْعَ العِبادِ فَلَيْسَ مِنْ أحَدٍ يُصَلِّي عَلَيَّ إلَّا أبْلَغَنِيها وإنِّي سَأَلْتُ رَبِّي أنْ لَا يُصَلِّي عَلَيَّ عَبْدٌ صَلاةً إلاّ صَلَّى عَلَيْهِ عَشْرَ أمْثالِها)) ترجمہ: بیشک اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے تمام بندوں کی آواز سننے کی قوت عطا فرمائی ہے، کوئی بندہ مجھ پر درودِ پاک نہیں پڑھتا مگر وہ اس کا درودِ پاک مجھے پہنچا دیتا ہے۔ اور میں نے اپنے رب سے سوال کیا کہ کوئی بندہ مجھ پر درودِ پاک نہ پڑھے مگر یہ کہ اللہ اس پر اُس کی دس مثل رحمت نازل فرمائے۔

(الجامع الصغير، حرف الهمزة، ج1، ص381، دار الفكر، بيروت)

(46) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ((لا يرى وجهي ثلاثة أنفس العاق لوالديه وتارك سنتي ومن لم يصل علي إذا ذكرت بين يديه)) ترجمہ: تین قسم کے آدمی (

بروزِ قیامت) میرے چہرہ انور کی زیارت سے محروم رہیں گے، والدین کا نافرمان، اور میری سنت کا تارک اور وہ شخص کہ جب اس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے تو وہ مجھ پر درودِ پاک نہ پڑھے۔

(القول البديع، الباب الثالث في تحذير من ترك الصلوة، ج1، ص156، دار الريان للتراث)

(47) حدیث پاک میں ہے: ((أن عائشة رضي الله عنها كانت تخيط شيئاً في وقت السحر فضلت الابرة وطفي السراج فدخل عليها النبي صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فأضاء البيت بضوءه صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ووجدت الابرة فقالت ما أوضء وجهك يا رسول الله قال ويل لمن لا يراني يوم القيامة قالت ومن لا يراك قال البخيل قالت ومن البخيل؟ قال الذي لا يصلي علي إذا سمع باسمي))
ترجمہ: ام المؤمنین حضرتِ سیّدتُنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا وقتِ سحر کچھ سی رہی تھی کہ آپ کے ہاتھ سے سوئی گر گئی اور چراغ بجھ گیا۔ اتنے میں حضورِ نبیِ کریم، رءُوف رحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم تشریف لے آئے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے چہرہ اقدس کے نور سے سارا کمرہ جگمگا اٹھا اور سوئی مل گئی۔ تو آپ نے عرض کی: یارسول اللہ عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم! آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا چہرہ انور کتنا روشن ہے؟ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا! ہلاکت ہے اس کے لئے جو بروزِ قیامت مجھے نہ دیکھے گا۔ آپ نے عرض کی: بروزِ قیامت آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی زیارت سے کون محروم رہے گا؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا "بخیل" آپ نے پوچھا: یارسول اللہ عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم! بخیل کون ہے؟ ارشاد فرمایا: وہ ہے جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر درودِ پاک نہ بھیجے۔

(القول البديع، الباب الثالث في تحذير من ترك الصلوة، ج1، ص153، دار الريان للتراث)

(48) حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صَلَّی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصَلِّي عَلَيَّ، إِلَّا صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ مَا صَلَّى عَلَيَّ، فَلْيُقِلَّ الْعَبْدُ مِنْ ذَلِكَ أَوْ لِيُكْثِرْ)) ترجمہ: جومسلمان مجھ پردرود پاک پڑھے توفرشتے اُسی قدراُس کے لئے دُعاے استغفارکرتے ہیں جس قدراُس نے مجھ پردرود پاک پڑھا(اب بندہ کی مرضی) کم پڑھے یازیادہ۔

(سنن ابن ماجه،باب الصلاة على النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم،ج1،ص294،داراحياء الكتب العربيه،بيروت)

(49) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:((مَنْ نَسِيَ الصَّلَاةَ عَلَيَّ، خَطِئَ طَرِيقَ الْجَنَّةِ)) ترجمہ: جومجھ پردرود پاک پڑھنا بھول گیاوہ جنت کاراستہ بھول گیا۔

(سنن ابن ماجه،باب الصلاة على النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم،ج1،ص294،داراحياء الكتب العربيه،بيروت)

(50) حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں:((دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم يَوْمًا فَوَجَدْتُهُ مَسْرُورًا، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا أَدْرِي مَتَى رَأَيْتُكَ أَحْسَنَ بِشْرًا وَأَطْيَبَ نَفْسًا مِنَ الْيَوْمِ؟ قَالَ: وَمَا يَمْنَعُنِي وَجِبْرِيلُ خَرَجَ مِنْ عِنْدِي السَّاعَةَ، فَبَشَّرَنِي أَنَّ لِكُلِّ عَبْدٍ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً يُكْتَبُ لَهُ بِهَا عَشْرُ حَسَنَاتٍ، وَيُمْحَى عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ، وَيُرْفَعُ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ، وَتُعْرَضُ عَلَيَّ كَمَا قَالَهَا، وَيُرَدُّ عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا دَعَا)) ترجمہ: میں ایک دن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں حاضر ہوااورآپ کوخوشی کی حالت میں پایاتوعرض کیا: یارسول اللہ(صلی اللہ علیہ وسلم) آج سے زیادہ خوشی میں مَیں نے کبھی آپ کونہ دیکھا(آج اتنی زیادہ خوشی کی کیاوجہ ہے؟)فرمایا: میرے خوش ہونے میں کون سی چیز مانع ہے جبکہ جبرائیل علیہ السلام ابھی میرے پاس سے گئے اور مجھے خوشخبری

دی کہ جوشخص مجھ پرایک باردرود پڑھے اُس کے لئے دس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں، اُس کے دس گناہ مٹادیئے جاتے ہیں، اوراُس کے دس درجات بلند کیے جاتے ہیں۔ اوراُس کادرودمیری بارگاہ میں پیش کیاجاتاہےمزید یہ کہ وہ شخص جومانگے اُسے اسی کی مثل لوٹادیاجاتاہے۔

(مصنف عبد الرزاق،با ب الصلاة على النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم،ج2،ص214،المكتب الاسلامي،بيروت)

(51) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:((مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ، فَأَكْثِرُوا أَوْ أَقِلُّوا)) ترجمہ: جومجھ پردرود پاک بھیجتاہےاللہ تعالیٰ اس پررحمت نازل فرماتاہے، اب تمہاری مرضی کم درود پاک بھیجویازیادہ۔

(مصنف عبد الرزاق،با ب الصلاة على النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم،ج2،ص215،المكتب الاسلامي،بيروت)

(52) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:((مِنَ الْجَفَاءِ أَنْ أُذْكَرَ عِنْدَ الرَّجُلِ فَلَا يُصَلِّي عَلَيَّ)) ترجمہ: ظلم میں سے یہ بھی ہے کہ کسی کے سامنے میرا ذکرہوتاہےاوروہ مجھ پردرودنہیں پڑھتا۔

(مصنف عبد الرزاق،با ب الصلاة على النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم،ج2،ص216،المكتب الاسلامي،بيروت)

(53) حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:((إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلَاةً)) ترجمہ: قیامت کےدن لوگوں میں سےمیرےزیادہ قریب وہ شخص ہوگا جس نے دنیامیں مجھ پرکثرت سےدرود پاک پڑھے ہوں گے۔

(شعب الايمان،تعظيم النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم،ج3،ص122،مكتبة الرشد للنشر والتوزيع،رياض)

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ارشاداتِ صحابہ وائمہ رضی اللہ عنہم اجمعین:

(1) امیر المؤمنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں((الصَّلَاةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم أَمْحَقُ لِلذُّنُوبِ مِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ لِلنَّارِ، السلام عليه أفضل من عتق الرقاب)) ترجمہ: نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کی بارگاہ میں درود پاک بھیجنا گناہوں کو اس سے بڑھ کر مٹاتا ہے جس طرح ٹھنڈا پانی آگ کو بجھاتا ہے، اوران پر سلام بھیجنا غلام آزاد کرنے سے افضل ہے۔

(الشفاء بتعريف حقوق المصطفٰى صلى الله عليه وسلم،الفصل الخامس فضيلة الصلوة والسلام عليه،ج2،ص176،دارالفيحاء،عمان)

(2) امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا:((إِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوفٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَا يَصْعَدُ مِنْهُ شَيْءٌ حَتَّى تُصَلِّيَ عَلَى نَبِيِّكَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم)) ترجمہ: بے شک دعا زمین وآسمان کے درمیان موقوف رہتی ہے، اس میں سے کچھ بھی اوپر نہیں اٹھتا اس وقت تک جب تک تو اپنے نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم پر درود پاک نہیں بھیجتا۔

(جامع الترمذی،باب ماجاء فی فضل الصلوة على النبی صلى الله عليه وسلم،ج1،ص614، دارالغرب الاسلامی،بیروت)

(3) امیر المؤمنین حضرت علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں((كُلُّ دُعَاءٍ مَحْجُوبٌ عَنِ السَّمَاءِ حَتَّى يُصَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم)) ترجمہ: بیشک دعا آسمانوں پر جانے سے روک دی جاتی ہے جب تک محمد صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم اوران کے اہل بیت پر دُرود نہ بھیجا جائے۔

(المعجم الاوسط للطبرانی،من اسمه احمد،ج1،ص220،دارالحرمين،القاہرہ☆شعب الايمان للبيهقی،تعظيم النبی صلى الله عليه وسلم،ج3،ص135،مكتبة الرشدللنشر والتوزيع،رياض)

(4) حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے،

فرماتے ہیں:((مَنْ صَلَّى عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم صَلَاةً صَلَّى الله عَلَيْهِ وَمَلَائِكَتُهُ سَبْعِينَ صَلَاةً فَلْيُقِلَّ عَبْدٌ مِنْ ذَلِكَ أَوْ لِيُكْثِرْ)) ترجمہ: جس نے رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کی بارگاہ میں ایک بار درود پاک بھیجا اللہ تعالیٰ اوراس کے فرشتے اس پر ستر(70) بار درود بھیجتے ہیں، اب (بندے کی مرضی ہے کہ) بندہ کم درود پاک بھیجے یا زیادہ۔

(مسنداحمدبن حنبل،مسند عبد الله بن عمروبن العاص،ج11،ص178،مؤسسة الرساله،بیروت)

(5) حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے زید بن وہب سے فرمایا: ((يا زيد ألا تدع إذاكان يوم الجمعة أن تصلي على النبي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم ألف مـرة)) ترجمہ: اے زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو جمعہ کے دن نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم پر ہزار مرتبہ درودِ پاک پڑھنا کبھی نہ چھوڑنا۔

(القول البديع،الصلوة عليه فی يوم الجمعة وليلتها،ج1،ص197،دارالريان للتراث)

(6) حضرت علی بن حسین ابن علی رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں''علامة أهل السنة كثرة الصلاة على رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم'' ترجمہ: اہلِ سنت کی نشانی رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم پر درودِ پاک کی کثرت ہے۔

(القول البديع،ج1،ص60،دارالريان للتراث)

(7) جامع الترمذی میں ہے''وَيُرْوَى عَنْ بَعْضِ أَهْلِ العِلْمِ قَالَ: إِذَا صَلَّى الرَّجُلُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم مَرَّةً فِي الْمَجْلِسِ أَجْزَأَ عَنْهُ مَا كَانَ فِي ذَلِكَ الْمَجْلِسِ'' ترجمہ: بعض علما سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: جب آدمی مجلس میں ایک مرتبہ نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کی بارگاہ میں درود پاک بھیجتا ہے تو جو کچھ اس مجلس میں ہوا ہے اس کی طرف سے کفایت کرتا ہے۔

(جامع الترمذی،ج5،ص443،دارالغرب الاسلامی،بیروت)

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

حکایات وواقعات

(1) علامہ شمس الدین قرطبی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 671ھ) فرماتے ہیں

"وقد حکی أن امرأة جاء ت إلی الحسن البصری رحمہ اللہ فقالت:إن ابنتی ماتت وقد أحببت أن أراها فی المنام، فعلمنی صلاة أصلیها لعلی أراها فعلمها صلاة فرأت ابنتها وعلیها لباس القطران والغل فی عنقها والقید فی رجلها فارتاعت لذلك فأعلمت الحسن فاغتم علیها، فلم تمض مدة حتی رآها الحسن فی المنام وهی فی الجنة علی سریر وعلی رأسها تاج.فقالت له یا شیخ:أما تعرفنی؟ قال:لا، قالتی له:أنا تلك المرأة التی علمت أمی الصلاة فرأتنی فی المنام، قال لها:فما سبب أمرك؟ قالت:مر بمقبرتنا رجل فصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکان فی المقبرة خمسمائة وستون إنساناً فی العذاب فنودی:ارفعوا العذاب عنهم ببرکة صلاة هذا الرجل عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم "ترجمہ: حکایت بیان کی گئی ہے کہ ایک عورت حضرتِ حسن بصری علیہ الرحمہ کے پاس آئی اور کہنے لگی کہ میری بیٹی فوت ہوگئی ہے، میں اسے خواب میں دیکھنا چاہتی ہوں تو آپ مجھے ایک نماز سکھائیں کہ اسے پڑھوں، شاید کہ میں اس کو خواب میں دیکھ سکوں، چنانچہ آپ نے وہ نماز سکھا دی تو اس نے خواب میں اپنی بیٹی کو اس حال میں دیکھا کہ اس پر تارکول کا لباس ہے اور اس کی گردن میں طوق پڑا ہوا ہے اور اس کے پاؤں میں زنجیر ہے، وہ یہ دیکھ کر بہت خوف زدہ ہوگئی اور اس نے یہ سارا ماجرہ حسن بصری علیہ الرحمہ کی بارگاہ میں عرض کیا تو آپ بھی سن کر اس پر بہت غمگین ہوئے، ابھی کچھ زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا کہ آپ نے خواب میں دیکھا کہ ایک عورت جنت میں ایک تخت پر بیٹھی ہوئی ہے اور اس کے سر پر تاج ہے، اس نے آپ سے کہا: اے

شیخ کیا آپ مجھے پہچانتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔ اس نے کہا: میں وہی عورت ہوں جس کی ماں کو آپ نے نماز سکھائی تھی تو اس نے مجھے خواب میں دیکھا تھا۔ آپ نے اس سے پوچھا: تو تیری بخشش کا کیا سبب بنا؟ اس نے کہا کہ ایک شخص ہمارے قبرستان کے پاس سے گزرا اور اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درودِ پاک پڑھا، اور اس وقت اس قبرستان میں پانچ سو ساٹھ 560 مردے دفن تھے، پس ندا دی گئی: اس شخص کے نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درودِ پاک پڑھنے کی برکت سے ان سے عذاب اٹھادو۔

(التذکرة باحوال الموتی وامور الآخرة،ج1،ص280،مکتبة دارالمنهاج للنشر والتوزیع،ریاض)

(2) شمس الدین محمد بن عبدالرحمٰن السخاوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 902ھ)

"القول البدیع" میں فرماتے ہیں "یحکی أن أبا العباس أحمد بن منصور لما مات رآه رجل من أهل شیراز وهو واقف فی المحراب بجامع شیراز وعلیه حلة وعلی رأسه تاج مکلل بالجواهر فقال له ما فعل الله بك قال غفر لی واکرمنی وتوجنی وادخلنی الجنة فقال له بماذا قال بکثرة صلاتی علی رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم "ترجمہ: حکایت کی گئی ہے کہ جب ابوالعباس احمد بن منصور فوت ہوگئے تو اہلِ شیراز میں سے ایک شخص نے آپ کو دیکھا کہ آپ جامع مسجد شیراز کے محراب میں ایک نیا جوڑا زیبِ تن کئے ہوئے کھڑے ہیں اور آپ کے سر پر جواہرات سے جڑا ہوا تاج ہے، اس نے ان سے کہا کہ اللہ تعالی نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے میری بخشش فرمادی اور مجھے عزت کے تاج سے نواز کر مجھے جنت کا داخلہ عطا فرمایا۔ اس نے پوچھا، کس سبب سے؟ فرمایا: میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درودِ پاک پڑھنے کی برکت سے۔

(القول البدیع فی الصلوة علی الحبیب،الباب الثانی،ج1،ص123،دارالریان للتراث)

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

(3)علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 902)فرماتے ہیں ''یروی فی بعض الخبار أنه كان فی بنی إسرائیل عبد مسرف علی نفیه فلما مات رموا به فأوحی الله إلی نبیه موسی علیہ السلام أن غسله وصل علیه فانی قد غفرت له، قال یارب وبم ذلك قال أنه فتح التوارة یوماً فوجد فیها اسم محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فصلی علیه وقد غفرت له بذلك ''ترجمہ: بعض مؤرخین سے مروی ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جو اللہ تعالی کی نافرمانی والے کاموں میں حد سے گزرا ہوا تھا، جب اس کا انتقال ہوا تو لوگوں نے اسے (ویسے ہی) پھینک دیا، اللہ تعالی نے اپنے نبی موسی کلیم اللہ علی نبینا و علیہ الصلوۃ و السلام کی طرف وحی فرمائی کہ اسے غسل دے کر اس پر نمازِ جنازہ بھی پڑھیں اس لئے کہ میں نے اس کی بخشش فرمادی ہے۔ موسی علیہ الصلوۃ و السلام نے عرض کی اے میرے رب یہ کس سبب سے؟ تو اللہ تعالی نے فرمایا کہ اس نے ایک دن توریت شریف کھولی تو اس میں اسمِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پا کر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر درودِ پاک پڑھا، میں نے اسی کے سبب اس کی بخشش فرمادی۔

(القول البدیع، الباب الثانی فی ثواب الصلوة علی رسول الله صلی الله علیه وسلم، ج 1، ص124، دارالریان للتراث)

(4)علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 902)فرماتے ہیں ''رأی بعض الصالحین صورة قبیحة فی المنام، فقال لها من أنت قالت انا عملك القبیح قال لها فبم النجاة منك قالت بكثرة الصلاة علی المصطفی محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ''ترجمہ: بعض صالحین نے خواب میں ایک قبیح صورت کو دیکھا، اس سے پوچھا: تو کون ہے؟ اس نے جواب دیا کہ میں تیرا برا عمل ہوں، پوچھا: تجھ سے نجات کیسے ہوسکتی ہے؟ جواب دیا: محمد مصطفی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر کثرت سے درود پاک

بھیجنے سے۔

(القول البدیع، الباب الثانی فی ثواب الصلوة علی رسول الله صلی الله علیه وسلم، ج1، ص124، دارالریان للتراث)

(5)حضرت شبلی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں ''مات رجل من جیرانی فرأیته فی المنام فقلت ما فعل الله بك فقال یا شبلی مرت بی أهوال عظیمة وذلك أنه أرتج علی عند السؤال فقلت فی نفسی من أین أتی علی ألم أمت علی الإسلام؟ فنودیت هذه عقوبة اهمالك للسانك فی الدنیا، فلما هم بی المكان حال بینی وبینهما رجل جمیل الشخص طیب الرائحة فذكرنی بحجتی فذكرتها فقلت من أنت یرحمك الله قال انا شخص خلقت من كثرة صلاتك علی النبی -صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم-، وأمرت أن أنصرك فی كل كرب ''ترجمہ: میں نے اپنے مرحوم پڑوسی کو خواب میں دیکھ کر پوچھا، مَا فَعَلَ اللہ بِكَ؟ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ وہ بولا: میں سخت ہولناکیوں سے دوچار رہا، مُنکَر نکیر کے سُوالات کے جوابات بھی مجھ سے نہیں بن پڑ رہے تھے، میں نے دل میں خیال کیا کہ شاید میرا خاتمہ ایمان پر نہیں ہوا! اتنے میں آواز آئی: دنیا میں زَبان کے غیر ضَروری استِعمال کی وجہ سے تجھے یہ سزا دی جارہی ہے۔ اب عذاب کے فِرِشتے میری طرف بڑھے۔ اتنے میں ایک صاحِب جو حُسن و جمال کے پیکر اور مُعَطَّر مُعَطَّر تھے وہ میرے اور عذاب کے درمیان حائل ہوگئے۔ اورانہوں نے مجھے مُنکَر نکیر کے سُوالات کے جوابات یاد دلا دیئے اور میں نے اُسی طرح جوابات دے دیئے، الحمدللہ عزوجل عذاب مجھ سے دُور ہوا۔ میں نے اُن بُزُرگ سے عرض کی: اللہ عزوجل آپ پر رحم فرمائے آپ کون ہیں؟ فرمایا: تیرے کثرت کے ساتھ دُرود شریف پڑھنے کی بَرَکت سے میں پیدا ہوا ہوں اور مجھے ہر مصیبت کے وقت تیری

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

امداد پر مامور کیا گیا ہے۔

(القول البدیع،الباب الثانی فی ثواب الصلوۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم،ج1،ص127،دارالریان للتراث)

(6) حضرتِ سیِّدُ نا شیخ ابوبکر شبلی علیہ رَحمۃُ اللہِ الوَلی ایک روز بغدادِ مُعلّٰی کے جَیّد عالم حضرتِ سیِّدُ نا ابوبکر بن مُجاہد علیہ رَحمۃُ اللہِ الواحِد کے پاس تشریف لائے۔ انہوں نے فوراً کھڑے ہوکر اُن کو گلے لگالیا اور پیشانی چوم کر بڑی تعظیم کے ساتھ اپنے پاس بٹھایا۔ حاضِرین نے عرض کیا: یاسیِّدی! آپ اور اہلِ بغداد آج تک اِنہیں دیوانہ کہتے رہے ہیں مگر آج ان کی اِس قَدَر تعظیم کیوں؟ جواب دیا: میں نے یوں ہی ایسا نہیں کیا، اَلحمدُ للہ آج رات میں نے خواب میں یہ ایمان افروز منظر دیکھا کہ حضرتِ سیِّدُ نا ابوبکر شبلی علیہ رَحمۃُ اللہِ الوَلی بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوئے تو سرکارِ دو عالَم، نورِ مجسّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے کھڑے ہوکر ان کو سینے سے لگا لیا اور پیشانی کو بوسہ دے کر اپنے پہلو میں بٹھالیا۔ میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم! شبلی پر اِس قَدَر شفقت کی وجہ؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے (غیب کی خبر دیتے ہوئے) فرمایا کہ یہ ہر نَماز کے بعد یہ آیت پڑھتا ہے: ﴿لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَاعَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ﴾ اور اس کے بعد مجھ پر دُرُود پڑھتا ہے۔ (اَلْقَوْلُ الْبَدِیع، ص346، مؤسسۃ الریان، بیروت)

درودِ پاک کے بارے میں اہم فتویٰ:

امامِ اہلسنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ سے سوال ہوا ''کلمہ طیبہ شریف جب ورد کر کے پڑھا جائے تو اس میں کلمہ پر جب نام نامی حضورِ اقدس

صلعم (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) کا آئے تو ہر بار درود پڑھنا چاہئے یا ایک مرتبہ جبکہ جلسہ ختم کرے؟''

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جواباً ارشاد فرمایا:

جوابِ مسئلہ سے پہلے ایک بہت ضروری مسئلہ معلوم کیجئے سوال میں نامِ پاک حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ساتھ بجائے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم (صلعم) لکھا ہے۔ یہ جہالت آج کل بہت جلد بازوں میں رائج ہے۔ کوئی صلعم لکھتا ہے کوئی عم کوئی ص، اور یہ سب بیہودہ و مکروہ و سخت ناپسند و موجبِ محرومی شدید ہے اس سے بہت سخت احتراز چاہیے، اگر تحریر میں ہزار جگہ نام پاک حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم آئے ہر جگہ پورا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم لکھا جائے ہرگز ہرگز کہیں صلعم وغیرہ نہ ہو علما نے اس سے سخت ممانعت فرمائی ہے یہاں تک کہ بعض کتابوں میں تو بہت اشد حکم لکھ دیا ہے۔ علامہ طحطاوی حاشیہ دُرِّ مختار میں فرماتے ہیں: ویکرہ الرمز بالصلوٰۃ والترضی بالکتابۃ بل یکتب ذلك کله بکماله وفی بعض المواضع من التتار خانیة من کتب علیه السلام بالهمزة والمیم یکفر لانه تخفیف و تخفیف الانبیاء کفر بلاشك ولعله ان صح النقل فهو مقید بقصد والافالظاهر انه لیس بکفر و کون لازم الکفر کفرابعد تسلیم کونه مذهباً مختارا محله اذاکان اللزوم بَیّناً نعم الاحتیاط فی الاحتراز عن الایهام و الشبهة۔ ترجمہ: صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی جگہ (ص) وغیرہ اور رضی اللہ تعالی عنہ کی جگہ (رض) لکھنا مکروہ ہے بلکہ اسے کامل طور پر لکھا پڑھا جائے تاتار خانیہ میں بعض جگہ پر ہے جس نے درود وسلام ہمزہ (ء) اور میم (م) کے ساتھ لکھا اس نے کفر کیا کیونکہ یہ عمل تخفیف (شان گھٹانا) ہے اور انبیا علیہم السلام کی بارگاہ میں یہ عمل بلا شبہ کفر ہے۔ اگر یہ قول صحت کے ساتھ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

منقول ہوتو یہ مقید ہوگا اس بات کے ساتھ کہ ایسا کرنے والا قصداً ایسا کرے، ورنہ ظاہر یہ ہے کہ وہ کافر نہیں، باقی لزومِ کفر سے کفر اس وقت ثابت ہوگا جب اسے مذہب مختار تسلیم کیا جائے اور اس کا محل وُہ ہوتا ہے جہاں لزوم بیان شدہ اور ظاہر ہو، البتہ احتیاط اس میں ہے کہ ایہام اور شبہ سے احتراز کیا جائے۔

(حاشیه الطحطاوی علی الدرالمختار، مقدمة الکتاب ج1،ص6،مطبوعه دارالمعرفة بیروت)

اب جوابِ مسئلہ لیجئے نامِ پاک حضور پُرنور سیّد دوعالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مختلف جلسوں میں جتنی بار لے یا سنے ہر بار درود شریف پڑھنا واجب ہے اگر نہ پڑھے گا گنہگار ہوگا اور سخت وعیدوں میں گرفتار، ہاں اس میں اختلاف ہے کہ اگر ایک ہی جلسہ میں چند بار نامِ پاک لیا یا سُنا تو ہر بار واجب ہے یا ایک بار کافی اور ہر بار مستحب ہے، بہت علما قولِ اول کی طرف گئے ہیں ان کے نزدیک ایک جلسہ میں ہزار بار کلمہ شریف پڑھے تو ہر بار درود شریف بھی پڑھتا جائے اگر ایک بار بھی چھوڑا، گنہگار ہُوا، مجتبٰی ودُرمختار وغیرہما میں اس قول کو مختار واصح کہا۔ فی الدرالمختار اختلف فی وجوبها علی السامع والذاکر کلما ذکر صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم والمختار تکرار الوجوب کلماذکر ولو اتحد المجلس فی الاصح اھ بتلخیص۔ ترجمہ: دُرمختار میں ہے، اس بارے میں اختلاف ہے کہ جب بھی حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا اسم گرامی ذکر کیا جائے تو سامع اور ذاکر دونوں پر ہر بار درود وسلام عرض کرنا واجب ہے یا نہیں، اصح مذہب پر مختار قول یہی ہے کہ ہر بار درود وسلام واجب ہے اگرچہ مجلس ایک ہی ہو اھ خلاصۃً۔

(درمختار، فصل واذا اراد الشروع الخ ،ج1،ص78،مطبوعه مجتبائی دہلی)

دیگر علمانے بنظرِ آسانیِ امت قولِ دوم اختیار کیا ان کے نزدیک ایک جلسہ میں ایک بار درود ادائے واجب کے لئے کفایت کرے گا زیادہ کے ترک سے گنہگار نہ

ہوگا مگر ثوابِ عظیم وفضلِ جسیم سے بیشک محروم رہا، کافی وقنیہ وغیرہما میں اسی قول کی تصحیح کی۔فی ردالمحتار صححه الزاهدی فی المجتبٰی لکن صحح فی الکافی وجوب الصلٰوة مرة فی کل مجلس کسجود التلاوة للحرج الا انه یندب تکرار الصلٰوة فی المجلس الواحد بخلاف السجود وفی القنية قيل يكفی المجلس مرة كسجدة التلاوة و به یفتی وقد جزم بهذا القول المحقق ابن الهمام فی زادالفقیر اه ملتقطا ترجمہ: ردالمحتار میں ہے کہ اسے زاہدی نے مجتبٰی میں صحیح قرار دیا ہے لیکن کافی میں ہر مجلس میں ایک ہی دفعہ درود کے وجوب کو صحیح کہا ہے جیسا کہ سجدہ تلاوت کا حکم ہے تاکہ مشکل اور تنگی لازم نہ آئے، البتہ مجلس واحد میں تکرارِ درود مستحب ومندوب ہے بخلاف سجدہ تلاوت کے۔قنیہ میں ہے ایک مجلس میں ایک ہی دفعہ درود پڑھنا کافی ہے جیسا کہ سجدہ تلاوت کا حکم ہے اور اسی پر فتوٰی ہے۔ابن ہمام نے زادالفقیر میں اسی قول پر جزم کیا ہے اھ ملتقطا۔

(ردالمحتار، فصل واذا ارادالشروع الخ ،ج1،ص381،مطبوعه مصطفی البابی مصر)

بہرحال مناسب یہی ہے کہ ہر بار صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کہتا جائے کہ ایسی چیز جس کے کرنے میں بالاتفاق بڑی بڑی رحمتیں برکتیں اور نہ کرنے میں بلاشبہ بڑے فضل سے محرومی اور ایک مذہب قوی پر گناہ ومعصیت عاقل کا کام نہیں کہ اُسے ترک کرے وباللہ التوفیق۔ (فتاوی رضویه،ج6،ص220،رضافاونڈیشن،لاہور)

اعتذار

حتی الامکان کوشش کی گئی ہے کہ پروف ریڈنگ کی کوئی غلطی نہ ہو لیکن بتقاضائے بشریت اگر کوئی غلطی رہ گئی ہو تو قاری سے التماس ہے کہ ناشر سے رجوع فرمائے ان شاء اللہ آئندہ اس کو درست کردیا جائے گا۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ماخذ ومراجع

قرآن مجید، کلام الٰہی
(ترجمۂ قرآن کنزالایمان،اعلیٰ حضرت امام احمد رضاخان متوفی1340ھ)

کتب التفاسیر

(تفسیر ابن عباس،لعبد الله بن عباس -رضی الله عنهما -(المتوفی68ھ)، مطبوعه لبنان)
(روح البیان،مولی الروم شیخ اسماعیل حقی بروسی متوفی 1137ھ،دارالکتب العلمیه،بیروت)
(تفسیر نیشا پوری (غرائب القرآن)،المؤلف :نظام الدین الحسن بن محمد بن حسین القمی النیسابوری (المتوفی850ھ)،دارالکتب العلمیه،بیروت)
(تفسیر طبری ،المؤلف :محمد بن جریر بن یزید بن کثیر بن غالب الآملی، أبو جعفر الطبری (المتوفی310ھ)،مؤسسة الرسالة،بیروت)
(تفسیر مقاتل بن سلیمان،تفسیر مقاتل بن سلیمان،أبو الحسن مقاتل بن سلیمان بن بشیر الأزدی البلخی (المتوفی 150 :ھ)، دار إحیاء التراث - بیروت)
(تفسیر قادری اردوترجمه تفسیر حسینی،حسین بن علی کاشفی المتوفی841،مترجم فخرالدین احمد حنفی رزاقی قادری)
(الدر المنثور،امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی متوفی 911ھ،داراحیاء التراث العربی ،بیروت)
(معالم التنزیل(تفسیر بغوی)،امام ابو محمد الحسین بن مسعود فراء بغوی متوفی 516ھ،دارالکتب العلمیه،بیروت)
(مفاتیح الغیب(تفسیر کبیر) ،المؤلف :أبو عبد الله محمد بن عمر بن الحسن بن الحسین التیمی الرازی الملقب بفخر الدین

الرازی(المتوفی606)، الناشر:دار إحیاء التراث العربی ،بیروت)
(الجامع لأحکام القرآن للقرطبی،ابو عبد الله محمد بن احمد انصاری قرطبی متوفی671 ھ،دارالکتاب العربی، بیروت)
(تفسیر نسفی(تفسیر مدارك) ،المؤلف :أبو البرکات عبد الله بن أحمد بن محمود حافظ الدین النسفی (المتوفی710ھ،دار الکلم الطیب ،بیروت)
(الفتوحات الإلهیة(حاشیة الجمل علی الجلالین)،علامه شیخ سلیمان جمل متوفی 1204ھ)
(تفسیر الخازن،علاء الدین علی بن محمدبغدادی متوفی741 ھ،دارالکتب العلمیه،بیروت)
(تفسیر بیضاوی،ناصر الدین عبد الله ابو عمر بن محمد شیرازی بیضاوی متوفی 791ھ،داراحیاء التراث العربی ،بیروت)
(تفسیر جلالین ،امام جلال الدین محلی متوفی863 ھ وامام جلال الدین سیوطی متوفی 911ھ،دار الحدیث ،القاہرہ)
(روح البیان،مولی الروم شیخ اسماعیل حقی بروسی متوفی 1137ھ،دارالکتب العلمیه،بیروت)
(تفسیر الحسن البصری،المکتبة التجاریة مکة المکرمة)
(تفسیر ابن عباس،لعبد الله بن عباس -رضی الله عنهما -(المتوفی68ھ)، مطبوعه لبنان)
(تفسیر طبری ،المؤلف :محمد بن جریر بن یزید بن کثیر بن غالب الآملی، أبو جعفر الطبری (المتوفی310ھ)،مؤسسةالرسالة ،بیروت)
(تفسیر بغوی ،بو محمد الحسین بن مسعود بن محمد بن الفراء البغوی الشافعی (المتوفی 510)داراحیاء التراث العربی بیروت)
(روح المعانی،ابو الفضل شہاب الدین سید محمود آلوسی متوفی 1270ھ،

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

دار الفکر،بیروت)

(تفسیر المراغی ،أحمد بن مصطفی المراغی (المتوفی 1371)شرکة مکتبة ومطبعة مصطفی البابی الحلبی وأولاده بمصر)

(تفسیر خزائن العرفان،صدرالفاضل مفتی نعیم الدین مراد آبادی (المتوفی1367ھ)،مطبوعه ضیاء القرآن،لاہور)

کتب الحدیث و شروح الحدیث

مسند ابی داود الطیالسی،المؤلف :أبو داود سلیمان بن داود بن الجارود الطیالسی البصری (المتوفی204ھ)،دارالمعرفة، بیروت

(المسندللإمام أحمد بن حنبل،امام احمد بن محمد بن حنبل متوفی 241ھ، مؤسسة الرساله،بیروت و المکتب الاسلامی ،بیروت)

(فضائل الصحابة لاحمدبن حنبل،امام احمد بن محمد بن حنبل متوفی 241ھ،مؤسسة الرسالة،بیروت)

(المصنف لعبد الرزاق،أبو بکر عبد الرزاق بن ہمام بن نافع الحمیری الیمانی الصنعانی (المتوفی211ھ، المجلس العلمی، بیروت)

(الجزء المفقود من المصنف عبد الرزاق،أبو بکر عبد الرزاق بن ہمام بن نافع الحمیری الیمانی الصنعانی (المتوفی211ھ،مؤسسة الشرف،لاہور)

(صحیح ابن حبان، علامہ امیر علاء الدین علی بن بلبان فارسی، متوفی 739،مؤسسة الرساله،بیروت)

(حلیة الاولیاء لابی نعیم،المؤلف :أبو نعیم أحمد بن عبد الله بن أحمد بن إسحاق بن موسی بن مہران الأصبہانی (المتوفی 430ھ)،دارالکتاب العربی،بیروت)

(المصنف لابن أبی شیبة،حافظ عبد الله بن محمد بن ابی شیبہ کوفی عبسی متوفی 235 ھ،دارالکتب العلمیہ،بیروت ومکتبة الرشد،الریاض والدار

السلفیة، الهندیة)

(المسندللإمام أحمد بن حنبل،امام احمد بن محمد بن حنبل متوفی 241ھ، مؤسسة الرساله،بیروت و المکتب الاسلامی ،بیروت)

(فضائل الصحابة لاحمدبن حنبل،امام احمد بن محمد بن حنبل متوفی 241ھ،مؤسسة الرسالة،بیروت)

(الجامع الصغیر،امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی متوفی360ھ، المکتب الاسلامی ،بیروت)

عمل الیوم واللیلة لابن سنی ،المؤلف :أحمد بن محمد بن إسحاق بن إبراہیم بن أسباط بن عبد الله بن إبراہیم بن بُدَیح، الدِّیْنَوَریُّ، المعروف بـ ابن السُّنِّی (المتوفی364ھ)،دارالقبلة للثقافة الاسلامیةومؤسسة علوم القرآن،بیروت)

(الکامل لابن عدی،امام ابو احمد عبدالله بن عدی جرجانی، متوفیٰ 365ھ، دارالفکر، بیروت)

(مسند الدارمی(المعروف بسنن الدارمی)،المؤلف :أبو محمد عبد الله بن عبد الرحمن بن الفضل بن بَہرام بن عبد الصمد الدارمی، التمیمی السمرقندی (المتوفی255ھ،دارالمحاسن للطباعة ، قاہرة)

(صحیح البخاری،امام ابو عبد الله محمد بن اسماعیل بخاری متوفی 256ھ، دارطوق النجاة،شامله وقدیمی کتب خانه، کراچی)

(الادب المفرد،المؤلف :محمد بن إسماعیل بن إبراہیم بن المغیرة البخاری، أبو عبد الله (المتوفی256ھ)،المکتبة الاثریة ،سانگله ہل)

(شرح مشکل الآثار،أبو جعفر أحمد بن محمد بن سلامة بن عبد الملک بن سلمة الأزدی الحجری المصری المعروف بالطحاوی (المتوفی 321 :) ،مؤسسة الرسالة،بیروت)

(صحیح مسلم،امام ابو الحسین مسلم بن حجاج قشیری متوفی 261ھ،

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

داراحیاء التراث العربی،بیروت وقدیمی کتب خانہ، کراچی)
(سنن ابن ماجہ،امام ابو عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ متوفی 273ھ،
داراحیاء الکتب العربی،حلب وایچ ایم سعید کمپنی ،کراچی)
(سنن أبی داود،امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی متوفی 275ھ،
آفتاب عالم پریس، لاہور)
(جامع ترمذی،امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی متوفی 279ھ،
دارالفکر ، بیروت وقدیمی کتب خانہ ،کراچی)
(مسند بزار،المؤلف :أبو بکر أحمد بن عمرو بن عبد الخالق بن خلاد بن
عبید اللہ العتکی المعروف بالبزار (المتوفی 292ھ)،مکتبة العلوم والحکم،
المدینة المنورہ)
(مسند أبی یعلی،شیخ الاسلام ابو یعلٰی احمدبن علی بن مثنی موصلی
متوفی 307ھ،مؤسسة علوم القرآن، بیروت)
(صحیح ابن خزیمہ،المؤلف :أبو بکر محمد بن إسحاق بن خزیمة بن المغیرة
بن صالح بن بکر السلمی النیسابوری (المتوفی311ھ، المکتب الاسلامی ،
بیروت)
(تاریخ دمشق الکبیر ،علامہ علی بن حسن ، متوفیٰ 571ھ،داراحیاء التراث
العربی ،بیروت)
(شرح معانی الآثار،المؤلف :أبو جعفر أحمد بن محمد بن سلامة بن عبد
الملک بن سلمة الأزدی الحجری المصری المعروف بالطحاوی (المتوفی
321ھ، ایچ ایم سعید کمپنی ،کراچی)
(شرح مشکل الآثار للطحاوی،أبو جعفر أحمد بن محمد بن سلامة بن عبد
الملک بن سلمة الأزدی الحجری المصری المعروف بالطحاوی (المتوفی
321ھ،مؤسسة الرسالہ،بیروت)

(المعجم الکبیرللطبرانی،امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی
360ھ، المکتبة الفیصلیة، بیروت ومکتبہ ابن تیمیہ،القاہرہ)
(المعجم الأوسط للطبرانی،امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی
متوفی360ھ، مکتبة المعارف ،ریاض ودارالحرمین،القاہرہ)
(الجامع الصغیر،امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی متوفی360ھ،
المکتب الاسلامی ،بیروت)
عمل الیوم واللیلة لابن سنی ،المؤلف :أحمد بن محمد بن إسحاق بن إبراہیم
بن أسباط بن عبد اللہ بن إبراہیم بن بُدَیْح، الدِّیْنَوَرِیُّ، المعروف بـ ابن السُّنِّی
(المتوفی364ھ)،دارالقبلة للثقافة الاسلامیةومؤسسة علوم القرآن،بیروت)
(الکامل لابن عدی،امام ابو احمد عبداللہ بن عدی جرجانی، متوفیٰ 365ھ،
دارالفکر، بیروت)
(سنن الدارقطنی،المؤلف :أبو الحسن علی بن عمر بن أحمد بن مہدی بن
مسعود بن النعمان بن دینار البغدادی الدارقطنی (المتوفی385ھ،دارالمعرفة
،بیروت)
(المستدرک للحاکم،امام ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ حاکم نیشاپوری
متوفی405 ھ،دارالفکر ،بیروت ودار الکتب العلمیہ،بیروت)
(حلیة الاولیاء لابی نعیم،المؤلف :أبو نعیم أحمد بن عبد اللہ بن أحمد بن
إسحاق بن موسی بن مہران الأصبہانی (المتوفی 430ھ)،دارالکتاب
العربی،بیروت
(السنن الکبری ،المؤلف :أحمد بن الحسین بن علی بن موسی
الخُسْرَوْجِردی الخراسانی، أبو بکر البیہقی (المتوفی 458ھ، دارصادر ،
بیروت)
(الاعتقاد للبیہقی،المؤلف :أحمد بن الحسین بن علی بن موسی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

الخُسْرَوْجِردی الخراسانی، أبو بکر البیہقی (المتوفی 458ھ) ،دارالآفاق الجدیدہ ،بیروت)

(شرح السنة للبغوی،المؤلف :محیی السنة، أبو محمد الحسین بن مسعود بن محمد بن الفراء البغوی الشافعی (المتوفی 516ھ)،المکتب الاسلامی، بیروت)

(تاریخ دمشق الکبیر ،علامہ علی بن حسن ، متوفیٰ 571ھ،داراحیاء التراث العربی ،بیروت)

(الترغیب والترہیب،امام زکی الدین عبد العظیم بن عبد القوی منذری متوفی 656ھ،دارالکتب العلمیہ، بیروت)

(شرح النووی،امام محی الدین ابو زکریا یحییٰ بن شرف نووی متوفی 676ھ، قدیمی کتب خانہ، کراچی)

(مشکاۃ المصابیح،علامہ ولی الدین تبریزی، متوفی 742ھ،المکتب الاسلامی،بیروت و قدیمی کتب خانہ ،کراچی)

(مجمع الزوائد،حافظ نور الدین علی بن ابی بکر ہیتمی متوفی 807ھ،مکتبۃ القدسی،القاہرہ وبیروت دارالکتاب بیروت)

(فتح الباری،امام حافظ احمد بن علی بن حجر عسقلانی متوفی 852ھ، داراحیاء ا لتراث العربی،بیروت ودارالمعرفہ،بیروت)

(عمدۃالقاری ،امام بدرالدین ابومحمدمحمودبن احمدعینی، متوفیٰ855ھ،داراحیاء ا لتراث العربی،بیروت ودارالکتب العلمیۃ، بیروت)

(شرح السیوطی علی مسلم،امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی متوفی 911ھ،دارابن عفان للنشروالتوزیع،عرب)

(إرشاد الساری،شہاب الدین احمد بن محمد قسطلانی متوفی 923ھ، دارالکتب العلمیۃ، بیروت)

(کنز العمال،المؤلف :علاء الدین علی بن حسام الدین ابن قاضی خان القادری الشاذلی الہندی البرہانفوری ثم المدنی فالمکی الشہیر بالمتقی الہندی (المتوفی975ھ،مؤسسة الرسالہ، بیروت)

((مشکاۃ المصابیح،علامہ ولی الدین تبریزی، متوفی 742ھ،المکتب الاسلامی،بیروت و قدیمی کتب خانہ ،کراچی)

(مجمع الزوائد،حافظ نور الدین علی بن ابی بکر ہیتمی متوفی 807ھ،مکتبۃ القدسی،القاہرہ وبیروت دارالکتاب بیروت)

(المرقاۃ،علامہ ملا علی بن سلطان قاری ،متوفی 1014ھ،المکتبۃ الحبیبیہ کوئٹہ)

(فیض القدیر،المؤلف :زین الدین محمد المدعو بعبد الرؤوف بن تاج العارفین بن علی بن زین العابدین الحدادی ثم المناوی القاہری (المتوفی 1031ھ،دارالمعرفۃ ،بیروت)

(التیسیر شرح الجامع الصغیر،المؤلف :زین الدین محمد المدعو بعبد الرؤوف بن تاج العارفین بن علی بن زین العابدین الحدادی ثم المناوی القاہری (المتوفی1031)،مکتبۃ الامام الشافعی ،ریاض)

(أشعۃ اللمعات،شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی، متوفی 1052ھ،مکتبہ نوریہ رضویہ،سکھر)

(شعب الایمان،،المؤلف :أحمد بن الحسین بن علی بن موسی الخُسْرَوْجِردی الخراسانی، أبو بکر البیہقی (المتوفی 458ھ)،مکتبۃ الرشدللنشر والتوزیع،ریاض)

ّ(منہج ابن الأثیر الجزری فی مصنفہ النہایة فی غریب الحدیث والأثر،أحمد بن محمد الخراط، أبو بلال ،مجمع الملك فہد لطباعة المصحف الشریف بالمدینة المنورة)

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

(بغية الباحث عن زوائد مسند الحارث- :أبو محمد الحارث بن محمد بن داہر التميمى البغدادى الخصيب المعروف بابن أبى أسامة (المتوفى : 282)،مركز خدمة السنة والسيرةالنبوية،مدينه منوره)
(الاعتقاد للبيهقى،المؤلف :أحمد بن الحسين بن على بن موسى الخُسْرَوْجِردى الخراسانى، أبو بكر البيهقى (المتوفى 458ه)،دارالآفاق الجديده ،بيروت)(اللآلىء المصنوعة فى الأحاديث الموضوعة،عبد الرحمن بن أبى بكر، جلال الدين السيوطى (المتوفى 911 :)، دار الكتب العلمية - بيروت)
(السنن الكبرى ،المؤلف :أحمد بن الحسين بن على بن موسى الخُسْرَوْجِردى الخراسانى، أبو بكر البيهقى (المتوفى 458ھ، دارصادر ، بيروت)
(الفردوس بماثور الخطاب،حافظ ابو شجاع شيرويه بن شهرداربن شيرويه ديلمى،متوفى 509ھ،دارالكتب العلميه،بيروت)
(الترغيب والترهيب،امام زکی الدين عبد العظيم بن عبد القوى منذرى متوفى 1248ھ،مصطفى البابى ،مصر)
(نيل الاوطار،المؤلف :محمد بن على بن محمد بن عبد الله الشوكانى اليمنى (المتوفى1250ه)،دارالحديث،مصر)
(مرأة المناجيح،حكيم الامت مفتى احمد يار خان نعيمى متوفى 1391ھ، نعيمى کتب خانه، گجرات)

كتب الفقه واصول الفقه

(مدخل لابن حاج،المؤلف :أبو عبد الله محمد بن محمد بن محمد العبدرى الفاسى المالكى الشهير بابن الحاج (المتوفى737ه)،دارالتراث،بيروت
(التوضيح والتلويح،عبيد الله بن مسعود بن تاج الشريعه متوفىٰ 792ھ

،مطبع میرمحمد ،کراچی)
(مدخل لابن حاج،المؤلف :أبو عبد الله محمد بن محمد بن محمد العبدرى الفاسى المالكى الشهير بابن الحاج (المتوفى737ه)،دارالتراث،بيروت
(التوضيح والتلويح،عبيد الله بن مسعود بن تاج الشريعه متوفىٰ 792ھ ،مطبع میرمحمد ،کراچی)
(الحاوى للفتاوى بحواله ابن حجر ،المؤلف :عبد الرحمن بن أبى بكر، جلال الدين السيوطى (المتوفى911)،دارالفكر ،بيروت)
(المغنى،أبو محمد موفق الدين عبد الله بن أحمد بن محمد بن قدامة الجماعيلى المقدسى ثم الدمشقى الحنبلى، الشهير بابن قدامة المقدسى (المتوفى620 :)،مكتبة القاهرة)
(فتاوى عزیزی،شاه عبدالعزيزمحدث دہلوی(المتوفى1239ھ)
(حاشية الطحطاوى على الدر المختار،المؤلف :أحمد بن محمد بن إسماعيل الطحطاوى الحنفى -توفى1231ه)،المكتبة لعربيه (درمختار،المؤلف :علاؤالدين حصكفى (المتوفى)مطبوعه مجتبائى، دہلی)
(ردالمحتار،محمد امين ابن عابدين شامى متوفى 1252ھ،دارالفكر،بيروت)
(فتاوى رضويه ،اعلىٰ حضرت امام احمد رضاخان متوفى 1340ھ، رضافاؤنڈیشن، لاہور)
(بہار شریعت،صدرالشریعه مفتى محمد امجد على اعظمى (المتوفى1367)،مكتبة المدينه،کراچی)

كتب السيرةوالتاريخ

نسيم الرياض فى شرح شفاء القاضى عياض ،علامه شهاب الدين خفاجى(المتوفى1069)،مرکز اہلسنت برکات رضا ،گجرات، ہند)
(المواهب اللدنية، المقصد الرابع، الفصل الثانى،شهاب الدين احمد بن

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

محمد قسطلانی متوفی 932ھ،المکتب الاسلامی ،بیروت)
(شرح الشفاء لملاعلی قاری،ملا علی قاری ہروی حنفی متوفی 1014ھ، دارالکتب العلمیہ،بیروت)
(السیرة النبویة لابن ہشام،المؤلف :عبد الملك بن ہشام بن أیوب الحمیری المعافری، أبو محمد، جمال الدین (المتوفی213ھ)،دارابن کثیر ،بیروت)
(السیرة النبویة لابن کثیر،المؤلف :أبو الفداء إسماعیل بن عمر بن کثیر القرشی الدمشقی (المتوفی774،دارالمعرفة للنشر والتوزیع ،بیروت)
(سیرت حلبیہ(انسان العیون)،المؤلف :علی بن إبراہیم بن أحمد الحلبی، أبو الفرج، نور الدین ابن برہان الدین (المتوفی 1044ھ،دارالکتب العلمیہ، بیروت)
(سبل الهدی،المؤلف :محمد بن یوسف الصالحی الشامی (المتوفی 942ھ)،دارالکتب العلمیہ،بیروت)
(شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیہ ،المؤلف :أبو عبد الله محمد بن عبد الباقی بن یوسف بن أحمد بن شهاب الدین بن محمد الزرقانی المالکی (المتوفی1122ھ، دارالمعرفة ،بیروتالکتب العلمیة، بیروت)
(فتوح الشام،محمد بن عمر بن واقد السهمی الأسلمی بالولاء ، المدنی، أبو عبد الله، الواقدی (المتوفی207 :)دار الکتب العلمیة ،دارالکتب العلمیہ ،بیروت)
(مغازی الواقدی،المؤلف :محمد بن عمر بن واقد السهمی الأسلمی بالولاء ، المدنی، أبو عبد الله، الواقدی (المتوفی207)،دارالاعلمی،بیروت)
(تاریخ الخمیس فی احوال انفس نفیس،المؤلف :حسین بن محمد بن الحسن الدِّیار بَکْری (المتوفی966ھ)، مؤسسة شعبان، بیروت)
(تاریخ اسلام ،،المؤلف :شمس الدین أبو عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان

بن قَایْماز الذہبی، دارالکتاب العربی،بیروت)
(البدایة والنہایة،عماد الدین اسماعیل بن عمر ابن کثیر دمشقی ،متوفیٰ 774ھ،داراحیاء التراث العربی،بیروت)
(الخصائص الکبری،امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی متوفی 911ھ،دار الکتب العلمیہ، بیروت و گجرات، الہند)
(دلائل النبوة للبیہقی،أحمد بن الحسین بن علی بن موسی الخُسْرَوْجِردی الخراسانی، أبو بکر البیہقی (المتوفی458 :ھ،دارالکتب،بیروت)
(الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ صلی الله علیه وسلم،القاضی ابو الفضل عیاض مالکی متوفی 544 ھ،دارالفیحاء،عمان)
(تاریخ دمشق لابن عساکرتاریخ دمشق،أبو القاسم علی بن الحسن بن ہبة الله المعروف بابن عساکر (المتوفی 571 :)،دار الفکر للطباعة والنشر والتوزیع)
(سیرت مصطفے صلی ا لله علیه وسلم ،عبدالمصطفی اعظمی ،مکتبة المدینہ،کراچی)
(سلطنت مصطفی صلی الله علیه وسلم ، مفتی احمد یارخان نعیمی،قادری پبلشرز،لاہور)

کتب التصوف

(احیاء العلوم،المؤلف :أبو حامد محمد بن محمد الغزالی الطوسی (المتوفی505،مطبعة المشهد الحسینی ،قاہرہ)
(بہجة الاسرار،امام نورالدین ابوالحسن علی شطنوفی قدس سرہ المتوفی713ھ)
(مختارات من اجل الشعرفی مدح الرسول صلی الله علیه وسلم،المؤلف: محّمد سَعید رَمضان البوطی(معاصر)، دارالمعرفہ،دمشق)

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

(فیوض الحرمین،شاہ ولی اللہ محدث دہلوی متوفی 1176 ھ)

التراجم والطبقات

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد ،المؤلف :أبو عبد اللہ محمد بن سعد بن منیع الہاشمی بالولاء ، البصری، البغدادی المعروف بابن سعد (المتوفی،230ھ، دارصادر، بیروت)
(الاصابة فی تمییز الصحابة،المؤلف :أبو الفضل أحمد بن علی بن محمد بن أحمد بن حجر العسقلانی (المتوفی852ھ،دارالفکر ،بیروت)
(تاریخ بغداد،المؤلف :أبو بکر أحمد بن علی بن ثابت بن أحمد بن مہدی الخطیب البغدادی (المتوفی463ھ)،دارالکتاب العربی،بیروت)
(سیر أعلام النبلاء ،شمس الدین محمد بن احمدذہبی(متوفی 748ھ)دار الفکر، بیروت) ،مطبعہ دائرۃ المعارف النظامیہ،ہند)
(طبقات ابن سعد،،دارالکتب العلمیہ،بیروت)
(تہذیب الاسماء واللغات،المؤلف :أبو زکریا محیی الدین یحیی بن شرف النووی (المتوفی676ھ)،دارالکتب العلمیہ،بیروت)
(تذکرۃ الحفاظ،المؤلف :شمس الدین أبو عبد اللہ محمد بن أحمد بن عثمان بن قَایْماز الذہبی (المتوفی748ھ)، دار الکتب العلمیة، بیروت)
(صفة الصفوة ،امام جمال الدین ابی الفرج ابن جوزی(متوفی 597ھ) دارالحدیث،مصر)
(سلک الدررفی اعیان القرن،المؤلف :محمد خلیل بن علی بن محمد بن محمد مراد الحسینی، أبو الفضل(المتوفی1206،دارالبشائر الاسلامیہ ،دارابن حزم)(سیر أعلام النبلاء ،شمس الدین محمد بن احمدذہبی(متوفی 748ھ)دار الفکر، بیروت)
(میزان الاعتدال فی نقدالرجل ،المؤلف :شمس الدین أبو عبد اللہ محمد بن

أحمد بن عثمان بن قَایْماز الذہبی (المتوفی748ھ)،دارالمعرفة للطباعة، بیروت)

متفرق کتب

حیاۃ الانبیاء فی قبورہم للبیہقی،المؤلف :أحمد بن الحسین بن علی بن موسی الخُسْرَوْجِردی الخراسانی، أبو بکر البیہقی (المتوفی 458ھ)،مکتبة العلوم والحکم،المدینة المنورہ)
(نفحات الانس،امام عبد الرحمٰن بن احمد الجامی 898ھ)
(القول البدیع فی الصلوۃ علی الحبیب،المؤلف :شمس الدین أبو الخیر محمد بن عبد الرحمن بن محمد السخاوی (المتوفی902ھ،دارالریان للتراث)
(وفاء الوفا ،المؤلف :علی بن عبد اللہ بن أحمد الحسنی الشافعی، نور الدین أبو الحسن السمہودی (المتوفی911،دارالکتب العلمیہ ،بیروت)
(المستطرف فی کل فن مستطرف،المؤلف :شہاب الدین محمد بن أحمد بن منصور الأبشیہی أبو الفتح (المتوفی852،عالم الکتب،بیروت)
(شرح خرپوتی علی البردہ،علامہ عمر بن احمد الخرپوتی،نورمحمد اصح المطالع کارخانہ تجارت کتب، کراچی)
(فیصلہ ہفت مسئلہ،حاجی امداد اللہ مہاجر مکی(المتوفی 1317ھ)، مطبوعہ قیمی پریس، کانپور)
(جلاء الافہام،المؤلف :محمد بن أبی بکر بن أیوب بن سعد شمس الدین ابن قیم الجوزیة (المتوفی 751ھ)، دارالعروبہ،الکویت (تحفة المودود باحکام المولود،المؤلف :محمد بن أبی بکر بن أیوب بن سعد شمس الدین ابن قیم الجوزیة (المتوفی751،مکتبہ دارالبیان،دمشق)
(شرف المصطفیٰ،عبد الملک بن محمد بن إبراہیم النیسابوری الخرکوشی، أبو سعد (المتوفی407 ـ)،دارالبشائر الاسلامیہ،مکہ)

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

(نزهة المجالس ومنتخب النفائس،عبد الرحمن بن عبد السلام الصفوری
(المتوفی 894 :ہـ)،المطبعة الکاستلیه،مصر)
(روحانی خزائن (مجموعه کتب ورسائل قادیانی)
(التذکرة باحوال الموتی وامور الآخرة،أبو عبد الله محمد بن أحمد بن أبی
بکر بن فرح الأنصاری الخزرجی شمس الدین القرطبی (المتوفی:
671)،مکتبة دار المنهاج للنشر والتوزیع، الریاض)
(الدرالثمین فی مجموعة المسلسلات ، میر محمد کتب خانه کراچی)
(ماثبت بالسنة،عبدالحق محدث دہلوی(المتوفی 1053)، دار الاشاعت
کراچی)
(دارالمغنی للنشر والتوزیع،عرب، الاسلامیه ،بیروت)
(تفریح الخاطر مترجم معه اصل عربی متن ، سنی دارالاشاعت ،فیصل
آباد)
(میلادالنبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم،محدث ابن جوزی رحمة الله علیه(
متوفی 597 ھ)،اسلامك بکس،لاہور)
(المقاصد الحسنة،المؤلف :شمس الدین أبو الخیر محمد بن عبد الرحمن بن
محمد السخاوی (المتوفی902ھ،دارالکتاب العربی ،بیروت)
(العواصم والقواصم فی الذب عن سنة ابی القاسم،ابن الوزیر، محمد بن
إبراہیم بن علی بن المرتضی بن المفضل الحسنی القاسمی، أبو عبد الله، عز
الدین، من آل الوزیر (المتوفی840 :)،مؤسسة الرسالة لطباعة والنشر
والتوزیع، بیروت)
(مسائل الإمام أحمد بن حنبل،أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن
ہلال بن أسد الشیبانی (المتوفی241 :)دار العلمیة -الہند)
(جذب القلوب،عبدالحق محدث دہلوی(المتوفی1053)

حدائق بخشش،اعلیٰ حضرت امام احمدرضا خان متوفی1340،ناشر اکبر
بك سیلرز،لاہور)
(ملفوظات اعلیٰ حضرت،اعلیٰ حضرت امام احمد رضاخان متوفی
1340ھ،مکتبةالمدینه،کراچی)
(ہب النسیم علی نفحات الصلوة التسلیم از سید حسن بن نبیه حسن
مدرس مدرسۂ دیوبند)

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

خوشخبری

عنقریب منظر عام پر آرہی ہے

''شرح جامع ترمذی''

مؤلف: استاذالفقہ والحدیث مفتی محمد ہاشم خان العطاری المدنی

اس شرح کی خصوصیات:

(1) جامع ترمذی کے مکمل متن (حدیث اور اس پر امام ترمذی کے کلام) کا سلیس اردو ترجمہ۔

(2) جامع ترمذی کی احادیث کی تخریج کم از کم صحاح ستہ سے۔

(3) امام ترمذی کی ذکر کردہ علمی وفنی اصطلاحات کی وضاحت حتی الامکان متعلقہ فن کی کتب سے۔

(4) جن روایانِ حدیث کا امام ترمذی نے خاص طور پر ذکر کیا ہے ان کے بارے میں ائمہ جرح وتعدیل کی آراء۔

(5) حدیث پاک کی تشریح آسان الفاظ میں علامہ بدرالدین عینی، ملاعلی قاری، علامہ نووی، علامہ ابن حجر عسقلانی، علامہ ابن بطال، علامہ ابن عبدالبر، علامہ قسطلانی، علامہ مناوی اور علامہ سیوطی وغیرہم اکابر محدثین کے کلام کی روشنی میں۔

(6) اختصار کے ساتھ احادیث سے ثابت ہونے والے امور وفوائد کا بیان۔

(7) اکثر احادیث مبارکہ کے تحت فقہی مسائل میں مذاہب اربعہ (احناف، مالکیہ، شوافع اور حنابلہ) کی آراء دلائل کے ساتھ نیز احناف کے دلائل کی ترجیح اور دیگر ائمہ کے دلائل کے جوابات۔

(8) شروحِ حدیث سے فقہی مذاہب نقل کرنے کی بجائے حتی الامکان اس بات

کا اہتمام کیا گیا ہے کہ مذاہب اربعہ کی آراء ان ہی کی معتبر فقہی کتب سے نقل کی جائیں جیسے شوافع کی رائے ان کی کسی معتبر فقہی کتاب سے اور احناف کی رائے احناف کی معتبر فقہی کتاب سے علی ہذاالقیاس۔

(9) متعدد جدید فقہی مسائل پر کلام مثلاً ٹوتھ برش مسواک کا نعم البدل ہے یا نہیں؟، ٹوائلٹ پیپرز سے استنجاء کرنے کی تحقیق، کموڈ پر استنجاء کرنے کا مسئلہ، انجکشن سے وضو ٹوٹنے کا مسئلہ، انگریزی بوٹوں پر مسح کرنے کا مسئلہ وغیرہا۔

(10) جگہ بہ جگہ عقائد اہلسنت اور معمولاتِ اہلسنت کا اثبات ودفاع مدلل اور مثبت انداز میں، مثلاً علمِ غیب، اختیاراتِ مصطفیٰ، قبر پر پھول رکھنا وغیرہا۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com